

اے ذراتِ کائنات! اپنے ربِّ تعالیٰ سے دعا کرو کہ یہ فقیر تم سے

معاذ اللہ کہ کتابِ مطلب متعین مسائل ضروریہ شریعہ و فقہ رشادت آب
افاق استقامت سرآمد دانشان برگزیدہ عالم و عالمیا جناب کو ملی ان شرفا جناب
دارمند الرحمن خلفہ اصدق و الامام کو خطام حسین بنان سکنتہ اللہ فی بحرہ انجا جسکو
جناب لیسما حبیب موصوفت فی بصحت تمام کتب صحیحہ ہند فقہ شمس و شمس اور درختار اور
سہ بارہ برکتی بنیاد تحقیق اور ترقی سے مستند و راہبانی سے مستند کر کے

ان شرفا مسائل | خواہر المسائل

نام رکھا
پھر جناب کے صوفیہ بالین ہر صحت کر کے بعد اولیٰ بہتر مزید احتیاط اپنے
اوستاد فضیلت حقیقت پناہ طریقت و سکاہ شہ کو نئے و یک دور افادہ و فاق
سہم پر نیا و بالا مولوی محمد عبد الشکور صاحب ام اللہ فطرت ہجرتہ العالیٰ الصاوی
ساکن جمعی شہر کے لاسلطہ سے استصلا کا گذرانا اور دو مرتبہ مطبع علوی
طبع لطیف باب ۱۸ ثالث بعد نظر ثانی و حسب اجازت جناب مصنف مرجع

و طبع قلمیہ نو لکھنؤ میں بھی

فہرست مضامین اشرف المسائل موسومہ جواہر اشرفی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶	کتابت الایمان	۳۱	فصل سوجات غسل کے
۱۹	کتابت الطہارت	۳۴	فصل ہائین کے مسائل میں
۲۰	ارکان وضو	۴۱	فصل کنوئین کے مسائل میں
۲۱	سنتین وضو کی	۴۵	فصل جس میں بزرگ اگر کھڑا یا جاتا ہو اس کا وضو
۲۳	سنتین وضو کے	۴۷	فصل تیمم کے احکام میں
۷	اداء وضو کے	۵۸	فصل موزون پر مسح کرنے کے بیان میں
۲۵	فصل کمالات وضو کے	۶۴	فصل حیض کے احکام اور مسائل میں
۲۶	فصل منہیات وضو کے	۷۳	فصل رنجہ استنجہ کے احکام میں
۷	فصل بدعات وضو کے	۸۱	فصل استنجہ کے احکام میں
۷	فصل نواقض وضو کے	۸۶	کتابت الصلوٰۃ
۲۹	فصل بیان مسائل غسل مفروض میں	۹۳	فصل اذان کے بیان میں
۳۰	فصل سنتین غسل کی	۹۸	فصل شرائط نماز میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۶	احکام جماعت نماز فرض کے بیان میں	۱۰۶	ارکان نماز کے بیان میں
۱۹۰	احکام قضاء پڑھنے نماز قائلہ میں	۱۰۸	واجبات نماز کے بیان میں
۱۹۲	سجدہ سہو کے بیان میں	۱۱۱	نماز کی سنتوں کے بیان میں
۱۹۸	نماز پاب کے احکام میں	۱۱۲	مستحبات نماز کے بیان میں
۲۰۱	سجدہ تلاوت میں	۱۱۳	صفت نماز میں
۲۰۷	احکام نماز مسافر میں	۱۲۸	قراءت کے احکام میں
۲۱۷	احکام نماز جمعہ کے بیان میں	۱۳۳	امامت کے بیان میں
۲۲۱	نارغیہ یونی نیز دیگر احکام عید میں	۱۴۷	خلیفہ کریم کے احکام میں
۲۳۴	احکام نماز کسوف و خسوف کے بیان میں	۱۵۵	اون امور میں جہانگیر کو ٹوڑنے میں
۲۳۵	نماز طلب باران میں	۱۶۳	کرو یا نماز کے بیان میں
۲۳۶	نماز غوف کے ذکر میں	۱۶۹	وتر اور نوافل کے بیان میں
۲۳۸	نماز جنازہ کے ذکر میں	۱۷۳	نماز شکر کے قبل و بعد کے سنن و مستحبات میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۷	احکام شہید کے بیان میں	۲۸۸	صوم دہر یعنی ایام مذکور بھی شامل کے روزہ
۲۷۰	کعبہ میں نماز پڑھنے کی کیفیت میں	۲۸۹	مفسدات صوم میں
=	ک: الزکوٰۃ	۲۹۲	ان چیزوں کے بیان میں جن سے صرف قصا
۲۷۲	جانوران جو پایہ کی کوکے احکام میں	۲۹۳	ان چیزوں کے احکام میں جن سے قصا اور کفار و لادیم
=	ک: چھینیس کی زکوٰۃ کے احکام میں	۲۹۷	نیک بھندے اجازت مالک ضرورت جائز
=	ک: بیٹوں کی زکوٰۃ کے احکام میں	۲۹۹	اون عوارض کے نام جن میں روزہ حائل
۲۷۳	بچے اور چاندی کی زکوٰۃ دینے میں	۳۰۳	احکام اعتکاف میں
۲۷۵	اکرم اسلام اور غیر کے میں سونے چاندی کی کان پائے	۳۰۸	ک: الحج
=	زکوٰۃ کا مال فقیر کو دینے میں	۳۰۹	ک: فرائض حج کے بیان میں
۲۷۹	صدقہ فطر کے احکام میں	=	ک: واجبات کے بیان میں
۲۸۱	ک: الصوم	۳۱۰	ک: منیقات یعنی جگہ احرام باندھنے کی
۲۸۷	معرفہ کے دن روزہ رکھنا سنت	=	ک: قرآن کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب نادر البیان از تصانیف بزرگوار و اولیای شریفان کمال الشان

تکمیل و تکمیل

مکتوب

حکایت

مکتوب از کتب معتبره و معتبره در مختار و شاهی طحاوی و غیره

در کتاب



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِيْ لَا يُقْبَىٰ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَلَقَدْ كُنَّا
 اَمَّا بَعْدُ وَنَعْتَ كَسْ مَوْلٰوِىْ عَلٰى شَرَفِ خَانِ كَابِيَا نَبِىِّ اَتْرُفِ عَرْشِ كَرَامِ
 كَسْ چو سائل مِّن مَّوَسِّينِ كُو سِيْكَ خَاضِرُو رَحْمَتِ وَالِدِ عَمِّ فِينِيْ نَسْ دُرْخْتَارِ اُو رُوحِ
 اُو طَحْطَاوِىْ وَغِيْرُ كَتَبِ فَقَسْ سَهْ اَسْتَنْبَاطِ صَحِيْحِ فَرِيْكَ اَكْ اِيْكَ رَسَالَةِ جَبَارَتِ يَسْ كَمِ
 مِيْنِ نِيْ يَادِ عَرَبِيْ زَبَانِ مِيْنِ تَالِيْفِ فَرْمَايَةِ اَحْبَابِ هَمِّ لَوْ كُوْنِ كِيْ عَرْشِ قِبَلِ فَرِيْكَ اَرِيْوْ
 تَرْجَمَةِ كِيَا اَدَقَّتِ تَحْقِيْسِلِ كِيْ نَهْوَالِهٖ تَعَالٰى اَسْكَ اَجْرُ كَرَامَتِ فَرْمَاوَسْ كِتَابِ اَلَا يَمَانِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رَسُوْلِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ فَاَوْ اَحْكَامِ يَهْوَ خَاسِ
 اَسْ تَسْلِيْمِ كَرِ كَسْ فَرْمَايَةِ دَارِىْ كَسْ سَا تَهْ جَوْ شَخْصِ اُسْ كِيْ تَصْدِيْقِ كَرِ اَكْرِ كُوْنِ
 عَزْزِ نَهْوَتْوَا سَمَا اَقْرَارِ زَبَانِ سَهْ جَحِىْ كَرِ وَهْ مَوْسَمِ هُوَا وَاَعْمَالِ خَبْرِ اِيْمَانِ نَسِيْنِ
 اُو رَسُوْلِ اِيْمَانِ نَهْ زِيَادَهْ نَهْ كَمِ هُوَا يَهْ اُو رَحْبِ اِيْمَانِ اَلَا يَتُوْلِيْ نَسِيْنِ مَوْسَمِ سِجَا كَسْ
 مَكْرَ اَنْشَارِ اَللّٰهِ تَعَالٰى كَسْ مَاتَهْ نَهْ كَسْ اَكْرِ جِهْ بَرَكَتِ كَسْ لِيْ هُوْ كِيُوْ كَلِمَةِ اَسْمٰى شَهْدِ

نہیں تھا اور جان کنی کی حالت میں ایمان مقبول نہیں اور تو بہ قبول ہوئی ہے اور توبہ
سب چیزوں کی ثابت ہے فقط ہم خیال نہیں اور عالم جاوید یعنی نو پسیر انہو
اور وہ پاک بن سب نیست ہو جائیگا اور اس کا بننے والا اللہ جل جلالہ عظیم اور
یکتا اور زندہ اور دانا اور قدرت والا اور مختار ہے اور یہی مساطت کان اور آنکھ
اور زبان کے مٹنے والا اور دیکھنے والا اور کلام کرنے والا ہے اور کلام اللہ کے معنی
ہیں ایک تو وہ جو حضرت اللہ تعالیٰ کی ہر شے اکلیم یعنی کلام کرنے والا ہوا وہ ازلی
یعنی ہمیشہ سے ہے اور آواز و حرف کی جنس سے نہیں اور دوسرے یہ الفاظ جو شہیر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں اور محفون میں لکھے جاتے ہیں اور دونوں میں
محفون درج ہے ہیں اور زبان سے پڑھے جاتے ہیں اور کانون سے سنے جاتے ہیں
اسکو بھی کلام اللہ کہتے ہیں یہ الفاظ مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ بشر کے
انکو پیدا کیا اور نازل اسکی ذات کے صفیتیں اسکی قدیم اور باقی ہیں اور وہ آ
پاک خدا محل حوادث نہیں اور پروردگار عالم نہ جسم ہے اور نہ جوہر اور نہ عرض اور
نہ صورت رکھتا ہے اور نہ مرکب ہے اور نہ معرکہ ہے اور نہ کسکو گن سکے اور نہ محدود ہے
کہ حد و نہایت رکھتا ہے اور نہ خاص کسی مکان میں اور نہ خاص کسی زمانہ میں ہے
اور کوئی اسکا ذات و صفات میں مثل و مانند نہیں اور نہ کوئی اسکا اند اور
نہ ہمتا ہے اور نہ کوئی نشت پناہ و مددگار ہے اور اپنے غیر کے ساتھ ملکر ایک نہیں
ہو سکتا اور کسی میں حلول نہیں کرتا اور سب کمال کی صفیتیں اسکی ذات پاک
میں موجود ہیں اور وہ پاک ہے سب بڑی علامتوں سے اور زوال سے اور
ان صفتوں سے تعریف اس تعالیٰ کی صرف حضرت کے لیے ہے والا وہ بیچون

و بیچکن تو کسی صفت کے ساتھ ہو مقرر ہوئے سے منزہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہر جا ہر حال
 اس امر کے جس کا مرکز ہر جا ہے ہر لیکن جس کا محیط کسی جگہ میں نہیں اور بیستون
 کی انھیں آنکھوں کو خدا قوت دیکھا کہ بہشت میں اللہ جل و علا کو یقیناً دیکھینگے بے علاقہ
 مکان کے اور بے علاقہ کسی بہت اور طرف کے اور بے دوری اور نزدیک کے
 حاصل یہ کہ کسکے دیا اسکی کیفیت اور حال معلوم نہیں اور یہ اگر نیا الاسب چیزیں
 اور تہذیب کر نیا الاسب کاموں کا اندازہ کر نیا الاسب چیزوں کا اور جاننے والا
 سب جزو کل کا ہے اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں اور کسکے کاموں میں اسکی کوئی
 غرض نہیں اور زمانہ فترت وہ ہے جو درمیان دو نبی کے واقع ہوا اور آثار اور احکام
 شریعت نبی سابق کے باقی نہیں پس جو لوگ مانندہ کو زمین میں یا کسی جگہ میں
 آئے انھیں دعوت نہ پہونچے کہ یہ فعل حسن باعث ثواب کا ہے اور یہ فعل قبیح سبب
 عقاب کا اور عقل کو انھیں دخل نہیں وہ اہل نجات سے ہیں جیسا کہ آیت کریمہ سے
 ملا ہے (ماکانا معنہن حتی نبعث رسولاً) پس اشاعہ کہتے ہیں کہ جو کوئی قبل پہونچے
 دعوت کے مرے و ناجی ہو اور تا مرید یہ کہتے ہیں کہ جو شخص قبل مدت تامل کے مرے
 اور معتقد نہو ایمان اور کفر کا وہ ناجی ہو بخلاف معتقد کفر کے اور اس کے جو مرے
 بعد مدت تامل کے اور معتقد نہو کسی شوکا۔ اور مدت تامل کی بسبب تفاوت عقل کے
 مختلف ہے چنانچہ کم مدت اسکی بعد عقل اور بلوغ کے پچیس برس کی عمر تک اور
 اور بعض نے کہا کہ چالیس برس تک۔ اور امام عظیم رح کا قول ہے کہ بعد بعثت کے
 خالق سے جاہل مرنیوالے کے لیے کچھ عذر نہیں لیکن جو معتقد کفر کا ہو کر نہ مرے
 اور جو شرک پر مرے قبل بعثت سے وہ ناری ہو اور جو شرک اور توحید دونوں سے

شامل با آسین اختلاف ہو اور جسے اپنی عقل سے ہدایت پائی اسکی نجات میں خیر
 نہیں پس جناب اس کے کرم کو ہی سے امید ہو کہ دون والدین شریفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کے ان دو قسموں سے قرآن العیدین جلد اول جلد اول ابوین شریفین کے
 بیان میں اور خدا سے تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں انہیں سے جبریل اور میکائیل
 اور اسرافیل اور عزرائیل مقرر ہیں اور ہر ایک کو انہیں سے خدا کی ہر گاہ وپاکہ میں
 ایک حکم دیا گیا اور جناب قربت حضرت میں ایک مقام معلوم اور مرتبہ خاص ہو کہ
 اس سے تجاوز نہیں کیاتے اور وہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور
 جس بات کا انکو حکم ہو یا ہی فوراً کم و کاست بجا لاتے ہیں اور اللہ جل و علا کی
 کتاب میں اور صحیفہ میں جو اپنے بعض پیغمبروں پر اتار میں اور انھیں میں سے تو
 اور زبور اور انجیل اور فرقان حمید ہو اور خیر اور شر کا یہاں کہیو الا اللہ تعالیٰ
 لیکن اپنے بند کو بے اختیار محض کیے ہوئے اختیار بھی دیا ہو پس اگر وہ خیر میں جو
 کریگا تو خیر پیدا ہو جائیگا اور اگر شر میں جو کریگا تو شر پیدا ہو جائیگا اور یہ
 اپنی استطاعت اور اختیار کی جست سے خیر و شراب اور شر و عذاب پائے گی
 اور عذاب قبر کافروں اور بدکاروں کے لیے اور نعمتیں عابدوں اور پورے کے لیے
 ہیں اور مشکور و نیک کا سوال اور بد صریح قبروں سے مردوں کا زخم ہو کہ
 اٹھنا اور غلاموں کا تولا جانا حق ہو تا مقدر نیکی اور بدی کی بندہ دن کو معلوم
 اور نامہ اعمال مسلمانوں کو دہشتہ ہاتھ میں سامنے سے اور کافروں کو پشت کی
 طرف سے بایں ہاتھ میں ملنا اور حساب کیا گیا وہ نیکی و بدی کا ہونا اور
 حوض کوثر اور پل صراط اور شفاعت اور مشیت اور روز جزا حق ہو اور یہ دونوں

کہ دشنام دینا بھی اب کو کبیرہ ہے جس سے سوچا کہ اول قرۃ العیون اور شرک کو اللہ تعالیٰ
 ہرگز نہ بخشے گا اگر بتو بہرے اور سوچا شرک کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ جس کو چاہیگا
 بخشے گا اور پوچھا کہ گناہ صغیرہ پر بھی عذاب برے اور شرک کے معنی غیر خدا کو
 شرک کہنا الوہیت میں یعنی جیسے کہ ذات پاک خدا سے تعالیٰ واجب الوجود ہے کہ
 ذات پاک اس کی اپنے وجود اور بقا میں محتاج غیر نہیں دیکھا ہی غیر خدا کو جاننا پس
 مجوسی یزدان کو خالق خیر اور اہل ہن نام شیطان کو خالق شر اور واجب الوجود
 براستہ ہن برا غیر خدا کو مستحق عبادت کا اور انا جیسا کہ بت پرست بتوں کو
 جانتے ہیں یا غیر خدا میں ثابت کرنا ان صفوں کا جو خدا تعالیٰ کے لیے
 خاص ہیں اور خدا تعالیٰ نے اپنے نبی اور پیغمبر جنس انسان سے اپنے بندوں
 پاس بھیجے خوشی اور ڈر سنانے والے اور بتانے والے دینا و دین کے کام جنکے
 وہ لوگ محتاج ہیں اور خدا تعالیٰ نے نبی اور پیغمبر کی اطہار دین میں مدد کی
 ظاہر ہون اور روشن نشانیوں سے جو مفید یقین ہوں اور سب پیغمبر خدا کے
 حکم پہنچانے میں سچے ہیں اور انبیاءوں سے صادر ہونا گناہ صغیرہ اور کبیرہ کا عذاب
 قبل و بعد وحی کے ممنوع لیکن صادر ہونا خلاف اولی کا سو او نہ قرۃ قبل نبوت کے
 جائز اور بعد نبوت کے ممنوع ہو اور تھا اللہ تعالیٰ جامع کمال
 وجوب کا اور نہ تھی اس کے ساتھ کوئی چیز چاہا کہ کمال ربوبیت کے ظاہر کرے پس
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورانی قدرتی نور سے پیدا کیا اور اس فرسے عالم کو
 پیدا کیا اور کرتا ہوا اور خالق عظیم جل جلالہ اُمی کو اشرف المخلوقات کیا حتی کہ
 حدیث قدسی بلکہ آیہ قرآنی بھی اسی کی تائید کرتی ہو (فَطَرَهُ اللَّهُ الَّذِي فُطِرَ النَّاسُ عَلَیْہَا) یعنی

رسالہ خلافت الحقا
 مطلوبہ میں والی
 دیکھ سنا اس
 مسئلہ کی خوب تحقیق
 کی ہو دیکھو
 منہ ۱۲

پیدا کرے اور شکر کن۔ ورت اللہ کی ایسی چیز جیسا کہ پیدا کیا انسان کو اُس میں آتش ہے
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوکب سے سجدہ قصے کا ایسا بیان ہے اور یہ کتاب اللہ سے
 نوبت ہے اسکا منکر کافر ہے اور وہ اپنے ملا اعلیٰ کی عزت چڑھنے اور آسمان پر پہنچانے کا نام
 معراج ہے اور یہ احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اسکا منکر بدعت اور فاسق اور غیڈ ہے
 یعنی خوار کیا گیا ہے اور اسی امر کو معراج اور معراج کو منکر ہے کہتے ہیں اور اس کے عجیب
 اور غرائب احوال کا خبر یہاں اخبارات سے ثابت ہے اسکا منکر جابل اور معراج ہے
 اور معراج کہ وجود اسمری و معراج کا یہ امری میں اسٹیہم کے ساتھ تھا یہی مشرق علیہ ہے
 تو خبردار ہے اور شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی کیفیت میں اختلاف ہے
 لیکن اکثر کتابے متاخرین میں جسبتہ کرنے احادیث کے اور غور کرنے اور غور
 کتبہ دلائل اخبار کے اس معنی پر قرار دیا ہے کہ مانہ بینا لی آنکو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 دل میں قوت دیکھنے کی اللہ جل جلالہ نے پیدا کی تھی تاکہ ساتھ معاشرت دل کے
 اور دل ساتھ معاشرت اللہ کے دولت دیدار اُس تعالیٰ شانہ سے مشرف ہو کر
 یہ مسئلہ معراج کا نوابعاب کے حوالہ جلد اول قرۃ العیون سے مختصر کر کے نقل کیا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے نامی ہو نیکی شہادت میں سید والد ماجد قدس
 تعالیٰ سرور نے جس فیاب صاحب قرۃ العیون میں جو تحقیق کی کہ استدر بھی
 نمک نہیں لیکن آخر میں جو تحقیق لکھی ہے اسکا ملخص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین
 حق میں گشتگو رہا ہے اور یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ ہر کمال میں ہی معلوم ہونا منفر ہو
 یا قبر میں یا موقف قیامت میں اس سے باز پرس ہو پس اس گفتگو نے بان
 کو کنا بہتر ہے اور چار یا باصفا کہ خلفاء و جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وسالم کے ہیں سبب صحابہ افضل ہیں اور ان حضرات چاروں نے ثواباً عن اللہ بزرگی
 دینی حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرات ختمین میں سمجھا ہے
 رکھنی ختمین یعنی دونوں اماموں کے کہ حضرت کامل ایمان والا ایمان عثمان ابن عفان
 اور اسد اللہ الزنادی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور غلامے
 متاخرین کا نام ہے یہ کہ ان حضرات میں سے بعض مختلف امور میں بعض سے افضل ہیں
 اور تم کو چاہیے کہ ذکر صحابہ کا خیر کے ساتھ کریں اور اصحابوں کے آپس میں جو جھگڑے کی
 باتیں ہوئی ہیں انکو اپنے نفس پر قیاس نہ کریں کہ کیا کان اقیاس از خود مکین
 در نوشتن اگرچہ مانند شیر و شیر پن آن سیکے باشند کہ مردم میخور و دندوان دیگر باشند
 کہ مردم را خوردند اور اس قصہ کا مکتوب کھنا درست نہیں ہو اور اولیائی کی کرامت
 حق ہو اور کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچا اور کوئی تبتہ اس مرتبہ کو نہیں
 پہنچا کہ اس سے احکام دینی اور شرعی تکلیفین ساقط ہو جائیں اور نصوص قرآن
 حدیث کا ظاہر پر محمول ہو نا ضرور ہو اور اس سے حمل کرنا اور کہنا کہ ظاہر اس کا
 مرد نہیں کفر و اسحا ہو اور زندوں کی دعائیں مردوں کے لیے اور صدقہ دینے سے
 مردوں کی طرف سے مردوں کو نفع پہنچتا ہو اور خلیفہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول
 کرنے والا دعاؤں کا اور بر لائے والا حاجتوں کا ہو اور نہ نیکے پاد کے پیچھے نماز
 جائز ہو اور عقائد کو ناجائز سمجھنا صحیح موزہ کا اور افطار صوم میں تعجیل کرنے کا
 اور حرام لعینہ کو حلال اور حلال لعینہ کو حرام جاننا کفر ہو اگر اس کی حرمت اور کسی
 حلت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور کاسن اور زخم کو سچا جاننا اور خدا کی رحمت سے
 ناامید ہونا اور خدا کے غائب ہونے خوف ہونا کفر ہو اور کفر جارح پر کسی ایک کفر کا ذکر ہو

کہ اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانے اور نہ اقرار کرے جیسے فرقہ دہریہ دوم کفر خود و دہو
 کہ مسیح تعالیٰ کو دل سے پہچانے مگر اقرار زبان سے نہ کرے جیسے ابلیس اور کفر
 اتفاق دہ کہ خدا تعالیٰ کو دل سے پہچانے اور زبان سے اقرار کرے لیکن فرمانبردار
 نہ کرے روضۃ الاحباب و رطبیہ محمدیہ اور فتوحات الکیہ میں ہے اسکا خلاصہ یہ ہے
 کہ کفر کے معنی ایمان نہ لانا اس کسی کا کہ نشان اسکی سے ہر ایمان لانا جن پر ایمان
 اور وہ تین قسم ہے کفر جہلی کہ یہ ایمان ہو جہل سے مستحق جہل و غلام کے دوسرے جہووی
 اور عنادی یعنی فہم و دستہ انکار کرنا اور حق کو دل سے پہچانے بسبب عناد کے
 تیسرے اسکا منکر ہونا جیسے کفر فرعون اور اسکی قوم اور ابو جہل کا اسبب اسکا
 استکبار ہو اور دوسری ریاست نہ ملنے کا مثل کفر ہرقل کے اور نہ ملنے و رکار کا تمیز
 کفر حکمی وہ کہ جسکو مقرر کی ہو شریعت نے ملامت تکذیب کی مانند ہکا سمعنے اس
 چیز کے کہ واجب ہے اسکی تعظیم کرنی سے متجاوز جہل اول قرۃ العین بیان اقسام
 کفر اور ایمان در میان ہم و امید کے ہے مقدمہ صہ مجتہد جو قرآن اور حدیث میں
 اپنی فکر اور عقل سے اجتہاد کر کے مسئلہ نکالتا ہو حق و صواب کرتا ہو اور کبھی
 خطا بھی کرتا ہو اور اس خطا میں وہ معذور ہو اور غیر مجتہد کو تابع ہونا مطلق مجتہد
 عدل کا قاعده اس کہ معین ہو یا غیر معین فرض ہے اور تابع ہونا مجتہد عدل معین کا
 واجب ہے اور بعض مستحب کہتے ہیں تو موافقت ان دونوں میں اسطور پر ہے کہ جو شخص
 عالم علم حدیث کا چارون مذاہب کے ماندا اور اصول میں قف ہو کلام اللہ کی
 آیات منسوخہ و غیر منسوخہ اور معانی میں اس کے نحو بی مطلع ہو اور معرفت ضعف و
 حدیث میں بہرہ تام رکھتا ہو کیفیت رواۃ سے خوب آگاہ ہو بہت احادیث اسکو

مستفہدوں اکثر کتابیں اجاویث کی اس کے مطالعہ سے گزری ہوں اس کا نقل
 مذہب معین کی کرنی مستحب ہو اور جس شخص میں ایسے شرائط متحقق نہ ہوں اس کے
 حق میں اقلید واجب ہو اور اجماع پر اہل سنت و جماعت کا اسپر کہ صرف چار ائمہ کے
 مذہب کی تقلید کرے کہ ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل ہیں جنہوں نے
 مقرر کیے تو اعداد اصول مسائل میں کے اور وضع کیے مسائل لینے اپنے موضع
 اور موقع پر اور زمین پایا گیا مثل اس کے اور دن کے مذہب میں اب تک نسب
 نہیں مختلف ہیں اس کے اور ہمارے ائمہ یعنی امام عظیم اور اس کے اصحاب پیغمبر ہو گئے
 اس روایت میں جو ظاہر روایت پر مبنی اس کا فتویٰ ہے یقیناً اور جس میں ہمارے
 ائمہ مختلف ہیں تو اس قول کی پیروی ہم لوگوں پر لازم ہو جس کو ترجیح دینے والے
 اور صحیح کرنے والے علما نے ترجیح دی ہو اور صحیح کی ہو ان علامات سے جو کتب فقہ
 میں مذکور ہیں اور اگر اصلاً ترجیح نہ ہوئی یا ترجیح میں اختلاف ہو یا امتیاز کرنے والے کے
 طرز رجوع کرنا دشوار ہو مثلاً وہ شہر بعد میں ہو تو مضبوط اور محکم ترتیب یہ ہو کہ
 فتویٰ یہاں امام عظیم کے قول پر ترجیح دے گا اگر امام کا قول نہ ہو تو امام ابو یوسف
 پھر امام محمد پھر زفر اور حسن بن زیاد کے قول پر فتویٰ دیا جائے اور حکم تلفیق یعنی
 بلا اصلاً چند مذہب سے ایک حکم مرکب کرنا بالاجماع باطل ہو مثلاً وضو میں ہر کے ایک
 بال کا مسح کیا ہو جب مذہب شافعی کے پھر مقتدی ہو کر نماز پڑھی فاتحہ چھوڑے
 ہو جب مذہب حنفی کے پس شافعی مذہب پر نماز نہ ہوئی ایسی کہ اس کے نزدیک
 فاتحہ پڑھنا فرض تھا سو ترک کیا اور حنفی مذہب پر نماز نہ ہوئی ایسی کہ اس کے
 نزدیک چوتھائی ہر کا مسح فرض تھا اسے ترک کیا اور حالت ضرورت میں خروج کے

حالات امام کی تقلید کرنی جائز ہو اور حنفی کو حالت ضرورت میں مثلاً شافعی کی تقلید کرنی ایک مسئلہ خاص میں جہاں ہر شافعی کے قول پر عمل کرنے سے باوجود باقی رہنے کے اپنے امام کی متابعت پر اس مسئلہ میں اور باقی رہنا اپنے مذہب کا یہ مطلب ہو کہ اگر زمانہ آئندہ میں ایسی صورت جس پر عمل کر چکا ہو پیش آئے گی تو اپنے امام کے مذہب پر عمل کر گیا اور حنفی مثلاً شافعی کی تقلید کرے مسئلہ خاص میں تو اس مسئلہ کے جمیع متعلقات میں مذہب شافعی کی رعایت کرے تاکہ تفتیق باطل لازم نہ آوے اور تحقیق مذہب سے نکلنے کی غلطی نہ ہوتی ہو اس مسئلہ خاص میں جس میں پیروی اور عمل کر چکا ہو اور یہ نکل جانا بھی بعد عمل کر نیکیے ایک مذہب سے جب بڑا ہو کہ نہایت یا واسطے کسی کی حق تلفی کے یا بطور لہو کے ہو اور اگر واسطے احتیاط کے کیا کسی ضرورت کے ہو تو برا نہیں بلکہ اور شامی میں ہو کہ اگر کوئی کوشش اور تحقیق کر کے اپنے مذہب سے نکلا تو اجبر یا ویگا لیکن یہ حکم تو محقق اور اہل علم و نظر کے لیے ہو اور عوام الناس کا شیعوہ تو یہی ہے کہ مفتی دیندار سے پوچھ کر نہایت اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کرتا رہے اور ایک مذہب حادی نہیں ہوتا تمام حدیثوں شرع کو شامی میں قول شیخ ابن ہمام رحمہما اللہ کہ بنا برین جب فتویٰ پوچھا تو مجتہد و سن اور انھوں نے مختلف بتلایا تو اولیٰ یہ ہے کہ عمل کرے اسپر جس پر اسکا دل میل کرے اور اگر بدو ن میل کے عمل کرے تو بھی جائز ہو کیونکہ اسکا میل افسرے میل برابر ہو اور عالم التشریع میں آئیہ آئندہ کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ علم آئے۔ اتھنہ و اجارہم در یہاں ہم اربابا من دون نشر انجہ تلاوت فرما چکے حدی بن حاتم نے عرض کی کہ اجبار یعنی مولویوں اور رہبانوں

یعنی مشیخ اور درویشوں کو مہینے رب نہیں پکڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی اللہ کے
 حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر لیتے تھے اور تم اسکو جو حقیقی نہیں بنائے لیتے
 میں نے عرض کی یون ہی ہو فرمایا یہی ہو عبادت انکی پس قاضی شہداء اللہ حمدی
 تفسیر منظری کا خلاصہ یہ ہے کہ جب معلوم ہو جاوے حدیث مرفوعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بشرطیکہ نہ معارض ہو اسکو کوئی حدیث اور نہ وہ منسوخ ہو اور فتویٰ کسی امام رب کا
 خلاف اسے ہو جو قیاس سے کیا ہو نہ حدیث پر تمسک کر کے کہ وہ عین عمل حدیث پر ہو
 تو اسوقت واجب ہو عمل کرنا اس حدیث ثابت پر تاکہ نہ لازم ہو جائے رب ٹھہرانا
 بعض کا بعض کو سو کہ اللہ تعالیٰ کے اور تقلید مذہب کی اسکو مان ہوگی نہ ٹوٹگی
 اور اگر وہ حدیث ان شرطوں کے خلاف ہوگی تو امام کے قول کو ترک کرنے اور اگر
 حدیث پر عمل کرنے سے لازم ہوگا عمل خلاف اجماع کے انھیں چھ جملہ اول قرۃ العیون
 و تجلّات سال نہم پادشاہوں اور علمائے سنو سوانج اور یہی محمل شامی کا مقدمہ میں بھی ہے
 اور سفر السعادت کی شرح شیخ مین لکھا ہے کہ اصحاب امام ابی حنیفہ کے مستفق ہیں
 اس بات پر کہ کسی کے بے دلیل قول کے مخالف حدیث کو ضعیف ہو او لے ہو ملخصاً
 اور یہ سب مسائل شامی کے مقدمہ میں ہیں اور فقہ و ریافت کرنا اور علم ہو لیکن لفظ
 مخصوص ہو ساتھ علم سعادت احکام شریعت کے اور اصول فقہ کتاب اور سنت
 اور اجماع اور قیاس ہو اور اجماع کے معنی لغت میں عزم کے ہیں اور یہ ایک سے بھی
 ہو سکتا ہے اور اس کے معنی اتفاق کے بھی ہیں اور یہ منصوبہ نہیں ہوتا اگر دیار زیادہ
 اور شریعت میں اجماع کہتے ہیں مجتہدین اس امت کے اتفاق کو دین کے ایک یا کئی
 کا مولیٰ پر اعتقاد ہی ہو یا قولی یا فعلی یا جبکہ مطابق ہو جاوے بعضے اعتقاد پر اور بعضے

قول فعل پر ایسے قول یا فعل کہ دلالت کرتے ہوں اعتقاد پر اور اگر مختصہ میں بتلید میں
تو اجماع میں شرط ہو یا سبک اور مخالفت ہونا ایک کا مانند مخالفت ہو اگر کہے ہو
اور اہل اجماع وہ ہیں کہ ہو سہر کیا نہیں کا مختصہ صالح اور نہر اسیں خج ہمیش نفس اور
فسق یعنی ترک اعر حق اور کار بد کرنا الخ ملخصاً منہا حصہ اول جلد اول قرة العیون
بیان لاوت صالح اور فرض وہ ہے جس کا ثبوت اور ثبوت کی مراد قطعی یعنی بے شبہ ہو
منکر اسکا کافر ہو اور قبول کرنے کے بعد اسکا منکر نامفس عمل ہو اور جائز نہیں اور
حرام ہو دنیا میں اور عذاب ہو عقوبی میں قطعیاً و یقیناً اگر اپنے کرم سے خدا تعالیٰ
اگر چاہے تو بخش دے اور واجب ہے جس کا ثبوت قطعی مگر مراد ظنی یعنی گمان سے ہو
یا جس کا ثبوت ظنی اور مراد قطعی ہو یا جس فعل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مطلوبت کی ہو اور اصل وجوب کا مکر کافر ہو اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے
ثابت ہو ورنہ قاسق اور گمراہ ہو اور اعتقاد اور قبول کر نیکی کے بعد اسکا ترک کرنا مفید
عمل نہیں لیکن مکروہ تحریمی ہو دنیا میں اور ظن غالب ہو کہ عذاب ہو عقوبی میں اگر
سہو ترک ہو ہو تو سجدہ سہو واجب ہو اور اگر قوی ہو دلیل ظنی حتیٰ کہ قریب قطعی
ہو جائے تو اسے فرض عملی کہتے ہیں اس پر عمل کرنا فرض ہو اعتقاد فرض نہیں
اور بسبب ظنی ہونے دلیل کے واجب کہتے ہیں پس جب فرض عملی کو بھی مثال ہو
اور فرض عملی واجب کی دونوں قسموں سے قوی تر اور فرض کی دونوں قسموں سے
ضعیف تر ہو اور اس کے فوت ہوجانے سے عمل کی صحت فوت ہو جاتی ہو اور مثل اس کے
اسکا منکر بھی فاسق ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا آپ کے بعد خلفاء
راشدین نے جس فعل پر مطوبت کی اور گناہ ہے بے عذر ترک بھی کیا وہ سنت ہو

آورده و طرح پر ہوا ایک سنت ہمیں جس کو قبول کر نیکی بعد عدا ترک کرنے سے توبہ
 میں نقصان اور اسارت یعنی ترک کرنے کا موجب ہو اور اسارت میں بلا منت کو
 تحریر سے کم اور تشریح سے زیادہ ہو ایسا شخص تاویس کیا جاوے اور بلا منت و عدا
 ہوگا آخرت میں اور بر سبیل امر کے بے عذر اس کے ترک کی حادثہ کرنی مکروہ تحریری
 اور ایسا ترک کرنے والا گنہگار ہو اسے قتل کرنا چاہیے اور قسم دوم سنت زائدہ
 جس کا ترک موجب گنہگاری اور کراہت نہیں مثلاً شیرین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 لباس پوشیدہ و درخواست میں اور فضل اور قطع اور تحجب اور منہ و لب و وہ
 فعل پر چسپاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موافقت نہ کی ہو یا کسی فعل کی غنیمت
 دلائی ہو اور اس کے بعد اس سے خود نکلیا ہو یا جس کو سلف پسند کیا ہو اور دلالت
 مستحب کا کبھی سنت غیر ہو کہ پرانا ہو منکر اسکا نہ کافر جو نہ فاسق نہ مبتدع نہ ہی
 گنہگار اور ترک اسکا خلاف اولیٰ ہو اور ترک کر ثواب لاوے و عروم اور کر نیوالا
 تھا ہاے عظیم سے فیروز مند اور منصور اور صلاحیت میں مشہور اور مکروہات خانہ
 شامی میں لکھا ہو کہ خلاف اولیٰ عام تر ہو پس کل مکروہ تشریحی خلاف اولیٰ ہو اور خلاف
 اولیٰ مکروہ تشریحی نہیں اور سنت زائدہ اور فضل از روئے حکم کے ایک ہیں یعنی ترک
 و دونوں کا مکروہ ہیں اور فرق یہ ہے کہ فعل عبادت ہو اس حسب کیا کہ چکا کوئی فعل
 عبادت ہو خواہ عبادت غیبیہ یا اخلاص سے خالی نہ تھا اور سنت زائدہ عبادت ہو جس کے
 یہ معنی آتے ہیں اس قدر کہ سنت کی کردہ شریعت عبادت کے ہو گئی پس عبادت بھی چھوٹا
 ٹھہری اگرچہ اسے عبادت کہتے ہیں کتاب الطہارۃ آراء قصہ لب طہارت
 نماز کا پڑھنا آدمی کو کافر نہیں کرتا یہی قول صحابہ و اوریجی ظاہر مذہب ہو بلکہ

فقط اسے فرمایا اگر شہر وایتین متفق پانی جاوین ایک مومن کے کفر پر اور ایک دین
 عدم کفر کی گواہی دے تو وہ ضعیف ہو تو مفتی اور قاضی ایسی ضعیف ہدایت پر عمل کرے طحاوی
 جیسے غریب کی طرف یا جس کپڑے کے ساتھ نماز کا پڑھنا کافر نہیں کر دیتا اور
 تینوں صورتوں میں کافر نہیں ہوتا اس شرط سے کہ ان تینوں فعلوں کو خلال نہ بچھا
 نہ دین کو ضعیف جانتا ہو اور شرع میں طہارت پاک صاف ہونا ہو نجاست ہی حقیقی سے
 اور طہارت کے واجب ہونے کا سبب حدث اور نجاست ہی واجب ہونے کا سبب واجب
 ہونا ہی نماز کا یا ارادہ کرنا اس فعل کا جو خلال نہیں بغیر طہارت کے اور نماز نفل صحابہ
 دو مرتبہ قبول میں داخل ہو لیکن جو شخص نماز نفل پڑھنے کا ارادہ کرتا ہو اس پر طہارت واجب
 ہوتی ہے پھر جبکہ یہ ارادہ ترک کرتا ہو تب طہارت بھی نہ اسے ساقط ہو جاتی ہے
 اور شرطین واجب ہو طہارت کی مسلمان ہونا اور رکعت ہونا اور قادر ہونا پاک
 کرنیوالی خاک اور پانی کافی کے استعمال پر اور حدث کا ہونا اور نہ پایا جانا منع کرنیوالی
 طہارت کا حیض اور نفاس اور حدث سے غیر معذور کے حق میں اور وقت
 تنگ ہونا اور صحت طہارت کی شرط تمام ظاہر جلد پر پاک کرنیوالی چیز کا گزرنا اور
 نہ پایا جانا منع کرنیوالی طہارت کا وجوب طہارت کی بھی شرط ہے اور صحت طہارت
 کی بھی اور طہارت کا کہن ہونا اور مسح کرنا اور نجاست کا زائل ہو جانا لیکن دھوکے
 پنچورنا اور خشک کرنا طہارت کی شرطین میں اور طہارت کا آلہ یعنی جس سے طہارت
 حاصل ہو وہ پانی اور خاک پاک کرنیوالی ہو اور مانند اس کے چنانچہ زمین کا ششک
 ہونا اور موزہ گرنا جیسا کہ ذکر اسکا آگے آدیکار کا ان وضع کے یہ ہیں
 پیشانی کے شروع سے ٹھڈی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی دونوں اوتھک

پورے چہرے اور گھنیوں اور گھنوں تک و نون پورے ہاتھ اور پاؤں ہر ایک کی پانی جاری ہونا چاہئے کہ ساتھ اور اقل مرتبہ پینے کا دو قطرے ہیں پس اگر تیل کے مانند پانی چھڑ لیا تو جائز نہ ہو گا اور گھنیوں اور گھنوں سے دھونے میں داخل ہونے سے ظاہر نہ ہو سکے اور سر کے چارہم مقدار کا ایک بار مسح ہونا اور مسح عقب کا مرتبہ پانی سے خواہ بارش کا پانی لگیا کر یا تازہ پانی سے ترکیا ہو یا ہاتھ پیرے اور اگر ڈاڑھی استقد گھنی ہو کہ جلد نظر نہ آئے تو جسد رڈاڑھی کے بال خسارہ سے اور ٹھڈی سے ملے ہوئے ہوں ہنسی یہ کہ انکو تمام دھونا فرض علی اور آپ سے نیچے کا دھونا سا قطرہ اور بال اور ناخن ہونا نہ اور تراشنے اور کھال اکھاڑنے سے نہ دوبارہ دھونا ضروری ہے نہ اس محل کا تر کرنا اور اسی طرح اگر وضو کر نیوے کے وقت وضو پر زخم ہو مثلاً پھوڑا اور اسپر کھال ہو اور اسنے وضو کیا اور اس کھال پر پانی بہایا پھر کھال کو نوچ ڈالا تو اس شخص پر کھال کے نیچے کا دھونا لازم نہیں اگرچہ اس کے نوچنے سے درد نہ ہو سنتین وضو کی اللہ تعالیٰ کی جس طاقت کے لیے وضو کرنا ہوا اسکے لیے وضو کا قصد کرنے اور زبان سے **بِسْمِ اللّٰهِ وَالتَّحْمِیْلُ** کہنے اور دونوں ہاتھ پہنچون تاکہ ہونیکے ساتھ وضو شروع کرنا اور بلوغ المین میں شروع بسم اللہ کہنے کے بیان میں لکھا ہو کہ جب ہی ہر تکلف پر یہ کہ بسم اللہ حیثیت یا د آوے کہ ہے لیکن گھنیوں تک ہاتھ دھونیکے ساتھ اسکا دھونا دوسری بار بھی سنت ہے پھر وضو کے لیے وقت مضمر ہے کہ مسواک تازہ پانی سے دھو دھو کے ہاتھ مل کر پانی تک کہ باور دانوں کی زردی زائل ہونیکے ساتھ قلب مطمئن ہو اور علیحدہ علیحدہ تین تین مرتبہ اور مرتبہ تازہ پانی سے پہلے ہاتھ پھر ناک کے اندر دھونا

۱۔ وضو کے وقت اگرچہ ہاتھ اور پاؤں ہر ایک کی پانی جاری ہونا چاہئے کہ ساتھ اور اقل مرتبہ پینے کا دو قطرے ہیں پس اگر تیل کے مانند پانی چھڑ لیا تو جائز نہ ہو گا اور گھنیوں اور گھنوں سے دھونے میں داخل ہونے سے ظاہر نہ ہو سکے اور سر کے چارہم مقدار کا ایک بار مسح ہونا اور مسح عقب کا مرتبہ پانی سے خواہ بارش کا پانی لگیا کر یا تازہ پانی سے ترکیا ہو یا ہاتھ پیرے اور اگر ڈاڑھی استقد گھنی ہو کہ جلد نظر نہ آئے تو جسد رڈاڑھی کے بال خسارہ سے اور ٹھڈی سے ملے ہوئے ہوں ہنسی یہ کہ انکو تمام دھونا فرض علی اور آپ سے نیچے کا دھونا سا قطرہ اور بال اور ناخن ہونا نہ اور تراشنے اور کھال اکھاڑنے سے نہ دوبارہ دھونا ضروری ہے نہ اس محل کا تر کرنا اور اسی طرح اگر وضو کر نیوے کے وقت وضو پر زخم ہو مثلاً پھوڑا اور اسپر کھال ہو اور اسنے وضو کیا اور اس کھال پر پانی بہایا پھر کھال کو نوچ ڈالا تو اس شخص پر کھال کے نیچے کا دھونا لازم نہیں اگرچہ اس کے نوچنے سے درد نہ ہو سنتین وضو کی اللہ تعالیٰ کی جس طاقت کے لیے وضو کرنا ہوا اسکے لیے وضو کا قصد کرنے اور زبان سے **بِسْمِ اللّٰهِ وَالتَّحْمِیْلُ** کہنے اور دونوں ہاتھ پہنچون تاکہ ہونیکے ساتھ وضو شروع کرنا اور بلوغ المین میں شروع بسم اللہ کہنے کے بیان میں لکھا ہو کہ جب ہی ہر تکلف پر یہ کہ بسم اللہ حیثیت یا د آوے کہ ہے لیکن گھنیوں تک ہاتھ دھونیکے ساتھ اسکا دھونا دوسری بار بھی سنت ہے پھر وضو کے لیے وقت مضمر ہے کہ مسواک تازہ پانی سے دھو دھو کے ہاتھ مل کر پانی تک کہ باور دانوں کی زردی زائل ہونیکے ساتھ قلب مطمئن ہو اور علیحدہ علیحدہ تین تین مرتبہ اور مرتبہ تازہ پانی سے پہلے ہاتھ پھر ناک کے اندر دھونا

اور اہم مالک موٹا میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک چٹکڑے سے مسخ میں اور ناک میں پانی
 ڈالے تو مسخ اللہ نہیں اور ایسا ہی امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ
 قتل کیا چنانچہ محلی شرح موٹا میں ذکر کیا اور چہرہ میں مرتبہ دھو نیکی بعد از چہرہ کے
 نیچے لٹکی ہوئی ڈاڑھی کے بالوں میں ایک چٹکڑا پانی ٹھہری کے نیچے مچھو لیتے ہوئے
 خلال کرنا اور یہ خلال دلہنے ہاتھ سے کرے اور یہ ظاہر ہو اور اس کے ظاہر کا مسح کرنا
 اور انگلیوں کا خلال کرنا اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو مالش کرنا اپنے گلی سے
 تین تین مرتبہ اور انگلیوں میں خلال کرنا اس کے اندر پانی داخل ہونیکے بعد نہایت
 اور سارے پورے سر کا ایک پانی سے مسح کرنا اور سر کے بقیہ پانی سے دونوں
 کانوں کا بھی ساتھی مسح کرنا اگر تاجہ سر سے جدا نہ کیا ہو اور تری باقی ہو لیکن شیخ
 جلالوہا ب شمرانی مسح سر کے پانی سے کانوں کے مسح کرنیکی حدیث کو خصیت
 اور جوار پر محمول کرتے ہیں اور نیا پانی لینے کی حدیث کو عزیمت اور اقصیا پر مبنی
 فرماتے ہیں پس اختیار کرنا عزیمت اور اقصیا کا بہتر اور علیحدہ پانی لینا خوب تر
 حاشیہ بلوغ المرام ترجمہ اور کیفیت مسح سر کی مسنون یوں ہے کہ کف دست اور انگلیاں
 مقدم ہر ہر کھکے گڈی تک کیلئے لیجائے پھر پھیر لائے اس مکان تک جہاں سے
 مسح شروع کیا تھا اور دونوں کانوں کے باطن کا دونوں مسج سے اور ظاہر کا دونوں
 انگوٹھوں سے مسح کرے اور ترتیب سے وضو کرنا اور اپنے اعضا سے وضو پر درپردہ
 یعنی افعال وضو کے درمیان میں ہفتہ تاخیر نہ کرنی کہ دھویا ہوا ایک عضو خشک نہ
 ہو جائے حقیقت میں یا بقیہ اس کے بدن اور ہوا معتدل سمجھنے اور غدر نہ ہونیکے
 حالت میں اور وضو کے مانند محکم کے افعال اور اگر غدر نہ ہو تو غسل کے افعال بھی

پانی کر کے مسنون ہیں اور دھوئے جانے والے اجضا کو تر کرنا اور ہر ایک عضو
 استیسا کے ساتھ یعنی پورا دھونا پہلے فرض اور دوبارہ اور نگہ بارہ سنت ہو کہ ہر
 اور چہرہ وضو کی ابتدا اور پسے کرنی اور سر کا مسح مقدمہ سے شروع کرنا اور ہاتھ پاؤں کا
 دھونا انگلیوں کے سر سے شروع کرنا اور بے حاجت میں مرتبہ سے نہ کم نہ زیادہ
 پانی خرچ کرنا اور سنن وضو کو کئی طور پر پین ایک قبل اسکے اور اسی میں شمار کیا گیا ہو
 غلو سے استنجا کرنا اور ایک اسکی ابتدا میں اور اسی میں شمار کیا گیا ہو پانی سے
 استنجا کرنا اور ایک شمار وضو میں اور بلاغ المبین میں ایک وضو سے کئی نماز میں
 پڑھنے کے بیان میں لکھا ہو کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا پہلے حضرت صلعم پر
 فرض تھا پھر منسوخ ہوا لیکن غریت جائز ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا مستحب بات
 وضو کے انہی طرف سے شروع کرنا ہاتھ پاؤں کے دھونے میں اور دھونے کا مقدمہ کرنا
 مستحب ہو اگرچہ تعظیم کرنے یا جلاحت پر مسح کرنے میں ہو اور دونوں کا دونوں کے
 مسح میں اور دونوں خساروں کے دھونے میں ہے کو مقدم کرنا مستحب نہیں لیکن
 اگر ایک ہی ہاتھ یا ایک بائیں یا دھونے کا مقدمہ ہی دونوں کا مسح نہیں کر سکتا
 تو اولاً بقدر اپنے کان کو تقدیم ہو اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا اگر تری
 باقی ہو ورنہ پھر تر کر کے آداب وضو کے وضو کر کے لیے عرصہ کعبہ کے بقائے ٹھہرنا
 اور جاک پاک میں وضو کرنا اور قاطر سے پیڑوں کو بچانا اور اگر غدر نہ ہو تو دست قبل
 وضو کرنا اور نیت کو زبان سے بھی تلفظ کرنا اور ہر عضو دھونے اور مسح کر کے ساتھ ہر
 کہنا اور وضو کر کے پانی کا طرف مٹی کا ہونا اور آفتاب وضو کو بائیں طرف رکھنا
 و اگر بابر تن طشت وغیرہ کے مانند ہو تو اسکو دھنی طرف رکھنا اور وضو کی حالت میں

وہابی طرف پھر اُن کے ہوتے اور اسی طرح نیچے وٹھون کے غرض بین تین تین درختوں
 اور پھر درختوں کے ہوتے حال کرنی اور اسی طرح تین بار اُتھال کرنی اور ہر بار دھونی
 اور زبان کی ہر اُتھال کرنی اور نماز پڑھنے کے لیے مسواک اُتھال کرنی
 مستحب ہو اور نہ ہونے ہاتھ سے منہ اور ناک کے اندر پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے
 ناک پر پانی اور بائیں طرف سے منہ پر دھونا دیکھ کر اُس کو دیکھ کر دیکھ کر
 مسواک کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 اور دھونے پر پانی کرنی پیشانی اور کٹھنی اور ٹخنوں کے اوپر اور پینے دلہنے ہاتھ سے
 ابرو کا تیرہ پکڑنے کے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے وٹھون پانوں دھونے اور کیفیت
 پانوں کی انگلیوں کی خلال کی یون ہو کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی دھونے پانوں کی چھنگلی کے
 نیچے سے اوپر کی طرف فرجہ بین اُٹھل کر کے ملنا شروع کرے اور بائیں پانوں کی چھنگلی
 ختم کر کے اور چھین چھین میں لکھا ہو کہ شامہ و صومین پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي
 وَتَسِّحْ لِي فِي عَادَتِي وَبَلَدِي فِي حَيَاتِي وَبَنِي وَابْنِي وَالْيَوْمَ اسلم سے لکھا ہو کہ اور
 دھونے تمام ہوتے ہی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے شہادتیں دینی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر
 اور وضو کے بعد اُس کا سچا چارپائی جہت پر چاہے پینا آبِ حیات سے کہ منہ پر اور کٹھنی پر
 فصل لکھو ہاتھ و وضو کے بعد دھونے ہاتھ سے کچھ پینے اور جب نماز
 بائیں ہاتھ سے منہ پر پانی ڈالنا اور تین مرتبہ سے کم یا اس سے زیادہ پانی خرچ کرنا
 لکھ گیا مرتبہ کرنا تین ہر بار ایک تین مرتبہ سے کم یا زیادہ پانی خرچ کرنے کو سفارش نہ
 اعتقاد کرے و اگر اصرار کے ساتھ اُس پر عادت کرے تو مکروہ تحریمی ہو اگرچہ تین مرتبہ

دھوسے کو نہ سنت اعتقاد کرنا ہو اور اگر حاجت ہو تو مکروہ نہیں اور آب جاری میں ہے
 حاجت اس سے زیادہ پانی خنچ کر نالہ اور بیو کر نہ کے ہنسا پر پانی کا طبا نہ چھ مارنا اور غسل
 مندرجہ کو ترک کرنا مکروہ تنزیہی ہو فصل نہیات و خصوص کے شعبہ کہ اور حسین
 دنیا کرنا اور غسل اور نہی پانی میں دالنا افضل باعادات وضو کے حلقہ میں سر کرنا
 اور کھنسی کی طرف سے ہاتھوں پر پانی جاری کرنا اور تین تیر سال سے سر سر کرنا اور ہر تین روزہ پانی
 استعمال کرنا افضل لغرض وضو کے صاحب وضو زندہ کی دوسرے ہر چیز نکلنے والی نالہ
 ہونی لیکن جس ہوا کو وہ جانتا ہو کہ اوپر سے نہیں اتری اس سے وضو نہیں ہوتا
 کیونکہ یہ وضو کا پتھر نہا ہو اور ہر شے نکلنے والی یا اسکے قبل سے ظاہر ہوئی اور اس سے
 ہوا کا نکلنا وضو کا تو نہ والا نہیں لیکن جس عورت کی دونوں اہون میں کا پردہ
 ایک اہ ہو گئی ہو تو اس ہوا کے نکلنے سے اسکو وضو کرنا واجب ہو اگر اس میں سے
 دوسرے شے ہو اور سو اہن دونوں اہون کے سر زخم سے صرف نجاست نکلے ہو
 اس مقام تک جسکا دھونا یا سر کرنا غسل یا وضو میں موجب یا مندرجہ ہو اگر غسل
 نہ ہو بلکہ بننے کی ایقت اور قابلیت رکھتی ہو اور خون وغیرہ زخم اور چوڑے وغیرہ
 نکال لیا گیا اور بننے سے یہاں سے نکلا دو لون برابر میں وضو ٹٹنے کے حکم میں اور
 ناقض وضو ہی نہ ہو بجز اس کے اور تو مذکور صفر سے ہو یا سودا سے یا کھانے کی ہویا پانی کی
 جبکہ کھائی یا پی ہوئی چیز معدہ تک پہنچ گئی ہو اگرچہ ان میں شہری ہو فوراً اگر شہری ہو
 اور تو مذکور نجس مقلایا ہو اگرچہ شیر خوار بچہ سند و درہلی کے فوراً تو کی ہو نجاست سے
 لجلالے سے اور چھو سے اور بہت سے کیردن کی تو ناقض نہیں بسبب پاک ہونے کا واحد
 فات کے اور بقدر کہ اس پر نجاست ہو وہ قبل ہو وضو نہیں جیسے سوئے آدمی کی رال

ناقض نہیں اسلیے کہ وہ پاک ہر طرح لیکن نیت کی رائل نہیں ہوا اور پستہ صحت کے مجھے
خون بستہ کی قیبالا اتفاق ناقض نہیں جب تک منہ بھرنہ ہو و اگر روان ہو تو ناقض ہی
اور سر سے اترے ہوئے خون بستہ کی قیبالا اتفاق ناقض نہیں مگر روان ہو تو بالاتفاق
ناقض ہوا و زمین توڑتی وضو کو بگم کی قیبالا بگم خواہ سر سے اترتا ہو بالاتفاق مقلہ
پستہ صحت کیا ہو نہ بار قول مستحی کے منہ بھرنا یا کم اُسکے ساتھ کھانا یا ہونا یا نہ ملا ہو
و اگر بگم اور طعام و لون برابر ہوں تو ہر ایک کا اعتبار جدا جدا ہے یعنی اگر طعام بقدر
پُرخی ہن کے ہو تو ناقض ہو والا ناقض نہیں اور جو کو توڑتا ہو وہ پتلا جو پٹیا منہ کا
جو تھوک پر غالب ہو و اگر برابر ہو تو بھی ناقض ہو احتیاطاً اور تھوک کا سرخ ہونا علامت ہے
خون کے غلبے کی یا برابر یعنی کی اور زرد ہونا علامت ہے غلبے کی اور پیپ خون کے
ماند ہو خود توڑنے کے حکم میں اور خون اور پیپ کا نیت سے ملنا تھوک کے ملنے کے
برابر ہو خود توڑنے کے حکم میں اور اگر ایک تہلی سے چند بار تھوڑی تھوڑی قیالی اور
جمع کرنے سے پٹری دہن کو پہنچتی ہو تو وضو کی توڑنے والی ہو یہی قول صحیح ہے
اور نیند اور بیہوشی اور سچ کے سوا جو خیر وضو کی توڑنے والی ہو وہ جس شے سے تھوڑی
اور جو خیر وضو کی توڑنے والی نہیں ہر کسی طرح مثلاً تھوڑی قی اور تھوڑا خون ہ
نجس نہیں کپڑے وغیرہ خشک چیزوں کے لیے لیکن اگر مائع میں یعنی پانی وغیرہ
میں مائع چیزوں میں ملائے تو اسے نجس جانے بجائے عین شہاب کی تھوڑی قی کے
وہ حدت نہیں لیکن نجس ہو سبب اسکی اصل نجس ہونے کے اور بیہوشی اور غشی اور جنون
اور نیند غالب ہونا اسکی حد یہ ہو کہ اکثر کلام ہو و نہ کلین اور کسی چیز کے ہمارے سے
سونا اس طرح کہ اگر وہ ہٹا لیا جائے تو نہ زوالا اگر پڑے اور حالت جائز نہیں باغ و

یا عورت نمازی کا سوا بھی قہقہہ یعنی وہ منہ سنانا فوفی و فوفی جیسے پاس و لے جی سینہ بگر
 لے کے اور سوتے ہوئے آوی کا قہقہہ و فوفی نہین توڑتا بلکہ وہ فوفی کی طرف کوچ والی
 نماز کو توڑتا جی قول کا فتویٰ ہے اور نماز جنازہ اور جحدہ ولادت میں قہقہہ سے بالغ کا
 و فوفی نہین توڑتا لیکن نماز اور جحدہ ٹوٹ جاتا ہے مگر سلام کے وقت قہقہہ کہنے سے نہ
 ٹوٹ جاتا ہے ہاں زمین توڑی اور اگر امام نے قہقہہ کیا یا غدا ان حدت کیا پھر مقتدی نے
 قہقہہ کیا اگرچہ مقتدی باوق ہو تو مقتدی کا و فوفی نہین توڑتا لیکن امام کے کلام کرنے کے
 بعد مقتدی کے قہقہہ سے مقتدی کا و فوفی ٹوٹ جاتا ہے قول اصح میں اور کان اور
 اسکے مانند پیچے غیر در کے ساتھ کلنی ہوا ہے کدیرہ وجود نہ کی دلیل ہے چپ
 آٹک آئے اور دکن سے اوچے سے پن سے آنسو جاری ہونا و فوفی کو توڑتا ہے اور آنسو
 دائمی جاری رہنے سے حد درجہ جاتا ہے اور گوشت شتر کرنے سے اور بے حال ہو کر
 تھیمیلی سے چوٹ سے اور عورت کو بے حال غیر مجرم کے چوٹ سے اگرچہ فوفی نہین توڑتا
 لیکن جس خلتانی مسئلہ پر عمل کرنے میں کلام نہ ہو تو قہقہہ یا غدا اسکی رعایت کرنی
 مستحب ہے پس ہاتھ دھو لینا اور سر فوفی و فوفی کر لینا مستحب ہے و اما امام کے حق میں
 اور اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں دبی بھری اور دبی باہر کے طرف کی تر ہو گئی تو وہ
 ٹوٹ جاتا ہے شہر بلکہ رومی سوراخ کے سر سے برابر ہو اور اگر سوراخ کے سر سے
 نیچے ہو اور باہر کی طرف ہو جائے تو ناقص فوفی ہو گا اور مرد کو مستحب ہے پیشاب کے سوراخ
 رومی وغیرہ رکھنا اگر اسکو شیطان شک میں لے لےا ہو فوفی نہین توڑے کہ وہ سر سے اور اگر غدر
 قطر وغیرہ کا منقطع ہوتا ہو بدن رومی نہ کرنے کے تو نماز پڑھنے کے زمانہ تک رومی
 نہین توڑے جب ہوا اگر صاحب بھر کی مقعد باہر کی پس اگر اسکو اپنے ہاتھ سے دخل نہ دیا

تو اسکا وضو ٹوٹا و گزرو خود و دخل ہو گئی تو نہیں تو تا لیکن اگر کچھ نجاست ظاہر ہو گئی
 تو ناقض وضو ہو اور یہی حکم کپڑے کا ہو اور اگر شک ہو وضو کے بعض افعال میں کیا ہو
 یا نہیں تو اسکو کچھ کرے اگر شک کا ہو تو اسکی عادت ہو و اگر وضو کے بعد شک ہو تو وہاں
 اعادہ نہیں اور اگر طہارت کا چکنے کا یقین ہو اور وضو ٹوٹنے میں شک ہو یا اسکے
 بالعکس تو یقین کو نہ وضو کرنے والے کے حکم میں کم کرنا لا اچھی ہے باب بیان مسائل
 غسل منقوض میں یعنی غسل جنابت جیسا کہ نفاس میں فرض علی ہر سادہ منہ
 اور ناک کے اندر دھویا جاتا اور غسل سنون میں منقضہ و استنشاق فرض نہیں لیکن
 سنت کے حاصل کرنے میں و نون شرط ہیں اور اس فرض کے اور پانچ میں منہ پھر پانی پینا
 کفایت ہے ایسی کہ منقضہ کی فرضیت میں نکلی کر کے پانی یا پھر عین کنا شرط نہیں صحیح تر
 قول میں لیکن جس میں احتیاط زیادہ ہو اسکا یہ مطلب ہو کہ وہ عمدہ فرضیت سے خارج ہو گا
 بالافتاق اور فرض قطعی ہو تمام جسم پر ایک مرتبہ پانی جاری ہو و اور غسل میں جب تک ماننا
 مستحب ہو شرط نہیں اور فرض ہو و عونا کیا ہے کہ ایک محل جو کچھ کسا جو زائے مشقت
 ہو سکتا ہو و جب نہیں ہو تا اس محل کا جسکے وضو میں مشقت ہو مثلاً اگر کاد عونا اور
 بند سیرانخ کاد عونا واجب نہیں اور قلفہ کے اندر دھونا واجب ہو مثلاً اگر کسے اٹھنا
 اور حشفہ کا ظاہر نہ ہو و مشقت ہو سکے ورنہ دھونا واجب نہیں بلکہ مستحب ہو و اسلئے
 دفع جرج کے نہ ایسی کہ وہ ظاہر بدن میں بلکہ ظاہر بدن ہو لیکہ سبب استنجاء و افر سے
 وضو ٹوٹتا صحیح ہو اور قلفہ ذکر کی وہ کمال ہو جتنے کرنے میں کاشی جاتی ہو اور عورت
 کو نہ سے بال کھولنا اور دھونا واجب نہیں اگر انکی جڑ میں پانی پہونچے ورنہ کھول کے
 سارے بال کھولنا لازم ہو اور طہارت کو منع نہیں کہ تا کھی اور چھ کا وہ جسکے نیچے

پانی نہیں پہنچا اس واسطے کہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے اور حندی طہارت کی مانع نہیں اگرچہ
 اسکا جرم کلمہ شریعہ کے نیچے پانی پہنچتا ہو اسی کا فتویٰ ہے اور یہ مسئلہ سن کا اور اس طرح
 تیل اور چکنائی طہارت کی مانع نہیں اور خشک اور تر ترستی طہارت کی مانع نہیں اگرچہ
 ناخن کے اندر ہو خواہ وہ شخص گنوار ہو یا شہری آج قول میں بخلان گوشت ہونے کے
 اور اس کے مثل کے جنہیں پانی طہارت نہیں کرتا اور مانع طہارت کی نہیں ہیں خیر و زکر کے
 تاثر نہ پہنچے کہ جو ضرورت کی وجہ سے اور طہارت کا مانع نہیں ہے کھانا جو دانتوں کے
 اندر رہ جائے یا ہر پیلے دانت کے ان رکھیں جائے اسی قول کا فتویٰ ہے اور ترنگ انگوٹھی کو
 وجہ ہو بخلاف الن یا حرکت دینی جیسے کان کی بالی کا نکالنا یا پیرنا مفید کہ وہاں
 پانی پہنچ جائے گا مان محل ہو اور اگر کان میں پانی نہ ہو اور اس کے سوراخ میں مایات میں
 پانی پہنچ جائے بننے کے وقت تو کفایت کرتا ہو و اگر پانی نہ گیا تو قصد داخل کرے اور نہ
 وغیرہ سے پانی داخل جو نیچے لیے کلکت کرے اور پانی پہنچنے میں اپنے گمان کا غلبہ متیر
 اور اگر ترانہ والا کٹی کرنی یا کوچہ جسم کا دھو تا بحول گیا اور اس سے نماز پر حلی ہو اور مسکو
 یا دایا پس اگر وہ نماز نقل تھی تو اس نماز کا اعادہ نہیں ہے اور جس صورت میں چہ نہیں ہو
 اور نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تب مردوں کو مردوں میں اور عورتوں کو عورتوں
 بے مترغبی غسل کرنا جائز ہے اور جو عورت اس طرف دیکھ جائے گناہار ہو گا نہ اسے الا
 معذرت ہو اور اس کے سوا کسی کو رو کر دیکھ کر بے مترغبی ہوئے نماز جائز نہیں سمجھ کر کے
 نماز اگر سناو اگر متر عورت ہو سکے تو مردوں کی سیلون کفایت کرے پانی سے آنجا ترک کر
 فصل سنتین غسل کی غسل کی سنتین جنہوں کی مفتون مانہ ہیں سو اس ترتیب
 اور غسل کے مستحبات وضو کے مستحبات کے مانند ہیں سو استقبال قبلہ کے اسو

کہ غسل اکثر مرتبہ بھی ہوتا ہے اور قدر مائے کما ہو کہ اگر جاری پانی یا بڑے حوض یا بارش میں
 بقدر مدت نہ ہو اور غسل کرنے کے ٹھہرا تو البتہ اسے پوری سنت ادا کی گئی نہایت کفایت
 ٹھہرنے سے ادا نہ ہوگا اور پہلے ہاتھ گھون تک در قبل کو دھونا اگرچہ اس جگہ نجاست ہو
 اور جہاں نجاست لگی ہو منع کرنی پھر پورا وضو کرنا اور اگر قبل غسل کے وضو کرنا واجب غسل
 دوبارہ وضو نہ کرے اس واسطے کہ ایک غسل کے لیے دو وضو مستحب نہیں اور وضو پر وضو
 مستحب ہو اگرچہ مجلس پہلی ہو اور اگرچہ نماز پڑھنے کے ساتھ غسل نکلیا ہو مگر تیسری بار
 وضو کرنا اسراف ہو پھر پانی بہانا اپنے پورے جسم پر تین بار شرف کرتا ہوا اپنے سر پر سے
 تیری قول صحیح تر اور ظاہر ہر دایۃ اور ظاہر احادیث ہو پھر واپس پھر بائیں شلے پر پھر باقی
 جسم پر ملنے کے ساتھ اور اپنے غصائے غسل پایا دھونے یعنی افعال غسل کے
 دہ بیان ہیں غرض قدر تاخیر کرنی کہ دھویاں والا ایک عضو خشک ہو جائے حقیقت میں
 یا تدریجاً اور پانی مستعمل نہیں ہو تا جب تک تمام جسم سے جدا نہ ہو کہ چونکہ غسل میں
 تمام جسم ایک عضو کے مانند ہوتا ہے دونوں قدم کے دھونے کی وجہ حاجت نہیں
 بلکہ تدریجاً پائین کی اور اذنیہ کی کہ جب تک اس کے جسم پر نجاست حقیقی ہو تو قدموں کو دوسری بار
 دھو ملے آرا وغیرہ اس کے لیے آرا کہ حدث کے لیے نہیں کیونکہ وہ تو زائل ہو گیا اور
 غسل میں صحیح ہر ایک عضو کا پانی دوسرے عضو پر لیجا اور اس میں یہ شرط ہے کہ دوسرے
 عضو پر جب کے چمکے تا دھونا ثابت ہو تہ چھڑنا اور لیجا ایک عضو کا پانی دوسرے عضو پر
 وضو میں شرط نہیں آئی ہے کہ ذکر ہو چکا ہو کہ غسل میں تمام جسم ایک عضو کے مانند ہو
 بخلاف وضو کے کہ ان میں چار عضو جدا جدا ہیں فضل وجہات غسل کے
 باہر نکلنا اس میں کابولت حقیقی کے ساتھ جدا ہونی اپنی قراں گاہ سے پس اگر وضو نہ کرے

موجب کے بعد غسل کیا پھر کسی شے سے منی نکلی پس اگر عورت کی منی ہو یعنی زرد اور
 رقیق ہو تو غسل کا اعادہ کرے نہ اس نماز کا غسل کے بعد اس منی کے نکلنے کے پہلے
 پڑھی تھی اور اگر عورت کی منی ہونے میں شک ہو تو اعادہ کرے غسل کا اعتقاد اور اگر
 عورت کی منی نہیں بلکہ مرد کی منی سفید اور گاڑھی عورت کی شرمگاہ سے نکلے تو عورت
 دوسری بار غسل کرے نہ نماز کا اعادہ کرے بلکہ توبہ کرے اور غسل فرض ہوتا ہے مرد اور
 عورت پر بھی اس منی کے باہر نکلنے سے بھی جو لذت حکمی کے ساتھ اپنی قرار گاہ سے جدا ہونا
 ہو جیسے خواب کی نیت والے کی لذت اگرچہ منی نہ نکلے وہ اس کے ساتھ نکلے لیکن بہر
 نکلنے کے وقت کو دیکھنا اور شہوت کو ابھارنا یا شرمگاہ سے نکلنے کی شے کو ہٹانا
 ہوا اس سے بچ کر کو با یا بیان تک کہ شہوت نہ بھرے تب منی نکلی یا پیشاب کرنے یا سونے
 یا زیادہ چلنے کے پہلے غسل کیا پھر باقی منی نکلی تو غسل واجب ہر طرفین کے نزدیک اور
 ابی یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں پس صرف موقوف ضرورت میں مثلاً جاڑے کا غدار ہونا یا
 یا مثلاً اتنا عورت کے مکان کا اگر خوف بدگمانی کا یا جیسا ہوا اور وقت احتلام کے بھر کر کو
 دیکھ کر شہوت سے اکثر نکلنے کے بعد منی باہر نکلتا تو لائق ہو کہ ابی یوسف کا قول قریب
 کیا جائے غسل واجب نہیں اور اگر گزشتہ نمازوں کے اعادہ نہ کرنے میں حرج
 نہ ہو بدگمانی نہیں ہے غسل کیے پر حرج نہیں ہونا اور آئندہ نمازوں کو یعنی جب عذر رہے
 اس حالت کی نمازوں کو بے غسل کیے نہ پڑھے اور خیر کی دبر میں اور فرج محقق میں نہ کر
 محقق کا صرف تمام حشفہ داخل ہو جائے اگر دونوں آدمی ہوں اور زعم ہوں اور شہوت
 کامل بھی کہتے ہوں اور بکلیت ہوں اگر دونوں میں ایک ان صفاتوں سے موصوف
 تو صرف اسی غسل واجب ہوتا ہے اگر انزال ہو تو کسی غسل واجب نہیں اور غسل میں غرض

تو غسل واجب ہو اگر کچے جسم یا کپڑے پر پانی دیکھو در نہ مستحب ہو اور اگر حجاب یا عیض
یا نفاس سے پاک صاف ہو کے مسلمان ہو یا عیض کے حساب سے جو انہوں نے غسل کرنا مستحب ہو
اور پچھنے لگانے کے بعد اور شعبان کی چند راتوں میں شب برات میں اس رات کی تعظیم
اور شب بیداری کے لیے اور ذی الحجہ کی نویں شب میں اور جبکہ شب قدر کو یقیناً دیکھ
یا ان حادثہ پر عمل کرے جو بیان اوقات شب قدر میں وارد ہیں اور نزدیک ٹھہرنے
مزدلفہ کے روز قربانی کی صبح میں جہان ٹھہرنے کے لیے اور یوم النحر کے بعد تین دن
ہر روز حجرات نشہ کی سنگساری کے لیے غسل مستحب ہو اور زوکیا داخل ہو چکے ہو
غسل مستحب ہو طواف الزیارت کے لیے جو بیٹوں یا خیمین یا کسی کے بعد کرتے ہیں اور
اسی طرح ہر اس مکان مقدس کے داخل ہونے پر یا غیر افعال حج کے غسل مستحب ہو
اور سورج گھسنے اور چاند گھسنے کی نماز کے لیے اور واسطے طلب بدش کے اور خوف اور
تاریکی اور سوز و سخت آنکھ میں غسول مستحب ہو اور اسی طرح غسول مستحب ہو بیٹھنے اور
داخل ہونے میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور کریم کے لیے اور اس شخص کو
غسل مستحب ہو جو نیکو پیر پینے یا مردہ ہلاکے اور اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہو جس کے قتل کا
ارادہ کیا جاتا ہو اور گناہ سے توبہ کرنے والے کو اور سفر سے آنے والے کو غسل کرنا مستحب ہو اور
اس عورت مستحاضہ کو غسل کرنا مستحب ہو جس کا خون ہو گیا ہو یا نیون کے مساثلین
اگر وہ پانی کو پی یا کھ چیرے یا کسی پانی کی ساری صفیتیں مغلوب ہو گئی ہوں
لیکن اس پانی کے اجزاء ہر قدر اسیہ غالب ہوں کہ اسے پانی کہتے ہوں تو اس سے غسل
غسل کرنا جائز ہو اور جو پانی جم کے ٹپک ہو جائے کی متعدد اور کھتا ہو اس سے حدیث
دور ہو تاہم جو نہ ٹپک چھل کے پانی ہو جائے اس سے حدیث نہیں دہرے اور آب مقید پاک

صرف نجاست حقیقی نہ اہل کرنی جائز ہو اور آب قید وہ جو چاہی ذات کی تعریف میں محتاج ہو
ایک قید کا جو لفظ پانی پر زیادہ ہو مثلاً درخت یا پھلوں کا پانی جو خور اور پکایا گیا یا شیک ہو اور
یہی قول مشابہ بحق ہو اور اگر کوئی بستی چیز پانی کے ساتھ ملے اسکی ساری صفات منہ پر غالب
ہو گئی اور پانی مغلوب ہو گیا یعنی کارہا ہو کہ پانی طبیعت اور اصل خلقت سے خارج ہو گیا مثلاً
شور یا آگ یا گڑھا نہ ہو بلکہ ایسکے پانی کا نام جاتا رہا مثلاً لبن یا غیر یعنی شہر بن کر آوا اس سے فہم جائز
اور اگر مطلق پانی کے ساتھ کوئی پاک چیز شامل ہو جائے تو پانی کی سب صفات یعنی رنگ اور
فرو اور بوی کے مخالف ہو تو غلبہ اس چیز کا ثابت ہوتا ہو پانی کے اکثر صفات کے بدل جائز سے اور اگر مخالفت
ہو بعض صفات میں تو غلبہ اس کا ثابت ہوتا ہو ایک مخالف صفت کے متغیر ہو جائے سے اور اگر چیز
ساکن پانی کے برابر اور مانند ہو تو صفات میں پانی سے عمل پانی پس اگر مطلق پانی وزن میں
انصاف سے زیادہ ہو تو وہ مغلوب پانی ضو اور غسل کبھی لائق ہو اور اگر وزن میں برابر ہو اس سے
صرف نجاست حقیقی نہ اہل کرنی جائز ہو اور جو حکم ہو آب مستعمل میں وہ علم اس میں پانی مستعمل کو
جو والا گیا مطلق پاک کرنے والے پانی میں اور اس کے ساتھ لگا اور اس مطلق پاک کرنے والے پانی
قلیل کو جو مخصوص سے ملے اس طرح کہ مثلاً گوئی یہ جو وہ میں کھارے پس وضو کرنا چھوٹے وضو میں
جائز ہو جب تک کہ اس کا گمان غالب ہو کہ پانی مستعمل پانی پاک کرنے والے کے ساتھ ملے جو حد جائز ہو
وضو وغسل کرنا اس پانی سے حسین ہو گیا وہ جانور جو خشکی کا پیدا ہو ورنہ سائل اسلی نہ تھا ہو
اور خون ساک عاریت لیا ہو بھی نہ تھا ہو مثلاً خون سے خالی جو کیا ہو گیا وہ جو پانی کا
پیدا ہو اگر خون سائل نہ تھا ہو اور رشیم کا کیر اور اس کا جو شیدہ پانی اور اس کا انڈا اور
بیض پاک ہو جسے نجاست کا پیدا کیرانہ است خود پاک ہو اور جو جانور پاک نہیں مگر اس کا کھانا
حرام ہو مثلاً فیکہ اگر پانی میں زیرہ ہو جائے تو اس سے کھانا جائز ہو اگر اس کا پینا جائز نہیں

اور جب انہیں خشکی میں پہنچا ہوتا ہو اور پانی میں بہتا ہو تو اگر ایسا کہ مرنے سے قبل پانی انہیں پہنچا کر
 صبح تر قول میں اور جیسا کہ ایک دفعہ بھی نجاست سے متغیر معلوم ہو تو اس سے کھارے جیسا کہ
 اگر جیسا کہ تیرہ ہوا اگر نجاست سے متغیر معلوم ہو تو قبل نجاست پہنچا ہوا اور تیرہ نجاست میں نہ ہو
 اور اگر گندگی میں شک واقع ہو یعنی معلوم نہیں کہ زیادہ تمھارے کے سبب ہو یا نجاست
 سبب ہو تو اصل ہمارے ہر کسی کا اعتبار کرنا چاہیے اور بہت پانی نجاست کے واقع ہونے سے
 نجاست میں پہنچا حتیٰ کہ محل واقع ہوئے نجاست سے و نہ ہو یہ جو جب تک نجاست اثر نہ ہو
 اور نجاست متاثر نہ ہو نیزین کے فرق نہیں کہ اسی محل پر فتویٰ ہو اور آب جاری ہو جو ہر دو
 بنا عرف میں شمار کرتے ہیں اور اس کے بعد میں صحیح تریہ کہ دشمن نہیں اور دوسرا
 قول یہ ہے کہ اگر پانی جاری کا نصف یا زیادہ یا کل نجاست کے ملاقی ہو تو نشیب کلاپانی نجاست کے
 اس سے کم اس سے ملے بہتا ہو تو نجاست میں اور قول بہا نام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہے اس میں
 فتویٰ ہے اور یہ طریق کا یعنی امام ابو حنیفہ و امام مالک و امام شافعی اور و نون کی قطع میں ہوتی
 لیکن جو دوسرے میں نہ آیا و تراجم میں اس پر اگر بارش کا پانی جاری ہو یا دوا ان اور حیثیت پر
 متفرق نجاست ہو تو نشیب کلاپانی پاک ہو اور اگر نیا دوا ان پر نجاست ہو اور یا اس پانی کا
 نصف یا زیادہ یا کل نجاست کے ملاقی ہو تو نشیب کلاپانی نجاست کے کم اس سے ملے
 بہتا ہو و اگر اول پر الباقی یہ جو کہ چھت کے مسئلہ میں منع ہے سو اتنا جو کہ
 اور ختم نے آب جاری کے حکم میں ملحق کیا ہو اس میں حمام کے پانی کو نجاست نہیں
 بدون معلوم ہو اگر نجاست کے جس میں آب جاری برابر نازل ہو اور جو من سے اس طرح
 پانی کا لینا پانی پر تو کہ دو مرتبہ کے درمیان کے وقفہ میں سطح پانی کا ساکن نہ ہو گیا ہو یا اگر
 ناپاک بہت نجاست ہوتا اس میں قی الا جاوگیا تو نجاست کو گاہ و ن معلوم ہو اگر نجاست

او اگر غل ہوا پانی حوض میں اور پست اوڑھلا اسکے نیچے سے تو وہ جاری نہیں اور طالع میں پانی
 دو چیز ہیں اگر کسی پھر یہ رویت اسی مضمون کی لکھی ہو اور حدیث نقل کی امام شافعی نے اپنی مستند
 روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ پانی ہر بقدر و قلوب کے ساتھ قلوب موضع حجر کے
 تو وہ جس نہیں ہوتا اور ابن حجر راوی اس حدیث کے کہتے ہیں کہ اس قلعہ یعنی بخاری مشکین دو مشکین اور
 کچھ زیادہ پانی آتا تھا تو اس امام شافعی نے کہ پس احتیاطاً ہمیں ہو کہ اگر حوائی مشکین ایک قلعہ ہجرت
 مقرر کیا وین یہاں بحال الرائق ترجیح کمال قائلین میں ہوا ہے یہ حدیث خوب چننا اور موصول الاسناد
 اور صحیح اور اسکی ہنا حدیث ہو کہ کسی طرح کا غبار نہیں مینیا الحق و طالع میں اور خفیہ کے نزدیک مطلق
 نجاست پڑنے سے وہ جس ہو گا اور میں جنی کا ہاتھ ڈالنے یا اسکے نہانے سے مستعمل ہو گا اور اگر کثیر ہو
 تو حکم جاری کر کے تاہم نجس تہ عمل ہو گا اور ضرور جائز ہو اس میں دلیل کثیر تہ پانی جسے عین الیٰ نجاست
 پڑی جسکا اثر نمودار نہیں ہو اگرچہ نجاست تدار کے واقع ہو چکی ہو کہ میں مضویا ہو اسی قول کا فتویٰ ہے
 اور تہ کثیر پانی وہ جو جسکو حقیقت میں حرکت دینے سے دوسرا جانب بدلے یہ قوی ہو جائے تینوں
 ائمہ سے اور یہ قول استقلین میں گنا اور ظاہر مذہب ہو اور غسل اور وضو اور ہاتھ دھونے کی حرکت میں حرکت
 وضو کی رویت معتبر اور صحیح تر ہو اور ایک حدیث یہ ہو کہ اسکی مقدار میں تجویز غالب معتبر ہو شخص کی
 جسکو طہارت کے واسطے پانی کی حاجت ہو پس ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف پہونچنے پر
 جسکا غلبہ ہو پانی کے لیے قلیل ہو اور نہ پہونچنے پر جسکا غلبہ ہو اس کے لیے وہ پانی کثیر ہو
 یہی ظاہر الروایۃ ہے امام اعظم سے اور اسی قول کی طرف امام محمد نے جسے وہ مردہ کا قول منقول ہو اور صحیح
 اور یہی قول صحیح تر اور یہی قوی مذہب ہو اور اسی پر عمل کرنا چاہیے پس حرکت دیکھنے سے اور
 جب کہ فعل کے ساتھ نہ پانی جائے تب تک غالب پر عمل کرنے سے فوہی حدیث میں وضو نہ ہوتی ہو
 پھر میں تہ کثیر پانی میں اگر نجاست جس قدر پانی متغیر ہو اس قدر نجس ہو اور اسکا اسکے سرالہ پانی پاک

اور پاک کرنے والا ہو اور اگر حوض کو کھیر پانی نہری سے جو کہ تختہ کے مانند ہو گیا پھر زمین دودھ سے کم ہو گئے
 کیا گیا تو اس سے نہ کوئی ناجائز ہو اور اگر تختہ فاسد پانی میں پانی تو صرف موضع موضع خالص ہو گا پس
 اگر دوسرے موضع میں آج کیا جائے اور اس پانی میں سے کوئی ناجائز ہو جائے تو حوض کے کاشیوں کا منہ لونا کا بند ہو
 گا اور زمین کے نیچے پھینکے گا اور وہ پانی نجس نہ ہو گا اس کے فیشین ہونے کی وجہ سے مگر جبکہ پانی کے
 نینوں میں ہونے سے کوئی ضعف متغیر معلوم ہو اور اگر اس کا منہ لونا کا بند ہو جائے اور اگر مگر گیا ہو
 قبل نیچے پھینکے گیا کسی حیوان پر نجاست لگی ہو تو اس حوض کے پانی کو نجس نہ کہے اور اگر نجس پانی
 مثلاً آلا یا حوض میں پاک پانی نازل ہو اور اس کے نازل ہونے سے دوبارہ ہو گا اگرچہ کچھ کچھ نجس پانی
 مختلر ہو کر جاری ہو تو اس کے وہ پاک ہو گیا اور یہ حکم پھر کوئی اور حوض کے حوض کا اور زمین میں پاک
 اس کے جاری کرنے پر حکم جاری نہ ہو مگر جاری ہونے کی دوسری وجہ یہ کہ اگر پانی نازل ہونے سے
 برابر جس کے بہت ہو کہ زمین کا چشمہ جو شہر سے اور زمین سے باہر ترقی کا یہ جس کے پس لیا گیا حکم
 پاک ہونے کا بہنے کے ساتھ اس حوض کے نجس پانی کا زمین سے نالیا پاک پانی حتیٰ کہ جاری ہو اور اگر
 یعنی قریق حیرین مثلاً تیل اور سرکہ وغیرہ کا حکم مثل پانی کے نجس پانی جس کے ساتھ ملے جاری ہو
 پاک ہو گئی یا پانی کے ساتھ تیل سے قیسے تیل میں کسی قدر پانی ڈال کیا پاک کرنے کا طریقہ ہے پادگے اور
 مستعمل پانی وہ جو تیل ڈال کیا جائے اسے قائم کرنے قریب کے استعمال کیا جائے فرض کیا جائے ہو
 پھر اگر محض تیل یا ایک پورے حوض کو پانی میں قریب لایا پھر پانی لینے یا کونہ کھالنے وغیرہ کے
 مثلاً اتھڑی یا خمیر میں بھرتھا اس کے دھونے کے لیے تو پانی مستعمل ہو جائے گا فرض کے
 ساتھ ہونا چاہئے کی وجہ بالاتفاق اگرچہ نجس نہ کوڑے خضو کا حدیث یا جنب کی جنابت
 زائل ہوگی جب تک کہ ساقط ہونا فرض کا پورا نہ ہو گا قول معتد پر پس ساقط ہونا فرض کا
 اس کا مقتضی ہے کہ ہاتھ کا دھونا دوسری بار باقی اعضا کے ساتھ واجب نہ ہو اور حدیث کا زائل ہونا

باقی اعضا کے دھونے پر وقت ہو اور ان سب سے ورتوں میں بالی سست ہو جائے اس وقت
جبکہ اعضا پر سے جب اس کے کسی مکان میں نہ ہو جائے اور اسی قول کی تفسیر کی ہو جس
سبب سے اور اب استعمال بنا کر دیکھ دیا کہ ہر نماز پر ہر پیر اس سے نجاست جتنی بڑا کر
جائز ہو یا بر وایت ظاہر ہے کہ لیکن پاک کرنے والا نہیں ہے اور اس وقت اس کے لئے کہ اگر
اور اس سے آگاہ کر دینا اور پنا کر وہ جو گناہ کی وجہ سے اور جو باعث لائق ہو اس سے
پاک ہوگی اگرچہ دھو بیٹھیں ہوئی ہو اس کی پوچھنے پہنکے نماز پڑھنی اور اس چیز کی دو پوچھ غیر
بنائے اس سے وہ کو کرنا جائز ہے اور اگر باعث حقیقی یعنی پتھر کی یا بھول کی پتی وغیرہ
د باعث دینے کے بعد یا پانی سے دھو کے باعث حکمی مثلاً دھوئے خشک ہونے کے بعد
انہیں پانی پہنچنے کو بالاتفاق نجاست عود نہیں کرتی اور بے دھونے ہوئے باعث حکمی
دینے کے بعد پانی پہنچنے سے بھی صحیح تریہ کہ نجاست عود نہیں کرتی اور حسین باعث کی
یہاں نہیں جو باعث سستہ پاک ہوگی اسی قول پر فتویٰ ہو پس پاک ہوگی و باعث سے
کمال اس سانپ کی جیسے جن مسائل ہو اور جیسے جن نہو یا خون مسائل نہو وہ اور
مطلق سانپ کی کچلی پاک ہو اور پاک نہیں ہوتی چہرے کی کمال سبب باعث پذیر
نہرنے کے اسی طرح سانپ کی اور چہرے کی کمال پاک نہیں ہوتی رنج کرے سے اسلئے کہ
د باعث پاک ہوتی ہو وہ کمال جو باعث کی یا قنہ کفتی پر رنج کرنے سے اس جانور کی کمال
ظاہر ہوتی ہو رنج ہونے کے لائق ہو اور یہ چڑا د باعث پاک ہوتا ہو سور کی کمال کے
سوا اور اگر آدمی کی کمال کو د باعث کیجائے تو پاک ہوگی اگرچہ اس کا استعمال ہر چیز میں
سبب عظیم اور تو قیر کے یہاں تک کہ اگر آدمی کی تریہ کسی گئی تریہ میں اس کے لئے کہ وہ
فیج تر قول میں اور جو چیز د باعث پاک ہوتی ہو رنج سے بھی پاک ہو جاتی ہو ظاہر نہ ہو

اور کیا شتر یا ہوا کی کمال کے پاک ہو نہ میں بلو حکم شرع کے فوج کرنا صحیح تریہ کہ نہیں اور
قول مفتی بین مسیح ترقول یہ کہ جو جانور نہیں کھایا جاتا اسکو فوج کوٹنے سے بھی گناہ نہیں
یا کہ نہیں ہوتا اور جو چرک ان کے ملک سے نکلا اور اسلام میں آتا ہو مثلاً شتر یا گائے
و یا غنہ پاک چیز سے معلوم ہو جائے تو وہ پاک ہو اسکو ہینکے نماز درست ہو اور اگر کسی دوسرا
نفس نہیں ہو مثلاً مرد اس کی چربی سے تو وہ پاک نہیں اور اگر تسک اتع یعنی معلوم نہ ہو کہ
پاک چیز سے یا نجس ہوئی یا ناپاک سے تو اسکو دھو یا وجہ نہیں بلکہ بہتر ہو اور نجس عین کے
سے امر یا حیوان کے ناخن اور دانت اور شاخ اور سیم اور پتے اور کھڑ اور دھبے یا ان کے چر سے خالی
اور خشک ہوں پاک ہیں اور اسی طرح پاک ہے مرد کی ہڈی کی چیز جو جاندار کے جسم میں جاتا ہے
چنانچہ بال اور پردہ جو چھتی کہ انکے جسم سے نکلے تو وہ ہر چیز خوارچہ کے پیٹ میں
ہو یا یعنی پٹیر یا اس کے نکلنے سے دوزخ ہوتا ہے پس یہ کما مطلقاً پاک ہے بالاتفاق اور اگر
مزار سے نکلے تو مسائل نجس ہو اور یہی ظاہر ہے اور یہ سمجھو تو دھوئے سے پاک ہو جاتا ہے
بالاتفاق اور آدمی کے مردہ بال جو چر سے نہ اگھیرے گئے ہوں اور کسی ہڈی اور دانت پاک ہو
خوارچہ یا ہوا یا غیہ کا نہ ہے سمجھو پر آدم جو جاندار زندہ جس سے جدا ہو گیا ہو وہ مردہ کا مانہ ہو
یہ کہ جس نے نہ کی و اس کے حق میں پاک ہو یا نہ کہ اگر اسکو وہ لیے رہ گیا تو اسکی نماز کا ہر
نہ کی امر آدمی کی کمال یا چھلکا بقدر ناخن کے قلیل پانی میں گرنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے
اور ایسا نجس ہے گرنے سے پانی میں نہ سو نہ میں آتا اور حیوان نجس عین کل کی چیز ہو
یا نہ کہ وہ جس کے جسم سے نکلے کی چیز سے کچھ اور غیر نہیں ہو گا نہ اس کے کاتنے سے
جب کہ کسی بل کا کناہ معلوم ہو اور خشک پاک اور حلال ہو کھایا جائے ہر حال میں عین
خوارچہ یا حیوان نہ رہتا ہو یا نہ آدمی اور اسی طرح مردہ غزال کا ناف پاک ہو مطلقاً یعنی پانی کے گرنے سے

خامدہ ہوا اور نہ بار تو لی اصرح کہ آوز زندہ غزال کا نام پاک ہوا اتفاقاً اور اسی طرح زیادہ پاک
 بسبب شہو کی کہ آوز زیادہ شہو و اجیر ہوتی ہے ایک قسم کی بنی کا پسینہ اور میل ہوگا جسکے
 دھم کے نیچے غوج سے کہ پاس ختم ہو جائے اور اسکو کچل کے طرح لیتے ہیں اور غنہ بھی پاک اور حلال ہے
 اور حریم پر سے دو اگر ناظر نہ رہے یہ بھی کہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس سے دو اگر کھائے
 رتہ سے چھانے جبکہ معلوم ہو کہ کسی میں شہو ہے اور کوئی دوسری دہ معلوم نہ ہو جیسے بیاہیاں کی
 حالت میں شہر کے پینے کی اور نہ رایت گرسنگی کی حالت میں مردار کے کھانے کی خصوصیت کی ہے
 اور ضرور سے کہ اسے اسی قول پر فتویٰ ہے کہ فصل کنوئین کے مسائل میں جب کنوئین میں
 نجاست گرے اگر خفیفہ ہو یا چمکے ایک بھی قطرہ شیب یا خون کا یا حیدان خون مسائل کہتا ہے
 اور خشکی کا پسینہ ہو کہ وہ میں ہیں مریا اسے باہر کے میں گرا اور پھول گیا یا اسے بال گرے
 یا پارہ پارہ ہو گیا ہو اگرچہ کنوئین کے باہر چھٹے کے میں گرا ہو تو بحال اجائے کنوئین کا سبب پانی
 اگر کنوئین چشمہ دار نہ ہو اور اگر کنوئین میں چشمہ جاری ہوں اور سبب پانی نکلن و شہو اور ہونو
 اس قدر پانی نکلا اجائے کہ تصور اس باقی رہ جائے یہاں تک کہ آدھا دھول نہ بھر سکے اسکا
 حکم سارا پانی نکل جائے گا اور پانی نکلا اجائے نجاست نکل جائے کہ یہ اور اگر اسکا نکالنا اسکو
 چنانچہ نجس اگر کسی یا نجس کپڑا اگر کے غائب ہو گیا تو سارا پانی نکلانے سے قول اور رتی ہے
 گھیری اور کنوئین کے گرد پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ پاک ہو جائے یا سو اسے ملے کہ
 ان چیزوں کی نجاست کنوئین کے نجس نہ جانے کے سبب سے تھی جیسے شراب کا خم پاک ہو جائے
 جبکہ شراب سکر نہ جائے اور استنجا اگر نہ ہو لے کا ہاتھ ظاہر ہو جائے اور چل کی طہارت کا اور اگر نہ ہو
 تصور پانی آج نکلا چلے دل زیادہ ہو گیا تو زیادہ کا نکالنا لازم نہیں بلکہ اسی قدر نکالا جائے
 جس قدر پانی رہا تھا کیونکہ کنوئین سے پڑ پڑ پانی نکلنا شرط نہیں قول صحیح میں اور

اگر میں گراؤں تو شہید ہو چاک صاف ہو خون غیرہ نجاست سے یا اگر وہ مسلمان ہو وہ جو نہ لایا گیا ہو
اگر وہ چل ساقا کا بچہ ہو بشرطیکہ اسکا زندہ ہونا معلوم ہو یا ہو تو کنوئین کا پانی نجس نہیں ہوتا
لیکن اگر مردہ کنوئین کو نجس کرتا ہو ہر طرح نفی دھویا دھویا نہ دھویا ہو جیسے تل ساقا کا بچہ مردہ
اگر وہ دھویا گیا ہو اور اگر جاندار زندہ نکالا گیا حالانکہ وہ نجس میں نہیں ہو اور نہ نجاست سے
تو کچھ بھی پانی نکالنا لازم نہیں مگر جبکہ اسکا منہ پانی میں داخل ہو تو اسوقت اسکی جھجک کا
اعتبار ہو گا پس اگر اس حیوان کا بھوٹا مشکوک ہو تو سارا پانی نکالاجائے مثل اسکی جبکہ
جو ٹما نجس ہو اگر اسکا منہ پانی میں داخل ہو تو پانی مشکوک نہیں ہوتا پس کچھ نکالنا چاہیے نہیں
لیکن سند وہ جس پانی کا نکالنا بقدر پیش ڈول کے اور یہی حکم ہو کہ پانی کا اور سکا جو ٹما
مکڑہ کی پس اگر وہ چاہو تو بقدر پیش ڈول کے و اگر خاکی پانی یا جانور یا ال گوشت کو چھ گرتو
تو پانی چالیش ڈول کے پانی نکالنا سند وہ ہو اور اگر آدمی محو رت ہو تو بقدر پیش ڈول کے
پانی نکالنا سند وہ ہو اور اگر کنوئین میں گرا اور زندہ نکلا تو پانی نکالاجائے کیونکہ اگر
نجاست سے خالی نہیں ہوتا اور اگر غسل کر کے پاک صاف اسی ساعت میں گرا تو کچھ بھی
پانی نکالنا لازم نہیں اور اگر جانور نجس میں ہو تو سارا پانی نکالاجائے خواہ مرے یا نہ مرے
مثلاً اسکا پانی میں نخل ہو یا نہ نخل ہو اور جس شے پر کنوئین کا پانی نہ لگتا ہو تو قوت نجاست
نجاست کے جس قدر پانی ہو اسی قدر نکالاجائے اور اسکی نکالنے کی مقدار میں ماکہ ہر روز
مستی کے قول پر عمل کرنا چاہیے جبکہ پانی کے اندازہ کرنے میں ہیرت ہو ہی قول پر فتویٰ
تورود و قول ضعیف یہ ہے کہ چشمہ اگر کنوئین میں سو ڈول سے تین سو ڈول تک پانی نکالے
فتویٰ ہو اور جبکہ کنوئین سے مردہ جانور نکالا گیا حالانکہ وہ چھ لاپٹا نہیں اسکا بالکل نکالنا
پس اگر وہ حیوان آدمی ہو اسکی برابر جو سمیت میں یا ساقا حمل لائے گی یا بچہ یا بچہ کی یا بچہ یا بچہ

تو تا پانی نکالا جائے اگر اگر وہ حیوان کبوتر یا اس کے مانند ہو تو بقدر چالائش ڈول کے پانی کا نکالنا
 واجب اور نہ ساتھ ڈول تک نکالنا مستحب ہو اور اگر وہ حیوان کنجشک یا چو یا یا اس کے مانند ہو تو بقدر
 غیش ڈول کے پانی نکالنا واجب و غیش ڈول تک نکالنا مستحب ہو اور یہی تین مراتب در بین
 ساتھ نفس کے اور یہی ہوتوں میں اور یہی ظاہر الزامیہ ہو اور ان فیون کے یعنی آدمی اور کبوتر اور
 کنجشک کے کبوتر و مرغین میں فرق نہیں ظاہر و ابین اور یہ حکم شمار ہی ڈول نکالنے کا شامل ہو
 چشمہ و کنوئین اور غیر چشمہ و کبوتر خلاف اس گتہ ہے کہ جسمین بارش کا پانی جمع ہو کر
 برخلاف بڑے پتے کے کہ اگر زمین جانور کر کے مرجانے تو اس کا تمام پانی بہا دیا جائے
 اور میں ماہی لیسٹ ڈول پانی نکالا جائے تو وسط ڈول معین سے اور اگر اس کنوئین کا ڈول
 مقدر ہو تو اس ڈول کا اعتبار جو جسمین ایک مع پانی سوا سے اور جو ڈول کے صاع سے
 کم یا وہ ہو اس کا حساب کر لیا جائے صاع و لے ڈول سے پس اگر نکالا جائے بقدر جو
 ایک بتر ڈول سے تو ظاہر فہم میں مقصد حاصل ہو اور کفایت کترا ہو ڈول کے شمار کرنے میں
 بھڑاتا آٹھ سے زیادہ ڈول کا اور کفایت کترا ہو نکالنا ہتھ پیر پانی کا جو کنوئین میں ہو جو جو
 اگر چہ ڈولوں کے شمار سے کم ہو اور کفایت کترا ہو کنوئین کی طہارت کے لیے پانی کا بہنا
 اگر چہ قلیل جاری ہو اس لیے کہ طہارت کا سبب یعنی جاری ہونا یا لگا اور کفایت کترا ہو طہارت
 کنوئین کے مقدر پانی کا زمین کے اندر برب ہو جانا جس قدر کا نکالنا واجب تھا پھر اگر اسفل
 خشک ہو گیا تو پانی کے پھر کرنے سے بخش نہوگا و اگر خشک نہیں ہو تو صحیح تر یہ کہ پانی پھر سے
 نجس ہو جائیگا اور جو جانور کہ چشمہ میں کبوتر اور چو ہے کے درمیان کا ہو وہ چو ہے کے
 مانند ہو حکم میں اور جو جانور کہ مرغ اور بکری کے درمیان کا ہو وہ مرغ کے مانند ہو حکم میں
 یعنی جو جانور کہ چھوٹے اور بڑے کے مابین کا ہو وہ چھوٹے جانور کے ساتھ ملا دیا گیا

قیستہ قابل عمل کیا گیا اکثرین چنانچہ باقی کے ساتھ پس اگر تہی سچہ یا کچلہ و دونوں کے بین
 کرے پس اگر وہ دونوں مذکورہ بالا کے پھر بھی پانی نکالنا واجب نہیں اور اگر وہ دونوں نہ ہوں
 تو قدر چالیس شول سے کم اگر گرفتہ چوبامزہ نکلا تو بقدر بیس قول کے اگر اگرچہ ہاتھ پر
 تو مارا پانی نکالنا واجب تو اگر دھوئی گئی کبری کے مانند میں حکم میں بالاتفاق اور وجہ ہون کا
 حکم مثل ایک چوبہ کے ہر دین میں سے پانچ چوبہ ہوں تاکہ حکم مثل حکم ایک بتی کے ہے اور
 پچھ چوبہ کبری کے ہون میں ہمارے پانی نہ کھانے کے حکم میں ہر ہر نماز پر لڑایتے کا اور اسی کو
 محمد نے لیا ہے اور کنوئیں کے نجاست منطوق کا حکم کیا جاتا ہے جانور کے گرنے کے وقت سے
 اگر معلوم ہو کہ معلوم نہ ہو تو ایک بات اور ایک بات پہلے سے نجاست کا حکم ہو گا بشرطیکہ
 نہ پھولانہ پھٹانہ اسکے بال گر گئے ہوں جس جیسے غیر حالہ حدث میں بھی اس کو زمین پر پانی
 ملتا رہتا کہ جس قدر نماز کرتا رہا وہ واجبہ رہتا ہے خبر ادا کی ہو سو نو سے پڑھ لیکن قضا سے
 سنت فجر کا ذکر گئے پاؤں کے اور نجس یا پاک کپڑا بھی اس سے چھو یا ہوا پاک کر لے اور زمین
 رات دن نجاست کا حکم کیا جائے اگر جانور پھٹا یا اسکے بال گر گئے ہوں یا ام کا
 قول ہو اس میں زیادہ احتیاط اور ترجیح ہو اور صحت میں نے کہا کہ پانی کے نجاست کا حکم ہو گا
 معلوم ہونے کے وقت سے پس لوگوں پر معلوم ہونے سے پہلے کوئی چیز لازم ہوگی اجنبیوں
 کہہ کہ یہی مختار ہو اور لوگوں کو آسان تر ہو اور اگر اپنے جیب میں مردہ چوبایا پس اگر جو میں
 سو راج نہ ہو تو روئی بچھرنے کے وقت اب تک جو نماز میں پڑھی ہوں ان سب کو سو نو سے پڑھ
 اگر عیشہ اسکو پہنے رہا ہو اور اگر جبین سورج ہو تو یقیناً نہات کی نماز پھر سے پڑھے اگر چہ با
 پھر لایا خشک ہو وہ نہایت نہات کی نماز پھر سے پڑھا و چوبہ کا پیشاب گرنے سے
 کنوئیں کا پانی نکالنا لازم نہیں صحیح تر قول میں اور کہ توڑا و گنبد شک غیر حلال گوشت کی

بیٹا پڑنے سے بھی کنوین کا پانی نکالنا لازم نہیں اور سی طرح جو بزرگ مملوک شہسوار میں
 آؤا کرتے ہیں انکی پھیال پڑنے سے بھی کنوین کا پانی نکالنا لازم نہیں صحیح تر قول میں
 اور نجس عبا رساں ہو اور آؤا اور بھیڑی کی میٹنگی اگر کنوین میں گرے پس اگر کم ہو تو سوانہ
 کو گریا دے جو تو معاف نہیں اور کم اور زیادہ وہ جو جسے دیکھنے والا کو زیادہ جانے اسی پر اعتماد
 اور یہی قول مختار ہو اور وہ فضلہ تر ہو خواہ خشک مسلم ہو خواہ کڑے ہوں اور گدھے وغیرہ کی امید
 اور گوبرین اختلاو ہو اگر اکثر علاقے نزدیک نہیں کرنا اگر ضرورت اور حرج ہو ورنہ نجس ہو اور
 ایسا فضلہ چھوٹا سو سو چھوڑ کر گدھے وغیرہ کا اور کو فضلہ ہر مانتی اور گدھے وغیرہ کا اور سی فضلہ
 اونٹ اور بھیڑ وغیرہ کا اور اسی طرح اگر وہ گدھے کے طرف میں تنگیان پر جائیں اور چھوٹے
 اور وہ درنگین ہونے سے پہلے نکال سکے تنگی کی جائیں تو معاف ہو بسبب ضرورت کے
 کہ وہ ہونے کے وقت تنگی کرنے کی عادت ہوتی ہو اور اس وقت کے سوا معاف نہیں اور پانی
 کنوین اور نجاس کے کنوین اور گدھے میں ہندو رو رہی معتبر کہ نجاست کا اثر کنوین کے
 پانی میں معلوم ہو پس جب تک کہ نجاست کے اثر سے کنوین کے پانی کا رنگ یا ذائقہ یا
 متغیر معلوم ہو پاک ہو اگرچہ دونوں میں ایک نہ کافرق ہو اور اگر متغیر معلوم ہو تو نجس ہو
 اگرچہ دونوں میں سے کافرق ہو فضلہ مل جس جہاندار کا گوشت کھایا جاتا ہو اسکا جھوٹا
 حلال ہو اور اسی قسم سے گھوڑا بھی صحیح تر قول میں اور ان حیوان کا جھوٹا حلال ہو جنہیں
 خون مسائل نہ ہو اور اگر آدمی زندہ کاٹھ پک ہو تو اسکا جھوٹا حلال ہو اگرچہ کافر ہو مگر کہ
 اسکی اعتقاد میں نجاست ہو امتیاع میں نہیں لیکن کافر کے جھوٹے میں شفا نہیں اور
 اگرچہ نجیب یا حاض یا نفسا ہو لیکن زہر اور حرام کے سولے عورت کا جھوٹا پینیا
 اور کھلے اور مردہ جنسی کا جھوٹا مینا عورت کے لیے مکروہ غریبی و شربتیکہ نہ لینے کے لیے

لیکن اگر جو بٹھے سے اور حورت کی طہارت کے بچہ ہوئے پانی سے لہارت مکروہ نہیں ہے
 نجس عین اور ہاتھی اور کتے اور چار پائے درندے کا جو ٹھکانا نجس ہو اور انہیں جنگلی ہی خور
 اور جو جاندار نجاست وغیرہ دونوں چیزیں کھاتا ہو اسکا جو ٹھکانہ مکروہ و تشہیر طہارہ اسکی منہ کی
 طہارت یا نجاست نہ معلوم ہو اگر معلوم ہو تو مثل اسکے حکم دیا جائے و اگر نہ ہو نجاست کھانا
 حتیٰ کہ اسکے گوشت میں بیجا لگی ہو تو بلا تفسیل اسکا جو ٹھکانہ مکروہ و تشہیر طہارہ اسکی منہ کی
 حدود چھوٹا جائے اور مکروہ ہو کسی چیز پر اور ہر گز نجس کھلائے پلائے قید کر کے یہاں تک
 اسکے گوشت میں بیہونہ باقی رہے تب حلال ہو جائیگا اور اندازہ کیا گیا ہو قید کرنے کا تین دن
 مع کے لیے اور چار دن کبری کے لیے اور سن ان اونٹ گائے کے لیے یہی ظاہر ہے و اگر کسی
 وغیرہ دونوں چیزیں کھاتا ہو جس حیثیت کہ اسکے گوشت میں بیہونہ آتی ہو تو بھی حلال ہو
 اور اگر پزندہ سکاری کی چونچ کا پاک ہونا معلوم نہ ہو تو اسکا جو ٹھکانہ مکروہ ہے اور جو جاندار نجس
 سکونت رکھتے ہیں مثلاً چوہا اور سانپ اور چھپکلی اور خانگی بیانی کا جو ٹھکانہ ظاہر ہو ورنہ اسکے
 اگر اسکے مستحین نجاست نہ لگی ہو اور مکروہ نہ ہو تو صحیح تر قول میں اگر اس جو بٹھے کے سوا
 پانی موجود ہو اور جس چیز کی مان گدھی ہو اسکا اور پاؤں گدھے کا جو ٹھکانہ اگرچہ نہ ہو صحیح تر
 قول میں بذات خود پاک ہو لیکن غیر کو پاک کرنے میں مشکوک ہو اور مشکوک پانی نجس چیز کو
 پاک کرتا ہو یا نہیں اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ پاک کر دیتا ہو مگر معلوم ہو چکا ہو کہ پاک کرنے میں
 مشکوک ہو اور دوسرا قول یہ کہ پاک نہیں کرتا اور اگرچہ مشکوک کے پانی نہ نہ تو اس سے
 وضو غسل کرے اور تیمم بھی کرے اور شرط ہو خالی نہ ہونا ایک نماز کا ان دونوں فعلوں سے احتیاط
 پس اگر اس پانی سے طہارت کر کے نماز پڑھے چہرہ کر کے وہی نماز پڑھے تو جائز اور
 یہی صحیح ہو لیکن ان دونوں نمازوں میں ایک صحیح اور دوسری نحو ہوگی اور اگر ان دونوں نمازوں

در بیان کے وقفہ میں حدیث نہیں کیا تو مکروہ و معروف اس پانی سے طہارت کر کے پہنی ہوا پٹری
 اور دوسری نماز میں کراہت نہیں بلکہ جمع ہونے و دونوں فعلوں کے ایک اور اس میں گرج کر رکنا یا
 تو دونوں میں کراہت ظاہر ہو پس ایک اور میں دونوں فعلوں کا جمع ہونا اولیٰ ہو اور دونوں
 فعلوں میں سے جسے چاہے مقدم کرے صحیح تر قول میں لیکن تیمم پر اسے مقدم کرنا افضل ہے
 اور جس ناجور کی ناجحلال و نابچہ حرام ہو تو ان کے اعتبار کرنے کی وجہ سے اسے کھانا حلال ہے
 اور غلبہ شہادت کا کچھ اعتبار نہیں پیر و ہر اسکے خلاف قول بلا مسکین پر اور اس کا حلال ہونا
 لازم کرتا ہو اسکے جھوٹے سے طہارت حاصل ہونے کو اور بغیر تر سے یعنی اگر خرچے پانی میں
 ڈالے جائیں اور پانی بیٹھا ہو جائے تو اس سے وضو کرے بلکہ تیمم کرے اگر چہ شہادت نہ ہو اور گوسیلان
 باقی ہے اور پسینہ جھوٹے کے ماننے ہو لیکن گہرے کا پسینہ کپڑے اور بدن میں معاف ہے
 صحیح مذہب پر اور جو جائز نجاست وغیرہ دونوں چیزیں کھاتا ہو اور اسکے گوشت میں بدبو
 نہ آگئی ہو اس کا پسینہ پاک ہے اگر صرف نجاست کھاتا ہو یہاں تک کہ اسکے گوشت میں بدبو
 آگئی ہو تو اس کا پسینہ نجس ہے باب تیمم کے احکام میں شرح کی اصطلاح میں تیمم نام ہے
 چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے مسح کرنے کا پاک کرنے والی مٹی پر ہاتھ مار کے نیت کے ساتھ
 کہ شرط ہے اور اس کا استعمال خواہ حقیقہ یعنی حقیقت میں ہو خواہ حکمائیس گرد و غبار سے خالی
 چکنے پتھر اگرچہ حقیقت میں استعمال نہیں لیکن زمین کی جنس پر دونوں ہاتھ رکھنے سے حکماً
 یعنی حکم کی راہ سے استعمال پایا گیا اور قصد کرنا پاک کرنے والی مٹی کا اور اس کا استعمال ایک
 خاص طور پر ہے اور طور خاص سے تیمم کی کیفیت ہر دو پس موال کیا ابی یوسف ابا حنیفہ سے
 کیفیت تیمم کی پس انھوں نے کہا کہ تیمم دو ضرب ہیں ایک ضرب سے پہلے منہ کے اور ایک ضرب
 دوسلے دونوں ہاتھوں کے گھنٹیوں تک کہا کیونکہ پس مارے دونوں ہاتھ خاک پر چڑھ کر تیمم کیا

اور پیچھے لے کر پھر دونوں ہاتھوں کو جھٹا اور مسح کیا مسح پر پھر بارے دونوں کت دست
خاک پر دوبارہ پھر اس کے خیمچ لینگے اور پیچھے کھینچ لے کر پھر دونوں کو جھٹا اور مسح کیا اس سے
دونوں ہاتھوں کے ظاہر و باطن پر کمینوں تک اور ہمارے مشائخ نے کہا کہ لائق جو کہ بائیں
ہاتھ کی چار انگلیوں کے باطن سے دہنہ ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سرخ کنی تک مسح کرے
پھر انگلیاں جدا کر کے بائیں ہاتھ کی تحصیل سے دہنہ ہاتھ کے باطن پر گھنی سے گئے تک
مسح کرے پھر بائیں انگلیوں کے باطن سے دہنہ انگلیوں کی پشت پر مسح کرے پھر اسی طرح
دہنہ ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر مسح کرے اور یہ قریب ہی جو جانب اعضاء کے استعمال میں ہے
استعمال سے بقدر ممکن اور دوبار خاک پر ہاتھ مارنا نہ کن ہو اور یہی قول صحیح تر اور زیادہ قبول
والا ہے لہذا ابوشیخ نے کہا کہ اگر ضرورت کے بعد مسح کے قبل حدیث کیا تو اعادہ کرے اور اس
مشی سے مسح کرنا جائز نہیں ہے یہی قول صحیح اور مختار ہو گا یہی جوابی کا قول اسکے مخالف ہو اگرچہ
تیمم کرنے والے کے غیر سے دونوں ضرر صادر ہوں یعنی اگر کوئی دوسرے کو تیمم کرے اور
تو مسکو بھی وہ ضرر کافی ہیں ہر طرح کے ایک بار سے اس کے چہرہ پر مسح کرے اور دوسرے ضرر میں
ایک ہاتھ سے ایک ہاتھ پر اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مسح کرے یہ تیمم کرنا اس فعل میں
جو قائم مقام ہو دونوں ضرر ہوں کہ پس اگر تیمم کرنے والے نے بعض تیمم کو خیار کے اندر رکھ لے
اس کے ہاں یا یا خیار کے مقام میں داخل کر دیا تیمم کی نیت تو جائز ہو اور چہرہ اور دونوں
ہاتھوں کو نہ مارا کن ہو اور تیمم کرنا جائز ہو ہر طریقہ کے عاجز ہو اس مطلق پانی کے استعمال سے
و کافی ہو اس کی اہماریت کو اس نماز کے لیے جسکی قضا ہو اور اسکا عاجز ہونا یا پانی کے
اور ہونے سے ہر بقدر ایک میل کے اگرچہ شہر کا تیمم ہو اور آب مطلق اور کافی کی قیاساً
کافی کہ آب متعینہ اور غیر کافی ہر بقدر پانی ہونے کے ہو پس اگر اس قدر پانی ہو کہ فقط وضو

یا فقط نچا ست نائل کرنے کو جو کہ پڑے میں نماز کی منت کرنے والی جو کفایت کرتا ہو تو اس سے
 کپڑا دھوئے اور وضو کے عوض تہنیم کرے سبک نہ دیکھا اور اگر وضو کر کے نجس کپڑے سے
 نماز پڑھ لے گا تو نماز ادا ہوگی مگر گناہ ہوگا یا فاجر ہو پانی کے استعمال سے بسبب اس بیماری کے
 جس کے پر یا زیادہ یا دراز ہو جانے یا وضو نہ ہونے یا غلبہ میں یا غلبہ میں یا غلبہ میں یا غلبہ میں
 اگرچہ شدت درج یا بیماری یا دراز ہو نہ حرکت ہو یعنی بیمار کو غلبہ ہوگا اگرچہ وضو یا غسل نہ ہوگا
 تو بیماری یا تیز ہوگی یا طول کیلئے چھوٹی یا طویل جاذبہ ستم بھی بتا دے تو تہنیم کرنا جائز ہو اسی طرح
 اگر بیماری کے پاس پانی نہیں ہو اور اس کے پاؤں میں سخت پھوڑا یا نہر ہو اور وہ غلبہ میں
 رہا تھا ہو کہ اگرچہ پانی لاؤ نہ تھا تو بیماری دراز ہوگی تو اب بھی اسکو تہنیم جائز ہو یا بیماری
 نہ پایا اسکو چاہے وضو کرے اور وہ خود وضو کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر اگر بیماری
 وضو کرنے والے کو پاؤں سے گرے ہو تو وضو کے موافق ضروری دینے سے ملتا ہو اور اسے
 ضروری دینے کی طاقت ہو تو ایسا یا تہنیم کرے غلبہ میں یا تہنیم میں اور زوج زوجہ میں یا ایک
 وضو کرنا دوسرے کو یا خبر گیری اسکو وجہ نہیں اور روزہ میں اور غلام میں وجہ نہیں یا لاکھائی
 اور روزہ دار کی خبر گیری کرین یا خبر گیری ضروری نہیں یا خبر گیری تحقیق ہو جائے وضو میں یا نہ ملے
 یا اپنی جان پر دشمن سے ڈرے کہ چہ عورت کو حد فاسق کا خوف ہو یا غفلت کو قرض خواہ کی
 طرف سے گرفتار کر لینے کا یا مال پر خوف ہو یا خبر گیری ضروری نہیں یا خبر گیری تحقیق ہو جائے وضو میں یا نہ ملے
 بعد ازاں خوف کے خارج پھر بڑے ڈر نہ ہو کی طرف سے نہیں ہو تو پھر سے نہ پڑے اس لیے
 کہ وہ خوف خدا کی طرف سے ہو پس اگر مسلمان قیدی کو کافر نے وضو اور نماز سے منع کیا
 تو تہنیم کرے اور اشارہ سخاوت پر نہ پڑے پھر نماز سے پڑھ جائے یا کسی طرح اگر مالک نے
 اپنے غلام سے کہا کہ اگر تو وضو کرے گا تو تجھے قیدی یا قتل کرونگا تو وہ تہنیم سے نماز پڑھے

چہ نماز نہ ہو تو پھر حیا یا جبر یا غفل یا کسی تشکی کے خوف سے اگرچہ اپنے وقت یا نیت کا خوف کی
تشکی کا خوف ہو اور وہ آشنا ہو یا اجنبی اور تشکی کے ماننا ہو تا کہ نہ مٹا دے اور اگرچہ
نجاست رائل کرنے کی ضرورت ہو اگر تقدیر ہمارے پانی اس کے ساتھ موجود ہو اور چوپایان
فی تشکی کے لیے خون و نسل کا دم خون غرق نہ ہو نہ ہونے سے کہہ سکتا ہو تو اپنے ساتھ کے
پانی سے طہارت کرے تیمم جائز نہیں اگر خوف ہو تو جانوروں کے واسطے پانی رکھے اور آپ
تیمم کرے یا پاک سامان پانی نکالے گا موجود ہو تو تیمم کرے پس عاجز یا کہ تیمم کرے یا نہ
خدرین سے کہہ بڑا حد انہیں کا علت متعلقہ تیمم کے جائز ہونے کی تو اگر کسی تیمم کیا پانی کے
نہ ہونے سے پھر اسکو ایسی بیماری ہو گئی جس کے سبب تیمم کرنا اسکو مباح ہو گیا تو اس تیمم سے
نماز پرست اس واسطے کہ اجازت شری کے اسباب کا مشا تیمم کے سببوں کا متفق ہونا اور پھر
اسی اجازت کے شمار کرنا اور کسایت کرنے کو نہ کرنے والا ہوتا ہو اور پھر اجازت مطلق ہو جائے
کو زیادہ موجود ہو حتیٰ اور مسلمان ہو یا اور مشغول ہو یا اس خبر کا جنس اور نفاس اور حالت سے
جو تیمم کی غرض یعنی غیبت اور باطل کرنے والی چیزیں انکیوں سے یا زیادہ سے صحیح کرنا اور پھر
غرض پر صحیح کرنا شرط جو اس اگر کی بال یا خون کے کنارے یا ان کے درمیان کا حجاب صحیح ہے
باقی رہ جائے تو جائز نہیں اور شرط کی گئی تیمم کے واسطے نماز جائز ہونے کے حق میں نہیں بلکہ
تیمم کرنے کی نیت کرنی جو عبادت ہو اگرچہ عبادت نماز یا عبادت جہاد یا عبادت ملاوت ہو اور جہاد ہو کہ
استحباب ہو پھر فتویٰ جو اس حکم پر عبادت ہو تو سجدہ شکر کے لیے تیمم کیے ہوئے سے
مازین صحیح ہو گئی اور تیمم کے لیے اس عبادت کی نیت شرط کی گئی ہو تو مقصود بالذات ہو
دوسری عبادت کا وسیلہ ہو پس سجدہ کا داخل ہونا اور صرف کا چھوٹا اس سے نکل گیا کہ کوئی نہ ہو
مقصود نہیں بلکہ نماز اور قرآن خوانی کے وسیلے میں اور تیمم کی نیت کے لیے وہ عبادت نہ

لو مت ال ایستد بالصلوۃ فی غیر ما یاتی اللہ تعالیٰ من غیر تیمم کے لئے استدلال سے جو غلط ہے

شرط کی گئی ہے جو بدون طہارت کے حلال نہیں اس سے جنب کی قرائن خوانی بھی عبادت مقصودہ کو شامل ہو گئی پس اگر جنب نے قرات کے قصد سے تیمم کیا تو اس سے نمازین پڑھنی درست ہو گئی و اگر نہ ہو تو اس قصد سے تیمم کیا تو درست نہ ہو گئی اور شرط اخیر سے سلام کے جواب میں ۳ کا تیمم خارج ہو گیا یعنی اس کا جواب اگرچہ عبادت مقصودہ ہو لیکن بدون طہارت بھی صحیح ہو پس ان کے لیے تیمم کیے ہوئے سے نماز پڑھنی جائز نہیں پس جب تیمم میں نیت مخصوصہ شرط ہوئی تو کافی کا تیمم کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ جو عمل اپنے صحیح ہونے میں نیت کی طرف حاجت رکھتا ہو کافی اس کی اہلیت نہیں رکھتا لیکن کافی کا وضو صحیح ہو کر نہ اس میں نیت کی حاجت نہیں اور اگر کوئی شخص وضو رکھتا ہو مثلاً جنابت اور وہ حدث جو واجب کتابہ وضو کو توالاتی ہو دونوں کی نیت کرنی پس اگر دونوں میں سے ایک کی نیت کر کے تیمم کیا تو اگرچہ وہ نہ واقع ہو گا دوسرے سے لیکن یہ ایک تیمم کافی ہو گا ان دونوں سے اور سارا بھی نماز کے لیے مسجد پر اگر زیارت خود پاک ہو اگرچہ نجاست سے ترخیہ خشک ہو جائے اور روئے یا جنس میں تیمم کے لیے نجاست سے خالی یعنی پاک کرنے والی ہوئی شرط ہو اگرچہ اس پر غبار نہ ہو پس اگر انگلیوں میں غبار داخل نہ ہو تو خلال کے لیے تیسری بار ہاتھ مارنے کی حاجت نہیں بلکہ بدون ہاتھ مارنے کے انگلیوں کا خلال کرنا ضروری ہو واسطے تمام ہونے احتیاج کے اور صحیح یہ ہے کہ مسح کف ضروری نہیں بلکہ ضربت کافی ہو اور اگر دوسرے کو تیمم کرادے اور اپنے دونوں ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ پر مسح کرے تو اب تیسرے ضرب کی مشہرہ حاجت ہو تاکہ اس سے اس کے دوسرے ہاتھ پر مسح کرے پس اگر ڈھیلی انگلی کے نیچے اور تھوکے سے متواضح غبار ہو نہ چاہے تو اس کو ہلانا لازم نہیں بلکہ سنت ہو ورنہ تار لینا یا ہلانا لازم ہو مثل خلال مذکور کے جیسے وضو اور غسل میں لیکن صرف خاک پر تیمم کرنا افضل ہے اچھا اور جنس زمین وہ ہے

جو کہ پر نریم ہو چکے نہ کہ ہو جائے اور وہ کنگرا اور تھپڑ اور گیل اور تھل اور سرحد و دیگر ملک
لوہ گنج و چونو گنجی سن اور دھنگا اور جہڑ اور سوئی بریم۔ وہاں میں اگر چہ سپاہی ہو اور
گیلی مٹی اور اجڑی زمین سے بنے ہوئے ضرورت جوڑی نہ ہوں پس ضرورت مٹی سے بنائے
کیونکہ اسپر کا نہ کار و بن ہو تو ہواں اگر گرو و خیر و جنس زمین کے ساتھ و غن یا ہر کیہ
تو جائز ہو اور گیلی مٹی جسکو گارا اور خشتا کہتے ہیں اگر زمین پانی غالب یا مٹی کے
برابر ہو تو اس سے تیم جائز نہیں بلکہ اس سے طہارت کرے اگر اس قدر رقیق ہو
کہ عضو پر نیچے کیونکہ غالب چیز کا اعتبار ہو و اگر مٹی غالب یا پانی کے برابر ہو تو اس سے تیم
جائز ہو لیکن گیلی مٹی سے تیم کرنا فوت وقت کے خوف سے پہلے نہ ادا ہوا لی تو تاکہ ہر شکل
نہو جائے عجوت ملے ہر دن ضرورت کے اور دلو و بحیرین ہو کہ اگر فوت وقت کا خوف نہ ہو
اور خشک مٹی نہ پاوے تو لپٹے کپڑے میں گیلی مٹی لٹکا دے پھر خشک ہونے کے بعد تیم کرے
اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں ہو مثلاً کوئی پاک کپڑا یا پھوٹا اسپر بھی تیم جائز ہو اگر
اسپر مستعد خیار ہو کہ اتھا مارنے سے اسکا اثر فنا ہو اور اگر مٹی اس خیر کے ساتھ مل جائے
جس سے تیم جائز نہیں تو غالب چیز کا اعتبار جو سپر یا پانی یا مٹی ہو تو ان تیم جائز نہیں
لیکن اگر اس قدر مستعد خیار ہو کہ اتھا مار کے مٹنے سے مٹی کا اثر فنا ہو تو تیم جائز ہو اور
مٹی اگر چہ چلی ہو لیکن اگر اس کے ساتھ ٹپاٹے پس اگر مٹی غالب ہو تو تیم جائز و نہ جاننا زمین یا ہوا
بطور زمین کے اور کھد و ست کا بھی یہ کہ باطن اور ظاہر خاک پر مارنا اور خفوس مارنا اور
انگلیاں کھانی کھنی اور گکے کھنی لچا یا پھر چھ کھینچ لانا اور بقدر خاک پر گندہ ہو جائے
اپنے دونوں ہاتھ جھاڑنے اور انگوٹھی اور زحر کو ہلانا اور انگلیوں میں اور دراز میں
خلال کرنا اور پہلے ہاتھ پھر بائیں عضو پر مسح کرنا اور ترتیب اور پیالی تیم کرنا سنت ہے

یعنی افعال تیمم میں ہاتھ روحوئے ہوئے ایک عضو خشک ہو جانے کے دیر نہ کرنی اور تیمم کرے
 اگر تیمم کرنے والا جنب ہو یا وہ حائض ہو یا کہ ہو گئی ہو یا زچہ ہو اور قبل وقت کے تیمم کرنا
 جائز ہے۔ مندوب ہو اور ایک تیمم سے چند فرض وغیرہ پڑھنا جائز ہو اور جائز تیمم کرنا اگر اس
 عبادت کے فوت ہو جانے کا خوف ہو جس کا بدل نہیں ہے تیس تیمم جائز ہیں نماز جنازہ کی کل تکبیریں
 فوت ہو جانے کے خوف سے اور اگر فوت ہو نہ کیا خوف نہ ہو سطرچ کر کے ایک ہی شخص نماز جنازہ کا
 واقع ہو اور وہ جبکہ وضو کرنے جائیگا تو اس کا انتظار ہو گا تو اس کو تیمم جائز نہیں لیکن مردہ
 کی کوئی نماز جنازہ کے لیے تیمم جائز نہیں مطلقاً اور اگر معلوم کرے کہ وضو کرنے میں بعض تکبیریں
 شریکہ ہو گا تو بھی تیمم جائز نہیں اس لیے کہ باقی کا ادا کرنا تھا اس کو ممکن ہو اور اگر ایک جنازہ کی
 نماز کے بعد دوسرا جنازہ لوگ اسے پُرس اگر اس تیمم کرنے والے کو درمیان میں دونوں کے
 وضو کرنا ممکن ہو یا پانی ملنے اور فرصت پانے سے اور بچہ پر قدرت نازل ہو گئی تو تیمم کرے
 دوسری نماز جنازہ کے لیے بالاتفاق و اگر درمیان میں وضو پر قدرت نہ ہوئی تو تیمم کا اعادہ
 اسی قول پر فتویٰ ہو اور جائز تیمم کل نماز عید کے فوت ہو جانے کے دور سے بسبب فرغت
 کرنے امام کے یا دھلنے اختار کے اور اگر مقتدی وضو کر کے اس میں شریک ہو چھ وضو تو کیا
 پس اگر وضو کر کے کچھ نماز ملنے کی امید ہو تو تیمم کرے و اگر امید نہ ہو تو تیمم کر کے ہٹا کرے
 اور بنا کر نہ والا امام ہو یا غیر امام صحیح تر قول میں اور جب جائز ہو تا تیمم کا خوف فوت پر
 مارا ہو تو تیمم جائز نہ ہو سوج گھن اور اسی طرح چاند گھن کی نماز کے لیے اور ہو کہ نہ تو ان کے لیے
 اگر چہ فجر کی سنت ہو کہ دُرا ہو فقط اس کے فوت ہونے سے بدون فرض کے پس اگر خوف ہو
 کہ پانی کے پاس جلتا تک سورج گھن تمام ہو چکا گیا یا ظہر یا مغرب کا فرض ادا کرنا اور وضو تو کیا
 اور پانی تک جال نہین وقت فوت ہوتا ہو تو تیمم کر کے اسے پڑھ لے یا پانی یا میل سے کھو

قائم لینے گیا ہو لیکن اُس کے لئے تنگ وقت نہ ہو کر نہ اور فرض پُر مشقت وقت باقی رہ گیا تو
 تیمم کر کے سنت فجر پڑھے پھر جب پانی آوے تو وضو کر کے فرض ادا کرے و اگر فرض کے تیمم
 سنت کے بھی فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم نہ کرے کیونکہ سنت کو فرض کے ساتھ قضا کر لیا
 اور جن نمازوں کا بدل ہوا ان کے فوت ہونے کے خوف سے تیمم نہ کرے اور بعض کہتے ہیں کہ
 تیمم کرے پس احتیاطاً زیادہ میں ہو کہ تیمم کرے اور نماز پڑھے پھر وضو کر کے اُس کو قضا پڑھے
 اور اگر ایک میل سے کم مسافت پر پانی ہونے کا ظن غالب ہو کسی سلامت سے ایک
 آدمی مکان متقی کے خروینے سے تو تحسین طرز نہ پانی ہونے کا گمان ہو اس طرف سے تلاش کرنا
 استدھر شرط ہو کہ اُس کے پاس کسی مال کے ضرر کا خوف نہ ہو اور اگر پانی کے قریب پہنچا
 لیکن غالب ہو یعنی شک ہو یا غیر قوی ظن ہو تو تلاش کرنا واجب نہیں بلکہ مندوب ہو
 اور اگر امید ہو تو تلاش کرنا مندوب بھی نہیں اور اگر ظن غالب پانی ملنے کا ہو تو اس قدر
 کرنی مندوب ہو کہ اگر پانی نہ ملے تو وقت مکروہ کے قبل نماز ادا کر لینی ممکن ہو اگر اس شخص
 اور پانی کے درمیان میں بقدر ایک میل کے مسافت ہو اور اگر نماز پڑھی اُس شخص نے
 جو آبادی میں نہیں اور بھول گیا پانی کو رحل میں اور رحل اُس قسم سے ہو کہ اس میں کچھ بھی ہو
 چیز کے بھول جانے کی عادت ہو تو اُس پر نماز کا اعادہ نہیں کرنا پانی کے پچھل جانے کا گمان نہ کرنا
 تیمم سے نماز پڑھے تو پانی دیکھ کر نماز کا اعادہ کرے اور اگر اُس پانی کو بھولا جو اُس کی گردن
 یا پیشہ پر تھا یا اُس کے سامنے تھا سواری کی حالت میں یا سواری کے پیچھے تھا جبکہ وہ
 اُس کا ہاتھ نہ لایا تھا یا کوئی شخص اپنا کپڑا بھولا اور برہنہ نماز پڑھی یا تاپاک کپڑے پہن
 یا نجاست کے ساتھ نماز پڑھی حالانکہ اُس کے پاس وہ چیز جو جس سے ازواجیاست ہو تاکہ
 یا وضو کیا جس پانی سے یا بے وضو نماز پڑھی پھر اُس کو پانی یا کپڑا یا نجاست یا بے وضو ہونا

یاد آیا تو نماز پھر پڑھے اور جو شخص نماز کے وقت میں موجود ہو اور اس کے پاس پانی ہو تو اس سے
 پانی مانگنا واجب ہو اگر دینے کا ظن غالب ہو والا واجب نہیں ہی تو فنی مختار اور موجب تراویح
 پس اگر وہ نہ دے تو تیمم کرے و اگر پانی کا مالک پانی نہ دے مگر بعض اس قیمت کے جو اس قدر
 پانی کا معمول ہو اور وہ لازمی حاجتوں سے زیادہ اس کے پاس موجود ہو تو تیمم کرے بلکہ
 پانی خرید کے اس سے طہارت کر کے نماز پڑھے اور اگر وہ اس قدر مانگتا ہو جس موضع میں
 پانی کی قیمت کرنے والوں کی قیمت کرنے میں داخل نہیں آیا اس کے پاس اس قیمت
 موجود نہیں ہو تو تیمم کرے اور پانی مانگنے سے پہلے تیمم کرے بنا بر ظاہر الروایت کے
 اور بنا بر اس کے قول اور رستی کا مانگنا واجب ہو اور قول اور رستی کے لیے انتظار کرنا
 مستحب ہو جب تک نفوت وقت کا نہ خوف ہو اگر اس کے مالک نے کہا کہ تمہارا بیان یہ کہ
 پانی بھریں اور اگر کسی کے ملک میں پانی ہو اور طلب کرنے سے دینے کا ظن غالب ہو
 تو اس کے غلبہ کے ساتھ نماز باطل ہو جاتی ہو پس پانی یا اس کے بھانے کا آلہ مانگے و گرنہ فیہ کا
 ظن غالب یا دینے میں شک ہو تو نماز تمام کر کے مانگے اگر اس نے دیا تو تیمم اور نماز باطل و گرنہ
 نہ دیا یا انکار کے بعد دیا تو نماز تمام ہو گئی اور اگر کوئی شخص بند کیا گیا نجس مکان میں اور
 اس کو مکن نہیں پاک مٹی بخائی زمین یا دیوار کھوکے اور اسی کے مانند وہ شخص ہو جو پانی
 اور مٹی پاک کرنے والی سے عاجز ہو بسبب بیماری کے تو واجب ہو کہ نمازیوں کے مشابہ چیز
 اگر چہ بے وضو ہو یا جنب پس رکوع اور سجدہ کرے و اگر مکان خشک نہ پائے تو نماز کا
 اشارہ کرے کھڑے ہو کے اور قرائت کرے اور بسبب حقیقت میں نماز نہ ہونے کے نتیجے میں اگر
 پھر پانی خواہ مٹی پائے تو سر نو سے نماز ادا کرے اور جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں
 بالوں گہنی اور شہنے سے کٹے ہوں وہ دوسرے شخص سے منیٰ اور موضع قطع کو دھو لے

اور ہر کسی کو اسے دیکھ کر دوسرے شخص کو نہ پائے تو سزا اور سزا اور موضع قلعہ کو پانی پر نہ
 دیکھو جو نہ پائے نہ قادر ہو تو سزا اور موضع قلعہ کو تہی میں ملے دیکھ فرض کیے گئے دیکھو
 کچھ محل باقی ہو تو تم بھی نہ کرے اور بدوں طہارت کے نماز پڑھے اور نماز کا اسادہ نہ کرے
 قیصر ترقول پر قید اگر قیدی سے قیصر کے ساتھ نماز پڑھی پس اگر وہ قیدی قیصر ہو تو طہارت کے
 بعد نماز نہ پڑھے و اگر مسافر ہو تو نماز نہ پڑھے ضروری نہیں اور پیدل کا پانی
 نہ کر کے مانع کرنے والا نہیں جب تک کہ وضو کے لیے بھی نہ معذرت ہو و اگر مشتبہ ہو
 تو کثرت کا اعتبار نہ ہو یعنی اگر کثرت ہو گا تو قریب سے معلوم ہو گا کہ وضو کے واسطے بھی چاہیے
 جیسا کہ تین ہو کہ فقہ پائینے کے لیے ہو تو اس سے وضو درست نہیں مگر یہ کثرت ہو تو چاہیے
 کہ ہند کے لیے وضو پیدل ہو اسے چننا درست ہو اور جناب دالامترم اور لائق ترم
 ہر پانی کے استعمال کرنے میں مسائل اور بے ہوا و غسل میت اور اگر وہ پانی زمین سے
 کسی ایک شخص کا ملوک ہو تو وہی شخص مقدم ہو اور اگر وہ پانی تینوں میں مشترک ہو تو اس کا
 فہم سزا غسل میت کے واسطے لائق ہو اور تیمم کرنا جماعت کا ایک مکان سے جائز ہو اس لیے
 یہی مسئلہ نہیں ہوتی حتیٰ کہ اگر تیمم کرنے والوں کے ہاتھوں کی مٹی ایک جگہ جمع ہو تو اس پر
 تیمم درست ہو مگر مستعمل جو ہتھی جو بعد مسح کے وضو سے جدا ہو اور ناقض غسل کا غسل اور
 وضو کے تیمم کا ناقض ہو اور ناقض وضو کا صرف وضو کے تیمم کا ناقض ہو اور جبکہ ناقض وضو
 وضو کا تیمم تو سب پر جناب کا ترابہ نہ کرے اگر پانی بقدر وضو کے پائے اور جو وضو سے
 جناب سے پہلے طہارت کا لہجہ پہنچے بین انگوار کے پائوں وضو سے چھ وضو کے بعد وضو
 مسح کرتا رہے اور جب مقتدی پانی پر گزرتا ہو غسل کیواسطہ کفایت کرتا ہو تو جناب کا
 تیمم بھی ثبوت جاوے گا پھر تبادر کرنے کے بعد جناب کیواسطہ دوسرے تیمم کرے پھر اس کے

اگر وضو ٹوٹ جاوے اور پانی بقدر وضو کے پاوے تو وضو کرے اور موزوں پر مسح کرے
 بلکہ اگر ٹوٹا تو اسے اور پانی ان کو دھو کر پھر موزے پہنا و مسح کرتا رہے اور اگر جنبی ہو سکے اس
 استفادہ پرانی ہو کہ اس کے کچھ اعضا یا وضو کو کفایت کرتا ہو تو وہ تیمم کرے اعضا یا وضو کی کفایت
 اسے صرف کرنا واجب نہیں مگر جبکہ جنابت کا تیمم کیا پھر حدث واقع ہوا تو اب وضو کرنا
 واجب ہے اور تیمم کو توڑنا ہو یا قادر ہونا پانی پر اگرچہ عین نماز میں کسی شخص نے اسپر پانی
 بہا کر دیا ہو اور قدرتہ استفادہ پرانی کی ناقض ہو جو کافی ہو اسکی طہارت کو اور اسکی
 حاجت سے زیادہ ہو مثلاً تشنگی سے اور آٹا گوند حینہ اور نجاست مانع نماز کے ہونے سے
 اور اس عضو کے دھونے سے کہ غسل جنابت سے خشک ہاتھ اور قدم ہو جانا ناقض
 تیمم نہیں یعنی اگر مسلمان نے تیمم کیا پھر وہ قدم ہو گیا معاذ اللہ پھر تو بہر کی تو تیمم باقی ہوگا
 بسبب جسکے تیمم مباح ہوا تھا اسکا زوال سابق کے تیمم کو باطل کرتا ہو اور اتنا ہے تیمم کو
 منع کرتا ہو اور بنا بر قاعدہ نہ کہ اس کے اگر تیمم کیا ایک میل پانی کے دور ہونے سے پھر تیمم
 کرنے والا پانی کی طرف چلا اور ایک میل سے کم فاصلہ ہو گیا تو تیمم ٹوٹ گیا اور اگرچہ اسے شخص کا
 گذرنا پانی پر تیمم کو نہیں توڑتا یہی روایت صحیح تھوڑی گئی جو انام سے پسندیدہ ہو تو
 دینے کیو اسے اور اگر وضو کرنے والے کے عضو وضو شمار کی راہ سے اور غسل میں
 پیمائش کی راہ سے اسے سے زیادہ رخی ہوں تو تیمم کرے و اگر اکثر صحیح اور اقل رخی
 یا دونوں برابر ہوں تو صحیح کو دھو و اور غسل پر حاجت پر مسح کرے یا میں احتیاطاً زیادہ
 کو کرتا رہے نہ تو پٹی وغیرہ کے آدھے سے زیادہ پر مسح کرے ایک بار اور اگر دونوں برابر
 رخی ہوں اور پائے اس شخص کو جو اسکو وضو کرادے تو تیمم کرے ظاہر الروایۃ میں
 اگرچہ صحیح عضو کے دھونے سے رخی عضو پر پانی بہو چتا ہو تو تیمم کرے اور جس حد کیا رہا

تیم اور دھونے میں اور جسکے سر میں ایسا سخت درد ہو کہ نہ شو کہ نہ بین مسح نہیں کر سکتا
 تو اس شخص سے مسح سر کی فریبت و نمونین ساقط ہو و اگر سر پر کھپا چون کی پٹی ہو تو اس پر مسح
 واجب ہو اور اسی طرح اگر عذر ہو تو غسل میں سر کا دھونا ساقط ہو جائے پس سر پر اگر ضرر کرے یا ہو
 تو سر کی پٹی پر مسح کرے اگر یہ بھی ضرر کرے یا ہو تو دھونا اور مسح کرنا دونوں بالکل ساقط ہیں
 باب ہوزون پر مسح کرنے کے بیان میں تسبیح موزہ رحمت ہو اور مسح کا واجب ہونا
 چاہیے اس شخص پر جسکے پاس پانی نہیں ہو مگر اس قدر کہ مسح کو کفایت کرے یا پانی توں کے
 دھونے میں ڈرے وقت نماز کے فوت ہونے سے یا ڈرے عرفات پر ٹھہرنے کے
 فوت ہونے سے یعنی اگر دونوں قدم دھوے یا تو نماز کو پاتا ہو لیکن خوف کرتا ہو عرفات پر
 ٹھہرنے کے فوت ہو نیکیا و اگر مسح کرتا ہو تو دونوں کو پاتا ہو تو مسح کرنا واجب ہو اور اگر
 مسح کرنے کی رحمت ہو وضو کرنے والے کے لیے نہ مانے والے کے لیے نہیں اور مسح
 موزہ کی تین شرطیں ہیں پہلی شرط ہو نا موزے کا دھکنے والا اس محل کا جسے وضو میں دھونا
 فرض ہو اور کشادہ پنچہ والے موزے کے اوپر سے پانوں نظر آنا مضائقہ نہیں پس اگر
 موزہ کسی جگہ پھنسا ہو اور اسکو کپڑے سے باندھ لے تو مسح کرنے کو کافی ہو اور شخصین
 یعنی کھنڈ اور ایسی چیز کے موزے ہونے میں پانی سرایت نہ کرے مثلاً یا نات وغیرہ
 اور محل مسح کا پشت قدم کے ساتھ مشغول ہونا پس اگر موزہ کشادہ اور لمبا ہو اور
 مسح کرے اس موضع کا جو خالی ہو قدم سے تو مسح جائز ہو گا اور اگر اسنے قدم کو خالی
 مقام میں کر دیا اور اس پر مسح کیا تو جائز ہو پھر اگر وہاں سے قدم کو ہٹا دے تو مسح کا
 اعادہ کرنا ضروری نہیں اور موزے اس چیز کے ہونے کے انھیں ہیں کے اپنی عادت کے موافق
 ایک فرسخ پیادہ چلنا ممکن ہو اور صلاحیت ہو قدر قطع مسافت کی نبغہ موزہ میں

اور مسیح کرنے میں باتھ کی انگلیوں کو کھول کے اُن سے خطوط بناوے پانچوں کی انگلیوں کے
 سرور سے پنڈلی کی جڑ تک اور ظاہر کرنا ان خطوط کا شرط نہیں بلکہ مسیح میں شرط مسیح
 اور کیفیت مسیح کی طرح ہے کہ دلہنے باتھ کی انگلیاں رکھے دلہنے موزے کے سر سے پر اور
 بائیں اتمہ کی انگلیاں رکھے بائیں موزے کے سر سے پر انگلیوں کی طرف پھر وہاں سے
 انگلی کھینچ لیجاوے تختوں کے اوپر پنڈلی کی جڑ تک ایک بار اور انگلیوں کے ساتھ تھپسی بھی
 رکھنی جس پر اور پلیدے دلہنے پھر بائیں موزے پر مسیح کرنا غیر مسنون ہے اور باتھ کے باطن سے
 مسیح کرنا مستحب ہے اور مسیح فرض کا محل ظاہر دونوں موزوں کا ہے انگلیوں کے مرقوں سے
 وسط قدم تک اور پنڈلی کی جڑ تک مسنون ہے اور جائز مسیح دونوں جڑ مرقوں کے ظاہر پر
 اور جڑ مرق وہ ہے جو سوزہ پر پہنا جاتا ہو اسکی جنائلت کے لیے سو اگر جڑ مرق چڑھے اور
 اس کے مانند کا ہو تو اسپر مسیح جائز ہے خواہ اسکو تنہا پہنا ہو یا موزے پر یا پاؤں کے لیے ہوئے
 کپڑے پر اور اگر جڑ مرق کپڑے کا ہو اور تنہا اسکو پہنا ہو تو اسپر مسیح جائز نہیں اور اسی طرح
 اگر اسکو موزے پر پہنا تو بھی جائز نہیں مگر جبکہ تری اندر کے موزے پر پہنچے تو جائز ہو
 اور جائز مسیح کرنا جائز ابون پر اگرچہ وہ سوت یا بال کی ہوں بشرطیکہ شین بون وغیرہ کی
 تفسیر یہ ہو کہ انگلیوں کے تین کوس آدمی چلے اور وہ تپٹنی پر بے ہاتھ ہونے پر آپ سے
 ٹھہری رہیں اور صلاحیت اس قدر مسافت کی نہ ہمسفہ جڑ ابون میں ہو اور اس کے اندر کی
 چیز نظر نہ لے اور اگر اُٹائے دونوں جڑ مرقوں کو موزوں پر سے تو مسیح کرے دوسری بار
 اپنے موزوں پر اور اگر ایک جڑ مرق اُٹائے تو مسیح کرے سوزہ پر اور دوسرے پاؤں کی
 جڑ مرق پر بھی ایسے کہ ایک کے ٹھٹھنے سے دونوں کا مسج جائے اور ایسا ہاتھ دونوں
 جڑ مرقوں کے اندر داخل کر کے اندر کے موزوں پر مسیح کرنا جائز نہیں اور شغل جڑ ابون پر

مسح جائز ہو بشرطیکہ شخص ہوں اور متعل وہ ہو جس کے نیچے چڑا لگا ہوا ہو اور مجلد پر بھی مسح جائز ہو
 شخص ہوں یا نہ ہوں اور مجلد وہ ہو جو چپڑے سے بالکل منقطع ہو ہوں اور اگر شخص نہ ہوں
 تو ان پر جائز نہیں مگر چپڑے متعل ہوں اور جائز ہو بشرطیکہ مجلد ہوں اور مسح کرنا ایک یا دو یعنی
 دو تین یا مسح کرنا خلاف سنت ہو اور مسح جائز ہو اگر چہ ہو محدث عورت یا فتنی اور مسح جائز ہو
 اس حالت میں کہ موز سے یا جڑ سے یا جڑ بہین پہنی گئی ہوں طہارت پر اور وہ طہارت کامل
 اور کامل کی قید سے ناقص تحقیقی یا ناقص معنوی خارج ہو گئی ناقص تحقیقی چنانچہ وضو کرنے
 والے کے سارے اعضاء پر پانی نہ پہونچا کچھ خشک رہ گیا اور ناقص معنوی چنانچہ
 تیمم کرنے والے کی اور صحنہ کی طہارت اور موز پہننے کے وقت طہارت کامل ہونی
 ضروری نہیں بلکہ حدیث کی وقت ضروری ہو جس اگر ایک یا دو نون یا نوں حوکے موٹے پہننے
 پھر بقیہ وضو کرے تو بھی مسح جائز ہوگا لیکن اگر صرف پانوں حوکے موٹے پہننے کے
 بعد بقیہ وضو کرنے کے قبل حدث لاحق ہو تو پھر وضو کے طہارت کامل کرنی شرط ہے اور
 مدت اسکے پہننے رہنے کی پہننے کے بعد اول وقت حدث سے مثلاً اول وقت نیت سے
 ایک شبانہ روز اور مسافر کو تین دن راتیں ہیں اور مسح کا فرض علی ماتع کی تین چوٹی کامل
 انگلیوں کے برابر ہو طول اور عرض میں ہر قدم سے نہ ہر موز سے سے اور وضو مسح
 پانی لگنا اور اسی طرح گھاس پر چلنے سے شتم لگانی کفایت ہو جس اگر ایک قدم پر بقدر
 چار انگلیوں کے مسح کیا اور دوسرے پر بقدر دو انگلیوں کے تو فرض ادا ہوگا اور جب
 مرض بقدر تین انگلیوں کے مسح ہوا تو ایک انگلی کو ایک بار تر کر کے بقدر تین انگلیوں کے مسح
 جائز نہیں اور اگر ایک انگلی سے تین یا مسح کیا جدا جدا بمقام پر اور سب پر پانی لیا تو ہر
 پیر اگر اتھون کی انگلیوں کے مسح کیا اور انکی جڑوں کو موز سے جدا کیا

تو مسح جانز ہو گا کہ انگلیوں کے سروں سے استقدربانی چمکتا ہو کہ انگور کھنے کی وقت اقتد
 فرض کے موزہ سے ہو گیا تو اب مسح جانز ہو اور اگر بانی چمکتا نہیں ہو تو مسح جانز نہیں ہو
 اور کسی شخص کا پاؤں کا انگلیاں پس اگر نسبت قدم بقدر تین انگلیوں کے باقی ہو تو موزوں پہ
 مسح کرے و اگر ہند رہا باقی نہیں ہو تو دونوں قدموں کو دو حصوں میں کاٹ لیا جائے باقی ہو
 اور اگر پیرا لشی ایک ہی پاؤں ہو یا ایک پاؤں استقدربانی کا گیا کہ نہ مسح کرنے کا محل باقی رہا
 نہ دو حصوں کا تو ایک پاؤں کے موزے پر مسح کرے اور قدم کی چھوٹی پوری تین انگلیوں کے
 برابر چھٹا ہوا مانع پر مسح کرے اگر یہ کہ پتہ پتہ ہوئے موزے پر دوسرا درست موزہ ہو یا
 جرموق تو ان پر مسح کرے اسلئے کہ اعلیٰ کا اعتبار ہو اسفل کا نہیں اور اگر انگلیوں پر چھٹا ہو
 تو مطلق تین انگلیوں کا اعتبار ہو گا خواہ بڑی انگلیاں ہوں یا چھوٹی اور اگر نظر نہ پڑے
 قدم استقدربانی کا مانع ہو یا وہ چلنے میں زمین سے پاؤں اٹھانے کے وقت تو
 مسح کا مانع نہیں اگرچہ ہفتہ چھٹا ہو اور قربانی کے دونوں کانوں کے سوراخوں کے
 جمع کرنے میں اختلاف ہو تو معنی ایک قول یہ ہو کہ جمع کریں گے سو اگر ایک کان کی تہائی سے
 زیادہ ہو گئے تو قربانی جانز ہوگی اور دوسرا قول یہ ہو کہ جمع کریں گے مگر ایک کان کے
 سوراخوں میں موزے کے انزادہ جمع کرنے کو ترجیح دینا لائق ہو احتیاط کی راہ سے
 باب جوار میں اس شرح جانز ہو دونوں موزوں پر اس شرط سے کہ فرض مسح کا واقع ہو
 پشت موزے کے کھل درست ہو اگر اس جگہ تھوڑا سا بھی چھٹا ہو گا تو مسح جانز ہو گا
 اور اگر درست موزے پر مسح کیا پھر وہ ہند رہے گا کہ اس پر مسح درست نہیں تو مسح
 سابق ٹوٹ گیا اور تہہ سے مسح کا منع کرنے والا ہو اور کتر سوراخ جو منع کیواسطے جمع
 لیا جاتا ہو وہ چھین جانے کے سینے کا سوا داخل ہو اور وہ سوراخ جو اس سے کتر جولا نق

شمار کے نہیں اور مسح کا توڑنے والا وہ جو وضو کا توڑنے والا ہو اور مسح کا ناقض ہو
موزہ او تار یا اگرچہ ایک ہی موزہ او تار لگیا ہو اور مسح کی مدت گزر جائے سے مسح
ٹوٹ جاتا ہو موزے او تار کے پانوں دھونا ضروری ہو اور اگر ظن غالب بین سبب شرعی
وغیرہ کے قریب کا خوف ہو تو موزہ او تار ناقض وری نہیں ان پر مسح کیا کرے مانند مسح
پٹی کے اور اس حالت میں اگر ایک بار اکثر موزہ پر مسح کرے گا تو بھی صحیح ہو گا اسی پر
فتویٰ ہو لیکن سارے موزے پر مسح کرنا افضل ہو اور پٹی کے مسح کے مانند اس مسح کی
مدت نہیں یعنی جب تک خوف باقی ہو مسح کرتا رہے اور اگر مسح کی مدت گزر گئی ہو
مسح کرنے والا نماز میں ہو اور پانی موجود نہیں ہو تو اسکا نہونا مسح کے قوسٹنے کا
مانع ہو گا جیسی قول مناسب تر ہو رعایت کی راہ سے اور راجح تر ہو فہم کی راہ سے
پس شخص مذکور تیمم کرے اور نماز پڑھے جس طرح وہ شخص کہ اس کے ہاتھ نہ ہوں
کچھ مشک باقی رہا اور پانی نہیں ہو جو اسکو دھو دے تو اسکو تیمم کرنا چاہیے اور موزہ
اوتارنے کے بعد اور مسح کی مدت گزر جانے کے بعد اگر وضو نہ ہو تو اس کے ساتھ پانوں
دھو لے گا اگر وضو نہ ہو تو کچھ واجب نہیں قدم دھونے کے سوا اور نکلنا اور ٹکانا اور
قدم سے زیادہ کا شرعی موزے سے سارا موزہ نکال دینے کے حکم میں ہو صحیح تر قول
اور قدم جہارت ہر ٹخنے سے انگلیوں کے سروں تک اور شرعی موزہ بھی ٹخنے سے
انگلیوں کے سروں تک ہوتا ہو اور شرعی موزے کے باہر نکل آنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہو
جبکہ اسکا نکلنا موزہ او تار نہ کی نیت سے ہو لیکن جبکہ اسکا نکلنا اپنے محل سے
قصد نہ ہو بلکہ کسادگی سے یا اور کسی وجہ سے ہو تو مسح نہیں ٹوٹتا اور موزہ کے
اندراحد قدم سے زیادہ تر ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہو بشرطیکہ قصد اس میں پانی

داخل کرے اور بے قصد پانی داخل ہونے سے سترح نہیں ٹوٹتا اگر پانی زانو تک پہنچا ہو اور یہی قبولی ظاہر ہو اور وقت نماز کا گھانا عند ور کے مسح کا ناقص ہو اور اگر مسح کیا وضو ٹوٹنے کے بعد پھر اُسے سفر کیا ایک رات اور دن کے تمام ہو جائے ہے پہلے تو وہ مسافر کے مسح کی مدت کو پوری کرے اس طرح ہر یکہ جمع تین دن اور راتیں تہ جائیں اور یہ راتیں کہ سر نوستہ تین دن تک مسح کرتا ہے اور اگر مسافر مقیم ہو گیا ایک رات دو دن کے بعد تو موزرہ اور پانوں دھو کر اگر ایک رات دن نہیں گزرا تو مقیم کی مدت کو پورا کرے اور مسح جبیرہ یعنی ٹکٹی کا اور زخم کے پچھائی کا اور محل داغ اور زخم کی پٹی وغیرہ کا حکم نفس عضو کے دھونے کے مانند ہو یعنی بدل نہیں پس مسح کرنا فرض ہو گا یعنی علی اسی قول صاحبین کی طرف امام نے آخر کو رجوع کیا اور اسی فرض ہونے پر فتویٰ ہوا اور اس مسح کی مدت معین نہیں اس واسطے کہ وہ دھونے کے مانند ہوتا ہے تاکہ مسح کرنے والا تدرستوں کی امامت کرتا ہو کیونکہ وہ صاحب غدر نہیں اور اگر ایک جبیرہ کو بدل کے دوسرے جبیرہ کو باندھایا جبیرہ لگائی تو دوسری بار مسح کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہو اور ایک پانوں کی پٹی پر مسح کرنا اور دوسرے پانوں کو دھونا درست ہو اور ایک قدم کی جبیرہ پر کے موزے پر مسح کرنا اور دوسرے قدم کی طرف جبیرہ پر مسح کرنا درست نہیں اور اگر ایک پانوں کی جبیرہ پر مسح کیا اور دوسرے پانوں کو دھویا پھر دونوں قدم پر موزے پہنے پھر وضو تو ٹوٹا تو دونوں پر مسح کرنا جائز ہے اور مسح جبیرہ یعنی ٹکٹی کا صحیح ہو اگر جبیرہ جو بدو وضو دھونے کے باندھی گئی ہوں اور محل شکستہ کا دھونا لازم ہو اور اگر سرد پانی سے دھونا ضرر کرے تو گرم پانی سے دھونا چاہیے اور اگر گرم پانی سے بھی دھونا ضرر کرے

تو مسح کرے اور اگر نفس حضور پر مسح کرنا بھی ضرر کرتا ہو تو اکثر عصاب یعنی پٹی پر اور
 گھر کے پاس کی کشادگی پر مسح کافی ہو وگرنہ مسح بھی ضرر کرتا ہو نہ دھونا لازماً ہو مسح کرنا
 اور ہنہ نہ کرے یہ کہ اس شخص کو خود پٹی کا باندھنا ممکن نہیں اور نہ اس شخص کو اپنا ہنہ
 جو پٹی کو باندھنے اور صحت کے بعد پٹی کا گر جانا مسح کو باطل کرتا ہے اور پس اگر صحت کے بعد
 حالت نماز میں پٹی گر گئی تو نماز کو موقوف سے پڑھنے اگر بدو ن صحت کے پٹی گر گئی تو مسح
 باطل نہیں ہوتا برخلاف مسح ورنہ کے تو اسی طرح اگر صحت کے بعد نماز میں ہا گر گئی
 یا پٹی کا محل اپنا ہو گیا تو نماز کو بھی موقوف کرے اور نہ صحت کے بعد پٹی گر جانے سے
 اس وقت مسح باطل ہوتا ہے جبکہ اس کا کھولنا ضرر کرتا ہو اور اگر منہ پر ہا طرح کہ گونستہ
 پٹی بہت چمکی ہو اور اس کے جدا کرنے میں زخم کے مارہ ہو جائیگا احتمال ہو تو اس میں
 مسح باطل نہ ہو گا اور مرد اور عورت اور محدث اور جنب جب ہوا در اسکے تو ابع پر
 مسح کرنے میں برابر میں بالاتفاق اور تو ابع جب ہوا بجا ہوا و فسد کی پٹی اور محل دماغ
 اور وہ موضع صحیح ہو ضرورت کے سبب سے پٹی کے نیچے لگایا ہو و اگر آنکھوں کے
 مرض مد کی دوا ہوتی ہو اور نہ دھونیا کا کم ہو تو وہ مثل حیر کے ہو اور پوری پٹی پر
 مسح کرنا اور مکرر مسح کرنا شرط نہیں صحیح ترقول میں تو پٹی پر ایک بار آٹھ سے زیادہ
 مسح کرنا کفایت اور اسی پر فتویٰ ہو اور اسی طرح پٹی کے مسح میں نیت شرط نہیں اور
 صحیح ترقول یہ ہو کہ سورۃ مسح میں بھی نیت شرط نہیں باب حیض کے احکام
 اور مسائل میں بے ولادت اور بے بیماری کے صورت کے رحم سے جو خون کچل کے
 فرج داخل کے کنارہ خارج پر ظاہر ہو جائے وہ حیض ہے اگرچہ جاری نہ ہو اور یہ اسکا
 رکن ہو اور حیض کی شرطوں میں ایک یہ ہو کہ ایام حیض کے بعد پہلے پندرہ دن پاک رہنا

اور دوسری شرط کم نہونا جو حیض کا کمتر مدت حیض سے اور حیض کے ثبات ہونے کا زمانہ
نوبرس کی عمر جو اور حیض کے ثبات ہونے کا وقت خون حیض کے خارج ہونے سے پہلے
اسکے خارج ہونے سے عورت نماز کو ترک کرے اگرچہ اسے نو برس کی عمر میں پہلی بار حیض
آیا ہو صحیح ترقول میں اور کمتر مدت حیض کے تین دن ہیں تین راتوں کے ساتھ خواہ
انہیں چار دن کی راتیں ہوں یا نہ اور اکثر مدت اسکی دس دن ہیں دس راتوں کے ساتھ
خواہ انہیں چار دن کی راتیں ہوں یا نہ اور جو خون کہ تین رات اور تین دن سے کم ہو اور جو
خون کہ اکثر مدت حیض سے یا اکثر مدت نفاس سے زیادہ ہو یا حیض اور نفاس کی عادت
مقررہ سے نہ ملے ہو وہ آٹھ ماہ یعنی بیماری کا خون ہو اور جو خون کہ نو برس سے کم عمر کی
عورت کی دیکھے بنا بر قول معتد کے اور جو خون کہ اسے یعنی اتنی عمر والی عورت دیکھے کہ وہی
عورت اس عمر میں حائض نہ ہوتی ہو بنا بر ظاہر فریب کے اور جو خون کہ حاملہ دیکھے یہ سب بھی
اشخاص ہر اور جو حیض کے درمیان میں یا پوری مدت نفاس اور حیض کے درمیان میں
طہریں پانی کی کمتر مدت پندرہ دن اور انکی راتیں ہیں اور اس کے اکثر کی حد نہیں مگر
جبکہ اس کا خون برابر بلا انقطاع جاری ہو جائے تو البتہ اکثر طہر کی حد مقرر کرے لیکن
حاجت ہوگی اور مبتداء یعنی جسے پہلی دفعہ حیض آیا اگر وہ دس روز کے اندر پانی دیکھے
یا معتادہ یعنی جسکی پانی اور حیض مقرر ہو اگر وہ عادت کے اندر پانی دیکھے تو غسل
نماز میں تاخیر فرض ہو جب نماز کا وقت مستحب کے فوت ہو جائے کا خوف ہو غسل کر کے
نماز ادا کرے و اگر عادت کے موافق خون بند ہو تو نماز کے وقت مستحب تک تاخیر
مستحب ہو و اگر دس روز کے بعد خون بند ہو تو تاخیر نہ کرے و اگر دو دن کو متجاوزہ کا
خون ہمیشہ جاری ہو جائے تو مبتداء دس روز کے بعد اور معتادہ عادت کے بعد غسل کر کے

یا کی کے دونوں دین آتجا اور وضو کر کے نماز پڑھا کرے اور حیض کے ایام میں کب کیا کرے
 اور اگر ایام حیض کے عدد و مقدار معلوم نہ ہو یا مہینے میں دس روز میں عین تہہ بکھول جائے
 تو وہ عین تہہ بکھول کر خون میں اسے حیض کا نکلن غالب ہو نماز نہ پڑھے اور حیض خون میں
 نکلن غالب ہو کہ میں پاک ہوں یا تردد ہو کہ پاک ہوں یا حائض ہوئی تو ہر وقت وضو
 کر کے نماز پڑھا کرے اور جس ایام میں تردد ہو کہ میں حائض ہوں یا پاک وہی وقت
 نماز میں غسل کرے اور نماز پڑھے پھر دوسرے وقت میں غسل کرے اور اسی نماز کو
 اعادہ کرے قبل وقتیہ کے اور اسی طرح کیا کرے وقت میں ہر نماز کے اور واجبات
 اور سنن ہو کہ وہ ادا کیا کرے اور آسمین بقدر فرض اور واجب قرآن پڑھا کرے اور
 فرض کی آخر دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرے اور مسجد میں بے ضرورت حجاب
 اور قرآن کا مس نہ کرے اور روزہ نفل نہ رکھے اور سارے رمضان میں روئے نہ کرے
 پھر بیس روئے قضا کرے اگر جانتی ہو شروع ہونا حیض کا اس بیماری سے پہلی ہر گز
 ہو اگر ابتدائے حیض دن سے جانتی ہو تو بائیس روزے قضا کرے اور طواف زیارت کرے
 پھر قرآن کے بعد اسکا اعادہ کرے اور طواف الصدر یعنی رخصتی کے طواف کا اعادہ
 اور حیض کی مدت معتادہ میں جس رنگ کا خون دیکھے چنانچہ تیرہ یا کستری جو حیض ہو
 پس سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز بطریق اولی حیض ہو گا حیض کے منقطع ہونے تک
 اور طہر متخلل یعنی دو خون کے دو میان کی پاکی بھی حیض ہو اس شرط سے کہ طہر دو لون
 خون کے ہو یا کم ہو کم مدت حیض سے اگر چہ زیادہ ہو دو لون خون سے پس اگر تین دن سے
 زیادہ ہو حیض نہیں کہیں گے کیلئے اگر اس کے ہر ایک دو لون جانب سے حیض کیا جائے مگر
 تو سابق حیض ہو اور اگر ایک جانب میں مکن ہو تو وہی حیض اور دوسرا اتحادہ اگر کسی میں

خوف کے سبب سے بدن کا خوف ہو یا مال کا تیمم کر لینا واجب ہو اور اس تیمم سے نماز پڑھ کر
 نہ قرآن اور حائض اور جنب طواف کرے اور حائض کی ناف کے نیچے سے آخر ناف تک
 بدون شہوت کے بھی منع ہو قمریت اور ران اور ماتہ لگانا اگر کوئی خیر حاصل ہو پس اگر
 کپڑا حائل ہو تو جائز ہے اگرچہ شہوت کے ساتھ ہو اور اسکو دیکھنا اور بقیہ جسم کے ساتھ
 ہر فعل حلال ہو اگرچہ بے حاصل اور شہوت کے ساتھ ہو اور حائض کا پکایا ہوا کھانا اور
 اسکا چھو ہوا یا فی بنینا مکروہ نہیں اور اس کے بچھونے سے علیہ رہنا لائق نہیں اور
 جنب اور حائض کچھ بھی قرآن مجید نہ پڑھیں بنا بر قول مختار کے قرآن کا ارادہ کر کے
 اگر مکررات چھوئی ایک آیت نام سے کم وعاء کے قصار سے یا کوئی کام شروع کرنے کے قصد سے
 ممنوع نہیں اور ایک ایک کلمہ جدا جدا تعلیم کرنا حلال ہے صحیح تر قول ہیں اور بسم اللہ پڑھنا
 بالاتفاق ممنوع نہیں اور اذکار کا پڑھنا مباح ہے مطلقاً لیکن بعض متکثر کے لیے اور قیرون کی
 نیارت اور عید گاہ میں داخل ہونے کے لیے وضو کرنا مستحب و ترک اسکا خلاف اولیٰ ہے
 اور جنب اور حائض اور بے وضو کو مصحف کا چھونا جائز نہیں گو فارسی میں لکھا ہو
 صحیح تر قول ہیں اور غیر مصحف میں قرآن کے مکتوب کو چھونا جائز نہیں اور کتب آسمانی کی
 جہان تحریر اور تبدیل واقع نہیں ہوئی اسکا مسکن کھارت مکروہ ہے اور کتب آسمانی کی
 قرات کا حرام ہونا خاص کیا گیا ہے اس کے ساتھ جیسے تبدیل اور تحریف نہیں ہوتی اور حروف
 خلاف کے ساتھ کہ مصحف پر چپکا نہیں پس مصحف حرام نہیں یا ورم کی تفصیلی کے ساتھ
 اس ورم کا چھونا جیسے آریہ لکھی ہے حرام نہیں اسی کا فتویٰ ہے اولیٰ مصحف کے اوراق کا
 لکڑی سے حلال ہے اور قرآن کا دیکھنا جنب اور حائض اور نفسا کو مکروہ نہیں اور جو کپڑا
 جسم کا تابع ہو مثلاً آستین سے مصحف کا چھونا مکروہ تحریمی ہے یہی صحیح ہے اور نہیں یادہ تر

کتاب الطہارت ج ۱ صفحہ ۱۰۰

اختیاط تھا تو کرتب تفسیر و فقہ میں موضع قرآن کا چھونا جائز نہیں اور اس کے سوا کچھ
 چھونا ہوتا ہے۔ یہ کہ وہ نہیں چھونا کر کے نہ وضو کا مصحف اور اس تختی کو جس پر قرآن لکھا ہو
 اور نہ جو جس پر قرآن لکھنا چاہتا ہو اگر کسی کا غد وغیرہ کوئی چیز کے اور اس حامل
 چیز پر اپنا ہاتھ رکھ کر قرآن لکھ تو ابویوسف سے کے نزدیک مکروہ تحریمی نہیں اور امام احمد کے نزدیک
 مکروہ تحریمی ہو اور اگر جنبی کھلے پیٹے کا یاد و بارہ جماع کا قصد کرے تو مستحب ہو کہ ہاتھ اور ستر
 دھو لے اور خجاست دفع کرے اور کلی کرے اور گاہے وضو کامل بھی کرے اور ہاتھ دھو
 اور کلی کرنے کے قبل کھانا پینا جنب کو مکروہ ہو اور حالت حیض میں کراہت نہیں لیکن بعد
 منقطع ہونے حیض کے اور جنب کو دوبارہ جماع کے لیے غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے
 اگرچہ حطام سے جنابت ہوئی ہو اور اگر اکثر مدت کے بعد حیض کا خون نہ ہو تو غسل بھی
 جماع درست ہو لیکن غسل کا انتظار مندوب ہو اور اگر تین ات دن سے کم مدت میں منجن بن ہو
 تو وضو کرے اور نماز پڑھے نماز کے آخر وقت میں اور اگر حیض منقطع ہو لاپی اقل مدت کے بعد
 پس اگر عادت کے کم مدت میں بند ہو تو جماع حلال نہیں اگر غیبت غسل کر چکی ہو اور عورت کو روزہ
 غسل کرے بلکہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے احتیاطاً اور آخر وقت تک غسل میں تاخیر کرنی
 واجب ہو اور اگر کمتر مدت کے بعد عورت کی عادت چرخش منقطع ہو تو اس سے جماع
 حلال نہیں یہاں تک کہ غسل کرے آخر وقت نماز تک تاخیر کر کے وجوب یا تنہم کرے
 بڑے غسل کے تیمم کی شرط کے موافق اور شرط یہ ہے کہ آب مطلق کافی کے استعمال سے
 عاجز ہو اور وہ تیمم کامل ہو یعنی نماز کا مباح کرنے والا ہو لیکن تیمم کے بعد بدو نماز پڑھے
 جماع اس کا حلال نہیں یا خون بند ہو جانے کے بعد ایک نماز اس کے بعد نہیں دین ہو جائے
 اور اگر اس قدر زمانہ راست کا باقی رہے حیض منقطع ہو تو میں نہ مانا اور اگر پہننا ممکن ہو تو اسپر

روزہ واجب ہو اور اگر وقت نماز تمام ہونے میں نماز بقدر منسل اور کچھ اپنے ساتھ کر کے
 باقی رہے جس میں منقطع ہو تو اس وقت کی نماز اس پر واجب ہو اور حائض سے جماع کرنے کا
 اور مہلکی دیر کا حلال جانتے والا کافر نہیں ہے قول حسیح اور اسی پر اعتماد ہو لیکن گناہ کبیرہ کا
 مرتکب ہو بشرطیکہ اپنے اختیار سے ہو حرمت کو جان بوجھ کر پس اس کے قائل کو تو بہ
 و ہتھکنار لازم ہو اور اگر مرد نے حائض سے جماع کیا اول خون میں حال انکہ خون مسخ ہو
 تو ایک مہینہ رو کر انقطاع خون میں جماع کیا حال انکہ خون زرد ہو تو نصف دینار خیرات کرنا
 اس پر مندوب ہو و اگر اس کی حرمت کو نہ جانتا ہو یا بے اختیار ہو کسی کے خیر کرنے سے چھین کر
 بھول کر جماع کیا ہو تو گناہ کبیرہ نہیں اور کیا عورت پر بھی خیرات کرنا مذکور ہے یا نہیں کہا
 کہ ظاہر عورت پر یہ حکم نہیں اور خون استخاضہ کا حکم نکسیر دائی کے مانند ہو مولا کا
 مانع نہیں اگرچہ نماز نفل ہو اور جماع کا مانع نہیں اور حمل کی مدت اقل چھ مہینہ اور اکثر دو مہینے
 اور خواہ ثابت یا ٹکڑے ٹکڑے ہو کے آدھ پیچے سے زائد نکلنے کے بعد جو خون رحم سے نکلے
 وہ نفاس ہو پس اگر عورت ولادت کے بعد خون نکلیے تو بھی وہ زچہ ہو قول مستحسین ابو حنیفہ
 غسل واجب ہو احتیاطاً اور اگر عورت لڑکا جنے اپنی ناف سے اس طرح کہ ناف میں زخم تھا
 وہ بچت گیا اور بچہ نکل پر اس کی گرجون رحم سے جاری ہو تو وہ زچہ ہو و اگر خون بان سے
 جاری نہ ہو تو وہ عورت زچہ نہ ٹھہری گی اگرچہ اس مولا و یا حکام ولایت کے ثابت ہوں گے
 اور نفاس کا حکم حیض کے مانند ہو ہر چیز میں سات چیزوں کے سوائے بچہ انکے ایک یہ ہے
 کہ اقل نفاس کی کچھ نہ ہو مگر نہیں مگر جبکہ عدت کے لیے اس کی طرف حاجت پڑے اور اگر
 چالیس مہینے اور جو خون کہ زائد ہو اکثر نفاس یعنی چالیس دن سے وہ استخاضہ ہو اگر
 وہ عورت بتدراہ ہونی پہلے پہل چھ مہینے ہو اور معتادہ یعنی عادت الیٰ ذیٰ انہی کی طرف ہر چار دن

مثلاً ایک مہینہ انفاس کا مہرہ اس پر اس دن خون انفاس جاری نہ ہوا تو ائمہ متخاصمہ ہو اور
اسی طرح حائض کا حکم جو تین ہی اگر متبادرہ کو دس دن سے زیادہ خون جاری رہا تو زائد تھا نہ کہ
اور عادت والی اپنی عادت کی طرف پھیری جاوے گی پس اگر خون بند ہو گیا انفاس اور
حیض کی اکثریت پر یا پہلے اسکے تو سارا خون نفاس میں نفاس ہو اور حیض میں تمام
حیض ہو اگر ہر ایک نفاس اور حیض کے بعد پندرہ دن پاک رہی ہو ورنہ عادت کے
موافق نفاس اور حیض اور عادت سے زیادہ متخاصمہ ہو اور عادت ثابت ہوتی ہو اور بدل
جاتی ہو ایک پڑے سے تہی قول پر فتویٰ ہو اور دو جزو ان بچوں کی بان کا نفاس پہلے بچے کے
پیدا ہونے سے ثابت ہوتا ہو اور تو اس مردہ دو بچے ہیں جنکے درمیان میں آدھے برس
کم زمانہ ہو اور اسی طرح کا حکم تین بچوں کا ہو اور اگر پہلے اور دوسرے ولید میں اور دوسرے
اور تیسرے ولید میں نصف سال سے کم زمانہ ہو تو پہلے اور تیسرے ولید کے درمیان میں
نصف سال سے زیادہ زمانہ ہو جانے کا کچھ اعتبار نہیں صحیح تر قول میں اور جو خون
دوسرے ولید کے بعد آیا ہو پس اگر پہلا ولید یا ہونے کے بعد چالیس دن گزرنے کے
قبل دوسرا ولید پیدا ہوا اور خون آیا ہو تو وہ پہلے ولید کا نفاس ہو ولید اول کے پیدائش سے
چالیس دن تک اور اسکے بعد متخاصمہ ہو اور اگر بیٹ سے ایسا بچہ ناتمام خواہ آپ سے گزرا
یا گرایا جسکی بعض خلقت ظاہر ہو گئی مثلاً آٹھ یا نون یا انگلی یا بال تو وہ بچہ ہو
حکم شرع میں پس عورت اسکے سبب سے نفاس والی ہو جائیگی اور اگر حمل ساقط میں
کچھ خضلسے ظاہر نہ ہو تو نفاس غیرہ کا حکم اس سے متعلق نہیں اور اسکے بعد پورا ظہر
یعنی پندرہ دن گزرنے کے جو خون دیکھا جائے وہ حیض ہو اگر تین دن جاری رہے اور اگر
پورا ظہر گذرا اور یہ خون تین دن جاری نہ رہا یا پورا ظہر نہیں گذرا اور یہ خون تین دن

جاری رہا تو وہ خون استحاضہ ہو اور اگر حمل ساقط کا حال معلوم نہ ہو کہ اُسکی بعض خلقت ظاہر ہوئی یا یہین ملامت میرے میں گرا اور پھینکے یا گیا اور نہ حمل کے دنوں کا شمار یا نہ با اور خون ہمیشہ جاری ہو گیا تو نماز کو چھوڑے اپنے حیض کے یقینی ایام میں اُسکے بعد نہ اسے پھر نماز پڑھا کرے معذور کے مانند اور حد نہیں لگائی یا اس کی یعنی نامہیدی حیض کی پیری کی وجہ سے کسی مدت میں کچھ ساتھ ہو گیا یا اس یہ ہو کہ صورت اتنی سہو کہ یہ نہ بچے کہ ایسی عورت کو اس میں حیض نہ آتا ہو اور بعض دنوں کے کہ یا اس کی مدت پچاس برس کے ساتھ محدود ہو اور اسی قول پر اعتماد اور فتویٰ ہو اور مدت مذکور کے بعد اگر خون دکھائی نہ دے حیض نہیں ملامت ہر مذہب میں مگر اس حالت میں کہ کچھ گنگ سیاہ یا شدت سے سرخ ہو تو وہ حیض ہو اور بنی ایاس کے اس رنگ کا خون بھی حیض ہو جسکے آنے کی قبل ایاس کے عادت رہی ہو تو جو حیض تمام ایک وقت نماز فرض میں غیر طبعی و مضموع کے تو ٹوٹنے والے عارضہ کے عارض ہونے سے بعد روزانہ خالی نہ کیے کہ اس میں جنہ واد نماز ادا کرے وہ معذور ہو اور یہ کیفیت ہمیشہ یہی شرط نہیں بلکہ ہر ایک نماز کے بعد ایاس کی حالت ملامت ہو کے بنی اس کے ہر ایک نماز کے وقت میں ایک بار بھی وہ عارضہ ماضی ہو جایا کرے وہ بھی معذور ہو اور روزانہ عذر کے لیے شرط ہو تمام ایک وقت نماز فرض کے کسی مجزین نہ پایا جانا عذر کا اور حکم معذور کا طہارت کرنی ہو ہر نماز فرض کے وقت میں اور اس طہارت سے وقت کے اندر نماز فرض میں وجب نفل پڑھے اور جبکہ نماز فرض کا وہ وقت نکلتا ہو تو بسبب عذر مذکور کے طہارت باطل ہو جائی ہو اور خروج وقت کی قید نے اسکا قائمہ دیا کہ اگر طلوع آفتاب کے بعد و نحو کیا گو نماز مسجد ایجاب است یا نہیں تاکہ وضو ہو تو وضو باطل ہو گا مگر نہ نماز کا وقت خارج ہونے سے اور اگر عذر کے

کپڑے یا جسم یا جاسے نماز پر دم سے زیادہ نجاست لگ گئی تو اسکو نہ چھو ناجائز ہو اگر
 نماز کے فرغت ہونے سے پہلے پھر کٹر نجس ہو جاوے وگرنہ فرغت ہونے کے پہلے
 نہ نجس ہو تو دھونے کا ترک کرنا جائز نہیں یہی قول پسندیدہ ہر فتویٰ حنیفہ کے واسطے
 اور اگر زمین پر پاک مکان نہیں پایا تو اگر اپنا کپڑا بچا تا ہو تو اسے زخمون کی نجاست اٹھ
 قبل تمام کرنے نماز کے نجس ہو جاتا ہو تو اسکو کپڑا بچائے کا ترک جائز ہو اور اگر کسی
 مریض کا چھو نا بد لئے سے اگرچہ وہ نجس نہیں ہوتا مگر اسکا مرض بڑھتا ہو تو وہ اسی نماز پر
 اور بعد از کی طہارت باقی نہیں رہتی وقت میں اگر دو شرطوں سے ایک بیکہ مضبوط کیا
 اپنے غدر سے کہ سبب سے دوم یہ کہ اسپر دو مراحث طاری نہ ہو اور فرض ہو روکنا اپنے
 غدر کا یا اسکا کم کر دینا جستہ رہو سکے اگرچہ اشارہ کر کے نماز پڑھنے سے غدر ہو تو
 اور غدر کے روک دینے سے وہ شخص تندرست کا حکم پیدا کرے گا بخلاف حائل کے
 کہ اگر وہ حیض کا یا سیلان روک دے تو وہ حائل ہی باقی رہیگی اور جس شخص کی ریح
 جاری ہو وہ نماز نہ پڑھے سچے اس شخص کے جسکا پیشاب نہیں رکتا کیونکہ اس میں ایک
 حث کا غدر ہو اور امام میں ایک حث اور دوسرا نجاست کا غدر ہو باب نچاستون کے
 احکام میں اور امام احمد نے ذکر کیا ہو اسکا مخلص یہ ہو کہ حضرت عمرؓ پر پٹلے سے
 کوئی چیز گری اس کے رفیق نے پوچھا کہ تیرا پانی پاک ہو یا نجس آپ نے فرمایا کہ اسے
 پرنا لے لے ہر کچھ نہ کہنا اور چلے گئے اور یہی حال ہو جب آدمی کے پانوں یا
 دامن میں رات کو کوئی چیز لگ جائے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ کیا ہو تو اسکو سونگھنا
 اور پھینا واجب نہیں اس واسطے کہ سلف پر اس بات کے جاننے کے بعد حکم مرتب ہو
 اور پہلے معاف رہتے ہیں پس جو چیز اللہ تعالیٰ سے معاف فرمائی اسکی جستجو کرنی چاہیے

تمام ہوا کلام ابن قیم رحمہ اللہ فی فضائل البین فیصل بیان پاکی نجاستوں کے جائز ہر دو ذکرنا
 نجاست حقیقی کا پانی سے دھو کے اگر چہ پانی مستعمل ہو اسی کا فتویٰ دیا گیا اور جب اگر
 اُسکو دھو یا اُس پاک چیز پہنے والی سے بھی جو نجاست کو زائل کرے اور نہ چوڑنے سے
 نہ چتر جائے پس وہ حاور تیل نجاست کو زائل کرنے والا نہیں اور جس چیز میں مسام نہ ہو
 مثلاً آئینہ و شیشہ و روغنہی طرف پر یا موز پر وہ نجاست نمودار ہو سکتی ذات خشک
 ہونے کے بعد مشاہدہ ہو ساتھ جس لبر کے اگر غیغیر چیز کے ساتھ ملکر خشک ہو جائے
 نظر آئے اُسکی ذات اور اثر کے زوال سے پاک ہو جاتا ہوا اسی کا فتویٰ دیا جاتا ہے اور
 طہارت میں ضرر نہ ہو کر باقی رہنا نجاست کے لازمی اثر کا مثلاً رنگ بوجس کا زوالی شواہد
 اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تیان پہنکے نماز پڑھنی جائز ہو
 رسول خدا صلعم اور کئے قول اور فعل کے اعتبار سے اور اپنے واسطی اور بایں طرف
 اپنی جو تیان نہ رکھے مگر یہ کہ نہو اُسکے بایں طرف کوئی اور چلے کہ رکھے اُنکو میان دونوں
 پانوں پہنے کے یا نماز پڑھے آئینہ طہالغ سبائع البین جتی پہنکے نماز پڑھنے کے بایں
 اور مسلمان تکلف نہیں اثر لازم کے زور کرنے میں گرم پانی یا صابون وغیرہ سے
 اور طہارت کا مخل نہیں جس تیل کی چکنائی کا نہ ناگرم دار جانور کی چربی کی چکنائی
 مانع طہارت ہو کیونکہ عین نجاست ہے پس اُس سے چمڑے کو دباغت بھی نہ کیجئے مگر نجاست
 غیر نمودار ہو تو دھونے والے کے ظن غالب میں پاک ہونے تک دھو جانے سے
 پاک ہو جاتا ہوا اسی کا فتویٰ ہر دو ذکر آئے دوسرے ہو تو پاک ہونے کے لیے واجب ہے کہ
 تین بار اور مندوب ہے کہ سات بار دھوئے اور اگر ممکن ہو تو ہر مرتبہ بقدر قوت دھو دے
 اور اُس خیر کے زور کر کے نہ چوڑے اور مرتبہ آخر میں ایسا نہ چوڑے کہ اُس سے سوزا نہ فوت

ممکن نہ ہو اور جو چیز نہ سکے مثلاً بوریالیں اگر جلنے کے نجاست کے اجزا کو جذب نہیں کیا تو وہ نجاست کے زوال سے پاک ہو جاتا ہے اور جسمین جذب ہوا سے پہلے دھوکے کا مقلد
 توقف کرے کہ قطرے کا پیکنا سو قوف ہو جائے پھر دھوکے اسی قدر توقف کرے پس
 سبارہ دھو جائے اور اسی قدر توقف کرے کہ پیکنا ہو جائے اور یہ سب یعنی تین بار
 دھونا اور پھر زنا پھر کرنے والی چیزیں اور دھونا تین بار خشک کرنے کے ساتھ اس کے خیرین
 اس وقت ہو کہ دھویا جائے طاش یا قناری میں لیکن اگر حقیر یا مالابین دھویا جائے
 یا اسپر بہت پانی ڈالا جائے یا اسپر پانی جاری ہو تو وہ پاک ہو جائے اور مطلقاً بلا شرط پھر
 اور کھلنے اور چنار بار غوطہ دینے کے اور گتے کے چھوے یا سن کو سات بار دھو جائے
 فتویٰ اسی پر جو مسک الختام اور اگر استنجا کا پانی ہو گیا سو تھکے کیٹپے اور اس کے اندر
 داخل نہیں ہوا تو کچھ مضائقہ نہیں اور پاک ہو جاتا ہے سوزہ اس کی تہیت سے حصیہ کو زور
 وغیرہ کا دستہ نجس ہاتھ سے پکڑا اور تین بار دھویا تو پاک ہو جاتا ہے اس کی تہیت نہ ہو
 وہ بھی اور تم میں سے جو کوئی جائے تو چاہیے کہ نہ چھٹکے تین بار کہ بے شک رات میں
 شیطان رہتا ہے اگر ناک کے تحتے میں اور نہ ڈالے اپنا ہاتھ طرف میں بے شک نہ دھو
 اسے تین بار کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کمان رہا ہاتھ اس کرات میں مشہود اور اگر گریز نہ ہو
 اس جگہ میں جسمین گوشت ہو تو گوشت تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے لیکن بوجوش
 امام ابی یوسف کا قول جو نہیں لیا جاتا ہے کہ پاک ہو جاتا ہے اور بظاہر میں تین بار پھر پھر
 خشک کرنے سے اور خشک کرنا اس کا حکم کرنا اور امام ابی حنفیہ کے نزدیک پاک نہیں ہوتا کھجور
 اسی کے ساتھ فتویٰ اسی طرح گیہون تین بار جوش حصیہ اور خشک کرنے سے پاک
 ہو جاتا ہے امام ابی یوسف کے نزدیک لیکن منیٰ بقول آگے مذکور ہو اور اسی طرح اخصاف

پاک ہونے اور نہ ہونے میں تین بار دھونے اور خشک کرنے سے اس مٹخ کے جو پانی میں
 ڈالا گیا پر اگھا تینے کے لیے پست پچاڑنے سے پہلے پس بہتر یہ ہو کہ گرم پانی میں گھسنے سے
 پہلے اس کے پیٹ سے حشا کو بھاڑ لے اور محل ذبح میں جو خون کہ جہاں دھو واسلے اور
 اسی طرح وہ گھوٹوں جو شراب میں پچا گیا صنعتی بسید کہ وہ بھی پاک نہیں ہوتا کبھی اسی طرح گوشت
 مگر جب آسمان سرکہ قال کے ٹھہر جائے کہ آسمان کی کل شراب بھی سرکہ ہو جائے تب نہ مانع نہیں
 لیکن پیشاب میں جو گھوٹوں پاک نہیں ہوتا کبھی اگر چہ وہ سرکہ میں ڈرا کہے تو پیشاب کی
 ذات بدل کے سرکہ نہیں بنتا اور جو گھوٹوں پیشاب میں بھیگا ہو وہ پانی میں تین بار دھو کر
 اور نکھایا جائے اور خشک اسے سے مراد اس کی پورے ہونے کا نازل ہونا اور سرکہ تین بار دھو کر
 اتنا شراب میں گوندھا گیا اور روئی کی کچی وہ دھونے سے پاک نہیں ہوتی لیکن اگر کھنکھانے
 کر کے سرکہ میں ڈالی جائے یہاں تک کہ شراب کا اثر جاتا ہے تو پاک ہو جاتی ہے اور زمین
 یا جو چیز اس کے حکم میں ہو مثلاً انیشین وغیرہ زمین میں بھی ہر دین یا گھاس زمین میں لگی ہوئی
 خشک ہونے کے بعد اگر اسپر کی نجاست کا اثر معلوم نہ ہو تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اسپر
 طاعت درست ہو سکتا ہے تھیم درست نہیں اس واسطے کہ نماز کے لیے زمین کا فقط پاک ہونا
 شرط ہے اور تھیم کے لیے پاک کرنے والی ہوتی شرط ہے اسی طرح خشک ہونے سے پاک
 ہو جاتی ہے و چیز جو زمین پر ثابت اور قائم ہو پس ہلنے زمین کے ساتھ متصل ہونے سے
 حکم زمین کا پیدا کیا اور پھر زمین سے جڑ ہونے یا تھونے سے نجاست عورتوں میں کمری اور
 اسی طرح جس چیز کی طہارت کا حکم کیا گیا بدو ن مسائل خیر کے وہ تر ہونے سے
 پھر نجس نہیں ہوتی اور جو چیز زمین سے جدا ہو مثلاً بے جی ہوئی انیش یا زمین جو پانی
 وہ دھونے سے پاک ہوتا ہے اور اگر ارادہ ہو جلد زمین کے پاک کرنے کا تو اسپر پانی بہاؤ

تین مرتبہ اور ہر مرتبہ پاک کپڑے سے خشک کرے اور اسی طرح اسپر کر تہ پانی نہا نے سے
حتیٰ کہ نجاست کا اثر نہ معلوم ہو زمین پاک ہو جاتی ہو اور اس دوسری صورت میں آپ امتحان
یعنی دھوون اسکا نجس ہو یا پاک مختار یہ کہ اگر بعد پاک ہو چکے کہ اسکا نجس سالہ وہاں سے
جدا ہو اور اس میں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو تو پاک ہو گا اگر قبل پاک ہو چکے کہ وہاں سے
جدا ہو تو پلید ہو اور اگر زمین کو خشک ہونے کے قبل پاک کیا چاہیں تو جہاں تک خلط کا
اثر معلوم ہو کچھ دالین اور جس شراب میں کوئی نجس چیز نہ ملی ہو وہ سرکہ ہو جانے سے اور
سوکھا رہیں پھر کے نمک بن جانے سے حلال ہو جاتا ہو اور بلاغ البین میں شراب سے
سرکہ بنانے کے حکم میں لکھا ہو کہ شراب سے سرکہ بنانا درست نہیں اور جو چیز حلال ہو
اس سے ظاہر ہوتا ہے لازم ہو اور گزر گی کنو میں مین گر کے کالی سٹو ہو سکے کہ پھر نجاست سے
پاک ہو جاتی ہو اسی کا ضوابط دیا جاتا ہو اور نجس تیل کا صاف بنانے سے پاک ہو جاتا ہو
اسی قول پر فتویٰ ہو چکا ہے بلوئی اپنی اس سے بچاؤ دشوار ہو جیسے وہ تھوڑے نجس پانی سے
چھڑکا گیا نہیں ہونے کی بنا پر کاؤ زمین چنانچہ نجس مٹی کا ظرف گاہ میں پکنے کے بعد
پاک ہو جاتا ہو اگر اس میں نجاست کا اثر نہ معلوم ہو اور اس میں دھول کی بجائیں وہ چیزیں
جنکی حقیقت کا امتحان ہو گیا ہو اور حرج و مرج ہو اور حجر و صفت کا امتحان ہو جانے سے مثلاً
نجس دودھ کا پتیر بنانے سے حلال نہیں ہوتا اور گوہ وغیرہ جلانے سے پاک ہو جاتا ہو
اور اس خاکستر بنانا درست ہے نہ غیر اور اسی میں ہو کہ پانی میں پڑنے سے نجس
کرنی کی پس صحت نہیں لیکن جو چیز ظاہر ہو اس سے حلال ہو تا قدر زمین مثلاً روی زمین کہ
ظاہر ہو مگر اسے کھانا درست نہیں لیکن مختار یہ کہ اگر ضرر کرے تو کھانا درست نہیں اور جقدر
ضرر کرے چونکہ کھانا مضافۃً نہیں اور اگر کپڑے یا جسم میں محل نجاست مشتبہ ہو تو پھر ہی

۱۵
ملاحظہ فرمائیے
فی تہذیب التہذیب
۱۶

یعنی بے فکر کیے بھی ایک طرف کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہو لیکن شجر ہی کو زمین اور
سارا دھونے میں احتیاط اور یہی قول مختار ہے پھر اگر دھونے کے بعد اگر چہ عین بے فکر ہو
کہ نجاست دوسری طرف ہو جب ضرورت میں ہو یا تو دھونے کے کچھ اعداد ذکر سے مگر صرف اسی
نمار کو سر نو سے پرے جس میں وہ مشغول تھا جتنا خچہ اگر دھونے میں پیشاب کیا مثلاً اس
گہ ہون چسکوا س سے روندول کے بھور سے سے جا کر تین بچہ قباہ نجس ہونے کے
بازیا دھونے کیے گئے یا دھونے کے تو باقی گیسوں اور بھور ہو دو لون حلال ہو جاتے ہیں
بسبب احتمال باقی ہونے نجاست کے دوسرے میں لیکن چسکوا اپنے حصے میں نجاست کا یقین ہو
تو یقین پر عمل واجب ہو اور اگر سن سے کمتر روئی نجس ہو جائے تو دھونے سے ساری پاک
ہو جاتی ہو اور جی ہوئی خیر پر حبان تک نجاست کا اثر معلوم ہو چسپل کے وقع کر دیتے سے حلال
ہو جاتی ہو اور نہ کھانے کی خیر پاک ہو جاتی ہو لیکن اگر روغن بالکل نجس ہو تو اسی قسم پرانی
قوال کے چوش دے حتیٰ کہ روغن اور ترے پس کسی خیر سے اٹھائے تو حلال ہو جاتا ہو
و اگر روغن مسائل ہو تو اسی قدر پانی آمیز کر لے اور حرکت دینے سے حلال ہو جاتا ہو اور اگر
دو دھواؤں میں روغن اور روغن میں اسی قدر پانی قوال کے چوش دے حتیٰ کہ وہ عود کرے
اپنی جگہ تک تو حلال ہو جاتا ہو اور صاف کی گئی نجاست غلیظہ تندر اور قدر و ہم کے وزن میں
کہ سارے چار یا شہ ہو اور تندر وہ ہو جو دیکھی جائے خشک ہونے کے بعد مثلاً لگاؤں
یا وہ پیشاب جس کا رنگ نظر کے خشک ہونے کے بعد اور صاف کی گئی نجاست غلیظہ تندر
ہو تھیلی کے گڑھے برابر یا انش میں اور غیر تندر وہ ہو جو نہ دیکھی جائے خشک ہونے کے بعد
مثلاً وہ خون یا وہ پیشاب جس کا رنگ نظر کے خشک ہونے کے بعد لیکن بقدر نجاست
غلیظہ کا زوال مستحب اور ترک اسکا شد مکروہ ہو اگر اس قدر وزن اور پائیش سے کم ہو

تو اسکا زانی زائل کرنا حسب ہوا و ترک اسکا ملاف اولی ہوا کہ تمام ہوا زائل کرنے پر
 قدرت رکھتا ہے پس اگر نماز شروع کر چکا اور قدم کے پاس سے کم نماز سے اس کے ساتھ
 معام ہوئی تو اگر وقت میں مسعت ہو تو دھونا افضل ہو پھر نماز پر سختی اگر جماعت غنہ ہوئی
 تو اگر پانی مل سکتا ہو اور دوسری جماعت پاسکتا ہو تو بھی دھونا افضل ہو والا نماز تو شروع
 اور اگر وزن اور پوائش مذکور سے نجاستین مذکورہ زیادہ ہوں تو مانع نماز ہیں اور اگر نماز اٹل کرنا
 واجب ہے اور نجاستین غنہ معاف ہو اگر کسی ایک عضو کے پاپا کا جامہ مثلاً آستین یا کلاں
 یا پردہ کے چارم حصہ سے کم پائش میں لگی ہو اسی پر فتویٰ ہے اور نجاست کی مقدار میں
 اعتبار نجاست لگنے کے وقت کا ہو ہی مختار اور اسی قول کے ساتھ فتویٰ دیا گیا پس اگر
 نجاست لگنے کے وقت درجہ سے زیادہ تھی پھر خشک ہو کے کم ہو گئی تو نماز کی منع کرنے
 والی ہے اور معاف پریشاب کی چھینٹیں نہ بکریں ہوں اگر چھینٹ سوئی کی نوک پر بار بار کے کی
 طرف کے سر کے برابر ہو اگرچہ پانی کے لگ جانے سے پریشاب کی چھینٹیں بھیل کے برہ جان
 یعنی عرض طول میں حد سے زیادہ ہو جائیں اور اسکا اعتبار نہ ہونے کے سبب جیسے بڑی ہو
 وہ منع فتوے سے پانی کو بھی نجس نہیں کرنا اگرچہ زیادہ اور بعض بعض سے مل گئی ہوں لیکن
 اگر پریشاب کی چھینٹ تھوڑے پانی میں پڑے گی تو اسکو نجس کرے گی بشرطیکہ چھینٹ کا
 اثر پانی پر ظاہر ہو اس طرح کہ گرنے کے وقت پانی میں فرجہ ہو جائے یا پانی اچھا سے ورنہ
 اسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر پریشاب کی چھینٹیں نمودار باہر مل گئیں اور درم کے مقدار سے
 زائد ہو گئیں تو چاہیے کہ مانع نماز ہوں اور اگر چھینٹیں سوئی کے ناکے کی جانب کے سر سے
 بڑی ہیں تو متفرق جمع کی جائیں گی پس اگر قدم درم سے زیادہ کو پونچھیں گی تو مانع
 نماز کی ہو گئی اور خمر اور باقی شہر میں نشہ لانے والی اور رگوں کا لہو بہا ہوا اور سچ کے سوا

کتاب التمارین و تمارین
 اثر السائل
 جلد ۱۱

جس خیر و ن سے نہ تو ٹھیکہ نسل واجب ہوا اگرچہ اس نے کھانسی شب ہو جو زمین کھاتا اور
 حرام کو تست نہ پایہ کا گوہ اور پیشاب نجاست غلیظہ ہو اور حکم نبی کی نجاست کے بیان میں
 لکھا ہو کہ انسان کی منی کو شافعیہ وغیرہ پاک اور لوام مالک اور ابو حنیفہ وغیرہ نجس کہتے ہیں
 بلکہ ابیہین اور مذہبی کے بیان میں لکھا ہے کہ مذہبی کے لئے سے وضو کرنے کا حکم فرمایا
 اور اگر کپڑے پر لگ جائے تو ایک چلو پانی اس جگہ پر چیر کر کہ بلوغ ابیہین لخصاً اور جو پرند
 ہو ابیہین اور ہنہیدن ملا خاکی بنا اور مرغ اسکی خیال نجاست غلیظہ ہو اور نجاست خفیفہ
 پانی کے لئے نجاست غلیظہ ہو اور جو پرند ابیہین اگرچہ اگر اسکا گوشت کھایا نہیں جاتا
 مثلاً باز اور چیل تو اسکی خیال نجاست خفیفہ ہو لیکن کنوئیں کو نجس نہیں کرتی اور جو پرند
 ہو ابیہین اگرچہ اسکا گوشت کھایا جاتا ہو مثلاً کبوتر اور کنجشک اسکی خیال پاک ہے
 اور گوہر اور لی نجاست خفیفہ ہو لیکن محل ضرورت میں پاک ہے اور حلال اگر تست جاریہ پاک
 پیشاب نجاست خفیفہ ہو اور رام مالک اور احمد اور محمد اور بعض شافعیہ کے نزدیک پاک ہے
 اور اسی قسم سے ہر گوشت سے کھانسی شب اور خون مچھلی کا پاک ہے صحیح مذہب میں کیونکہ وہ فعل عام
 صورت میں نہ حقیقت میں اور چنگیز کا پیشاب اور اسکی بیٹ یاک ہو اور ظاہر روایت میں
 جو ہے کی منگی اور پیشاب اور بلی کا پیشاب نجس ہے لیکن ضرورت میں تحقیق ہو بلی کے پیشاب
 غیر النعاس میں جیسے کڑے پس اس کے لئے معاف ہونے پر فتویٰ ہے اور اسی طرح ضرورت
 میں تحقیق ہو چوبے کی منگی میں اگر وہ گھوٹ اور اس کے مثل کے ساتھ پس جائے بشرطیکہ
 اسکا اثر معلوم نہ ہو اور چوبے کا پیشاب پس اس میں ضرورت تحقیق نہیں لیکن اس کے
 معاف ہونے پر فتویٰ اور صحیح تر ہے اور اگر محتاط ہو نجاست غلیظہ اور خفیفہ پس اگر
 برابر یا زیادہ ہو غلیظہ تو سب غلیظہ ورنہ سب خفیفہ ہو اور اگر حمام میں نجاست جلائی گئی ہے

دیوار وغیرہ تر ہو جائے تو اس کے قطرے نجس نہیں پس بیچ سکنے کی ضرورت کب تک
 نجاست کا اثر معلوم نہ ہو اور نجاست کے دھوین سے جمع ہوا نو شاد طہر ہو اور اگر
 نجس کپڑا تنگاری میں ہو اور اسپر پانی وار ہو یا پانی تنگاری میں ہو اور اس میں نجس
 کپڑا پڑے تو پانی اپنے محل میں طہر ہو یا نہ جب پانی سے جدا ہو تب اس کے نجس ہونے کا
 حکم ہو گا اور محل نجاست پاک ہونے کے لیے اگر تنگاری وغیرہ اس کے مانند میں ہوئے
 تو بہتر یہ ہو کہ پہلے صرف نجس کپڑا تنگاری میں رکھے پھر اسپر پانی ڈال کے دھوئے
 فصل ہوا استنجائے حکام میں استنجائے معنی قبل اور دوسرے رائل کرنا نجاست کا
 اور استنجاست مکرہ ہو پھر سے اور اگر نہ ملے تو اس قسم کی پاک چیز سے جو کچھ قیمت
 نہ رکھتی ہو اور نجاست کی زرائع کرنے والی ہو مثلاً ڈھیلہ اور گریز بھی ملے تو خاک سے
 کرے اور اس کے مانند دوسری چیز سے بھی جائز ہو لیکن بے غدر و نورث فقہر و مناسب
 کہ بعد استنجائے اٹھنے سے پہلے موضع استنجائے کو کپڑے سے بچھ لے اور کپڑوں کو آب مستعمل
 بچاؤے اور استنجائے سے متصو و زائل کرنا نجاست کا ہو اور یہ مسنون نہیں کہ مرد جاڑے میں
 پہلا ڈھیلہ پیچھے سے آگے لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے لیجائے اور تیسرا اول کے
 مانند اور گرمی میں اس کے بالعکس اور عورت ہر سو میں اول پیچھے کی طرف سے آگے لاوے
 اور یہ پیچھے کی طرف سے آگے لانا وغیرہ قبول قاضی خان کا ہو اور زلیخا نے کہا تھا کہ
 اور ڈھیلوں سے استنجائے کرنے کے بعد اگر محل حجاب ملے تو پانی سے استنجائے کرنا سنت ہو
 ہر زمانہ میں اسی کا فتویٰ ہو حتیٰ کہ اگر نماز میں ہو اور محل حجاب ملے تو دھو دے اور
 صرف اسی نماز کو سر نو سے پڑھے جس میں تھا اور اگر محل حجاب ملے تو ڈھیلوں کی کفایت کرے
 اور واجب محل استنجائے کا دھونا اگر حرج پر نجاست قدر درہم سے زیادہ ہو اور اگر درہم کے

وہی عمل اگرچہ پانی کی بجائے
 قال روایت عن ابن عباس
 بلانہ سے ذکرہ بالتراب
 کہہ انفق المائۃ فقال
 کہہ انفق المائۃ فقال
 فی الوسط و ابوالنعمان
 نے الحلیۃ فقہر المائۃ
 سے اداب الخلیۃ
 الاستنجاء ۱۳۱۸

برابر ہو تو خوب استنجا ترک نہ کیا جائے مگر اگر اس سے کم ہو تو بھی جو تا استنجا ترک نہ کیا
 خلاف اولیٰ ہو اور اس حیوان کی ہڈی سے جو فوج کیا گیا اور گوبر اور کوسے سے اور کھانے کی
 اور محترم چیز سے اور جس سے منفعہ ہوں اور حق غیر سے اور کلچ کے جس طرف سے استنجا کیا ہو
 اور وہ اپنے ہاتھ سے استنجا کر وہ پشیر طیک بائین ہاتھ میں غدر نہ ہو پھر اگر بایمان ہاتھ نہ تھا ہو
 اور پانی جاری نہ پائے اور نہ اس شخص کو پاؤں سے جماع حلال ہو کہ وہ اسپر پانی والے
 تو پانی سے استنجا ترک کرے اور اگر دونوں ہاتھ نہ ہوں تو استنجا بالکل باقسط ہو گیا یعنی
 ٹھیک سے بھی اور پانی سے بھی اس بیمار کے مانتے جس نے نہ پایا اس شخص کو استنجا کر لینے سے
 جس سے جماع حلال ہو شامی میں ہاتھ نہ پانے سے منقول ہے کہ اگر مرد مدرس کی ہڈی اور ہاتھ
 اور بیٹا اور بھائی ہو اور وہ نہ قادر ہو وضو کرنے پر تو وہ اُسے وضو کرے لیکن استنجا نہ کرے
 کیونکہ اسکی فرج کامں دست نہیں اور استنجا اس سے ساقدا ہو گیا اور اگر عورت ملنہ کا
 نہ بیچ نہ ہو اور وہ نہ قادر ہو وضو کرنے پر اور بیٹا اور بھائی ہو تو اُسے وضو کرے لیکن اس
 استنجا ساقدا ہو گیا اور پکی اینٹ اور ٹیکری اور کانچ سے استنجا کر وہ اگر مقصد کو ضرر
 پہونچے کا یقین ہو ورنہ مکروہ تحریمی نہیں اور پیشاب کرنا اکثر ہے ہو کے یا لیت کے
 یا ننگے ہو کے مکروہ تنزیہی ہو بدون حذر کے اور بے غار قبیلہ کے سامنے بیٹھنا اور اسکی
 طرف پشت کرنی بول و غافلہ کے لیے اگرچہ ہمارے کے اندر ہو مکروہ تحریمی اور استنجا
 کرنے کے لیے مکروہ تنزیہی ہو و اگر غافل ہو اور یا آجائے تو منحرف ہونا منسوب ہو اگر
 ممکن ہو پس اگر اس جہت کی طرف سے پشیر اور زرد کر اور سر سے پشیر کے پیشاب کیا تو کو وہ نہیں
 و اگر اس جہت کی طرف سے سیدہ پشیر اور زرد کر کو اسی طرف پشیر کے پیشاب کیا تو مکروہ ہو
 اور دو آدمی کو یا بچہ یا نابالغ یا عورت پر خدا سے تعالیٰ غضب ملے آتا ہو

اور یہی حکم عورتوں کو بھی ہو بلکہ نابین اور ایلازم پر بھی نفسی جہت سے عرصہ کعبہ کو معلوم کرنے میں قصور اور فکر کرنی اگر مشتبہ ہو اس شخص پر حنین نماز میں پس ظاہر ہے کہ زبان اور کمر پر تحریریں جو شخص بالغ کو پیشاب کرنا بھیجے کا جہت قبلہ کی طرف کو وسیلہ کہ بالغ کو بھیجے کے ساتھ ایسا فعل کرنا حرام ہو جو بچہ پر وقت بالغ ہونے کے حرام ہو مثلاً حریر یا زیو پھنا ناچے کو حرام ہو اور عین افتاب اور ماہتاب کا سامنا اور اس کی طرف پشت کرنی بوجہ غایۃ کھیلے مکروہ تنزیہی ہو اور بول و براز کرنا بنیادی میں مکروہ تحریری اور آب جاری میں مکروہ تنزیہی ہو لیکن اگر کشتی اور جہاز سے اترنا ممکن نہ ہو تو مکروہ نہیں اور بول و براز کرنا مکروہ تحریری ہو نہر یا کنوئین یا حوض یا چشمہ کے کنارے پر یا باردار و دخت کے نیچے یا کھیت میں یا جس سایہ میں لوگ بیٹھتے ہیں اور قبرستان میں اور مکروہ بول و براز کرنا بھی اور عید گاہ کے گرد میں اور چوپایوں کے درمیان اور لوگوں کی راہ میں اور پوکے مقابل اور پر سوراج میں جو پیشاب کے لیے مقرر نہ ہو اور اس جگہ میں جہان کوئی گذرنا ہو یا زبان ٹیچتا ہو اور راہ یا قافلہ یا خیمہ کے برابر اور سپت میں پر ٹیچے کے بلند زمین کی طرف پیشاب کرنا اور مکروہ بول و براز کرنا وضو غسل کرنے کی جگہ میں اور مکروہ بول و براز کرنے کی حالت میں کلام کرنا اور بیت اخلا اور حمام میں اور حالت حیا سمیت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زبان سے نہ کرے اور دینیات میں فکر نہ کرے لیکن اس کی قدر توں میں فکر کسی حالت میں ترک نہ کرے اور ضلالت یعنی پانچانہ میں کا طریقہ یہ ہو کہ جس میں عظیم کی چیز کو اگر وہ کسی میں نہ ہو تو اپنے ساتھ نہ لے جائے اور عامہ لوگ صرف تو پی سر پر رکھ کے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَّائِثِ پُر کے پہلے بلان پائون اس کے اندر رکھے اور بیٹھ جانے کے قریب ہتھکولے اور دونوں پائون پھیلا کر

گھر سے کچا پانی ناسی میں ایک بچی جس سے ہو گا تو گارنجہ میں گائی تو قرل صحیح اور مختار ہو
 کیونکہ ملتے سے دونوں میں سے ایک کی بچی نجاست زائل نہیں ہوتی اور کسی سے دوسری
 بچا پانی ظاہر الفہم نہیں اس سے لازم آتا ہے سب مرکبات کا ایک ہونا جبکہ اس کے بعض مفردات
 نجس ہوں حالانکہ یہ ظاہر الفساد ہو بکثرت مگرین کے جبکہ ملایا جائے تو یہاں یہی ہے کہ
 تہیہ کر کے استہاضہ کہ یہیں نہ دھرت ہو نہ کسی نجاست کے ساتھ ہونے کی طرف اور فاقہ
 اور ذمی کے پیلون میں نماز درست ہو نہ تھکے زمین شریاست کا یقین نہ ہو اور ذمی کے کچا پانی
 نماز نہ ہو یہ شاید اس وجہ سے کہ وہ سبب اور استنجائیں کوئے کتا ہے الصلاۃ وچھکے نماز
 فرض عین ہو مسلمان عاقل بالغ پر یا جماع اہل اسلام اگرچہ وجہ بدوس برس کے لڑکے کو
 ترک نماز پر مارنا ہاتھ سے تین بار ضرب تو مسلمان اور روزہ نماز کے مانڈ پر حکم کرنے پر یا پانی
 بنا صحیح قرل کے اور نماز روزہ خصوصیت نہیں بلکہ کرنے کا حکم کیا جائے لڑکوں کو حکم کا تو
 جسکی ہدایت ہو اس سے اسے روکنا یا بیہ اور نماز سے انکار کرنے والا تو حکم کرتا ہو اور
 نماز کا قصد ترک کرنے والا استی اور کاہلی کی رائے سے گنہگار ہو قیہ کیا جائے یہاں تک نماز پڑھ
 اسی طرح شہر رمضان کا روزہ ترک کرنے والا واجب الجس ہو اور اگر کافر نے نماز پڑھی عین
 وقت میں امام کے پیچھے اپنی نماز کو پورا کر کے نہ فاسد کر کے یا وقت نماز میں ان کے آسمان
 یا چہرہ جانوروں کی زکوۃ ادا کرے مانڈ سجدہ تلاوت کرنے کے پاک ہو کے یا ہیست
 کامل پر حج کیا قرآن پڑھا تو وطن فحال سے مسلمان ٹھہر گیا نہ نماز پڑھنے سے اور نہ
 اور اسوال کی زکوۃ دینے سے اور نہ روزہ رکھنے سے اور نہ حج غیر کامل کرنے سے اور نہ ہر
 بدن کی عبادت ہو پس اس میں نہایت کسی طرح تعین نہ جان کی نیابت جیسے حج فحل میں
 دوسرے کو نائب کرنا ہر طرح درست ہو اور حج فرض میں بھی صحیح ہو بشرطیکہ عاجز ہو موت تک اور

نمازین مال کی بھی نیابت میں جیسے روز دن میں درست ہو کہ شیخ قاضی یعنی جسکی قوت
 افکار ہوگی اور وہ نماز میں اور یہ ناجائز نہ ہو تا بھی سورت کا شروع ہو اور نماز ادا کرے گا۔ بس وقت کا
 وہ خبر ہو جو نماز سے متصل ہو اور وقت مکمل جانے کے بعد سارا وقت اسکا سبب ہو گیا اگر
 آخر وقت میں نماز ادا کیا تو وہی وقت سبب ہو گا اگرچہ وہ اتنا محض ہو چنانچہ تین مرتبہ نماز پڑھ کر
 انکار دے گا۔ نہ کہ ایک لیکن اس وقت میں صحت اس حق کی نماز عدا و اگر فی صبح چوبیس رکعت نماز
 نماز تو کرنا ہے کہ سارا تینوں وقت کے کچھلے خبر میں واجب ہوگی نماز اس وقت کی جو میں
 اس سے اس میں اور غشی والے کے جسکا جنوں اور غشی پہنچ نماز وقت زیادہ رہی ہو
 اور واجب ہوگی نماز حائض اور نفسا پر کروان اپنی اپنی اکثر مدت پر یا کہ ہوگی اور اگر کسی پر
 کہ وہ بالغ ہو گیا اور مرد پر کہ مسلمان ہو گیا اور لڑکے اور مرد و نساء اول وقت میں نماز پڑھتی ہو
 اور اخیر جز سے وہ جز نماز ہو جو اسام وغیرہ اور اخیر وقت کے درمیان میں تہجد کی گنجائش
 رکھتا ہو اور لفظ اللہ کے تحریر ہوئے پر فتویٰ ہو اور اگر پہنچ نمازوں سے کم جنوں غشی رہی
 تو اس وقت کی بلکہ اس کے قبل کی بھی جو نمازین فوت ہوئی ہوں اس پر واجب ہوگی گونا گویا ہو
 اتفاقہ اور اخیر وقت میں زمانہ بقدر گنجائش تحریر کے اور اگر حائض اور نفسا اکثر مدت تک میں
 پاک ہوئیں اور بعد طہارت کے وقت نماز تمام ہوئے میں زمانہ زیادہ یا بقدر غسل اگر کھڑے
 اور تحریر کرنے کے باقی تو اس وقت کی نماز واجب ہوگی اور نہیں ہے نہیں اور جب تک طہارت
 اولے نماز کا نہ معلوم ہو گا واجب ہونا اور اسے نماز کا موقوف ہو گیا کتنا آسمان میں
 عرض عقیدتی بعد زیادہ پھیلنے والی کی ابتداء سے آفتاب کا کنارہ نکلتے تک نماز غیر کا
 وقت ہو اور وسط آسمان سے آفتاب کھلنے سے پہلے تو کاسایہ سو کاسایہ صلی کے وسط
 کامل ہونے تک نماز ظہر کا وقت ہو تا اس کے نماز عصر کا وقت ہو اس وقت تک کہ دائرہ آفتاب

نظر نہ کرنے لگے اور بعد از غروب ہو جانے پر نماز آفتاب کے نماز مغرب کے وقت ہو اور کنارہ آسمان
سیاہ ہونے سے نماز عشا اور ترکہ وقت ہو صبح تک لیکن نماز عشا پر ترکہ کا مقدم کرنا
صحیح نہیں اور کسی نماز کا وقت پینلے واسطے پر بھی اس وقت کی نماز کا پڑھنا فرض ہوتا ہے
مثلاً بلخاری میں چلے کی گرمی میں کہ شفق صبح کے نائب ہونے سے پہلے صبح طلوع ہو جاتی ہے
پس نماز عشا اور وقت کے لیے اندازہ کرے یعنی غروب آفتاب سے وقت عشا تک
بقی مدت گنت رہتی ہے اس کے بعد پڑھ جائے یا بلا وقت پر قیاس کر لے اور ان دونوں کی
قنہ کی نیت کرے اسی کا فتویٰ ہے اور اسی طرح حدیث صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہ جال کا ذکر کیا اسی آیت سے کہا کہ وہ زمین پر کہہ پڑھ کر فرمایا
چالیس دن ایک دن سال کے برابر اور ایک دن چھپنے کے برابر اور ایک دن ہفتے کے برابر
اور باقی دن تیس دنوں کے ساتھ نہ تو ان کے ساتھ نہ تھا اب نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سودہ و ن کے سال کے برابر ہو اس میں ہاوا ایک دن کی نماز کفایت کرے گی فرمایا نہیں
اس کے واسطے اندازہ کر لینا اور مستحب ہو نماز فجر کو روشنی میں شروع اور ختم کرنا یہی مختار ہے
استلح کر چالیس آیت کو ترتیل کے ساتھ دونوں رکعتوں میں پڑھے اور بعد اس کے دوبارہ
مکمل ہو سر نو سے عبارت کرنی اور نماز پڑھنی پہلی حالت پر قبل طلوع آفتاب کے لیکن
حاجی کو نہ دفعہ پرتا یہ کی میں نماز اور اگر فی فہل ہو اور مثل اول کے سایہ کو جو سر کے
ایام شتا اور ربیع اور خریف میں نسبت اول کامل ہونے کے قبل نماز پڑھو جبکہ اگر فی
اور ایام عیشہ میں نسبت آخر کامل ہونے کے قبل اور اگر فی مستحب ہو اور وقت عصر کو
و وحہ کر کے کہ وہ آخر میں اس وقت تک نماز عصر پڑھ لینی مستحب ہو کہ قبل آفتاب غروب
یعنی اسپر نظر نہ کرے صبح تر قول میں اور نماز عصر کی تاخیر کرنی آفتاب کے متغیر ہونے تک

مکروہ ہو لیکن نماز عشر شروع کر کے پڑھا، آفتاب کے متغیر ہونے تک کرو، مین اور ہر شے آفتاب کا
جرم غروب ہونے کے بعد ہی نو رکعت پڑھی جانے کے عرصہ میں نماز غرب شروع کرنی
مستحب ہو اور اس قدر عرصہ کے بعد نماز پڑھنی مکروہ تشریعی ہو اور جب کثرت سے ستارے
نکلیں تب مکروہ تشریعی ہو اور رات کا پہلا تیسرا حصہ تمام ہونے کے قبل نماز عشا ابتدا کرنی
اور اسی کے آخر میں تمام کرنی مستحب ہو اور نصف شب تک بباح اور اُس کے بعد صبح تک مکروہ
تشریعی ہو اگر جماعت کا انتظار نہ ہو اور تاخیر کرنا تو ترکا آخر شب تک مستحب ہو اسکو جو اس وقت
جانے پر اجماع اور کھتا ہو ورنہ سوئے سے پہلے پڑھنا افضل ہو اور رات کی ساری نمازوں کے
بعد ترکہ ادا کرنا مستحب ہو اور برین عصر اور عشا مستحب وقت کے کچھ قبل ادا کرنی اور باقی
نمازین یقینی وقت ہونے تک ویر کر کے ادا کرنی مستحب مین اور شرط کی گئی ہو ورنہ محبت
نماز کے داخل ہونا اُس کے وقت کا اور اعتماؤ اسکے داخل ہو چکا اور شرط کیا گیا ہو غلام و سبیل
وقت نماز کے اور کافی ہوا مین اذان ایک شخص کی یا خبر دینا اسکا اگر عدل ہو یعنی بالغ
عاقلاً سبباً اوقات نماز کا عالم ایسا کہ اُس کے قول پر اعتماؤ کیا جائے ورنہ تحریر کرے
اور ظن غالب پر عمل کرے اور اذان کا حکم نماز کے مانند تجویز اور تاخیر میں تفصیل سابق کے
موافق اور جرم آفتاب کا کنارہ نکلنے سے ایک تیرہ بلکہ دو تیرے تک اور نصف روز سے
آفتاب کے زوال تک اور آفتاب متغیر ہونے سے یعنی جب سے قرص آفتاب میں نظر نہ آئے
غروب ہونے تک ہر زمانہ اور ہر مکان میں کوئی قسم نماز کی منعقد نہیں ہوتی مگر فضل اور
نذر مقید یعنی جسکو اُس نے مین اوقات میں ادا کرنے کی نذر کی ہو اور قضا اُس فعل کی
جسکو اُنھیں اوقات میں توڑا ہو اور سجدہ اُس آیت کا جو وقت کامل مین پڑھی گئی اور سجدہ
شکر کا اور سوکا اور نماز اُس جنازہ کی جو حاضر و ابین قیون سے پہلے اور عصر اُس دن کی

منعقد ہوتی ہو کرامت کے ساتھ اور اس عصر کی تاخیر اور ادونوں میں کرامت ہوگی جس کو
 توڑنا اور وقت کامل میں قضا کرنا واجب ہو یہی ظاہر الروایۃ ہو مگر اس فن کی نماز عصر کو توڑنا
 اور اس میں سجدہ نہ کرنا جائز نہیں اور اگر سہو کیا نماز صحیح میں یا قضا سے فائز میں ہو عصر کے
 پس آفتاب طلوع ہو یا مسرغ ہو یا بعد سلام کے تو ساقط ہے اس سے سجدہ سہو کا اور اگر سجدہ
 تکلیف اور نماز جنازہ انہیں اوقات میں جب ہوئی ہو تو نماز جنازہ میں تاخیر کرنی اور سجدہ
 اور میں تاخیر کرنی افضل ہے تاہم درمیان فجر اور طلوع جہم آفتاب کے اور بعد نماز عصر کے
 جسوقت تک کہ آفتاب پر نظر نہ کرنے لگے تمام قسم میں نماز کی منعقد ہو جاتی ہیں لیکن قضا افضل
 اور واجب بخیرہ کرامت کے ساتھ منعقد ہوتی ہو حتیٰ کہ اگر بعد طلوع فجر کے کسی نفل کی
 نیت کی تو دو سنت فجر کی ہو جائیگی و اگر تہجد کی نماز پڑھتا ہو اور ایک رکعت کے بعد فجر
 طلوع ہو گئی تو افضل یہ ہو کہ دوسری رکعت پڑھے کیونکہ نفل اب فجر کے بعد قضا کے قیام ہوئی
 اور یہ نماز سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتی صحیح ترقول میں اور واجب لغیر وہ جو چاہے
 اپنے نفل سے اپنے آپ پر واجب کر لیا ہو اور وہ سجدہ ہو لیکن یہ مکروہ نہیں مگر نماز افضل
 اور واجب لغیر میں کہ جیسے ان دونوں وقتوں میں انکا نفل مکروہ ہو ان میں سجدہ ہو بھی
 مکروہ ہو اور دو رکعتیں ان کی اور جس نماز کو شروع کیا مستحب یا مکروہ وقت میں خیر اسکو
 توڑ ڈالا اگرچہ فجر کی سنت ہو اور نماز مقید ہو پس ان اوقات میں جو نماز میں کرامت کے ساتھ
 منعقد ہوتی ہیں انہیں توڑنا اور وقت کامل میں قضا کرنا واجب ہو تو نماز مغرب کے قبل
 صاحب ترتیب کی قضا سے فائزہ اور نماز جنازہ اور سجدہ بتلاوت ہے کرامت جائز اور
 مکروہ نفل اور سجدہ سہو کے سوا سجدہ واجب لغیر بسبب مکروہ ہونے تاخیر مغرب کے مگر تہجد کی
 تاخیر مکروہ نہیں اور مکروہ نفل اور سجدہ سہو کے سوا واجب لغیر وقت تکلیف امام کے

جہ سے خطبہ پڑھنے کے واسطے یا امام کے کھڑے ہونے کے وقت سے منبر پر چڑھنے کے لیے
 اگر امام کا حجرہ ہو آخر نماز تک اور اس وقت نماز فائتہ بھی مکروہ ہے لیکن اگر اس وقت صاحب
 ترتیب نماز فائتہ کو قضا کرے تو مکروہ نہیں اور نماز فرض کی اقامت کے وقت نفل مکروہ
 اگر سنت فجر کی مکروہ نہیں اگر فوت جماعت کا نہ فوت ہو ورنہ حصول جماعت اسکی اچھا
 پانے سے بھی نہوتا ہو تو مفتون کو ترک کرے اصل سے یعنی انکو قضا بھی کرے
 اور وقت مستحب تنگ ہونے کے وقت غیر وقتیہ مکروہ ہو اور مکروہ نفل مانع ہیں پہلے
 ہر طرح یعنی مسجد میں بھی اور گھر میں بھی اور بعد نماز عیدین کے مسجد میں نفل مکروہ ہو گھر میں
 مکروہ نہیں صحیح تر قفل میں اور مکروہ نفل بابین ان دو دن نمازوں کے بعد ملانی جاتی ہیں
 عرفات پر اور مزدلفہ پر اور اسی طرح نفل مکروہ ہو عرفات کی دو نمازوں کے بعد اور مکروہ ہو
 نماز بول و برار یا قضا بول یا قضا برازیل کے ضبط کرنے کے وقت اور نماز مکروہ ہو
 اس کھانسنے کے حاضر ہونے کے وقت جسکی طرف نماز کا دل مشتاق ہو ورنہ کسی طرح
 رابیعین حیض نہ تو مکروہ نہیں اور طعام کے مانع ہر ایک سوہ خیر ہو جو حضور دل کی
 مانع ہو اور اوقات مذکور کے مانع نماز مکروہ ہو چند مکانون میں چنانچہ کعبہ معظمہ پر اور ریان
 بیرون حجرہ کے اور حبان جانور ذبح ہوتے ہیں اور قبرستان میں اور مضائقہ نہیں نماز کا
 اگر آسپین کوئی موضع نماز کے لیے قرار دیا گیا ہو اور آسپین نہ نجاست ہو نہ قبلہ اسکا
 قبر کی طرف ہو اور غسل خانہ میں اور حمام میں اور کفار کی عبادت گاہ میں اور نالے کے اندر
 اور حبان چوپائے بیٹھتے ہیں وگروہ جگر یا کھانگی حالت غلبت میں مکروہ نہیں اور پائین
 اور اسکی چھت پر اور چھینی ہوئی زمین میں اور بے افن بیگانی زمین میں اگر چھینی ہوئی نہ ہو
 بشرطیکہ بونی ہوئی ہو اور مکروہ ہو نماز عشا سے پہلے اگر اسکو نماز کے لیے جائگے کا

اعتماد ہو اور نماز عشا کے بعد بے حاجت کلام دنیا کر دے اور کمرہ و کلام دنیا کرنا بعد
طلوع فجر کے نماز فجر کی ادا کرنے تک اور بقول بعض طلوع آفتاب تک اور ایک یا دو نیزہ
آفتاب بلند ہونے تک اور جمع فعلی یعنی پہلی نماز مثلاً ظہر میں تاخیر کرنی اور دوسری نماز مثلاً
عصر میں پیل کرنی جائز ہے اور جمع وقتی جائز نہیں اگرچہ سفر اور بارش کا عذر ہو پس اگر
دو فرضوں کو جمع کیا ایک وقت میں تو وہ فرض فاسد ہے جسکو اُس کے وقت پر مقدم کیا
مثلاً اگر ظہر کے وقت میں نماز عصر پڑھی تو نماز عصر فاسد ہے اور فرض کی تاخیر وقت سے
مثلاً غروب کو عشا کے ساتھ ملے کر پڑھنا حرام ہے اگرچہ تاخیر سے نماز فرض صحیح ہوتی ہے
بطریق قضا کے مگر حاجی کو جمع کرنا ظہر اور عصر کا عرفات پر وقت ظہر میں اور غروب کو عشا کا
جمع کرنا غروب پر وقت عشا میں ثابت ہے اور کچھ مضائقہ نہیں دوسرے امام کی تقلید کرنی
ضرورت کے وقت مثلاً سفر کی ضرورت سے جمع بین السلوٰتین میں شافعی کی تقلید کرنی
جائز ہے خصوصاً سفر حجاز میں کہ وہاں اہل قافلہ ٹھہرتے نہیں اور تنہا سینے میں جان مال کا
خوف ہے اور خطاوی اور شامی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت کے تقلید
جائز نہیں اور یہ ایک قول ہے مذہب میں اور دوسرا قول یہ ہے کہ جائز ہے مطلقاً اگرچہ
بے ضرورت ہو گو کہ بعد وقوع اور نزول کے ہو لیکن تقلید میں شرط یہ ہیں کہ لازم کی طرح
سبب ان احکام کو جنکو اس عمل کی واسطے اس امام نے واجب ٹھہرایا ہے کیونکہ خطبہ میں ذکر کر چکے
کہ حکم تلفیق یعنی جو حکم چند مذہب سے مخلوط ہو باطل ہے بالاجماع پس جمع بین السلوٰتین میں
امام شافعی کے احکام ہیں کہ اگر جمع تقدیم ہو تو شیخین شرط ہے پہلی نماز کی تقدیم و جمع کی
نیت کر لینی پہلی نماز کے خارج ہونے سے پہلے اور دونوں نمازوں میں ہر قدر جلدی کرے
جسکو عرف میں جبائی جانتے ہوں اور جمع تاخیر میں صرف یہی شرط ہے کہ نیت کرے

جمع کرنے کی دو نمازوں میں پہلی نماز کے وقت کے خارج ہونے سے پہلے اور جمع تہہ قبل نماز
مسافر کو نہر پر اور جمع تاخیر بہتر و چلتے کی حالت میں اور پڑھنے سے روکا تاخیر نماز میں گو
مقتدی ہو اور ادا نہ کرے و نہ وہ اس فحش سے و غیر ذلک شرط اور ارکان سے
جو تعلق اس فعل سے ہو یا باب اذان کے بیان میں اذان شریعت میں
نماز کے لیے خبردار کرنا ہو اور طریقہ خاص کے ساتھ چنانچہ الفاظ میں ترتیب سے گئے کے
اور اذان کی یہ تعبیر تفسیر اذان کی اور طریقہ کے سامنے کی اذان کی یہ بھی شرائط اور الفاظ
میں کی قیاس سے یہ اشارہ ہوا کہ دوسری زبان میں اذان درست نہیں گو لوگ جان لیں
کہ اذان ہوتی ہو اور جس سبب سے کہ حادثہ ہونے سے اذان سے توبہ سے کہنی پڑے
وہ وہ قبل ہو و وقت نماز کا ہو اور مردوں کے لیے محلہ کے مؤذن کو اونچے مکان پر
اذان کہنی سنت ہو کہ وہ کفایہ ہو فرائض نیچا گانہ کے لیے کہ اوقات میں اور جو شخص
اذان کہنے لپٹے نفس کے لیے یا جماعت حاضرین کے لیے تو اس کے لیے مکان جالی ہونا
سنت نہیں اور اگر گول یا بعض اذان قبل وقت کے واقع ہو تو توبہ سے کہ اقامت
مانی اور اگر اقامت حاضر ہو اقامت کے بعد ایک ساعت کے اور اسے سنت فجر پڑھی
تو اقامت کو دوسری بار کہنا واجب نہیں لیکن اگر اقامت اور نماز میں بہت زیادہ ہو جا
یا یا بجائے وہ عمل جو قطع اور جدا کرنے والا ہو درمیان اقامت اور نماز کے مثلاً گھانا تو اقامت
سرفہ سے کہنی مستحب ہو اور اذان مثبت ہو چار بار اکر کہنے کے ساتھ شروع اذان میں
اس طرح کہ ایک آواز میں دو بار اور دوسری آواز میں بھی دو بار یعنی چار آوازوں کے چاروں
تکبیر کو بار بار اکرے اور اذان میں ترجیح مکرر دوسری ہو اور ترجیح یہ ہو کہ شہادتین کو پہلے آہستہ
پھر بلند آواز سے کہے اور اذان میں لمن نہیں آو لمن یہ کہ حروف کے اولین اور حرکات

اور سکنا میں کمی اور بیشی واقع ہوا اور بغیر تغیر کرنے کلمات اور حرکات اور سکنا کے
تحسین صوت مطلوب اور خوب ہوا اور قرآن میں اور اذان میں دو دو کلمہ کے
درمیان میں بقدر اجابت کے سکوت سنت ہوا اور سکنتہ نکرے سے اذان کا امداد مستحب
اور اگر سوار نہ ہو تو ترک استتبال قبلہ مکروہ نہ رہی ہوا اور اذان میں صرف پنج پھر سے پہنچنا
حق علی الصلاح اور حی علی الفلاح کہنے کے ساتھ اور اسی طرح اقامت میں التفات کرے
ہر حال میں اور التفات نہ کرے ترک نکرے اگرچہ مؤذن تنہا ہو یا بچہ ہونے کے وقت
اذان کہتا ہوا سوا سنے کہ التفات اذان کی سنت ہر طرح اور مؤذن گروش کرے
اذان کے سنارہ میں اگر وہ کشادہ ہوا اور پناہ اس کے ملنے سے نکالے لوگوں کے
خبردار کرنے کو اور اذان کہنے میں دو انگلیاں دونوں کانوں میں کھنی حسن ہوا اور مؤذن
جتنے جملے ہیں سب کے آخر حرف پر وقف کرے حرکت نہ کرے لیکن اول اور تیسری اور پانچویں
لفظ اکبر کے سب کو چاہے ساکن اور اکبر چاہے فتح کے ساتھ آگے کے لفظ میں
ملاوے دیگر پیش سے ملاوے گا تو خلاف سنت ہوگا اور اگر اذان سننے والے کو کوئی امر
مانع نہ ہو تو اذان کی اجابت فعلی یعنی مسجد میں پہلی جماعت قائم کرنے کے لیے جانا واجب
اور اس طرف مخاطب ہو کے پسند آواز سے اجابت قوی مستحب ہوا اور سننے والا اذان کا
جواب نہ کرے چہ چاہے جواب نہ حاصل اور نفساً اور سننے والا کسی خطبہ کا اور
نہ جواب نہ نماز میں گونا گویا نہ ہو اور حالت مجامعت میں اور بیت الخلاء میں اور رفقہ
پڑھنے اور چڑھانے میں اور کھانے میں بر خلاف قرآن کے معنی اگر سننے والا قرآن پڑھتا
پڑھتا ہو تو موقوف کر کے اذان کا جواب نہ دے یعنی پہلے ہر چار اَللّٰہ اَکْبَرُ اور ہر ایک
دونوں اَللّٰہ اَکْبَرُ اور ہر ایک نون اَشْہَدُ اَنْ لّٰہَ اَحَدٌ اَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ
جائے اور میں یہ کہیں کوئی کہو سو کا اللہ کے گواہوں میں اسکا محمد رسول اللہ کہیں

اذان کے مانند تو اسکا اعادہ کرے صحیح تر قول میں لیکن اگر اذان کو بل جلا قاست کی طرح
 کیسکا تو اسکا دوبارہ کہنا مستحب ہو اور الصلوٰۃ خیر من النوم نہ کہے بلکہ فلاح کے بعد دوبارہ
 قَلْبًا قَامَتْ الصَّلٰوۃ کہے اور سنون ہو اذان دینی اور اقامت کہنی نماز قضا کیلئے
 اور اذان کر کے اگر جماعت سے قضا کرتا ہو یا محراب میں ہو و اگر اپنے گھر میں کیسا قضا کرتا ہو
 تو بھی اذان کہنے اتنی آواز سے کہ اذان کی معمولی آواز بلند سے کم ہو بلکہ بہت آواز کے
 ادنیٰ درجہ سے بلند ہو اور اگر خیمہ مجالس میں چند نمازیں قائمہ قضا کرے تو ہر مجلس میں
 اذان و اقامت کہنی سنون ہو لیکن سنون نہیں ناقص نماز کے لیے اور ناقص نماز وہ جو
 جیسے اسکے وقت میں پڑھنے کی اسی وقت میں سر نو سے پڑھے و اگر مجلس ایک ہو تو پہلی
 نماز کے لیے دونوں کہے اور باقی کے لیے مختار ہو چاہے دونوں کہے اور یہی اولیٰ ہو
 لیکن اقامت ترک کرنی مکروہ ہو اور سنون نہیں اذان و اقامت جس نماز کے لیے جسکو
 عورتیں پڑھتی ہوں اور قضا اگر پڑھنا پڑھتی ہوں اور رکے اور غلاموں کی آواز کے لیے
 انان و اقامت مشروع نہیں اور اذان و اقامت سنت نہیں جمعہ کے دن نماز کے لیے
 شہر میں اور سنون نہیں اذان و اقامت اس نماز کے لیے جسکو قضا کرتے ہوں
 مسجد میں اور یہ اذان و اقامت کے درمیان میں بیٹھنے کے استقدر فصل کرے کہ بیٹھ
 آنے والے آجائیں اور وقت مستحب باقی ہے مگر وقت مغرب میں استقدر فصل کرے
 جسقدر دو خطبوں کے درمیان میں جلسہ سنون ہو اور اس فصل میں کھڑا نہ اٹھل
 اور بیٹھنا بھی مکروہ نہیں اور مؤذن اذان و اقامت میں بلاوے سب نمازیوں کو
 بدون تخصیص امیر وغیرہ کے سب نمازوں میں جس طرح کہ انکے بلائے کی عادت ہو
 اور بلائے کا طریقہ یہ ہو کہ بعد اذان بقدر پیش آئیے پڑھنے کے ٹھہر جائے پھر بلائے

اصطلاح کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا کہتے کہ چلو نماز تیار ہو یا اصطلاح کار واج ہو چہرے کے بعد بقدر قیام
آیہ کے توقف کرے یا چہرہ قیامت کے لئے مگر مغرب میں تیسیم یا یعنی اذان میں اور صحیح ہے
اذان اس شخص کی جو مسلمان بالغ عاقل ہو اور وقت نماز داخل ہونے کی خبر دینے پر
اس کے اعتقاد کیا جائے لیکن علماء اوقات نماز کے حاضر ہونے کی حالت میں فاسق
یا کافر کا عاقل اذان کہے تو مکروہ نہیں ہر نو سے نہ کہی جائے اور کافر و مجنون اور بے عقل
لڑکے کی اذان صحیح نہیں ہر نو سے نہ کہی جائے اور مجنب کی اذان و قیامت مکروہ ہے
مگر ہب اور بے عقل پر اس کے ہر نو سے کہنا اس مذہب پر لیکن قیامت ہر نو سے نہ کہی جائے
اور عورت اور خلقی مشکلی اور فاسق کی اور اس شخص کی جس پر نشہ غالب ہو اگرچہ صراح
چہرے سے مست ہو گیا ہو اور مدہوش اور عاقل لڑکے کی اذان اور مذہب و رسم پر
میریست کی اقامت مکروہ ہے اور ان میں سے ہر ایک کی کہی ہوئی اذان ہر نو سے کہنا مذہب پر
لیکن اقامت ہر نو سے نہ کہی جائے اور محدث کی کہی ہوئی نہ اذان ہر نو سے کہی جائے
نہ قیامت اور یہاں مسجد قریب ہو یا ہو لیکن اسی میں اذان و قیامت نہوتی ہو تو وہاں
دونوں ساتھی ترک کرنی مکروہ ہے اور صرف اذان ترک کرنی مکروہ نہیں لیکن اقامت
ترک کرنی مکروہ ہے وگروہاں سے مسجد بقدر قریب ہو کہ یہ بھی اذان نہ تھا ہو گو فی الحال
نہ سنے تو دونوں ترک کرنی مکروہ نہیں اور جس مسجد میں امام اور مؤذن مقرر ہو ان میں اذان
اور قیامت کی تکرار جماعت کے لیے مکروہ ہے اور اگر مؤذن کے کیفیت میں اس کا غیر
قیامت کے لئے تو مکروہ نہیں ہو مطلقاً لیکن اس کی حضوری میں کہنی مکروہ ہے اور اقامت
کہنے کی حالت میں چلنا مکروہ ہے اور مؤذن کو مکروہ ہے اذان کہنی دو مسجدوں میں جبکہ وہ
پہلی مسجد میں نماز پڑھ چکا ہو اور اذان اور قیامت کا اختیار مسجد ثانیہ والے کے لیے ہے

ہر طرح یعنی خواہ عدل ہو یا غیر عدل اگرچہ گوگون کو پس نہ ہو اور اسی طرح سب بپناہ و اگر
 امامت کا اختیار ہو اگر عدل ہو یعنی فاسق نہ ہو اور امام ہی کا ہو ذن ہو یا بہتر ہو
 باب شتر الطمانہ کے اگر نمازی حیث ہو تو وضو کر لینا و اگر نجس ہو تو غسل کر لینا
 اور جب تندرست نہ ہو غلیظہ او خفیہ کے ساتھ نماز صحیح نہ ہو استعد سے نمازی کا کپڑا اور
 و غیر پاک ہونی جو اس کے جسم سے متصل ہو اور بطن نمازی کے ہلنے سے یا نمازی
 اُس چیز کا اٹھانے والا شمار کیا جائے جیسے وہ لوہا کا جیسپر نجاست ہو بشرطیکہ وہ آپ
 نہ تم سے بدون تحاشے نمازی کے تو نماز کا منع کرنے والا ہو و اگر نمازی کے تحاشے کا
 محتاج نہ ہو خود اس کو لپٹا ہو تو نمازی اس کا اٹھانے والا نہ ٹھہرے گا پس نماز کا بھی منع کرنے والا
 نہ ہو گا اور یہی حکم نجس حیثیت اور چھپر اور نیمہ نجس کا ہو جبکہ نمازی کا مکر کو مکر سے ہونے سے
 لاپتہ و نین میں مس کرتا ہو طرح نماز کا منع کرنے والا نہیں اگر نمازی چتر نجس آدمی اور کتیا
 چتر نیمہ بشرطیکہ اُس سے لعاب غیرہ نماز کا منع کرنے والا نہ ہو صحیح ترقول میں اگر
 اگر نمازی کے پاس دانتا ہو چوند سے خون ہو گیا تو نماز جائز ہو کیونکہ وہ اپنے
 معدن میں ہو برخلاف اس شیشہ کے جیسے پیشاب ہو یعنی وہ نماز کا منع کرنے والا
 اور صحت و وضع قریب سے موضع سجود تک و فون قسم کی اسی قدر نجاست مذکورہ سے
 منسلک پاک ہونا اور اپنی ذات کے غیر سے شرمگاہ کو جانب سفلی کے مساوی سے
 چار طرف سے علیٰ اود چھپانا بنا بر قول صحیح کے اگرچہ خلوت میں ہو مگر ضرورت کے لیے
 کھولنا جائز ہو اور شرط نہیں چھپانا ہر رنگی کا اپنی ذات سے اسی کا فتویٰ دیا ہے
 اپنے مکر و کیٹنا مفسد نماز نہیں گو مکر و تحریمی ہو اور ضرر نہیں چھپانے والی چیز کا
 چھپنا اور غصہ کی شکل پکڑنا اگر عورت نظر نہ آئے اگرچہ حالت ضرورت میں بھی کپڑا

یا کما ینکحہ خیرہ ایما زوجہ پوری زمانہ کہ باقی ہے اور شرط یہ ہے عورت معصی کا نہ ستر ذات
 معصی کا پس اگر چھپایا اپنے تئیں خلوت یا تاریکی میں یا خیمہ میں اور وہ جہنم ہو تو نکاح ہوتا
 پس اور عورت کا لاہو لیکن کہیں یا الحاف وغیرہ کے باہر ستر نکال کے مطلق یعنی کوئی نماز نہ ہو
 نہ چھپائی ہو جیسے پانی کے اندر کوئی نماز درست نہیں لیکن گندے پانی کے باہر ستر نکال کے
 صرف نہ یا جینازہ درست ہو اور ناف کے نیچے سے آخر ناف تک مرد کا ہر ایک عضو عورت
 کا مکمل ہو اور جس قدر مرد کا عورت ہر اتنا لوندی کا بھی عورت ہو اسکی ہتھیلی اور پیٹ کے ساتھ
 اور اسکا پہاؤ اسکی پیشینہ اور پیٹ کا تالیخ ہو اور آزاد عورت اور زانیہ مشکل کا قول مستحب یہ کہ
 چہرہ اور پونچھون تک نہ دونوں کف دست اور دونوں قدم کے سولے ہر ایک عضو عورت
 کامل ہو یہاں تک کہ جو بال ہر پر میں نہ وبال اتفاق اور لٹکے ہوئے بال بھی عورت میں ہی
 قول صحیح تر اور اسی میں زیادہ احتیاط اور اسی پر فتویٰ ہے اور آزاد عورت کی آواز غوغیہ
 مگر آواز کا بلند کرنا خوف فتنہ حرام ہے اور توڑنا جو نماز کو اور اسکی ابتدا کو منع کرتا ہے کھانا
 چوتھائی عضو کا بقدر ادا کرنے اور فی رکن کے دو اگر کھانا عورت کا نمازی کے فعل میں
 تو فی الحال نماز توت جائیگی اور چند جگہ سے کھائی ہوئی برنگی جمع کیجیائیگی اجزائے اگر
 ایک عضو میں ہو مثلاً پانچون اور چھٹا اور آٹھون حصہ اسکا پس اگر سنگاراں ایک جگہ سے
 آٹھون حصہ اور دوسری جگہ بھی اسی قدر رکھی ہو تو دونوں کو جمع کریں گے پس اگر اسکا
 چہارم حصہ چھٹا تو نماز کا مفسد اور باطل یعنی نماز موجودہ کا ٹوڑنے والا اور ابتدائی نماز کا
 منع کرنے والا ہو گا اور اگر کھائی ہوئی برنگی متفرق چند اعضا میں ہو تو یہ پائش سے
 جمع کیجیائیگی پس اگر کھلے ہوئے اعضا میں سے کچھ حصہ کے چہارم کو پائش ہو چیتا ہو
 تو نماز کی مفسد اور باطل ہوگی اور یہی قول حق ہے اور نہ پانے والا اس چھپانے والی چیز کا

جس میں جسم غریزہ آئے نماز پڑھے بیٹھ کے جیسے جلسہ تشہد میں بیٹھتے ہیں رکوع و سجدہ و رکوع کا اشارہ کر کے اور یہ فہل پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرنے سے اور اگر گھٹس ہو سکے رکوع اور سجدہ کا اشارہ سے بار رکوع و سجدہ سے اور اگر ٹنگے کو مباح کیا جائے کپڑا اگرچہ بطور عایت کے ہو تو اس کا قادم ہونا چھپانے والی چیز پر ثابت ہو گیا یہی قول صحیح ہے اور اگر کوئی شخص چھپانے والی چیز کے حینے کا وعدہ کرے تو اس کا انتظار کرنا مستحب ہے جب تک فوت وقت کا نہ خون ہو یہی ظاہر ہے جو جیسے انتظار کرے پانی اور کپڑے کا اور طہارت مکان کا امیدوار اور ظاہر یہ تاخیر بھی مستحب ہے اور اگر لازمی حاجتوں سے زیادہ نہالگتا ہو تو پانی اور کپڑا خریدنا واجب ہے اور اگر پانی بزم نہ نہ تو چھپانے والی چیز جو بالکل نجس ہو نہ نجاست کے لگنے سے اکی نجس نہیں ہے جیسے حرام گوشت جانور کی کھال جسکی دباغت نہیں ہوتی تو یہ شخص اس سے ستر کرے نماز میں بلکہ خارج نماز میں اس سے ستر کرے اور اگر وہ چوتھائی سے کم پاک ہو تو اس سے ستر کرے نماز پڑھنی مستحب ہے اور اگر چوتھائی حصہ پاک ہو تو اسی میں بالفرض نماز پڑھے اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ نہ پائے اس چیز کو جو نجاست زائل کرے یا کم کر ڈالے اور لازم ہے نماز میں پہننا اپنے و نجس کپڑوں میں سے اس کپڑے کا جسکی نجاست کم ہے دوسرے سے اور کلیہ اس مسئلہ کا یہ ہے کہ جو نجس مبتلا ہو وہ بلاؤں میں مثلاً و نجس کپڑوں میں پس اگر دونوں برابر ہوں منع نماز میں تو اسکو اختیار ہے چلے اسکو لے اور چاہے اسکو اور اگر دونوں مختلف ہیں یعنی ایک بلام کم ہے اور دوسری زیادہ تو کم کو اختیار کرے مثلاً زخمی اگر سجدہ کرتا ہو تو زخم سیلان کرتا ہے اور زمین تو نہیں تو وہ بیٹھ کے اشارہ سے نماز پڑھے کیونکہ ترک سجدہ بسک ہے نہ نہ ہونے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اور اگر آزاد جوان عورت نے بیایا اسی ستر کرنے والی

جو ایک شرمگاہ کو چھپاوے تو دُبر کو چھپاوے اگر رکوع و سجود کے ساتھ پڑھتا ہو وگرنہ اشارت سے
پڑھتا ہو تو قبل کو چھپائے وگرنہ زیادہ وقت قبل کے بعد زان پھر زانو کو چھپاوے
اور زان کے بعد عورت اپنے پیٹ اور پیٹھ کو پھر زانو کو چھپائے اور اگر عاقل بالغ نہ ہو
اُس چیز کو جس سے نجاست کو دور کرے یا کم کر دے یا بسبب دور ہونے زائل کرنے
والی چیز کے ایک میل یا بسبب پیراس کے تو نماز پڑھنے نجاست کے ساتھ یا برہنہ ہو کے
اور اُس پر نماز کا اعادہ نہیں اور نہیں اور بار بار اور تمام کے ساتھ نماز پڑھنی مرد کو اور قمیص
اور ازار اور مقننہ کے ساتھ نماز پڑھنی عورت کو مستحب ہو اور مقصود سجدہ کا اللہ تعالیٰ کو
قراب دیکے عرصہ کعبہ کی یعنی کشادگی اور میدان کعبہ کی جنت کا مقابل ہونا شرط ازاد ہو
حقیقت میں ہو یا حکماً مثلاً بسبب مرض یا خوف دشمن کے اُس جہت کے مقابل
ہونے سے غرض نہ ہو جو جس طرف نہ رکت ہو اور علامت قبلہ مساجد میں اور ہر جگہ اور
مسجد میں قطبہ خیر و ستائش میں وگرنہ مساجد نہ ہوں یا بسبب ایسے ستارے معلوم
نہوں یا آنکھ پھانسانہو تو اُس جگہ کے باشندہ سے پوچھ کر دو جانتا ہو اور اسکی
بیکار سننے اور مقبول شہادت ہو پس کافر اور فاسق اور لڑکا اور جاہل کا کہنا اس
باب میں مفید نہیں وگرنہ پوچھنے نماز پڑھی اور وہ اُس جہت پر واقع ہوئی تو صحیح و نہ
صحیح میں گرجانے والا حاضر نہ ہو تو تحریری کرے یعنی فکر کرے وگرنہ تحریری کے
ایک طرف نماز پڑھی اور وہ قبلہ کی طرف واقع ہوئی تو صحیح و نہ صحیح نہیں اور جب کسی جہت
تحریری نہ واقع ہو تب ایک جہت کو اختیار کر کے اُسی طرف نماز پڑھے اور یہ نماز اسکی
صحیح ہوگی اگرچہ اُسکی خطا اسی میں ظاہر ہو اور اگر عین نماز میں کسی جہت پر تحریری واقع ہو
تو پھر جگہ وگرنہ تحریری یا جو تحریری رکعت ہو تو نہ پھرے اور نماز تمام کرے اور اگر ایک

جماعت نے تیار کی ہیں نماز پڑھی قبایہ کے مشتبہ ہونے کے وقت تحری سے کیا امام کے
 ساتھ اور ظاہر ہوا کہ انھوں نے مختلف سمتوں کی طرف نماز پڑھی تو جس شخص کو
 انہیں سے حالت اور امین امام کے مخالف جانب نماز پڑھنے کا یا امام سے آگے بڑھ جانے کا
 ظن غالب ہوا کسی نماز درست نہ ہوگی اور ہم جنہوں کے نزدیک ایسا کوئی نہیں جو
 کچھ کرے اور اوپر کچھ کرے اور قول معتدیہ ہو کہ بہت سے فعلوں والی عبادت کی نیت
 اُن سب افعال پر کنج جاتی ہے یعنی اُسکے فعل و رکن کے لیے جدا جدا نیت ضرور نہیں
 ایک نیت شروع میں کافی ہے جیسے اُس عبادت میں کہ ایک ہی فعل ہو چنانچہ روزہ کہ
 بلا خلاف اُسکے اول میں نیت کر لینی کافی ہے اور اگر شروع کیا عمل کو اخلاص کے ساتھ
 پھر اُس عمل میں ریا کا یعنی نمود کا خلط ہو گیا تو اعتبار سابق کا ہو گا یعنی عمل اخلاص
 ہی کے ساتھ رہے گا اور ریا کا عمل یہ ہو کہ اگر مثلاً نمازی لوگوں سے علیحدہ ہوتا
 تو نماز نہ پڑھتا پس اگر لوگوں کے ساتھ ہوئے مثلاً نماز کو اچھی طرح پڑھے اور
 تنہا اچھی طرح نہ ادا کرے تو اُسکے ذمہ سے واجب سابق ہو جائیگا بسبب پانچ جہاز
 شرائط اور ارکان نماز کے اور اُسکو اصل نماز کا ثواب ملے گا اچھی طرح پڑھنے کا ثواب
 نہ ملے گا اور بظاہر یہ حکم فرض اور نفل دونوں کو شامل ہے اور اگر ایک شخص سے کہا گیا
 کہ نماز ظہر پڑھتے ہو ایک دینار ملیگا پس اُسے اسی ارادہ سے نماز پڑھی تو چاہیے
 کہ یہ نماز اُسکو کافی ہو اور وہ شخص مستحق دینار کا نہ ہو کیونکہ فرض میں ریا کا دخل نہیں
 اور واجب خیر پر اجرت کا استحقاق نہیں اور اگر نماز ہی نے لوگوں کو نماز میں پایا
 اور یہ نہ جانا کہ نماز فرض پڑھتے ہیں یا ترہ لویج تو یہ شخص فرض کی نیت سے مستحق ہو گا
 پھر اگر وہ فرض ہی میں ہونگے تو اُسکا فرض درست ہو گا ورنہ نماز نفل ہو جائیگی

ایسا طہر خواہ فوائت کی کثرت سے ترتیب ساقط ہو گئی ہو یا نہ ہو پس ان کے مثلاً
 اَوْتِیْتُ اَنْ اَصْرَبَیْ خُفَّوْنَ لِحَدِیْثِیْ وَکَرَّ تَارِیْخُ اُیْرُوْنَ قَدَمَکَ یَلُوْنُوْنَ قَوَّاسُ
 الطَّرِیْقَہِ ذَکَرُ کَہْ اَوَّلَیْ خُطْبَہِہِ بِالْمِیْزِ طَحْطَحْہِ مَثَلًا اَیْکَ ہفتہ کی نمازین قضا پر حنی بن
 و نیت سبب اول ظہر کی کوئے تو سب سے پہلے دن کی نماز دوسرے سے ساقط ہو گئی
 بعد اسکے دوسرے روز کی ظہر اول ہو جائیگی اسی طرح سب اداہو جائیگی اور
 آخر ظہر کی نیت سے بھی یہی قائمہ ہو اور ضرور نہیں معین کرنا شمار رکعات کا فرض اور
 واجب میں لیکن معین کرنا افضل ہو اور امام کے تحریر کے بعد مقتدی اسکے صحیحے نماز پڑھنے کی
 نیت کیسے سَبَّحَ اللہ اَمَّا لَیْکُنْ جَمْعُہُ اَوْ عِیَادُہُ جَزَاءُہُ کی نمازین اقتدار کی نیت ضرور نہیں
 اگر غیرہ کی نماز جواز میں امامت کوئے پھر ولی حاضر ہو تو اسے اقتدار کی نیت ضرور ہو
 اور نماز جمعہ فرض وقت کی نیت سے جائز نہیں ہوتی اسلئے کہ یہ بدل ہو اُس روز کے
 فرض وقت ظہر کی پس فرض ظہر ساقط ہونے کے لیے نماز جمعہ پڑھنے کی نیت کرنی
 شرط ہو اَوْتِیْتُ اَنْ اَسْقِطَ فَرَضَیَ الظُّہْرِ عَنْ ذِمَّتِیْ بِاَدَاءِ صَلَوةِ الْجُمُعَةِ
 اور جمعہ نہ ہو نیت کا معین کرنا نماز واجب کے لیے لیکن وتر کی یوں نیت کرے
 اَوْتِیْتُ اَنْ اَلْصَلَاۃُ اَلْوَسْطٰی کَیْوَ تَکْثُرُ بِاَحْتِلَافِہِ اَسْکُوہُ واجب یا سنت کہنا
 لازم نہیں اور نذر کی نیت میں نذر کے سبب کو بھی ذکر کرنا چاہیے اقیما طائیس یوں کہ
 کہ نیت کی میں نے اُس نماز کے پڑھنے کی جو فلاں حاجت کے واسطے یا اللہ تعالیٰ کے
 واسطے میں نے نذر مافی تھی اور اسی طرح ضرور ہو معین کرنا مسجد سہو کا یہی ہشکر کا
 اور نماز جواز کا پڑھنے والا نیت کرے صرف نماز جواز کے پڑھنے کی اَصْلَیْ لَیْلَہُ
 لَیْلَہُ اور شامی میں منقول ہو کہ امام اور قوم یوں نیت کریں لَوْ کُنْتُ اَدَاۃً

غنی کا ذکر
 یہاں مذکور ہے
 ہر روز نماز
 فرض کی
 ساقط ہو گئی
 نیت نماز
 جبکہ جمعہ
 نماز جمعہ
 واجب ہے
 اگرچہ جمعہ
 روز کے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ اس کام کو کیجیے یا نہ کیجیے چارم میں منی ترجیح دینا ایک کام کرنے کو تہم غرم وہ ہر قوتہ اور
 تاکید دینا دل میں اس قصد کو پور کرنے کے لیے باس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعاً
 اور خلافت اور حدیث نفس یہی مرفوع جو اس سنت اور تہم اگر نیکی کا جو کلمہ جاتی ہو اس کی کیا کیا
 اور اگر بڑا کی کام ہو تو نہیں لکھا جاتا پس یہ بھی مرفوع ہوا سنا غرم میں تحقیق کی تحقیق یہ
 کہ اس پر مواخذہ و فصل ارکان نماز کے بیان میں اس نماز کے وقت میں
 نیت نماز کے بعد بے فاصلہ اس فعل یا کلام کے جو بنا کر نماز کا شمع کرنے والا ہو جسم
 اور کھڑے اور جگہ نماز کی نجاست سے اور حدت سے مہارت کر کے منہ عورت کے ساتھ
 ہمت عرصہ کعبہ کا متصل کھڑے ہو کے نماز شروع کرنے کے قصد سے زبان سے تمام تحریر
 ذکر کر کے اس ایک جگہ کے ساتھ حفظ کرنا شرط ہے جو اللہ تعالیٰ کی خالص تعظیم کے لیے ہر نماز
 دعا اور حاجت کو شامل نہوا اور میر تحریر کی لٹکے سولے اور شریکوں کو سنت نماز میں پانچ
 اور بسبب متصل ہونے تحریر کے قیام کے ساتھ ارکان نماز کی شرطیں اس میں بھی
 رعایت کی گئیں اور صحیح ترین کہ فرض اور جو اس سے طاقی ہو چنانچہ جب اونٹ فخرین تحریر
 بی کھڑا رہنا بتدریقات فرض کے فرض اور بقدر واجب اور سنت اور تحجب کے جب
 اس سنت اور تحجب ہو لیکن قیام کو طول دینے کے بعد کل قیام فرض واقع ہوتا ہے جیسے قرأت
 اور رکوع اور سجود کو طول دینے کے بعد یہ تینوں بھی کل فرض واقع ہوتے ہیں اور ایک قائم
 کھڑا رہنا اگر وہ نہ ہو تو مکروہ نہیں اور دونوں قیاموں کے درمیان میں بقدر
 بقدر کہ کیا ایسا نگلیوں کے فوج ہونا چاہیے اور دونوں پائوں کی انگلیوں پر یا دونوں
 اظریوں پر کھڑا ہونا بے عذر بھی جائز ہے اور جس شخص پر قرات فرض نہیں جیسے امی
 یا تنہا ہی کے حق میں اس قدر قیام کافی ہے جس قدر اس نے رکوع میں پہنچنے تک کیا اور

قیام شخص یا اس شخص پر جو قادیان قیام اور سب پر پس اگر صرف قیام پر قادر ہو اور سب پر
 قادر نہ ہو مستحب ہے اشارہ سے پڑھنا بیٹے کے اور ایسے شخص کو کھڑے ہو سکے اشارہ سے
 پڑھنا یا جس پر اشارہ سے پڑھنا مستحب ہے اس شخص کو کہ اگر سجدہ کر
 تو اسے ختم ہونے کے بعد بھی لازم ہو کہ پڑھے کچھ عذر مثلاً کھڑے ہو نہ سکے کسی شخص کا
 زخم پھٹے ہو یا پیشانی پر جاری ہو یا سبب یا چونکہ کسی کی قراآت سے بالکل اجازت
 ہو جائے یا قیام کی اجازت سے بے ضمان کے روزہ سے عاجز ہو اور اگر سجدہ کر جانے سے
 اس قدر طاقت نہیں رہتی کہ کھڑے ہو سکے یا عورت کا شریک ہو تو نہ جائے بلکہ اپنے گھر میں
 تنہا کھڑے ہو سکے نماز پڑھنا سبب کا فتویٰ ہے اور ایک کہ قراآت مجیدہ کی پڑھنی رکن اصلی ہے
 اس والتمین کہ قراآت کے ہونے سے نماز صحیح ہوتی ہو اور نہ ہونے سے صحیح نہ ہوتی ہو اور
 رکن زائد ہو اس والتمین کہ قراآت کے ہونے سے صحیح ہوتی ہو اور رکوع کرنا یعنی پشت
 خم کرنے کے ساتھ سجدہ کرنا اور سجدہ کرنا یعنی پیشانی کو قلیل ہو اور قدم کو قلیل ہو یا
 رکعت اور رکوع کے ساتھ سجدہ کا متعلق عبادت پر حدیث و اجماع سے ثابت ہو مثل عدد رکعتوں
 اور سجدوں پیشانی کا قہر جانا یا اس طرح کہ اگر غازی ہوا نہ کرے تو اس کا امر صحیح نہ ہو جائے
 اور ایک سجدہ کے بعد سر اٹھانا اور قہر کے قریب ہو جانا حدیث و اجماع سے ثابت ہو
 سجدہ کی تکمیل ہوتی ہو ورنہ نماز نہ ہوگی اور دوسرے سجدہ میں تاخیر صحیح ہو اور سجدہ کا
 پاک ہونی اگرچہ سجدہ اپنی تکمیل کی پشت پر یا اپنے کپڑے کی زیادتی پر واقع ہو اور
 بے قدر کوہ کرے یا وہ اپنی جگہ پر سجدہ نہ کرنا اور قہر یا خیر یعنی آخر نماز میں
 بیٹھنا فرض اور رکن ہے اور قہر یا خیر اپنی دیر کا صحیح ہوگا جس میں جلد جلد صحیح الفاظ
 ساتھ التحیات عمدہ و رسول تک پڑھ سکے اور اس قدر جلسہ ہم کرنا اور اس میں فاصلہ نہ کرنا

شرائط میں اور تہذیب قیام کی رکوع پر نور کو حج کی مسجد پر اور مسجد کی قعدہ اخیرہ پر اور امام سے آگے نہ بڑھنا پس اگر وہ مکان قعدہ میں چھوڑا تو مسجد تشریف کہ جب تک اکثر قدم مقتدری کے گزرتے ہیں گناہ نماز فاسد ہوگی یعنی بیجاں کا بڑھنا، شریعت میں اور پس نے نزدیک اپنے امام نماز کو صحیح جاننا اور بہت سے گنہگارین امام کے مخالفت نہ دینا اور قعدہ نماز کا نہ دینا اور نماز گناہ کا صاحب ترتیب نہ دینا اور وقت میں گنجائش ہو اور نہ برابر ہونا کسی تصویر کا جو صاحب شریعت کے جو امامت میں ذکر ہوگی اور شرط کی گئی کہ اولے ارکان کے لیے خیمہ یا بھی پوش میں ہونا اور جائگنا پس اگر در کیا سب شرائط کو یا ان میں سے ایک معیشت کی حالت میں اس طرح کہ سو فیہ میں قیام کیا یا قرأت کی یا مسجد یا قعدہ یا اخیرہ کیا تو ہر رکعت میں دو سو فیہ میں اور کیا وہ معتبر ہوگا یا اسکو دوبارہ ادا کرے کہ قرأت یا قعدہ یا صحیح تیر قول کے موجب قعدہ نماز کو حجاب ہوگی اور اگر سو فیہ کی حالت میں ایک رکعت پوری ادا کی تو اسکی نماز درست نہیں ہو سکتی جیسے چار رکعتوں کے کوئی پانچ رکعتیں پڑھے تو نماز درست نہیں ہو سکتی اور رکوع یا مسجد میں ہو جائے شریعت میں فصل واجبات نماز کے بیان میں جسکے ترک سے نماز فاسد یعنی باطل نہیں ہوتی پس اگر نماز کے واجب اصلی کو سووا ترک کیا اور مسجد یا قعدہ یا قریب غرض نماز ترک کیا تو نماز کو اعادة کرنا واجب ہے اس طرح جو نماز کو اہم تشریح کے ساتھ ادا کی گئی ہو اعادة اسکا واجب ہو وقت میں اور اسکی اعادة دوبارہ پڑھنا اس نماز کا پہلی نماز کے نقصان کا پورا کرنے والا ہوا ہے کہ فرض مکرر نہیں ہوتا پس مکرر پڑھنے والے کے لیے فرض پڑھنے والے کا وقت صحیح ہوگا اور واجبات نماز کے یہ ہیں بالکل ہو کہ فاتحہ پڑھنی پس ان میں سے کچھ بھی کم کرنے والا ترک کرنے والا واجب کا ہوگا اور اس کے ساتھ ملا سب سے چھوٹی سورہ کا یا جو اس کے

[illegible]

فان مقام ہوا اور وہ تین چھوٹی آیتیں ہیں مثلاً اَللّٰهُمَّ لَكَ رُحْمَةٌ عَبَسَ وَتَبَسَّ رُحْمَةً اَذْبَسَ
 وَاسْتَكْبَرَ تَابَا لِيَا سَيِّدَاو آیتیں برابر تین چھوٹی آیتوں کے ہیں اور طائنا سورہ یاسین کا
 واجب ہے فرض کی پہلی دور کعتوں میں لیکن پچھلی رکعتوں میں خلاف سنت ہونے کی
 وجہ سے مکروہ تفریحی ہے اور طائنا سورہ کا واجب ہے نفل کی سبب رکعتوں میں اور وتر کی
 ہر رکعت میں اور واجب ہے یحییٰ کہ نوافلات کا چار یا تین رکعتوں والی نماز فرض کی
 پہلی دور کعتوں میں اور واجب ہے مقدم کرنا سورہ فاتحہ کا تمام سورہ پیش اگر وہ سری
 سورہ سورہ الحج سے پہلے پڑھے اتنی دیر میں ایک رکن اور اسو تسبیح کہ سہو کرے
 اور ترک کرنا ہر واجبہ اصلی کا واجب ہونے کے مانند اسے اور فرض کو مکرر کرنا ہی
 اسی طرح مکرر پڑھنا سورہ فاتحہ کا پہلی دور کعتوں میں سورہ سے پیش نہیں اگر اس میں سورہ
 قبل ایک بار پڑھے سورہ کے بعد پھر ایک بار پڑھے گا پچھلی رکعتوں میں سورہ سے پیش
 اسے مکرر پڑھے گا تو سجدہ ہوگا واجب ہوگا اور جو ارکان نماز مکرر نہوں تمام نماز میں ہر رکعت
 ان میں ترتیب شرط ہے اور واجب بھی ہے شرط اس معنی کہ اگر پہلے رکن پر دو سرے کو
 مقدم کیا تو وہ لغو ہو جائیگا اور اس کا اعادہ کرنا فرض ہوگا اور واجب ہو اس معنی کہ
 نماز میں زیادتی نہ کرنی واجب ہے پس جس رکن کو مقدم کیا ہو اسے اعادہ کرنے سے باز نہ رہنا
 نہیں سجدہ ہوگا واجب ہو جائے اور ترتیب کی رعایت کرنی قرات اور رکوع میں واجب ہے
 قبل وجود قرات کے اور فرض ہے بعد قرات کے اور ترتیب کی رعایت کرنی واجب ہے
 ان ارکان میں جو مکرر ہوں ہر ایک رکعت میں مثلاً سجدے یا تمام نماز میں مثلاً اعد و رکعات
 حتیٰ کہ اگر ایک سجدہ مثلاً پہلی رکعت کا سہو ترک ہو تو اس سجدہ کو بھی قضاء کرے گا و بیہوش ہو
 بشرطیکہ اس وقت تک کوئی مفسد نماز نہ کیا ہو لیکن اس سجدہ کی قضا کے بعد قضاء اخیرہ کرے

۱۰۹
 صحت
 ۲۰۰

چہرہ سجود کر کے لیکن بسبب ضرورت اقتدار کے مسبوق یعنی پہلے رکوع کے بعد ملنے
 والی کی رکعات فائزہ میں ترتیب ساتھ ہو جاتی ہے اور سجدہ میں اکثر پیشانی اور ناک اور
 دونوں ہاتھوں اور زانوں کو اور دونوں قدموں کو زمین پر رکھنا اور قعدہ اول کرنے
 یعنی غیر اخیر گو نماز نفل میں ہو صبح تر قول میں اور ہر تعدہ میں تشریف پڑھنا اور درمیان
 قعدہ میں تشریف پڑھنا زیادتی نکرانی اور دوبار سلام کہنا یعنی دوبار واجب رکعت تر قول میں
 اور لفظ علیکم واجب نہیں پس بعد تلفظ کرنے تہ سلام کے قبل کہنے لفظ علیکم کے اقترا
 جائز نہ ہوگی نہ سبب سہو پر ہائے نزدیک اور نماز کا تحیر میرہ سلام اول سے منقطع ہو جاتا ہو
 اور تکبیرات عیدین کہنی اور اسی طرح زمین سے ہر تکبیر واجب جدا گانہ ہو اور غایبیدین کی
 آخر رکعت کے رکوع کی تکبیر کہنی اور نماز میں داخل ہونے کے لیے لفظ تکبیر افتتاح کی
 رعایت کرنی مخصوص اختتامہ کہ کہنا اور وتر کی آخر رکعت میں مطلق قنوت یعنی جو دعا
 چاہیے پڑھنی اور تکبیر قنوت کہنی لیکن اُس کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہ ہوتا صحیح ہے اور
 قنود اور جلسہ اور ان دونوں میں اور رکوع اور سجدہ میں اعضا کا ساکن کرنا بقدر تسبیح
 کہنے کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے فرض ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ
 واجب سو یہ بھی فرض علی ہے اور یہی قول امام ابی یوسف کا ہے پس خلاف نہ رہا اور بلند
 آواز سے پڑھنا امام کو ان نمازوں میں قرآن پکار کے پڑھا جاتا ہے اور پست آواز سے
 پڑھنا بسکو ان نمازوں میں قرآن پست پڑھا جاتا ہے اور نماز تیری اور خبری میں
 امام کے پیچھے سکوت کرنا اور بدعت اور غسوخ اور اس چیز کے سولے جو نماز سے
 اتقاق نہ رکھے ہر ایک افعال میں اور ان چیزوں میں بھی امام کی متابعت کرنی فرض ہے
 جن میں اختلاف مجتہدین ہے اور متابعت میں تاخیر کرنی واجب تو امام کے سامنے

منہاجت مکر فی سنت جو اور ہم واجب یا فرض کو اس کے محل میں ادا کرنا اور ترک کرنا کویکے
کار کر کے کرنا اور جو بیشک مستحبہ یا مکرمہ کرنا اور ترک کرنا قہرہ کا دو قسم ہے یا جو حق
رکعت سے پہلے اور ترک کرنا یا تر یا دنی کا دو فرض کے یا فرض واجب کے سچ میں
شخص یا ناسی کے متون کے بیان میں وقت تخریمہ کے ہاتھ اٹھانے اور
ہاتھ اٹھانے کی حالت میں یا تکلیف کو اس کی حالت پر کھلی رکھنا اور تمام قیام میں اپنے کو
درجہ بیکار اور رہنے یا قہر کو بائیں پر رکھنا اور سر وں کو ناز سے کیچے ہاتھ رکھنے اور شفا
اور اغوا زاد سیم اللہ الخ اور ان میں کہنا اور ان چاروں کو آہستہ کہنا اور امام نووی رحمہ
لکھا ہے کہ سفون ہو امام اور نہ کیلئے کو نماز جہر میں بھر کہنا آہن کا اور ایسا ہی متعلقان کو
جو نہ جب صحیح مذہب کے اور فتح القدر میں شیخ ابن ہمام نے فظن کے اقبال بیان کر کے
اس طرح مطابق دسی ہو کہ روایت آہستہ کہنے کی مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آواز میں کرکے سخت تھوٹی اور روایت جہر یعنی ظاہر کہنے کی مراد یہ ہے کہ حضرت مسلم کی
آواز مستعمل یعنی درمیانی ہوتی کہ سنتے وہ لوگ جو حضرت مسلم کے قریب ہوتے تھوٹ
اول سے پس ارتجاع کرتی اس سے سجدہ اور ایسے ہی سنت ہی کہتے اور ارتجاع آواز کا
جب کہ آواز در میان توبہ ہو کہ حال ہوتی ہو اس سے دوسری یعنی جھک کر آواز نرم
اور غلیظ ہوتی ہو جیسا کہ دیکھا جاتا ہو مسجدوں میں بچان کرک کے پس شیخ طبرسی نے
اسی بات کو ترجیح دی ہے کہ ان آواز مستعمل کے ساتھ ہونا چاہیے حتیٰ کہ قریب کے لوگ
سُنیں یعنی نہ وہ نہ سُنری ہونے میں کرک ہو اور ارتجاع اور دوسری کے کسی گونج صحیح نہیں
تختہ افقین ہندیان بہت تحقیق سے لکھا ہے کہ اور منفرد اور امام کو تسبیح اور تہجد صحیح کرنا
اور قہر کی کو تہجد کہنا اور امام کو تکبیر اور تسبیح اور سلام بقدر بلند آواز سے کہنا

کہ مقتدیوں کو نماز میں داخل ہونے کی اور ایک دکن سے دوسرے دکن کی طرف جانے کی
 خبر ہو جائے اور جب امام شروع میں تکبیر کہے تو خبردار کرنے کے ساتھ نیت اپنی ہاتھ کے
 تحریمہ کی بھی کرے والا امام کی نماز ہوگی نہ کسی مقتدی کی کسی طرح کا ہر جا امام کی آواز
 دوسرے کو ہو چکا ہو وہ بھی چکارے کہنے کے ساتھ اگر تکبیر تحریمہ کا قصد کرے گا تو نماز
 ہوگی والا امام اس کی نماز ہوگی نہ اس شخص کی جو اس کی آواز پر اقتدار کرے اور مردوں
 حاجت کے تکبیر کا تکبیر چکارے کہنا مکروہ ہو اور مقتدی اور منفرد کے تکبیر ہر ایک سے
 کہنی اور حالت رکوع میں ہاتھوں سے زانو پکڑنے اور مردوں کو زانو پکڑنے کی
 حالت میں انگلیاں پھیلائی اور ایک دکن سے دوسرے دکن میں جانے کی گائیہ کہنی
 اور رکوع اور سجدہ کی تسبیح تین تین بار کہنی اور حالت تشهد میں سر ہون کو بیان پہن
 پھٹانا اور جلسہ ٹین لپٹے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں زانوں پر رکھنا جیسے جلسہ
 تشهد میں ہر سکار رکھنا سنون ہر اور دروڑ پڑھنا اور دعا کرنی اور دہشت اور تین
 طرف اور پہلے دامن طرف سلام کے لیے پھینکا فصل مستحبات نماز کے
 اگر جائے وغیرہ کا عذر نہ ہو تو پہلی تکبیر کے وقت آستین سے مردوں کو ہاتھ نکالنے
 اور امام وقت ہی کھڑے ہوں وقت کہے جانے ہی علی الصلوۃ کے اگر امام سر اب کے
 پاس ہو وگرنہ صفوں کے پیچھے سے اپنی جگہ پر جانا چاہیے تو جس صف میں امام ہو چکا
 وہی صف کھڑی ہو جائے وگرنہ امام کے سے داخل ہو تو لوگ اس وقت کھڑے ہوں
 جب ان کی نظر امام پر پڑے مگر جب امام خود اقامت کے تب مقتدی کھڑے ہوں
 یہاں تک کہ امام اقامت پوری کرے اور اقامت تمام ہونے کے بعد نماز شروع کرنی
 اور حالت قیام میں سجدہ کرنے کی جگہ اور رکوع میں قدموں کی پشت اور سجدہ میں نچنے

اور جلسہ وقعدہ میں جیسے بندہ شہزادہ کی طرف دیکھتا ہے اسی طرح الامکان ہے کہ اسٹانڈ پر جانی پڑے
تو اونٹوں سے نیچے کالہبہ تمام کے ٹخنہ بند کرنا یا دلہنے ہاتھ کی پشت سے واگر قیام میں
نہو تو بائیں ہاتھ کی پشت سے ٹخنہ بند کرنا فصل روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے
کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوچا میں طاقت نہیں رکھتا یہ کیسی
قرآن سے کچھ جو کام آئے میرے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ والہدایہ
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم آخر حدیث تک روایت کیا اس حدیث کو آخر روایت
اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن جریر اور دارقطنی اور حاکم نے باغ لمبید فیہ حدیث
نماز کے بیان میں جب نماز شروع کرنے کا ارادہ ہو تب تکبیر کے قبل ہاتھ اٹھا سٹانڈ
گئے شانوں کے برابر اسے پتھیلان قبیل کے مقابل کر کے انکو ٹھونکنا قانون کی کو
چھوٹے ہوئے عید اور قنوت اور افتتاح کی تکبیر یعنی اللہ اکبر کے اور صرف لفظ
اللہ اکبر سے نماز شروع نہیں ہوتی پس اگر امام کے ساتھ لفظ اللہ اکبر اور اُس کے
فارغ ہونے کے قبل اکبر کہے یا حالت قیام میں لفظ اللہ کہے اور حالت رکوع میں
اکبر کہے تو نماز شروع نہو گی صحیح تر قول میں جیسے اگر امام نے تکبیر تحریمہ پہلی شروع
نہیں کی کہ مقتدی لفظ اللہ کہ چکا تو بھی اقتدا صحیح نہو گا اور اگر کھڑے ہوئے کی
قدرت ہو تو حالت قیام میں تمام تحریمہ لفظ کرے پس اگر مقتدی نے امام کو
رکوع میں پایا اور چھکے ہوئے اللہ اکبر کہا تو اگر یہ چھکنا قیام سے قریب ہو گا
یعنی رکوع کامل نہو گیا ہو گا تو شروع صحیح ہو گا اور مقتدی نے جو اللہ اکبر کہا ہو
اُس سے اگر رکوع کی نیت کی ہو گی شروع نماز کی نیت نہ کی ہو گی تو یہ تکبیر تحریمہ
ہو جائیگی اور رکوع کی نیت نہو ہو جائیگی اور اگر مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہا اور

یہ نہیں جانتا کہ امام تکبیر تحریمہ کہ چکا ہو یا نہیں پس اگر گمان غالب یہ ہو کہ میں نے
 امام سے پہلے تکبیر کہی ہو تب تو اوقات درست نہ ہو گا اگر گمان غالب یہ ہو گا کہ امام کے
 ساتھ اسکے بعد تکبیر کہی ہو یا کچھ گمان ہی نہ ہو کہ پہلے کہایا ہے سچے تو اوقات درست ہو گا اگر
 اگر نمازی نے تکبیر تحریمہ کہنے سے قصد تعجب کا کیا یا مؤذن کے جواب میں سے کاراؤ کیا
 تو نماز کا شروع کرنے والا نہ ہو گا اور مطلق اللہ اکبر کی س پر ضل جزم ہو اور لفظ اللہ کا
 دوسرا الفاظ اور ہائے ترک کرے اور دونوں ہرے اور با پر مد نہ کرے کہ لفظ اللہ کے
 ہر دو پر مد کرنا خطا ہے اور شک کا قصد کر کے مد کرنا کفر ہے اور لفظ اللہ کے ہر دو پر
 اور لفظ اکبر کے ہر دو اور با پر مد کرنے سے نماز شرف میں نہیں ہوتی اور اگر اثنائے نماز میں ہو
 تو نماز ٹوٹ جائیگی صحیح تر قول میں اور نماز شروع کرنے والا نیت سے ہوتا ہو اللہ اکبر
 کہنے کے وقت نہ صرف اللہ اکبر کہنے اور نہ صرف نیت سے بلکہ دونوں چیزوں سے
 اور تحریمہ سے پیشتر بھی نیت جائز ہو اگر کوئی فعل یا کلام مخالف دہ بیان میں واقع ہو
 اور جو شخص پڑھنے سے عاجز ہو جیسے گونگا اور اُٹھی اسکو تحریمہ اور قرأت اور
 تلبیہ کے لیے زبان ہلائی ضرور نہیں اور صحیح ہو شروع کرنا نماز کو اگر بہت تحریمی کے ساتھ
 سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اھم مد کہنے سے اور سبحان اللہ تعالیٰ کی خالص تعظیم کے
 کلمات سے جو دوا اور حاجت کو شامل نہوں اگرچہ مشترک ہوں مثل رحیم اور کریم کے
 صحیح تر قول میں اور قرأت کے سوائے تحریمہ اور سبحان اور نماز دوسری زبان میں جائز ہے
 اگرچہ زبان عرب پر قدرت ہو اور جو امور کہ نماز کے ذکر میں داخل نہیں مثلاً ایمان لا ابا
 یا البیکہ کہنا یا خلیفہ پڑھنا یا دُج کے وقت خدا سے تعالیٰ کا نام لینا یا سلام کرنا یا
 سلام کا جواب دینا سبھی غیر زبان عرب میں جائز ہے اگرچہ زبان عرب سے عاجز نہ ہو

اور اگر زبان عرب سے خارج ہو تو قرات بھی دوسری زبان میں جائز ہو لیکن عربی کے
 سولے صحیح تر قول کے بموجب دوسری زبان میں ہی ہونی اذان کو اگرچہ لوگ اذان نہیں
 مگر جائز نہ ہو گی اور اگر قرات پڑھی فارسی میں یا بجائے قرآن کے توریت یا انجیل پڑھی
 پس اگر فارسی میں قصوں یا اموغی کی جگہ سے پڑھیگا تو نماز فاسد ہو جائیگی
 اور اگر ذکر اور تنزیہ کے مقام کو پڑھیگا اور اُسی پر اکتفا کو سکا تب بھی فاسد ہو جائیگی
 کہ نماز قرات سے خالی رہیگی و اگر کسی قدر قرآن اُسکے ساتھ ملا لیگا تو فاسد نہ ہو گی
 اور موجب تریہ ہو کہ روایت شاذ نماز کو فاسد نہیں کرتی اور نہ قرات واجب کافی ہوتی ہو
 چنانچہ سچے کر کے قرآن پڑھنا اور اگر نماز شروع کی اُن الفاظ کو تلفظ کر کے جو دعا
 اور حاجت کو شامل ہوں مثلاً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوْ قُلْ تُوَدِّعُتْ نَمِیْنِ یَا ذَکَرِ کَیَا
 اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْہُ لَیْ کُوْفِجْ کے وقت توفیق دے دیتا ہو گا بخلاف صرف لفظا للہ کے
 کہ اسکو تلفظ کرنے سے دونوں جائز ہیں صحیح تر قول میں مثل یا اللہ کے اور ہاتھ
 بلند کرنے میں داہنی تھیلی بائیں کی پشت پر رکھے اور بیچ کی تین انگلیاں پہنچے پر رکھے
 اور چپگی اور انگوٹھے کو گٹھے کا حلقہ کرے اور عورت اور خنثی مشکل است قدر ہاتھ
 اٹھائے کہ انگلیوں کے کنارے شانوں کے برابر ہو جائیں اور عورت داہنی تھیلی
 بائیں تھیلی کی پشت پر رکھے سینہ پر رکھے تحریمہ سے فارغ ہونے کے ساتھ بے دونوں
 ہاتھ اٹھائے رکھنے کے تنا پڑھنے کی حالت میں یہی صحیح تر اور ظاہر الروایہ ہوا و ہاتھوں کا
 بلندنا سنت ہو اُس قیام کی جہین رخ کر مشروع طویل ہوا و قیام حقیقی ہو خواہ حکمی
 مثلاً بیٹھے ہوئے کا پس ہاتھ بلند سے ثنا اور قنوت پڑھنے کی حالت میں اور اسی طرح
 خطبہ پڑھنے کی حالت میں ہاتھ بلند کرنے چاہئیں کہ وہ بھی ذکر مشروع طویل سے

خالی نہیں تیس عیدین کی تکبیروں میں اتھوں کا ہاندھنا مسنون نہیں بسبب نہونے
 ذکر کے اور مسنون نہیں ہاتھ باندھنا قومہ میں بسبب تہ زیادہ ہونے قیام کے
 تیس اگر قیام کو طول دے تو ہاتھ باندھنے تیس ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ صلوات اللہ علیہ
 قومہ میں ہاتھ باندھنا مسنون ہو کیونکہ عین طول اور ذکر دونوں میں اور ہزار کی
 پہلی رکعت میں بمجرّد تکبیر کہنے کے شایعاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَلِيْرُكَ پڑھا ہوتا اور
 مشاہیر میں متعلق نہیں ہوتا میں قول وَجَلَّ شَنَاؤُكَ نماز فراتس میں
 نہ نماز جنازہ میں اور جو مروی ہو وہ نماز تہجد میں ہوتا اور شنا کے ساتھ
 وَجَّهَتْ وَبُجِّحِي لِلَّذِي قَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَذِيْقًا وَآثَانًا
 مِنَ الشُّرُكَيْنِ إِنَّ صَلَاتِي وَتُسْبِيْحِي وَتَحِيَّاتِي وَمَحَامِدِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا تُرِيْدُ
 لَهُ وَبَدَلِكَ أَمْرٌ وَأَنَا أَقُولُ الْمُسْلِمِينَ نہ ضم کرے بلکہ قبل نیت کے
 کہے لیکن قوافل میں شنا کے بعد ملائے اور نہ کر کیا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں یہ دعا
 اَللّٰهُمَّ نَا حِدْ بِلَنِي وَبَيِّنْ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
 وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ تَقْنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْنِيْ الشُّوْبَ الْبَيْضَ مِنَ الدَّنَسِ
 اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلِيمِ وَالْبَرْدِ نَعِيْجٍ يُّوْكَلُ رَوَاتُونَ سے اسلیے
 کہ اتفاق کیا اسپر بخاری اور مسلم وغیرہ نے اور اگر امام نے قرأت بلند آواز سے
 شروع کر دی ہو یا امام کو رکوع یا دو سہرا سجدہ کرتے ہوئے یا قعدہ میں یا پوتہ پر کھٹکے
 شتا کو ترک کرے پھر شتا کا پڑھنے والا شتا پڑھنے کے بعد بے تاخیر اور بے کوئی چیز
 پڑھے ہوئے تو دوسرا تہ لفظ اَعُوْذُ کے پڑھے بنا بر نہ ب قوی کے آہستہ لیکن اگر

تحریم کے بعد ہوا قرأت شروع کر دی تو ثنا اور اخوذ کو نہ پڑھے اور اخوذ کا پڑھنا
قرأت قرآن کے لیے مستنون ہو اور غیر قرآن کے لیے مستنون نہیں پس اخوذ پڑھے
میں وقت مجبوقت کھڑا ہو اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لیے اور مقتدی نہ پڑھے
بسم بسم پڑھتے قرأت کے اور امام اخوذ کو عید کی تکبیروں کے بعد پڑھے اور پڑھو
اعوذ پڑھنے کے غیر مقتدی اللہ کا نام کے ساتھ لفظ لا یشیم اللہ الرحمن الرحیم کے
آہستہ اگرچہ رکعت پہری ہو اور سورہ سے پیشتر بسم کہنا احسن ہو اور بسم اللہ ایک آیت
اور کل قرآن کا جزو بنانے ہوئی ہو جدائی کے لیے درمیان سورتوں کے اور نہ سورۃ
فاتحہ کا جزو ہو صحیح تر قول میں اور نہ ہر سورہ کا اور تین جائز ہو نماز صرف بسم اللہ سے
احتیاطاً اور باقی ہر رکعت میں امام اور اکیلا سورۃ فاتحہ کے قبل صرف بسم اللہ نہ کرے
پڑھے اور جب اس نے کل قرآن کا جزو ہو تو اسے پڑھنا لازم ہو تراویح میں ایک بار
بلند آواز سے کہ بغیر اسکے ختم کامل نہیں شرح مسلم بحوالہ اور حفاظ اس وقت شروع
سورۃ اخلاص میں اسے پڑھتے ہیں عادۃً اور اصیٰن کے الت کے بعد کے ساتھ
بروزن لین اور یہی مشہور تر اور فصیح تر ہو اور جائز ہو قصر کے ساتھ اربعین بروزن
قرن اور یہ مشہور ہو اور کمال کے ساتھ انیسین بروزن ہے لیکن آواز نماز میں
مدالت سے تشدید سیم کے ساتھ یا خذنی کے ساتھ بلکہ فاسد ہوتی ہو قصر سے
تشدید یا خذنی کے ساتھ اور مداو قصر سے دونوں کے ساتھ حاصل ہو کہ آہ میں
نوصورتیں ہیں پانچ سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور چار سے فاسد ہو جاتی ہیں
خمسے فاسد نہیں ہوتی ان میں سے تین تو اوپر بیان کروین وزن کے ساتھ
چوتھی صورت الت کو مداو سیم کو تشدید کے ساتھ پڑھنا یعنی آہستہ بروزن

فنا تین پانچین صورت الف کو مکے ساتھ پڑھنا اور جی کو دور کر دینا یعنی آسمن پر ہونا
 خاصن اور چار صورتین نما کی قسم میں اول الن کو قصر کے ساتھ پڑھنا مع تشدید
 یعنی آئین دوم اول مقصورہ پڑھنا مع دور کرنے جی کے یعنی آئین سوم الف کو مکے
 پڑھنا تشدید اور حذف دونوں کے ساتھ یعنی آئین چہارم الف مقصورہ پڑھنا
 تشدید اور حذف دونوں کے ساتھ یعنی آئین آجوب خاص سورہ فاتحہ تمام کر کے
 تباہین کے امام آہستہ مثل مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے کے گو مقتدی
 نماز سر سے میں ہو شہر سیکہ مقتدی امام کی آئین سننے یا واسطہ مثل اپنے مقتدی کے
 سننے اور بعد سورہ فاتحہ کے جب تک کوئی سورہ قرآن کی یاد دیا ایک آیت برابر
 چھوٹی تین آیتوں کے نہ پڑھی جائیگی کہ ابست تحریری زائل نہوگی اور جب تک مسنون
 قرأت نہوگی کہ ابست تنزیہی زائل نہوگی اور اگر قرأت کا آخر نہا ہو مثلاً و کثر کثیرا
 تو مکہ کے ساتھ اصل یعنی زائل نہوگی اور اگر نہا ہو مثلاً ان شانک ہو الا تبرئوا لی
 یہ کہ تو قحنا اور فصل کر کے چھکنے کے ساتھ ہی تانبہ کرتا ہو اور کوہ کرے اور انتہا
 تکمیر کے وقت پیچھے برابر کرنے کے ہو اور مسنون ہو اپنے دونوں ہاتھوں کو زانووں پر
 سہارا دے کر رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلاتا تاکہ زانو کو اچھی طرح
 پکڑ سکے اور دونوں پیر ٹیوں کو سیدھا رکھنا اور سر اور پیچھا اور سرین برابر کرنے
 اور حورات ان سب کے خلاف کریں اور کچھ جھکیں اور انگلیاں بے پھیلا ہوئے
 ہاتھ زانووں پر رکھ لیں اور اپنے زانووں کو علی و نکرین اور جو شخص بیٹھا ہو
 نماز پڑھتا ہو وہ کوہ کامل حاصل ہونے کے لیے اپنی پیشانی آگے اپنے دونوں
 زانووں کے برابر کرے اور سبحان ربی العظیم کہے اور رکوع سجود میں

اقل حدیث صحیح کہنے کی تین بار ہو اور اس قدر باعتبار روایت کے سنت اور قاعدہ تحریری واجب ہو پس اسکے ترک کی کراہت کراہت تحریری سے زیادہ اور تحریری سے کم ہو اگر تاہین اہل دنیا کے بلجانے کے لیے قرائت یا رکوع کو طویل کیا اس قدر کہ لوگوں پر شاق ہو تو مکروہ تحریری ہو لیکن اہل خیر کی طاعت پر اعانت کے لیے تاخیر قلیل کا مضائقہ نہیں پس تاخیر نہ کرنی افضل ہو اور اگر امام نے اپنا سر اٹھایا رکوع یا سجدہ سے قبل اسکے کہ تمام کرے مقتدی بیسچون کو تین بار تو متابعت کرے اور اسی طرح اگر مقتدی اپنا سر اٹھایا قبل اسکے کہ تمام کرے امام بیسچون کو تین بار تو وہ سب کا مل ہونے رکوع کے بعد کرے و اگر عذر نہ کیا تو منکب کراہت تحریری کا ہو لیکن اگر مقتدی کا تشہد تمام ہونے کے قبل امام نے سلام کیا یا تیسری رکعت کے لیے اٹھا تو مقتدی تشہد تمام کر کے متابعت کرے اور بے تشہد تمام کیے ہوئے بھی متابعت کرنی کراہت تحریری کے ساتھ درست ہو اور اگر امام سلام کرے اور دو ٹم دھا پڑھتا ہو تو متابعت کرے اور وعاین درود بھی داخل ہو تحریم یعنی صحیح التذکرۃ کہ کتاب رکوع سے اٹھے اور آخرین جزم کے ساتھ توقف کرے اور جب کھڑا ہو جائے تب تشہد **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** آہستہ کہے اور دو ٹم آہستہ تحمید پر کفایت کرے پھر تحمید کے ساتھ ہی تکبیر کھتا ہو اسجدہ کرے زمین پر یا اس چیز جو زمین مثل زمین کے سختی مانی جائے یعنی مبراغہ کے ساتھ دبا ہے سے سر بہت نیچا نہ ہو جائے اس سے چسپ رکھنے کی حالت میں تھا اور سجدہ میں پیشانی کا رکھنا فرض ہو اگر چہ قلیل ہو اور اگر پیشانی کا رکھنا واجب ہو اور مکروہ تحریری ہو اگر تشہد میں سجدہ میں پیشانی اور نہ ماکہ میں سے ایک یا پر و گھر عذر ہو تو جائز ہو اور بے عذر صرف ناک پر سجدہ نہ دہا ہو گا اور

اسی قول صاحبین کی طرف صحیح ہوا ہے رجوع کرنا امام کا اور اسی قول پر فتویٰ ہوا ہے اور اگر سجدہ میں دونوں قدم زمین سے اٹھ جائینگے تو سجدہ درست نہ ہو گا و اگر ایک اٹھ جائیگا تو درست ہو جائیگا اور نجافات حورات کے مردوں کے سجدہ پانوں کی انگلیاں کھڑی کی جائیں اور قبلہ کی طرف مقابل رکھنا پانوں کی انگلیوں کے سر ہون کا سنت ہے اور اتنا تکبیر کی وقت سر رکھنے کے ہو اور بے مذہر عمامہ کے بیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ زمین پاک ہو اور سجدہ گاہ کی سختی محسوس ہوتی ہو ورنہ سجدہ درست نہیں اور صرف سجدہ کے لیے زمین پر ایسی چیز چپا کے اس پر سجدہ کرے کہ گراہت نہیں بالاجماع چہ نمازی کے ہٹنے سے پہلے اگر زمین پاک ہو اور فضل ہو یا ہرگز نزدیک سجدہ کرنا زمین پر یا اس چیز پر جو زمین سے اگے اور بسبب عذر کے مثلاً بسبب ازدحام کے سردی کے لیے اگر کشادگی نہ ہو تو دونوں انور میں رکھنے آدمی کے اور ہر اکول کی پشت پر یا کہ پشت کے سولے اور پیر پر اگر چہ وہ چیز نمازی کلجڑ ہو مثلاً اسکی تھیلی یا دونوں ران یا زانو پر سجدہ کرنا جائز ہے لیکن بے عذر درست نہیں اور بے نسبت موانع قہر کے آوہ گز سے زیادہ ہٹنا چاہیے بے عذر سجدہ درست نہیں اور سجدہ کی طرف جانے کے وقت پہلے دونوں زانو زمین پر برابر رکھے چھڑو دونوں ہاتھوں کو رکھے باطن لمبے کی فصل سجدہ میں سجدہ کی کیفیت کے بیان میں لیکن اگر کسی مذہب سے قبل زانو رکھنے کے ہاتھ رکھ تو مفسداتہ نہیں پھر گت دست کے درمیان میں پیشانی پھر ناک کے منظر پر اگر انگڑے کا نون کی لو کے برابر ہو جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی جائیں گے تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہیں اور زمین سے چھڑو رکھنا انگلیوں کا

اگر رکوع کے اندر اور نہ باہم علی رکعتی مگر سجدہ کے اندر اور اس کے برعکس اٹھنے اور
 کم سے کم تین بار سبقتان سبقتی آگے کے اور کشادہ کر کے اپنے دونوں
 بازوؤں کو اگر دوسرے کو ایذا نہ ہو تو دور رکے اپنے پیٹ کو رانوں سے اور عورت
 سجدہ میں پسینہ ہو اور سانسے اعضا باہم ملے رکے پیر سجدہ سے اپنا سر اٹھاو
 تکبیر کہتا ہوا اور اٹھنے کے وقت پہلے چہرہ پھر ہاتھ اٹھا کر اور سجدہ سے
 سر اٹھانے میں اگر تمیزی بیٹھنے کے قریب ہو یا بیٹھا تو سر اٹھانا صحیح ہو گا
 ورنہ درست نہ ہو گا اور ہدایہ میں اسی قول کی تصحیح کی ہے اور نہ اتفاق اور نہ بالائین
 اسی قول کو ترجیح دی ہے اور نماز کا سجدہ پورا ہوتا ہو سر اٹھانے سے اسی قول پر
 فتویٰ ہو جیسے سورۃ تلاوت سر اٹھانے سے پورا ہوتا ہو بالاتفاق اور بیٹھے
 دونوں سجدوں کے درمیان میں اطمینان سے یعنی بقدر ایک بار سبحان اللہ
 کہنے کے اور رکے اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر جیسے تشدد میں رکھتے ہیں
 اور دونوں سجدوں کے درمیان میں کوئی ذکر اور قومیہ میں کوئی دعا سنوں
 نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سبحان اللہ
 میں جمدہ نہیں کہا ایک شخص نے آپ کے پیچھے سے رہنا کہ اس پر حمد و ثناء طیباً مبارکاً
 بعد نماز کے حضرت نے فرمایا کون تھا کہنے والا ان کلموں کا کہا ایک شخص نے
 کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کہنے اور تیس فرشتے میں کہ جلدی کرے تین کو نسا
 ایگان سے لکھے ثواب انکا پہلے الخ مخصوص بخاری بطالع البین قومین چار حصے کے
 بیان میں اور اسی طرح اپنے رکوع اور سجدہ میں تسبیح کے سوا اور کچھ کہے اور جو ذکر
 یاد عاقلین کہ ان مواضع میں وارو ہیں وہ نماز نفل پر معمول میں لیکن جس اختلافی

مسئلہ پزل کرنے میں کرہت نہ ہو تو اقداماً اس کی رعایت کرنی مستحب و مثلاً یہ جلسہ اگر
 نفل کا ہو تو امین الملب مقصوداً اللہ تعالیٰ واخر حقہ فی وعافی فی واحد فی
 راز قہ فی کونا سنت ہو اور نسائی اور ابن ماجہ میں یہ استغفار و می ہو رب اغفر لی
 یا غفر لی ہو کر فرض کا جلسہ ہو تو طلب مغفرت مستحب ہو اور امام احمد کے نزدیک مطلقاً
 فرض ہو ثلاً اس کے ترک سے ناز باطل ہو جاتی ہے پھر تکبیر کہتا ہو اور سرسجد پڑھتا ہو
 کر ساروحین سبحات کہے اور اس کے بعد تکبیر کہے اٹھنے کے لیے اپنے دونوں
 قدم کے بل بدون زمین پر سہارا دینے اور آرام کے لیے بیٹھنے کے اور اگر سہارا
 دیا گیا تو کچھ مسافقہ نہیں اس کی حدیث بہت صحیح ہو اور کمرہ ہو اٹھنے کے وقت
 اپنا ایک پاؤں آگے بڑھانا اور دوسری رکعت مثل اول کے ہی یعنی ہر کان ہاویہ
 واجبات اور سن میں دونوں کیساں ہن بجز اسکے کہ دوسری رکعت میں ثنا
 اور اذونہ پڑھے اس لیے کہ ثنا اور اذونہ صرف ایک بار شروع ہوئی ہیں اور سنت
 موکرو میں ہاتھ اٹھانا اگر چند جگہ ہیں تو نماز میں یعنی تکبیر تحریرہ کے لیے اور قیامت کے لیے
 اور عید کی تکبیر و ن کے لیے اور دعائیں اور منہ کی طلب میں ہاتھوں کا اٹھانا مستحب
 پس اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ کے برابر اٹھا کے پھیلائے آسمان کی طرف
 کہ وہ دعا کا قبلہ ہو مگر کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کریم متعال جس سے دعا مانگتے ہیں
 وہ اوپر کی جانب ہو اور دونوں ہاتھوں میں دعا کے وقت فرض ہے اگر نہ
 تھوڑا ہی ہو اور دعا کے بعد ہاتھوں کا اپنے منہ پر پھیر لینا سنت ہو صحیح ترمذی
 اور رکعت ثانی کے دونوں سجدوں سے فراغت ہونے کے بعد مرد و پادشاہان و
 پچھانے اور اپنے دونوں سرین اس پر رکھ کے بیٹھ جائے اور داہنے قدم کو

یہ مسئلہ پزل کرنے میں کرہت نہ ہو تو اقداماً اس کی رعایت کرنی مستحب و مثلاً یہ جلسہ اگر نفل کا ہو تو امین الملب مقصوداً اللہ تعالیٰ واخر حقہ فی وعافی فی واحد فی راز قہ فی کونا سنت ہو اور نسائی اور ابن ماجہ میں یہ استغفار و می ہو رب اغفر لی یا غفر لی ہو کر فرض کا جلسہ ہو تو طلب مغفرت مستحب ہو اور امام احمد کے نزدیک مطلقاً فرض ہو ثلاً اس کے ترک سے ناز باطل ہو جاتی ہے پھر تکبیر کہتا ہو اور سرسجد پڑھتا ہو کر ساروحین سبحات کہے اور اس کے بعد تکبیر کہے اٹھنے کے لیے اپنے دونوں قدم کے بل بدون زمین پر سہارا دینے اور آرام کے لیے بیٹھنے کے اور اگر سہارا دیا گیا تو کچھ مسافقہ نہیں اس کی حدیث بہت صحیح ہو اور کمرہ ہو اٹھنے کے وقت اپنا ایک پاؤں آگے بڑھانا اور دوسری رکعت مثل اول کے ہی یعنی ہر کان ہاویہ واجبات اور سن میں دونوں کیساں ہن بجز اسکے کہ دوسری رکعت میں ثنا اور اذونہ پڑھے اس لیے کہ ثنا اور اذونہ صرف ایک بار شروع ہوئی ہیں اور سنت موکرو میں ہاتھ اٹھانا اگر چند جگہ ہیں تو نماز میں یعنی تکبیر تحریرہ کے لیے اور قیامت کے لیے اور عید کی تکبیر و ن کے لیے اور دعائیں اور منہ کی طلب میں ہاتھوں کا اٹھانا مستحب پس اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ کے برابر اٹھا کے پھیلائے آسمان کی طرف کہ وہ دعا کا قبلہ ہو مگر کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کریم متعال جس سے دعا مانگتے ہیں وہ اوپر کی جانب ہو اور دونوں ہاتھوں میں دعا کے وقت فرض ہے اگر نہ تھوڑا ہی ہو اور دعا کے بعد ہاتھوں کا اپنے منہ پر پھیر لینا سنت ہو صحیح ترمذی اور رکعت ثانی کے دونوں سجدوں سے فراغت ہونے کے بعد مرد و پادشاہان و پچھانے اور اپنے دونوں سرین اس پر رکھ کے بیٹھ جائے اور داہنے قدم کو

اکثر کہتے ہیں اور اسکی انگلیوں کو کھڑی کر کے اُنکے سر قریب کی طرف کرے یہ سنت ہو
 فرض اور نفل میں اور بچے ہوئے پاؤں کی انگلیوں کے سر بھی قریب رکھے جس قدر
 ہو سکیں اور دامن ہاتھ داسنی ران پر اور بایان ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور انکی انگلیوں کو
 پھیلائے تھوڑے فاصلے کے ساتھ اور انگلیوں کے سر سے دونوں انوکے پاس رکھے اور افضل
 یہ کہ انوکے نہ پکڑے یہی صحیح تر ہو اور صرف تشہد پڑھے اور حاصل بن مسعود کا تشہد
 پڑھنا احسن ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ
 اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ
 اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ
 اور تشہد کے الفاظ کو اسوقت تصور کرے اس طرح کہ گویا نمازی اللہ تعالیٰ کو تحیت پہنچا رہا ہو
 اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اپنے نفس اور اجباب پر سلام بھیجتا ہو اور
 اشارہ کرنا سنت غیر موکرہ ہو یہی قول صحیح اور مفتی بہ اور قول جمہور ہو اپنے سر پر
 دامن ہاتھ کی انگلیوں سے ترین کا عقد کرنے کے یا خضر اور زبیر کا عقد اور یہ صحیح اور
 اہم کے سر ملاحظہ کر کے مسبو سے اشارہ کرے یعنی شہادت ذکر کرنے کے وقت
 حلقہ کر کے لا الہ کہنے کے وقت مسبحہ پڑھنے کے یہ اشارہ نفی کا ہو اور لا الہ
 کہنے کے وقت رکعت سے کہ یہ اشارہ اثبات کا ہو اور اگر مقتدی اپنے امام سے بیشتر
 تشہد پڑھ چکے تو سناکت بیٹھا ہے بالاتفاق اور مسبوق قعدہ آخر میں تناظر کے
 تشہد پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے کے وقت پڑھنے سے فراغت پاوے مگر
 قعدہ آخر نہ تو اس میں مسبوق اور مقتدی برابر ہیں اور فرض پڑھنے والے کو پہلی
 دو رکعتوں کے بعد کی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے پر اکتفا کرنا سنت ہو

مستنا فرشتہ کو آیا اور خطبہ کا سننا واجب ہو لیکن اپنے نفس میں درود پڑھنے اور
 زبان سے سکوت اختیار کر کے میں دونوں امر پر عمل ہو جاتا ہو وگرنہ اسے خود
 پڑھتا ہو اور اس میں شریعت آجائے تو افضل یہ ہو کہ پڑھنا قطع نہ کرے اور بعد پڑھنے کے
 درود پڑھ لینا افضل ہو وگرنہ پڑھتا ہو اسپر کچھ نہیں اور درود کے بعد وہ دعا کرے
 جو قرآن یا سنت میں ہو یا انکی نفس و عاصیہ مشابہ ہو یا وہ دعا کرے جو مخلوق سے
 طلب کرنا محال ہو اور جو دعا قرآن و حدیث میں سے کسی میں ہو پس اگر اسکا
 مانگنا خلق سے محال ہو تو مفسد نماز نہیں اور اگر اسکا مانگنا اسے محال نہ ہو گا تو
 مفسد ہوگی بشرطیکہ دعا رند کو مقدار التحیات سے بیشتر ہو اور اگر قعدہ اخیر میں
 اس مقدار کے بعد پڑھے تو نماز اس سے کراہت تحریمی کے ساتھ تمام ہو جائیگی
 جسہ تک کہ بھولا ہو اسجد نہ تار یا سجدہ تلاوت یا نہ پڑھے اسلیئے کہ اسکی یاد ہے
 قعدہ اخیر و باطل ہو جاتا ہو تو دعا نماز کے کچھ میں واقع ہوگی اسلیئے مفسد ہوگی
 اور فاسد نہ ہوگی نماز دعا سے مغفرت سے مطلقاً یعنی خواہ وہ دعا قرآن میں ہو
 یا نہ ہو اور اسی طرح فاسد نہ ہوگی نماز طلب رزق سے اگر اسکو مقید مال وغیرہ سے
 نہ کرے واسطے استعمال ہونے رزق کے بندوں میں بطور مجاز کے اور بعد نہیں
 کہ زبان عربی کے سولے دوسری زبان میں دعا کرنی مکروہ تحریمی وگرنہ نماز میں
 نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہو اور آیتنا اغفر لی ولوالدینی وللمؤمنین
 یومہ یقوم الحسب پڑھتی مستحب ہو اور قرآن کی دعا اگر پڑھے تو نیت قرآن
 ہونے کی اس سے نہ کرے اسلیئے کہ قرأت قرآن سولے قیام کے دوسرے
 رکن میں مکروہ ہو اور جب یاد ہو جائے تب دعا سے ماثورہ پڑھتی مستحب ہو

اس سکوت
 کا جائز
 و خیار
 فصل قرآن
 و حدیث
 میں
 شریعت
 کے
 اصول
 و فروع
 کے
 بیان
 میں

اور فرشتوں کی نیت پر زیادہ کر کے سلام اپنے امام پر وہ اپنی طرف اگر امام اُس طرف ہو
 ورنہ یا اپنی طرف اور اگر امام اُس کے سامنے ہو تو وہ فون سلاموں میں امام کی نیت
 کرے اور نہ صرف حق فقط فرشتوں کی نیت کرے اور کاتب اعمال کی اور تازی پڑھ کے
 وہ اپنی یا اپنی طرف سے پھر کے مقتدیوں کے سامنے ہونے کے بلوغت میں ہیں بخاری
 اور مسلم سے لکھا اور حقیقہ عرصہ میں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّادُّ وَصِنْتَ الشَّكَّامُ
 تَبَاكَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھی جائے اُس سے زیادہ فرض کے بعد
 اولے سنت میں تاخیر کرنی مکروہ تشریح ہے اور نقل پڑھنے کے لیے بقول ابو ذر سنا
 سنت ہے اور سلام کے بعد گھر جا کے سنت پڑھنی اولیٰ ہے اور احادیث میں جو
 وظائف بعد نمازوں کے آئے ہیں ان میں یہ ذکر نہیں ہے کہ سنتوں سے پہلے اُنکو
 پڑھنا چاہیے بلکہ وہ اسی پر محمول ہیں کہ بعد سنتوں کے پڑھی جائے کہ سنتوں
 فرضوں کی تابع ہیں اُن سے اجنبی نہیں تو جو ذکر سنتوں کے بعد ہو گا وہ فرضوں کے
 بعد کہلائیگا اور نماز کے بعد مستحب ہے استغفار کرنا تین مرتبہ اور استغفار کو سارے
 اذکار پر مقدم رکھے اور بخاری میں شداد بن اوس روایت ہے کہ فضل استغفار یہ ہے کہ کہے تو
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سَمِعْتَ لِقَتِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى
 عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعَثْتَ اَبُو
 لَكَ يَبْعُثْنِكَ عَلَى وَاَبُوْ يَذْنِيْ فَاغْفِرْ لِيْ وَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
 اِلَّا اَنْتَ اُس کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّادُّ لَمْ يَكْ غَرَبَ اُس کے بعد تَسْلِيْل
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَخَدَّ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيٰوةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُطْعِيْ لِمَا سَأَلْتَ

وَلَا يَنْفَعُكَ الْجَنَّةُ مِنْكَ الْجَنَّةُ لِكَيْ تَتَّبِعَ بِرَّكَ فَفَصَّلُ قِرَاءَتِكَ
 احکام میں نماز جمعہ اور عیدین اور صبح اور فاضل شبہ اور صبح یہ کہ وتر کی
 ہر رکعت میں اور غریب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اور ہوا قضا امام پر بلند آواز سے
 قرآن پڑھنا واجب ہے اور اگر اقامت کیا نمازی کا بعد تھوڑی یا کچھ سورہ فاتحہ پڑھنے
 پڑھنے کے تو سورہ مذکور کو بلند آواز سے ادا کرے اور نماز نہر اور عصر کی اور نماز
 روز کی ہر رکعت میں اور نماز مغرب کی تیسری رکعت میں اور نماز عشا کی آخر رکعتوں میں
 امام اور منفرد پر اور نماز وتر کی ہر رکعت میں منقرض پر سب آواز سے قرآن پڑھنا
 واجب ہے اور جس نماز میں بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے اس میں تہنا نماز پڑھنے والے کو
 بلند اور سب آواز سے قرآن پڑھنے کا اختیار ہے اور جہر افضل ہے لیکن جہر کے
 ادنیٰ مدح پر کفایت کرے اگرچہ اسے سب آواز سے پڑھنے کے وقت میں قضا
 کرتا ہو صحیح تر قول کے بموجب جیسا مختار سب اور بلند آواز سے پڑھنے میں
 رات کا نفل پڑھنے والا تھا جیسے وہ مسوق کہ نماز جمعہ یا مغرب یا عشا وغیرہ کی ایک
 رکعت پڑھے اور کھڑا ہو کے اسے پڑھنے لگے یعنی اس کو بھی اختیار ہے اور قرائت
 خفی کا ادنیٰ درجہ سننا اپنے کو ہر یا اپنے قریب کے شخص کو اور اعلیٰ درجہ اس کا صرف
 حروف کا صحیح کرنا ہر اور ادنیٰ جہر کا سننا ان غیر کو جو اس کے قریب نہ ہوں اور اس کے
 اعلیٰ کی حد نہیں اور اگر ترک کرے سورہ کو پہلی دو رکعتوں میں مثلاً اگرچہ عدا ہو تو
 آخر کی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ بلند آواز سے اسے پڑھنا مندوب ہے
 اور اگر اس سے سورہ نہ پڑھنی رکوع میں یا ایک تو کھڑا ہو کے اسے پڑھے اور
 رکوع کو ادا کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کو ترک کرے تو آخر کی

دونوں بکھتوں میں نہ قضا کرے لیکن اگر رکوع میں یاد آئے تو کھڑے ہو کر اُسے پڑھے
 اور سورہ اور رکوع کو اعادہ کرے اور زبان سے قرآن مجید کی ایک آیت یعنی فرض ہو
 نا پڑھنے کا سبب پڑھنی وہ ایک جملہ نماز میں پڑھنا فرض ہو جسکی ابتدا اور انتہا کا اعتبار
 کیا گیا ہو اور اُس جملہ میں کم سے کم چھ حرف ہوں اگرچہ تقدیر اُس ہوں مثلاً لم یلک کہ
 فی الحال پانچ حرف میں مگر چونکہ اصل میں اُم کو لہ تھا پس تقدیر اچھے حرف ہوے
 اور ایک آیت کا حفظ کرنا ہر شخص ماقول بالغ مسلمان پر فرض عین ہے اور سب قرآن کا حفظ
 کرنا فرض کفایہ ہے اور سنت عینی ہے ہر شخص مکلف کے لیے اور سیکھنا مسائل دینی کا
 فرض عین ہے اور جو مسائل اُس شخص کی حاجت سے زیادہ ہوں اُنکا سیکھنا افضل ہے
 نفل پڑھنے اور باقی قرآن کے حفظ کرنے سے بشرطیکہ کچھ لوگ سب قرآن کو حفظ
 کرتے ہوں اور قرآن مجید کا بھول جانا حرام نہیں مگر جب بھول جائے مصحف سے بھی
 طحاوی میں شرح غیبیہ سے منقول ہے اور سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورہ کا حفظ کرنا
 واجب ہے ہر مسلمان پر اور مکروہ تحریمی ہے کم کرنا کسی چیز کا واجب میں سے جیسے
 مکروہ تنزیہی ہو سنت میں سے کسی چیز کا کم کرنا اور سنون ہے کہ اگر مسافر کو جل چلنا ہو
 تو بعد سورہ فاتحہ کے جس سورہ کو چاہے پڑھے وگرا لیتا ہو تو فجر میں طویل
 مفصل پڑھے اور ظہر مثل فجر کے ہے اور عصر اور عشاء میں اُس سے چھوٹی اور خیر میں
 بہت چھوٹی سورہ میں پڑھے اور سنون ہے پڑھنا ضرورت میں بقدر حال کے اور
 سنون ہے حضرت عین امام اور منفرد کو پڑھنا طویل مفصل کا جو سورہ چھرات سے سورہ
 بروج تک ہیں فجر اور ظہر کی نمازوں میں اور سورہ بروج سے آخر تک اوسلا
 مفصل نماز عصر اور عشاء میں پڑھنا اور باقی قصائد مفصل نماز مغرب میں پڑھنا یعنی

ہر رکعت میں ایک سورہ ان سورتوں میں سے جو مکہ کو رہنمائی پر خناسنوں پر اور
 بالذات میں نماز نہ کرنے کو پسند کیا اور یہ کہ حال قرات کا مختلف ہوتا ہے وقت اور قوم
 اور امام کے باعث سے اور اب لوگوں کا عمل ایسی ہی ہے جسکو صاحب بدائع نے
 اختیار کیا اور نماز فرض میں قرات ٹھہرے کے ہر حرف کو جدا پڑھے اور تراویح میں
 متوسط طور پر اور نوافل شب مثلاً تہجد میں جلد پڑھنا جائز ہونا مستدرک کہ ترتیل ترک
 ہو جائے اور صرف امام کو سنوں پر اجماعاً فقط نماز فجر کی دوسری رکعت پہلی رکعت
 طویل کرنا اور پہلی رکعت میں دو ثلث اور دوسری رکعت میں ایک ثلث قرات مندوب ہے
 اور باقی نمازوں کی بھی پہلی رکعت کو طویل کرے اس طرح کہ نماز اور عود و پڑھنے کے نسبت
 دوسری رکعت کی قرات کے پہلی رکعت میں قرات زیادہ کرے مگر تین آیتوں سے کم
 لیکن نماز سنن اور نوافل میں رکعت اول کو طویل کرنا مکروہ نہیں مطابقتاً اور فرافض
 اور نوافل میں نہ نسبت پہلی رکعت کے دوسری رکعت کا طویل کرنا مکروہ ہے
 بقدر تین آیتوں کے اور متعین نہیں ہے قرآن میں سے کچھ نماز کے لیے بلوغت
 کہ بے اسکے نماز درست نہ ہو بلکہ متعین ہے سورہ فاتحہ ہر نماز میں بطور واجب کے
 اور مکروہ ہے معین کرنا کسی سورہ کو نماز کے لیے بشیر طیکہ اسے واجب جانے اور
 دوسرے کو جائز نہ سمجھے مگر سیروی سنت کی وجہ سے معین کو پڑھے اور بعض
 اوقات میں دوسری سورتوں کو بھی پڑھ لیا کرے یا اسکے سولے دوسری سورت
 نہ یا ہو یا اسے پڑھنا اسکو سہل ہو تو مکروہ نہیں اور مقتدری قرات نہ جہری
 نماز میں پڑھے نہ سری میں اور نہ سورہ فاتحہ پڑھے نماز سری میں بالاتفاق بلکہ
 مقتدری امام کی قرات مستحب ہے وچکار کے پڑھے اور چپ سے چپے یا سیر سے جیسا کہ

حضرت ابوہریرہؓ کا قول یہ کہ ہم امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے پس حکم نازل ہوا کہ جب
قرآن پڑھا جاوے تو اس کے بعد اور چپ پڑھیں سننا تو ہمیری نماز کے بیچ میں ہو
مگر سکوت خاص نہیں بیسیلے ہمیری اور سری دونوں نمازوں میں ملتا تھا چپ پڑھنا
اور اکثر کہتے ہیں کہ اکثر احوال اس کے پڑھنے کی موید ہیں چنانچہ ابو داؤد کی حدیث کا
لخص یہ ہے کہ کما کحل لے کر پڑھ سورہ فاتحہ سکتا امام میں یا امام سے پہلے یا ساتھ
یا پیچھے اس کا کوئی رکوع میں جانے سے پہلے جہاں موقع پائے آہستہ پڑھ سکے لیکن
مسبق سے اس کا پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جب امام کو رکوع میں یا اس سے لیکن
جس قدر احوال میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے میں ہار و بین آئی کہ چاہیں ہیں
بعض دفعہ بعض احوال میں صحیح مرفوع معارض صحیح مرفوع کی اور بعض احوال اور ایسی ہی
آثار خالی کہ امام نے کہہ اسے مولف عننا انما رواہ عنہ وعن والدہ کہ نہ پڑھنے سے
واجب نہیں ہے یہ اگر مقتدی ہی ہمارا پڑھنے کا تو غلط صحیح ہوگی صحیح تر قول میں درختار
وغیرہ کہ بعض کے ساتھ بقول امام ابی حنیفہؒ مظهری و تنویر الالباب اور یہی قول
ہماریسے مخالف شروع کے بھی ہیں اس کے نہ پڑھنے میں لیکن مولانا مالووی عبدالحی صاحب
لکھنوی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے اس کا لخص یہ ہے کہ نماز جہر میں امام کی قرأت
مقتدی کو سننا اور چپ پڑھنا واجب اور نماز سر میں اسے سورہ فاتحہ پڑھنی
مستحب ہو اور اسی طرح امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت آدمی وہ بات نہ کرے جس
سننا جائز ہے اگرچہ کھنسا یا سلام کا جواب دینا ہی ہو مگر جب خطیب آیہ صلا علیہ
پڑھتے تو سنتے والا خطیب کا اپنے نفس میں درود پڑھے اور زبان سے سکوت کرے
خطبہ جمعہ کا جو یا نجاح کا یا عید کا اور خطیب سے دوز کے اشخاص اور زوکیات کے

برابر میں سکوت اختیار کرنے کے واجب ہونے میں آمد ترک سکوت مکروہ تحریمی ہے
اور فرض تکلیف ہو سننا قرآن کا لیکن واجب ہے قاری پر احتیاط اسکا یہ کہ نہ ٹپٹے آتے
راستہ اور موضع اشتغال میں دیگر پڑھنا تو قاری گنہگار ہو گا مگر قابل اشتغال واسطے
مخرج کے اور اگر ٹپٹے ایک سورہ ایک رکعت میں اور دوبارہ ٹپٹے اسی کو دہرائے
نہ آتو مکروہ تنزیہی ہو لیکن انہما کی صورت میں بے کراہت جائز ہے اور اگرچہ بعض ائمہ میں
اگر پہلی رکعت میں ایک جگہ سے ٹپٹے اور دوسری رکعت میں دوسرے مقام سے
اگرچہ دونوں مقام ایک ہی سورہ میں سے ہوں بشرطیکہ دونوں مقاموں میں
دو آیتوں کا یا زیادہ کا فاصلہ ہو پس اختتام ضابطہ نہیں ہے قائم دیا اس بات کا کہ
یہ مکروہ تنزیہی ہے تو آدمی یہ کہ بے ضرورت ایسا کرے پس اگر ایک ایک کا فاصلہ ہو گا
تو مکروہ ہو گا اور لائق ہے کہ ٹپٹے دو رکعتوں میں ایک سورہ کے آخر سے اور دوسری رکعت
آخر سے پڑھنا مکروہ تحریمی نہیں مگر مکروہ تنزیہی ہے اور اسی طرح پہلی رکعت میں
اگرچہ کسی سورہ کے درمیان سے یا اول سے پھر دوسری رکعت میں پڑھا دوسرے
سورہ کے درمیان سے یا اول سے یا پڑھی چوٹی سورہ تو صحیح ترین ہے مگر وہ نہیں لیکن
اولیٰ یہ کہ بے ضرورت ایسا کرے اور مکروہ ہو قرآن کو الٹا پڑھنا عداً مثلاً پہلی
رکعت میں سورہ اخلاص اور دوسری میں تبت یا ایک آیت سے طرف دوسری آیت کے
انتقال کرنا ایک رکعت میں یا خارج نماز میں گو دونوں کے درمیان میں چند آیتوں کا
فاصلہ ہو کیونکہ ترقیب آیتوں کی واجبات قرأت سے ہیں پس اگر اس کو کیا بچر یا دیکھا
تو عاودہ کرے اور رکوعوں کے لیے جو ترقیب بدل کے پڑھاتے ہیں تو تعلیم کی ضرورت کے
سبب سے ہو مگر جبکہ نماز میں قرآن کو ختم کرے تب آخر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے

پیشی سورہ بقرہ ہم اٹھن تک اور اگر اول رکعت میں سورہ کافرون پڑھی اور دوسری میں سورہ فیل پڑھی خلاف ترتیب کے پہلی میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ بقرہ پڑھی چھوٹی سورہ کا فاصلہ چھوڑ کے تو مکروہ ہے جب قصد ہو و اگر سوچا گیا پھر یاد کیا تو اسی سورہ کو تمام کرے جسے فی الحال پڑھتا ہو اور اگر نماز نفل ہو تو مکروہ نہیں باب الامت کے بیان میں امت کی دو قسم ہے امامت صغریٰ اور کبریٰ امامت صغریٰ متعلق ہونا مقتدی کی نماز کا ہوا امام کی نماز سے سوائے شرطوں کے ساتھ و شل شرطیں اقتدا کی اور چھ امامت کی مسلمان ہونا بالغ ہونا عاقل ہونا مرد ہونا عذرون سے سلامت ہونا جیسے نکسیر جاری رہنی اور تو ملا ہونے وغیرہ سے اور موجود ہونا شرط نماز کا مثل طہارت اور مستحضر و غیرہ کے اور و شل شرطیں اقتدا کی یہ ہیں مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنی اور امام اور مقتدی کی نماز کا مکان مستحضر ہونا اور سولے فرض امام کے مقتدی اور کوئی فرض نہ پڑھتا ہو اور مقتدی کے گان میں امام کی نماز کا صحیح ہونا اور مرد کے برابر عورت کو کھڑا نہ ہونا اور آگے نہ بڑھنا مقتدی کا لپٹے امام سے نہ لٹا یا ٹری کے اور جاننا مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے میں جلنے کو اور فی الجملہ جاننا مقتدی کا امام کے حال کو یعنی اُس کے مسافر یا مقیم ہونے کو ابتدائے نماز میں معلوم ہو خواہ اتہامین اور ضروری نہیں شروع ہی میں معلوم ہونا اور شریک ہونا مقتدی کا امام کے ساتھ ارکان نماز میں اور جماعت واجب ہے اسی قول پر بین عامہ علماء اور یہی قول یقینی اور ٹھیک اور قوی تر ہے اگرچہ حجہ اور عید میں جماعت شرط ہے

اے دونوں کے صحیح ہونے کی اور تینوں میں جماعت سنت کفایہ کے محمد بن یحییٰ کو لوگوں
 اور کرنے سے سب کے ذمہ سے اور جو جاتی تو اور شہر رمضان کے وترون میں
 جماعت تحبہ ہو کر ہو کر کر رہا ہو گا اذان و اقامت کے ساتھ محلہ کی مسجد میں اور
 مسجد محلہ سے یہ مراد ہو کہ جبکہ امام اور جماعت مقرر ہو اور اگر اہل محلہ بن اذان
 و اقامت کے جماعت کریں یا مسجد شائع عام ہو تو دوسری جماعت جائز ہوگی
 بالاتفاق جیسے اس مسجد میں جبکہ امام اور مؤذن نہیں اور وہی گروہ گروہ کے
 نماز پڑھتے ہوں تو افضل یہ کہ ہر گروہ اذان و اقامت جداگانہ سے نماز پڑھے اور
 مسجد محلہ میں تکرار جماعت کی بدو ن اذان کے بھی کر دے اور یہ ظاہر روایت ہے
 لیکن جب دوسری جماعت پہلی جماعت کی صورت پر نہ ہو تو مکروہ نہ ہوگی یہی صحیح
 اور اسی قول کو ہم لیتے ہیں اور محراب سے ہست کے کھڑے ہونے میں پہلی جماعت کی
 بدو ن بدلی جاتی ہو اور کتر جماعت دو شخص ہیں یعنی ایک مقتدی امام کے ساتھ
 اگرچہ مقتدی اگر کاتب ہو یا شہید یا جہنم یا نہ ہو یا غیر جہنم اور صحیح یہ امام ہونا یا نہ
 اسلئے کہ وہ بھی حکمت ہیں اور جماعت واجب ہو و عاقل بالغ آزاد و جماعت کی پانچ
 قدرت رکھنے والوں پر بدو ن حرج کے پس واجب نہیں یہ مار اور پانچ اور بدو ن
 بیمار پر اور رئیس پر جس کا ایک ہاتھ اور ایک پانچ مخالف جانب سے کٹا ہو یا آسپر
 جس کا عقد ایک پانچ کٹا ہو اور واجب نہیں فالج زدہ اور اس طرح ہر چاہئے
 ساخر ہو اور اندیشہ اور عاجز ہو اگرچہ لیجائے والا موجود ہو اور واجب نہیں اس شخص پر
 جہنم اور جماعت میں تہجد اور کھڑے اور شدت کا جائز اور سخت نذہر احاطہ کی ہو
 جس سے رستہ نہ لگے اور آمد ہی صرف بدو ن میں مذکور ہو یا جو ہر حال کے

چوری جانے کا یا خوف ہو قرض خواہ یا نکاح سے یا بول یا بار بار یا بیچ کو ضبط کیا کیے ہو
یا خوف ہو قافلہ کے چلے جانے کا یا بشرطیکہ یہ شخص اُس قافلہ کا شریک ہو یا مریض کی
خبر لینے والے کے چلے جانے سے خوف ہو مریض کو ایذا ہوئے گا یا یا حاضر ہونا
کمانے کا اگر بھوکھا ہو یا ایسا کھانا ہو جو رکے سے بگڑ جائے یا مشغول ہو مضر
فقہ میں اور یہ عند بعض اوقات میں مقبول ہو اور جماعت میں زیادہ سختی امامت کا
وہ شخص ہو جو احکام فقط نماز کی تحت اور فساد کے زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ ظاہری
گناہوں سے بچتا ہو اور دین میں بظنون نہ ہو اور بقدر فرائض اور واجبات اور
سنت نماز کے یا ور کھتا ہو اُس کے بعد جو شخص قرأت کی تہوید یعنی حدود نماز خارج
اور نماز اور شد وغیرہ کو خوب جانتا ہو اُس کے بعد اور یعنی زیادہ تر پختہ والا
ان چیزوں سے بچتا ہو حلال و حرام ہونے کا شبہ ہو اُس کے بعد جو پہلے مسلمان
ہوا ہو وگروہ شخص ساتھی مسلمان ہوے ہوں تو جس کا سن زیادہ ہو اور جس شخص کا
ورع بہت دن کا ہو وہ مقدم کیا جائے اُس پر جب کا ورع کم مدت کا ہو اور ورع پر
سب خصلتوں کا قیاس ہوگا اور والی مقدم ہو پھر امیر بھر قاضی اور اگر کوئی شخص
ایک قوم کا امام ہو اور وہ لوگ اُس سے نفرت کرتے ہیں پس اگر اُن کی نفرت
امام میں کسی خرابی کے لیے تھی یا اسوجہ سے کہ لوگ بہ نسبت امام مذکور کے
زیادہ مستحق امامت ہیں تو اُس شخص کو امام ہونا مکروہ تحریمی ہو وگرنہ امام مذکور
زیادہ حقدار امام ہونے کا ہو تو اُس کو امام ہونا مکروہ تمہین اور مقتدیوں کو اُس سے
نفرت کرنی مکروہ ہو اور زندہ اور گنوار اور ولد الزنا اور اندھے کو امام ہونا
مکروہ تمہینی یعنی ترک اولیٰ ہو اگر اُن کے سوائے دوسرے امام اُسے بہتر ہو جو ہو

حافظ نہیں کرتا تب بھی اقتداء اسکا جائز ہو اور یہ قول سببا قول سے زیادہ عدل
انصاف ہو اور حقیقت حال کو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہو اور مکروہ تحریمی ہو طول فیما نماز کا
قوم پر قرات اور اذکار میں مقدار سنت سے زیادتی کر کے قوم راضی ہوں یا نہ اور مقدار
مسنون سے کم نہ کرے مگر ضرورت کی وجہ سے اور مکروہ تحریمی ہو جماعت صرف عورتوں کی
اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہو لیکن نماز جنازہ میں صرف انکی جماعت مکروہ نہیں
اور اگر نماز جنازہ میں مردوں کی امام عورت ہوئی تو مردوں کی نماز نہ ہوئی تنہا
اچھی امام کی نماز ہوئی اُس سے فرض ساقط ہو گیا دوبارہ نماز نہ پڑھی جائے
مگر جبکہ مرد امام کے پیچھے مرد اور عورتیں ہوں اور مرد امام عورت کو خلیفہ کر دے
تو اعادہ نماز کا کیا جائے اور اگر باوجود کراہت کے عورتیں جماعت کریں تو امام
عورت اُنکی پیچ میں کھڑی ہو اور اگر آگے بڑھے کھڑی ہوگی تو گناہ گار ہوگی
بجبر سختی کے کہ وہ عورتوں کے پیچ میں نہ کھڑا ہو بلکہ آگے بڑھے کھڑا ہو جیسے
بے مترادف ہوں کی جماعت میں بے ستر امام اُنکی پیچ میں رہے اور انکی جماعت
مکروہ تحریمی ہو اور مکروہ ہو حاضر ہونا عورتوں کا جماعت میں اگرچہ حاضر ہونا جمیع میں
یا عیدین یا وعظین ہو مطلقاً یعنی اگرچہ بوڈھی عورت ہو یا جوان وقت رات کے
جمع میں حاضر ہو یا دن میں نہ بے سختی بہ پر اور اگر عورتوں کا امام مرد ہو تو خلوت کے
مکان میں امامت نہ کرے حتیٰ کہ اگر مسجد میں ہو تو دروازہ ہلکے کھلا ہو اور جماعت
گوشہ مسجد میں نہ ہو اور اگر خلوت میں جماعت ہو تو دوسرے مرد کا ہونا یا امام کی
محرم عورت کا ہونا ضروری ہو اور کہا امام شوکانی نے کہ حضرت بنی عائشہ رضی اللہ عنہا
عورتوں کی اُنکے درمیان میں کھڑے ہو کے کی روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق

اور وار قطنی اور برقی اور بنانی شنبہ اور حاکم سے اور مثل اسی کے جو بی ام سب سے
 روایت کیا اسکو شافعی اور ابن ابی شنبہ اور عبد الرزاق اور وار قطنی نے بلوغ النہلین
 اور مسک الختام میں لکھا ہے کہ حدیث ابو داؤد کی ابن خزمیہ کی صحیح کی ہونی دلیل ہے
 ہیات پر کہ امامت عورت کی اپنے گھر والوں کے لیے جائز ہے اگرچہ گھر میں مرد بھی ہو
 کیونکہ مردوں اور عورت کا ایک مرد بیٹھا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ اس بوڑھے کی اور
 اپنے غلام اور لونڈی کی امامت کرتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ بوڑھے مرد اور
 غلام کو عورت کے پیچھے نماز پڑھ لیتی منہ نہیں بلوغ النہلین جماعت کے ساتھ
 عورتوں کے نماز پڑھنے کے بیان میں آؤ اگر ایک مقتدی ہو اور وہ مرد ہو تو
 امام کی داہنی طرف قدم سے قدم برابر کر کے کھڑا ہو کر مقتدی کا قدم امام کے
 قدم سے چھوٹا یا بڑا ہو تو تختے سے تختہ برابر کر کے کھڑا ہو نہ جب قوی پر یعنی بھلا
 دش قول کے جو امام عورت سے منقول ہو کہ مقتدی اس قدر پیچھے ہو کہ کھڑا ہو
 کہ اسکی انگلیاں امام کی ایڑی کے برابر ہوں اور بائیں طرف اوپر پیچھے کھڑے ہونا
 جائز اور امامت ہی مقبلی بڑا کرنے کا موجب ہے اور امامت میں ملاست کر وہ
 تحریری سے کم اور تشریحی سے زیادہ ہے اور امام حکم کرے مقتدی کو داہنی طرف
 کھڑا ہونے کے لیے اور اگر نماز شروع کر چکا تو اشارہ کرے اسکی طرف
 اپنے ہاتھ سے اور اگر ایک سے زائد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں
 پس امام کو دو کے پیچ میں کھڑا ہونا مکروہ تشریحی اور دو سے زیادہ کے
 پیچ میں کھڑا ہونا مکروہ تحریری ہے اور اگر امام کے پیچھے جماعت ہو تو امام کے برابر
 ایک شخص کا کھڑا ہونا مکروہ ہے پس اگر اقتدائی ایک کی دو سرے نے پھر آئے

تو تجھے کہتے ہیں کہ امام کو آگے بڑھانا جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ امام جو جاسے
 اور لائق ہو کہ پہلا مقتدی پیچھے ہٹ آئے وگرنہ کہہ دے تو دوسرا مقتدی تکبیر تحریمہ کہے
 پہلے مقتدی کو پیچھے کی طرف اپنے برابر کھینچے اور قبل تکبیر کے بھی کھینچ لینا مصلحتاً
 وگرنہ دوسرا مقتدی امام کی بائیں جانب کھڑا ہو جائے تو امام اُن دونوں کو پیچھے
 ہٹنے کا اشارہ کرے اور یہی امر بہتر ہے اور سزاوار ہے کہ امام مقتدیوں کو حکم کرے
 ایک دوسرے کے شانے سے شانہ برابر کرے کہ صفت باندھنے کا اس طرح کہ دو شخصوں کے
 درمیان میں جگہ خالی نہ رہے اور امام کو صفت سے آگے بڑھنے کے کھڑا ہونا واجب اور
 محراب میں کھڑا ہونا مستحب ہے تاکہ جماعت کی دونوں طرفین برابر ہو جائیں اور ایک طرف
 امام کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور جب امام کی دونوں طرفین برابر ہوں تو اب جو
 مقتدی آوے وہ دہائی طرف سے آئے اور اگر صفت میں جگہ چھوٹی ہو تو آنے والا اپنے
 داخل ہونے سے آگے بھڑکے اور اگر صفت اول میں جگہ خالی دیکھے تو بھی صفت اول
 چیر کے اُس جگہ میں داخل ہو جائے اور اگر دوسرا حکم آنے والے کے صفت میں
 نمازی نے آگے جگہ دی یا اُس کا حکم اُن کے ہٹ گیا یا آگے والے نے آگے صفت میں سے
 پیچھے کھینچ لیا تو اگر بیٹھے والا یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی
 اطاعت کرتا ہوں تو کسی صورت میں اُس کی نماز نہ ٹوٹے گی و اگر تشریک ہوئے والے کی
 خاطر سے نمازی ہٹے گا تو نماز ٹوٹ جائیگی نہ اول صفت آزاد بالغ کی ہو دوم آزاد
 لڑکوں کی سوم بالغ غلاموں کی چہارم صفت غلام لڑکوں کی ہو پنجم صفت آزاد و غلام
 غلام بالغ خنثی کی ہو اس طرح کہ دو شخصوں کے بیچ میں کوئی چیز آڑ ہو یا فاصلہ ایک
 شخص کا چھوٹا ہے ششم صفت آزاد لڑکے خنثی کی ہفتم غلام لڑکے خنثی کی ہشتم

آزاد بالغہ عورتوں کی ہم آزاد بالغہ عورتوں کی تو ہم بالغہ عورتوں کی یا زید ہم غفلت
 نابالغہ عورتوں کی ہو اور جبکہ مخاضی ہو کوئی عورت مرد کی ایسی اور ختنہ کے ساتھ
 گولونڈی یا کوئی اور محرم ہو تو مرد کی نماز ٹوٹ جائیگی ورنہ شہرطون کے پاس
 جانے سے اور نہیں صحیح ہواقتدار کا پیچھے عورت کے اور ختنہ کے اور مختار یہ ہے
 کہ نہیں صحیح ہواقتدار بالغ کا پیچھے لڑکے کے کسی نمازین اور اقامت رانا بالغ کا مایا ک
 پیچھے صحیح ہواور نہیں صحیح ہواقتدار پیچھے مجنون کا اور پیچھے اس شخص کے جس پر نشہ
 غالب ہو اور پیچھے کم عقل کے اور نہیں صحیح ہواقتدار صحیح کا پیچھے معذور کے اور اپنے
 مثل کی اقامت جائز ہو کیونکہ انفراد کی اور ختنہ ششکل ختنہ ششکل کی اقامت ان کے
 اور نہیں درست ہواقتدار اس شخص کا جس کو ایک آیہ بطریق احسن یاد ہو پیچھے
 غیر احسن پڑھنے والے کے اور نہیں جائز ہواقتدار امی کا پیچھے گونگے کے بسبب
 قادر ہونے امی کے تحریم پر اور اقامت گونگے کا پیچھے امی کے درست ہواصحیح ہونا
 اگر بڑھی ہر ایک یعنی امی اور قاری نے تہا صحیح قول میں اگرچہ شروع کی ہو دو تون
 ساتھی یا پہلے شروع کی ہو امی نے یا قاری نے اور نہیں صحیح ہواقتدار ستر پوش کا
 پیچھے تنگ کے پس اگر بے ستر امام ہو بے سترون کا اور ستر پوشوں کا تو امام کی
 اور بے ستر مقتدیوں کی نماز جائز ہوا اتفاق و اگر امی امام ہو چنانچہ اقوی اور قاریوں کا
 تو سبکی نماز فاسد ہوتی ہو اور نہیں درست ہواقتدار اس شخص کا جو رکوع و سجود
 کر سکتا ہو پیچھے اس شخص کو اشارے سے پڑھتا ہو ایسے کہ بنا قوی کی ضعیف پر
 نہیں ہو سکتی اور نہیں صحیح ہواقتدار فرض پڑھنے والے کا پیچھے نفل پڑھنے
 والے کا اور پیچھے دو سہ فرض پڑھنے والے کے اور نہیں درست ہواقتدار

نذر کرنے والے کا پیچھے فرض پڑھنے والے اور دوسرے نذر کرنے والے کے اس لیے
 کہ ایک ہونا نماز کا جو شرط اقتدا ہوا ان دونوں سناؤں میں نہیں پایا جاتا اگر اس میں
 جائز ہو کہ اُس نے بھی پڑھا نذر کی جو دوسرے نے کی اور نہیں درست ہو اقتدا نماز
 نذر پڑھنے والے کا پیچھے قسم کی نماز پڑھنے والے کے اور قسم کی نماز والے کا اقتدا
 پیچھے نذر کی نماز والے کے اور قسم کی نماز والے کے اور فصل پڑھنے والے کے سورت
 اور زمین صحیح ہو اقتدا دو گانہ طواف پڑھنے والے کا پیچھے دو گانہ طواف پڑھنے
 والے کے اور زمین درست ہو اقتدا لاقی اور سبق کا پیچھے اپنے مثل کے اور یہی
 حال ہو اگر اقتدا کرے لاقی پیچھے مسبوق کے اور مسبوق پیچھے لاقی کے اور
 نہیں صحیح ہو اقتدا پیادہ کا پیچھے سوار کے اور نہ اقتدا اسوار کا پیچھے دو گانہ طواف
 سوار کے بسبب اختلاف مکان کے اور نہیں صحیح ہو اقتدا فصیح کا پیچھے
 توسل کے بموجب اصح قول کے اور تو تباؤ شخص ہو جسکی زبان سے ایک حرف یا
 جگہ دوسرے لگے اور سہلانا مثل لافین داخل ہو اور مکرر وہ شخص ہو جو کوئی حرف
 حروف تہجی سے نہ بدل سکے یا حرف بدون مکرر کرنے کے نہ نکال سکے اور تو تباؤ
 ہمیشہ واجب ہو کہ صحیح کرنے میں الفاظ کے کوشش کرے اگر بعد کوشش کے الفاظ
 صحیح نہ نکال سکے گا تو اسکی نماز جائز ہوگی وگرنہ بدون کوشش پڑھیگا تو نماز
 فاسد ہوگی بشرطیکہ بقدر فرض کے اس طرح قرآن نہ پڑھے جس میں نہ تھا تو
 وگرنہ پڑھ سکتا ہو تو اس پر کوشش کرنی ضرور نہیں نہ دوسرے صحیح پڑھنے والے کا
 اقتدا لازم ہو اور جس صورت میں اقتدا میں فساد کے بسبب تہ پائے جائے کسی
 شرط کے مثلاً اقتدا صحیح کا پیچھے معذور کے تو نماز اصل سے منعقد نہ ہوگی اور

اگر دو نمازون کے مختلف ہونے کی وجہ سے ساتھ میں فساد ہو تو اس مقتدی کی وہ نماز قفل غیر منعمون منعقد ہو کے اقتدا باقی رہیگی یعنی اسکو توڑنے سے اس کے دوسرے قضا لازم نہ ہوگی اور منع کرتی ہواقتداسے عورتوں کی صفت بدون ایسے حامل یعنی اس کے جو مقدار ایک ہاتھ کے ہو یا دونوں کے مرتفع ہونے کے قاذوم کے برابر اور عورتوں کی صفت اگر پوری ہو تو جتنی صفیں مردوں کی ان کے پیچھے ہو گئی بسکی نماز فاسد ہوگی اور اگر تین عورتیں ہو گئی تو مردوں کی پہلی صفوں میں سے تین تین محاذیوں کی نماز آخر صفت تک فاسد ہوگی اور اگر دو عورتیں ہو گئی تو مردوں کی اول صفت کے ان دو مردوں کی نماز فاسد ہوگی جو ان دو تون عورتوں کے پیچھے محاذی ہیں ہونگے اسی طرح ایک عورت سے بھی اس کے پیچھے کے ایک ہا مرد کی نماز فاسد ہوتی ہو نہ آخر صفوں تک اور منع کرتا ہواقتداسے مرد عام نافذ جسمین وہ گاڑی گذر سکے جسے پہل کھینچتے ہیں اور منع کرتی ہواقتداسے نہر جسمین کشتیان چل سکیں اگرچہ چھوٹی کشتی ہو اور اگرچہ نہر مسجد میں ہو اور منع کرتا ہواقتداسے خلا یعنی اتنا میدان جنگل میں یا بہت بڑی مسجد میں کہ اس میں گنجائش دو صفوں یا زیادہ کی ہو مگر جبکہ صفیں متصل یعنی ملی ہوئی ہوں تو صحیح ہواقتدا مطلقاً یعنی اگرچہ بیچ میں نہر یا راہ نافذ ہو مثلاً اگر دو تین شخص کھڑے ہو جائیں تو صفیں متصل ہو جائیں گی لیکن ایک شخص کے کھڑے ہونے سے متصل ہونا ثابت نہ ہوگا بالاتفاق جیسا دو کا کھڑا ہونا ثابت یعنی امام اور مجاہد کے نزدیک اور یہی قول صحیح تر ہے اور اگر صحیح تر قول میں متصل مسجد کے ہر صفی اس میں بھی بدون متصل ہونے صفوں کے اقتدا صحیح ہی

اور بڑا مکان مثل جنگل کے ہو اور جا بڑے کی یہ کہ جس کا محن چالیس یا تیس یا زیادہ کا ہو
 اور یہی قول مختار ہو اور حائل کا ہونا درمیان امام اور مقتدی کے اقتدا کو منع نہیں کرتا
 بشرطیکہ مقتدی پر حال اسکے امام کا اسکے یا اسکے مکبر کی آواز سننے کے سبب سے
 یا اسکو یاد دہش مقتدی کو دیکھنے کے سبب سے مشتبه نہ ہو اگرچہ کچھ یا بھری دار
 دروازہ سے ہو جو امام تک پہنچنے کا مانع ہو صحیح تر قول میں تا اور اقتدا کے منع
 نہ ہونے کی دوسری شرط یہ ہو کہ مکان مختلف نہ ہو حقیقت میں جیسے مسجد اور گھر نہ
 صحیح تر قول میں تا اور نہ حکماً مکان جدا ہو صفوں کے ملنے کے وقت یعنی اگر
 درمیان میں رستہ یا نہ ہو تو ہر خیال دو تون کنائے ان دونوں کے مکان
 مختلف ہیں مگر صفوں کے متصل ہونے کی صورت میں حکماً ایک ہی مکان میں
 اسلیئے مانع اقتدا نہیں اور اقتدا درست ہو اپنے اُس مکان کی چھت سے جو مسجد کا
 بمسابقہ ہو بشرطیکہ اسکے اور مسجد کے درمیان شارع عام ہو یا ہو مگر صفوں سے
 بھریا ہو اور صحیح ہو اقتدا کرنا اُس وضو والے کا جسکے ساتھ پانی نہیں بھیجے بل
 تیمم والے کے جس نے پانی نہ ہونے کی جہت سے تیمم کیا اور اگر پانی ہوگا تو اقتدا درست ہوگا
 اور اگر اور غدر سے تیمم کیا ہوگا تو اقتدا صحیح ہوگا اور درست ہو اقتدا دھونے
 والے کا بھیجے اُس شخص کے جو موزہ پر یا عضو شکستہ کی بندش میں مسح کرتا ہو اور
 درست ہو اقتدا کھڑے ہوئے شخص کا بھیجے بیٹھے ہوئے کے جو رکوع و سجود کرتا ہو
 یعنی اشارہ سے نہیں پڑھتا اور درست ہو اقتدا کھڑے ہونے والے کا
 بھیجے پشت خمیدہ کے اگرچہ اُس کا کب رکوع کو پہنچ گیا ہو قول مقتدی پر صحیح ہو
 اقتدا اشارہ سے پڑھنے والے کا بھیجے اپنے مثل کے لیکن اگر امام لیٹ کے

اشارہ کرتا ہوا وقت دی بیٹھ کے یا کھڑے ہو کے اشارہ کرتا ہو تو درست ہوگا اور اگر اشارہ
 مختار ہو اور درست ہوا وقت نفل پڑھنے والے کا پیچھے فرض پڑھنے والے کے لیکن
 تراویح میں اقامت فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں صحیح قول میں یا تو صحیح قول میں
 نفل پڑھنے والے کا پیچھے نفل پڑھنے والے کے اور درست ہوا وقت شخص شعیب کا
 نماز میں غروب آفتاب کے بعد پیچھے ایسے شخص کے جو غروب آفتاب پہلے
 نماز عصر کا تحریم کر چکا ہو اور بموجب صحیح تر قول کے امام کے ذمہ لازم ہو جائے
 کہ کے یا حال کے یا قاصد بھیج کے خبر دینی قوم کو اگر وہ امام بے فہم یا پالا یا
 یا نہ پالے والا کسی شرط یا کن کا تھا اگر مقتدی معلوم ہوں ورنہ اس پر لازم نہیں کہ
 تھوڑے سے معلوم ہوں تو معلوم کو خبر دینی لازم نہیں اگر امام بے فہم ہو تو مقتدیوں پر
 پھر نماز پڑھنی واجب و اگر امام عدل نہیں ہو تو مستحب ہو اور اقامت کرنے کے بعد
 جسکی بعض یا کل رکعتیں کسی عذر سے فوت ہو گئی ہوں وہ لاقی ہو اور ہم
 اسکا مقتدی کے مانند ہو یعنی فوت ہوئی رکعتوں میں قرأت نہ پڑھے اور اگر
 اسکا پڑھنے میں مدد ہو جائے تو سجدہ سونہ کرے اور اگر مسافر لاقی ہو
 اور فوت ہوئی نماز کو پڑھنے کی حالت میں اقامت کی نیت کر لی تو وہی کہ
 اسکا نہ رہے بیگی چار ہو جائیگی اور فوت ہوئی کو پہلے پڑھے پھر امام کی متابعت کرے
 اور لاقی اپنی فوت ہوئی نماز کو ادا کرنے کے بعد امام کی متابعت کرے اگر امام کو
 نماز میں پامنے والا نماز پوری کرے اور اگر کوئی شخص مسبوق ہو یا ہو مشلا
 امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہو یا ہو پھر مثلاً عیسوی رکعت کی عذر سے
 فوت ہو گئی ہو تو پہلے اسے بے قرأت کرے جسے جہاں لاقی ہو یا عیسوی رکعت کی

پھر امام کا شریک ہو اگر امام کو نماز میں پائے اور اُس کے بعد اُسے پڑھے جس میں سبق ہو یا
یعنی پہلی رکعت کو اور اگر پہلے دو رکعت پڑھی جس میں سبق ہو یعنی پہلی رکعت کو
پھر وہ پڑھی جس میں لاحق ہو یعنی تیسری رکعت کو تو یہی نماز صحیح ہوگی اور گنہگار ہوگا
بسبب ترک ہونے پر تیس رکعتوں کے جو واجب ہو اور اول رکعت کے رکوع کے
بعد امام کے ساتھ جو سٹے وہ مسبوق ہو اور چار باتوں میں مسبوق لاحق کے کسب
یعنی مسبوق اپنی نماز میں قرآن پڑھیں گا اور اگر اُمین سہو کرے گا تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا
اور نیت اقامت سے اُس کا فرض نہ ہو جائیگا اور اول امام کی متابعت کرے گا اُس کے
فارغ ہونے کے بعد باقی نماز پڑھیں گا اور اپنے امام کی متابعت کرنے کے اور امام کے
فارغ ہونے کے بعد مسبوق کیلئے کا حکم رکھتا ہو اُس قدر نماز کے پڑھنے میں جو
امام کے ساتھ نہیں پائے اگر اتنا متابعت میں پڑھیں گا تو نماز ٹوٹ جائیگی
اور جب بعد سلام امام کے اُسے قضا کرے تب چاہیے کہ سنا اور اغوذ پڑھے
اگر ایک رکعت دو رکعت والی نماز سے یا دو رکعتیں تین رکعتوں والی نماز سے
یا تین رکعتیں چار رکعتوں والی نماز سے امام کے ساتھ پائی ہیں تب ایک رکعت
فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھے کے سلام پھیرے اور اگر ایک رکعت تین رکعتوں
والی نماز سے پائی ہو تو ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھے کے اور شہد
پڑھے کے پھر اور ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھے کے سلام پھیرے اور
اگر ایک رکعت چار رکعتوں والی نماز سے پائی ہو تو ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ
پڑھے کے قعدہ کرے پھر ایک رکعت فاتحہ و سورہ کے ساتھ اور ایک رکعت صرف
فاتحہ کے ساتھ پڑھے کے قعدہ اخیرہ کرے سلام پھیرے اور اگر چار رکعتوں والی نماز

دو رکعتین امام کے ساتھ پائی ہیں تو دو رکعتین فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھ کے قعدہ اخیر
کر کے سلام پھیرے اور اقدار مسبوق کے پیچھے جائز زمین اور اگر مسبوق کھڑا ہوا
قضا فائزہ کے لیے اور امام نے سجدہ سہو کیا تو واجب ہو کہ امام کے ساتھ شریک
ہو جائے اور مسبوق کو الائی ہو کہ امام کے پہلے سلام کے بعد قضا فائزہ کے لیے
اسٹھن میں جلدی نہ کرے یہاں تک کہ سمجھے کہ امام کے ذمہ نہ ہو زمین جو جب امام
دوسری طرف سلام پھیرے اس وقت اُٹھے اور اگر قبل سلام کے بعد تشہد امام کے
ساتھ بیٹھنے سے پیشتر کھڑا ہونے کے پڑھنے لگا تو اسکا ادا کرنا معتبر ہوگا وگرنہ تشہد
بیٹھنے کے بعد سلام کے قبل کھڑا ہو اور توکراہت تحریمی کے ساتھ معتبر ہوگا لیکن
اگر عذر ہو تو وقف کرنے میں مشاکبہ وضو ہو جانے کا یا وقت نماز جاتے رہنے کا
خوف ہو تو مکروہ نہیں ہیں اگر مسبوق اپنی بقیہ نماز سے فارغ ہو اسلام امام پیشتر
پھر سلام میں اسکی متابعت کی تو صحیح ہو اور اگر مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو میں
شریک ہو تو چاہیے کہ اپنی نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرے اور مسبوق کا عذر کرنا
اور سجدہ صلیبی میں یعنی نماز کے مجھولے ہوئے سجدہ کے ادا کرنا زمین اور سجدہ تلاوت
اور سجدہ سہو میں امام کی متابعت کرنی اسوقت تک کہ اپنی رکعت فائزہ کا سجدہ
نہ کیا ہو وگرنہ امام کے سجدہ صلیبی کو ادا کرنے میں شریک نہ ہونے کے سبب سے
نماز ٹوٹ جائیگی مطلقاً یعنی خواہ متابعت کرے یا نہ کرے اور اپنی رکعت فائزہ کا
سجدہ کرنے کے بعد امام کے سجدہ تلاوت اور سجدہ سہو میں متابعت کرنے سے
نماز ٹوٹ جائیگی وگرنہ میں متابعت نہ کرے گا تو نہ ٹوٹے گی اور اگر مسبوق مجھولے کے
سلام پھر بعد سلام امام کے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو وگرنہ سلام امام سے پیشتر

یا اسکے ساتھ ہی پھر اتوجہ ہو واجب نہیں اور اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کے لیے
 کھڑا ہو گیا اور مسبوق نے اُسکی متابعت کی پس اگر امام بعد قعدہ اخیرہ کے کھڑا ہو اور
 تو نماز مسبوق ٹوٹ جائیگی و اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا تو نہ ٹوٹے گی
 جب تک اُس رکعت کو سجدے سے مقید کرے کیونکہ اُس رکعت کا سجدہ کرنے سے
 امام کی نماز نقل ہو جائیگی اس لیے نماز مسبوق ٹوٹ جائیگی اور اگر امام نے اپنے و نہ سہو کا
 گمان کر کے سجدہ نہ کر کے لیے کیا اور مسبوق نے اُسکی متابعت کی پھر ظاہر ہوا کہ
 امام پر سہو تھا تو نماز مسبوق نہیں ٹوٹی بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے
 کہ کافر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اٹھا و سے
 سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالیٰ سر اُسکا سر گرے گا اسنا مشکوٰۃ
 کا خطاب ہے کہ جائز ہو حمل کرنا اسکا حقیقت پر کیونکہ اس مسئلہ میں نسخہ خاص
 جائز ہو اور متمنع نسخہ عام ہے۔ مظاہر حق باب ما علی المأموم الخ۔ موبد اسکی یہ
 نقل لکھی ہے کہ مشرق میں ایک بڑے محدث نے بعد ختم کر کے علم حدیث کے حصے
 شاگرد کی حاشیہ پر دیکھ کے کہا کہ اس سے کہ سبقت کرے تو امام سے اور جبکہ
 بعد جاتا تھا میں نے وقوع اُسکا اور سبقت کی تھی میں نے امام سے پس اپنے اور
 اُسکے درمیان کا پردہ اٹھا کے کہا کہ ہو گیا اسنے میرا جیسا کہ دیکھتا ہے تو۔
 مظاہر حق وغیرہ باب خلیفہ کرنے کے احکام میں بتا جائز ہونے کے لیے
 تیرہ شرطیں ہیں پہلی شرط ہونا حدیث کا ایسا حدیث کہ اچھین اور اُسکے سبب میں
 بندہ کو اختیار ہو و اگر حدیث اختیار ہی ہو تو بنا و دست نہ ہوگی سر نو سے غرضی پر
 دوسری یہ کہ ہونا حدیث کا نمازی کے جسم میں یعنی خارج سے وہ نجاست جو مانع نمازی

نہ لگ جائے تیسری یہ کہ روحدت موجب غلبہ نوبہ مثل اسوچنے سے انزال نہو گیا ہو
 اور چوتھی یہ کہ حدت کا نادر الوجود نہونا پانچویں یہ کہ نمازی نے کوئی رکن حدت کے
 ساتھ نہ کیا ہو مثلاً سجدہ میں حدت ہوا اور اپنا سر بہ قصد ادا اٹھایا تو نماز سر نہ سے
 پڑھے چھٹی یہ کہ وضو کے لیے جلنے یا واپس آنے کی حالت میں کوئی رکن نہ ادا کیا ہو
 ساتویں یہ کہ کوئی فعل مخالف نماز نہ کیا ہو آٹھویں یہ کہ کوئی کام ایسا بھی نہ کیا ہو
 جس سے نمازی کو چارہ ہو مثلاً پانی پاس تھا اور بلا ضرورت دو چلا گیا تو یوں یہ کہ
 بدون غدر کے دیر نہ کی ہو اور غدر مثلاً انبوہ کا ہونا پس اگر بدون انبوہ کے مقدار
 ادا کرنے رکن کے توقف کر گیا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور بنا جائز نہوگی دسویں یہ کہ
 اس حدت سے پیشتر کا کوئی حدت ظاہر نہوا ہو جیسے گزر جانا مدت مسح منورہ کی
 کہ اس صورت میں بھی نماز ٹوٹ جائیگی گیارہویں یہ کہ سنے کوئی نماز قضا یا تکیب
 اس صورت میں کہ وہ ترتیب والا ہو یا نہو یوں یہ کہ مقتدی نے اپنی جگہ کے سوا این
 نماز کو پورا نہ کیا ہو اور مقتدی اس امام کو بھی شامل ہو جو اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو
 تیرہویں یہ کہ امام نے ایسے شخص کو خلیفہ نہ کیا ہو جو لا اقل امامت نہ ہو مثلاً عورت کو
 یا لڑکے کو و اگر کیا تو سبکی نماز فاسد ہوگی پس اگر امام کو وہ حدت ہو جو بنا کا
 مانع نہوا اگرچہ بعد تشہد کے ہو اور گو نماز حجازہ ہو تو کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ کرے
 اشارہ سے یا محراب کی طرف کیٹھنے سے اور امام اشارہ کرے خلیفہ کی طرف استفادہ
 انگلیوں سے جو رکعت باقی ہوں اور رکھے اپنا ہاتھ زانو پر رکوع کے چھوٹ جانے کے لیے
 اوپر پیشانی پر سجدہ کے رہ جانے کے لیے اور منہ پر قرأت کے رہ جانے کے لیے
 اوپر پیشانی اور زبان دونوں پر ہاتھ رکھے سجدہ تلاوت کے چھوٹ جانے کے لیے

اور فقط سینہ پر ہاتھ رکھے سہو کے لیے اگر امام کے ذمہ ہو اور اگر خلیفہ کو معلوم ہو
 تو اٹھارہ کی حاجت نہیں اور امام خلیفہ کرے اس وقت تک کہ بحر میں صفوں سے
 یا موضع سجود سے تجاوز نہ کیا ہو وگرنہ سجدہ میں ہو تو جب تک باہر نہ نکلا اس وقت مقیم
 اس لیے کہ امام اپنی امامت پر باقی ہو لیکن جب اس حد سے تجاوز کر جائیگا یا اگرچہ بدن
 اشارہ امام کے خود کوئی شخص مقتدیوں میں سے امامت کی نیت کرے یا اسے
 امام کا اکثر ہوگا تو اس وقت اس کی امامت باقی نہ رہے گی وہ مقتدی امام ہو جائیگا
 اگرچہ وہ صفوں سے یا سجدہ سے نہ نکلا ہو اور یہی حکم جو منفرد کے لیے تھا اور اگر وہ اکثر
 ہو جائے خلیفہ کے امام کی جگہ میں امام کسی فائزہ نماز کو یاد کرے یا کلام کرے تو قوم کی غائزہ
 نہ ٹوٹے گی اور اگر باقی سجدہ کے اندر ہو تو حاجت خلیفہ کرنے کی نہیں اگر خلیفہ کرے گا
 تو اس کی نماز نہ ٹوٹے گی اور سر تو سے اپنی نماز پر خفی اس امام کو افضل ہو جو اب
 خلیفہ کرے ورنہ کو ایسا ہو اور متعین ہو سر تو سے نماز پر خفی اگر تقدیر تشنہ نہ بیٹھا
 بسبب جنون کے یا بسبب دانستہ حدت کرنے کے یا بسبب حدت کے گمان پر
 تجاوز کر جانے کے ان حدوں سے چھکاؤ کر پہلے گذریا بسبب اس کے غسل و آب
 کرنے والا ہو مرنے سے یا فکر سے یا دیکھنے یا شہوت کے ساتھ چھوٹنے سے یا بسبب
 بیہوشی یا فتنہ کے اور جائز ہو امام کو خلیفہ کرنا جبکہ نہ ہو جائے قدر فرض قرأت کے
 پڑھنے سے اور قرأت سے رکنا بسبب خالت کے ہو یا بسبب خون کے اور اگر
 بول یا باز کے باعث سے امام نماز سے رک جائے یا امام عاجز ہو کر سجود سے تو خلیفہ
 کرنا جائز نہیں اور خلیفہ کرے یا اجاؤ اگر جھول جائے قرأت کو سر سے اس لیے کہ
 امام اس صورت میں اُٹھ جائیگا اور قوم کی نماز باطل ہو گئی پس اگر منفرد کو یہ صورت

پیش ہوگی تو وہ بھی نہانکر سیکھا اور اگر کھوے اپنا ستر استنجائی کرنے میں بیاہر کرے
 اپنا ہاتھ وضو کے لیے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور زیادہ مستحکم ہوگی بشرطیکہ ستر کھوٹنے کے لیے غصہ نہ کرے
 پس اگر ناپاک کھولنا پس مثلاً ستر کے ساتھ استنجائی عورت کو جنو ممکن نہ ہو تو
 نماز نہ توئیگی یا وضو کے لیے جلے یا وہیں کٹنے کی حالت میں قرأت پڑھی تو نماز
 ٹوٹ جائیگی صحیح تر قول میں تجاوت قسبہ کرنے کے صحیح تر قول میں کہ اس سے نماز
 نہ ٹوٹے گی یا پانی مانگا اشارہ سے یا اسکو خرید لے تعاطی سے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور
 تعاطی کے یہ معنی کہ دام سامنے بیچنے والے کے رکھنا اور بکے ہوئے چیز کو اٹھانا
 زبان سے یہ واجب و قبول نہ کرنا تو جب تعاطی سے نماز ٹوٹ جاتی ہو تو ایجاب قبول کے
 ساتھ خریدنے سے بطریق اولیٰ ٹوٹ جائیگی اور اگر خریدگی قریب کے پانی سے دوسرے
 پانی کی طرف تو مانع بنا ہو مگر تھوڑا زر دو صفوں کے تجاوز کرنا یا قریب کے پانی کو
 جھونسنے کے سبب سے یا سپر نہ وہ کثیر ہونے کی جہت سے یا قریب کا کنون چھو کر
 دوسرے پانی پر جانا بنا مانع نہیں اس لیے کہ کنوین سے پانی نکالنا مانع بنا ہو
 مذہب مختار پر اور خلیفہ کرنے کا اور بنا کا منع کرنے والا ہو بے عذر توقف کرنا
 مقدار اسے رکن کے اگر حد قدر رکن کے ادا کا نہ کیا ہو یعنی پیش ہونے جہت سے
 مگر عذر کی جہت سے توقف کرنا منع کرنے والا نہیں جیسے نیند یا کسی کے ماحول سے
 مثلاً توقف کرنا اور جبکہ درست ہو الا مام کو بنا کر بنا سبب نہ پائے جائے نہ مانع بنا
 توقفہ راولے رکن کے بے توقف کے ہوے وضو کرے ساتھ ہر نہت کے وضو کی
 سنتوں سے اور بنا کرے اس نماز پر جو پڑ چکا ہو اور اسے تمام کرے اسی جگہ پر
 وضو کیا ہو اور وہاں تمام کرنا بہتر ہے یا پھر آسانی جگہ پر مثل منفرد کے دیگر خلیفہ

نماز سے خارج نہواہو تو امام جس جگہ نماز پڑھتا ہو یا اسکے قریب جہاں سے قنوت پڑھتا ہو چلا جانا واجب ہو تبشرطیکہ امام میں اور اس کے خلیفہ میں کوئی اثر مانع اقتدا ہو جیسے مقتدی کہ اگر اس کو حدیث ہو تو وہ شوکر کے اپنی جگہ میں چلا جانا واجب ہو تبشرطیکہ ائمہ میں اور امام میں مانع اقتدا ہو ورنہ وضو کی جگہ سے بھی اقتدا کر سکتا ہو اور اگر نمازی ادنیٰ ہستہ کوئی تمام مخالف نماز کے کرے بعد اپنے بیٹھنے کے بعد اقتدا تبشرطیکہ قعدہ اخیرہ میں اگرچہ بعد بے وضو ہو جانے کے وہ کام کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی بسبب پورا ہو جانے فرضوں کے ہاں یہ نماز ادا کی جائیگی بسبب چھوٹنے سلام واجب کے اور اگر قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد بیٹھنے کے پیشتر وہ عمل مخالف نمازیہ اختیار ہی سے پایا جائے تو نماز باطل ہوگی اور اگر بعد بیٹھنے مقدار تشہد کے کوئی فعل مخالف نمازیہ اختیار پایا گیا تو نماز باطل ہوگی ان مسائل میں امام صاحب کے نزدیک اور صحیح ہوگی صاحبین کے نزدیک اور ترجیح دی جو محال ہے صاحبین کے قول کو اور تشہد بلا لیمین ہو کہ ظاہر تر قول صاحبین کا ہو پس ان مسائل کا پہلا مسئلہ یہ ہو کہ اگر بسبب نہ مٹنے پانی کے یا نہ استعمال کر سکنے کے تیمم کر کے نماز پڑھی اور قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد پانی نظر آیا یا اسکے استعمال پر قادر ہو گیا تو نماز باطل ہوگی امام رحمہ اللہ کے نزدیک اور صحیح ہوگی صاحبین کے نزدیک اور نمازی کے مسح کی مدت کا گذرنا جو وقت میں کہ پانی پاک ہے اور بسبب سردی کے پانوں کے ضرر کا نہ خوف ہو اور سیکھنا اچھا کا ہو آہ کو اور پانا بہ ہنہ کا ایسے لباس کو جس سے نماز درست ہو اور نکاح مسح کرنے والے کا اپنے پاؤں کو نہ عمل قلیل سے مثلاً سوز و ڈھیلہ اتھاؤنی حرکت کے ساتھ پانوں سے ٹکلیا گیا

پس اگر عمل کثیر سے نکالے گا تو نماز پوری ہو جائیگی باتفاق امام لوہو ساجین کے اور
 قادر ہونا اشارے سے پڑھنے والے کا رکوع اور سجدہ پر اور یاد ہونا نماز قضا کا لینے ہونے
 اگر مقتدی امام ہو یا اپنے امام کے ذمہ اگر مقتدی ہو حالانکہ جس کے ذمہ نماز قضا ہو
 وہ صاحب ترتیب ہو اور وقت وسیع اور آفتاب کا ٹھکانا فبر کی نماز میں بعد تشریف کے
 اور وقت عصر کا داخل ہونا جمعہ کی نماز میں اس طرح کہ امام تہجد میں پڑھ رہا ہو یا تک
 کہ سایہ و مثل ہو گیا اور اگر جابر جابر کا صحت کے بعد اور جابر وہ تیلیان ہیں
 ہنسے دسے عضو کو باندھتے ہیں اور نماز بطل ہوتی ہو تو اصل سے باطل وجہ ہو
 مگر پانچ صورتوں میں نفل ہو جاتی ہے یعنی اس صورت میں کہ فاتحہ نماز یاد کرے
 یا نماز پڑھنے کی حالت میں وقت نکل جائے یا اشارے سے پڑھنے والا قادر ہو جا
 رکوع اور سجدہ پر لیکن اگر با وضو مقتدی نہ تہیم والے کے پیچھے نماز پڑھی اور قعدہ
 اخیر میں قعدہ تشریف کے بعد امام پانی پر اور اس کے ہتھمال پر قادر ہو گیا تو اس کی نماز
 نفل ہو جائیگی اور تہیم سے بابت کرنے والے امام کی نماز باطل ہو جائیگی اور اگر
 لاحق خلیفہ کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ لوگوں کو اشارے سے منع کرے کہ میری بیعت
 نہ کرنا جب تک میں فوت ہوئی نماز کو نہ پڑھ چکوں پھر اول اسی کو پڑھے اس کے بعد
 جہاں سے امام کی نماز باقی ہو اس کو پڑھائے زمین مقتدی اس کی متابعت کریں
 خارج ہونے تک اور اگر مسافر نے مقیم کو خلیفہ کیا اور مقتدی مسافر مقیم سے پہلے
 تو اس کو چاہیے کہ دو رکعتوں کے بعد کسی مسافر کو خلیفہ کرے کہ وہ سلام پھیرے
 پھر مقیم مقتدی دو رکعتیں باقی لے لے اکیلے بدون قرائت کے پڑھ لیں اور اگر مسبق
 بلینہ اور دوسرے مقتدی نماز امام کی مقدار نہ جانتے ہوں مثلاً اسب بوقت ہوں

تو تینہ نہ ایک رکعت پڑھ کر تیس پھر کھڑا ہو کر اپنی باقی نماز پڑھے اور مقتدی اس کی
 باقی میں نہ نماز است کرے بلکہ اس کے قاضی ہوئے تاکہ صبر کریں جب سلام پھیر چکے
 اس وقت اپنی اپنی باقی نماز نہ پڑھ لیں اور اگر خفیہ مسبوق ہو ورنہ اگر حق ہے تو بھی
 دہائیہ اس پر فرض ہے نہ اگر اپنی ایک قعدہ امام کی نیابت کا اور دوسرا خود اس کا
 قعدہ پڑھو اور اگر امام نے اشارہ کیا مسبوق کو کہ میں نے پہلے دو رکعات میں قرات
 نہ کی تھی تو پچاس تین رکعتوں میں پھر قرات فرض ہوگی پھر تعجب مسبوق امام کی
 نماز تمام کرے چاہے تپندرک کر یعنی اس شخص کو خلیفہ کرے جو تحریر میں شریک تھا
 کہ وہ سلام پھیرے اور بعد تمام کرے امام کی نماز کے سلام پھیرنے کے لیے اگر کہ
 خلیفہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر مسبوق وہ حرکت کرے جو مخالف نماز ہو مثلاً اگر ہنسنا
 تو مسبوق کی نماز ٹوٹ جائیگی کیونکہ اس مقتدی کی نماز نہ ٹوٹی جیسے اگر کان نماز
 پورے ہو گئے ہوں اور اسی طرح ٹوٹ جائیگی نماز امام اول سے جو خود کی اگر وہ نماز سے
 قاضی نہ ہو اس میں ترغول میں اور قعدہ اخیر میں قدر تشہد کے بعد امام کے قعدہ یا دہائیہ
 نہ کرے نہ مسبوق کی نماز ٹوٹ جاتی ہو مگر جب مسبوق اپنی نماز پڑھنے میں غفلت
 ہو سکے ایک رکعت کا سجدہ کر چکا تو اب اگر امام کوئی حرکت بے وضو ہو تو کہتا ہے کہ یہ
 تو نماز مسبوق نہ تو تہی اور قعدہ اخیر میں قدر تشہد کے بعد اگر امام نے تمام کیا
 یا سب سے تجاوز کر گیا تو نماز مسبوق بالاتفاق نہیں ٹوٹی اور اس صورت میں
 جس مقتدی کے ارکان نماز پورے ہو گئے ہوں اس پر واجب ہو کہ سلام پھیرے
 لیکن قعدہ اخیر میں قدر تشہد کے بعد امام کے قعدہ کرنے سے یا نہ حرکت کرے
 جو مقتدی اگر مقتدی نہ ہو اور کی نماز تمام ہو جاتی ہو اور سلام پھیرنا واجب نہیں ہوتا

نہ مقتدی پر نہ امام پر اور قعدہ کا اخیر و من بعد قدرتشہ کہ اگر امام تقیہ یا نسبتہ حدیث
تو لاتی کی نماز تو ت جاتی ہو اور اگر نماز ہی ہے وضو ہو گیا اپنے رکوع یا مسجد میں
توضو کر کے نماز سابق پر بنا کرے اور بنا میں اس رکوع یا مسجد کو پھر کرے
بسیں چندت ہو لیکن وضو ٹوٹنے کے بعد اگر رکوع کو اور کرنے کے ارادے سے
سرٹھایا ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی پس اگر رکوع یا مسجد میں بیٹے وضو ہو گیا پس سر
اٹھایا صحیح یا تکبیر کرتا ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی اور مجدد اٹھنا بیٹے یا تکبیر کے
یا بی نیت لو کے متسد نماز نہیں اور اگر اپنے رکوع یا مسجد میں یاد کیا کہ ایک
سی نماز کا یا تلاوت کا ترک ہوا ہو اور رکوع سے بدون سرٹھانے کبھی کبھار
یا مسجد سے سرٹھایا اور چھوٹے ہوئے مسجد کو یاد کر کے کر لیا تو تحب ہو کر اس رکوع
اور مسجد کو دوبارہ کرے جس میں یاد کیا تھا اور مسجد سہو کرے اور اگر چھوٹے ہوئے
مسجد کو تاخیر کرے آخر نماز تک تو صرف اسی مسجد کو قضا کرے اور مسجد سہو کرے
اور اگر کوئی شخص صرف ایک مقتدی کا امام ہو پھر امام بیٹے چند روز کے مسجد سے
یا مسجد سے تین ہوگا مقتدی واسطہ امامت کے بدون نیت کے اگر صلا حیت
امامت کی رخصت ہو اور اگر مسجد سے خارج ہو گا تو وہ اپنی امامت پر قائم رہیگا
مقتدی امام نہ ہو جائیگا اور اگر مقتدی میں صلا حیت امامت کی نہوگی مثلاً
مقتدی اثرہ ہدایتا تو اس مقتدی کی نماز ٹوٹ جائیگی بالاتفاق اور امام کی
نماز نہ ٹوٹے گی صحیح تر قول کے بموجب اگر امام نے اسکا تشہد اخیر کے پہلے خاتم کیا ہو
وہ کر لیا تو امام اور خلیفہ دونوں کی نماز باطل ہوگی بالاتفاق اور اگر قعدہ میں تشہد
بعد خلیفہ کر لیا تو امام کی نماز ٹوٹے گی اور اگر ایک شخص دوسرا امام ہو اور دونوں

بے قصد ہو گئے اور سجدہ سے نجات کر گئے تو امام کی نماز پوری ہو جاتی تاہم پیرا کہ اسے پڑھنے کی نماز ٹوٹ جائیگی اور اگر نماز کی کوئی کمی ہوئی تو اس کے برعکس شک تو تھا کہ نماز پوری ہو کر کے بنا کر نماز پڑھ کر

باب ان امور کے بیان میں جو نماز کو ٹوٹے ہیں اور جو مکروہ ہیں توڑنا ہی نماز کو آواز ظاہر کر کے کلام کرنا مطلقاً تقدیر شدہ بیٹھنے کے قبل کلام اگرچہ سونے کی حالت میں کیا ہو بھی مختار ہو یا سنان سے یعنی نماز میں اپنا ہونا بھول گیا ہو یا جاہل ہو یعنی اس کو معلوم نہ تھا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہو یا خطا سے یعنی چونکہ کلام کیا ہو یعنی قصد قرات یا ذکر کا تھا بجائے اس کے کلام صادر ہو یا اگر ایسا ہی اُس سے کسی نے بھی کلام کر لیا ہو تو تقدیر شدہ بیٹھنے کے قبل اور کلام تلفظ کرنا ہی صحیح و حرفون کا یا اُس ایک حرف کا جس سے مطلب سمجھا جا سکا معنی حفاظت کر اور فی بمعنی بچاؤ اور بے معنی کا ہونا کلام میں خلل نہیں پس مفسد نماز نہیں مگر مکروہ ہے اور کلام درستہ اور سہو سے کرنا کیساں ہو پہلے بیٹھنے مقدّر التشریع کے کیونکہ یہ قصود کے مطلقاً مفسد نہیں اور کسی آدمی پر سہو بھی تخمینت کا سلام کرنا گو لفظ علیکم صحابہ و دیگر کوئی شخص موجود نہ تھا اور کیا مثلاً فقہ اول میں نماز تمام ہونے کے مکان سے تو سہو مفسد نماز نہیں مگر مفسد ہے لیکن نماز حجازہ میں سہو اسلام کو مضاف ہے اور سلام کا زبان سے جواب دینا گو سہو ہو تو زمین توڑنا نماز کو ہاتھ سے سلام کا جواب دینا بلکہ مکروہ و مذہب تقدیر بان اگر مصافحہ کرے سلام کی نیت سے تو فقہانہ کہہ کر نماز ٹوٹ جاتی ہو غالباً اس وجہ سے کہ مصافحہ فعل کثیر ہو اور جس چیز سے نماز ہی نے قصد کیا ہو جو اب دینے کا قصد کیا جائے اُس سے خطاب کا وہ مفسد نماز ہو اور کھجکا نا اگر

دو حرف یا زیادہ پیدا ہوں اور عرض صحیح ہو اور بدون حروف کے بے حذر مکر وہ جو
 پس اگر اپنی آواز کی درستی کے لیے کھکا دے یا اس لیے کہ امام کو ہدایت ہو جائے کہ
 سنا فی کو چھوڑ کے صواب اختیار کرے یا کھکا نے سے یہ تزلزلنا منظور ہو کہ میں
 نماز میں ہوں تو ان صورتوں میں نہ فساد ہو نہ کراہت نہ یہ سب صحیح ہیں اور وہ عا کرفی
 جو قرآن و سنت میں نہ ہو اور خلوق سے طلب کرنا محال نہ ہو اور یہ مسئلہ غسل صفت
 نماز میں مذکور ہوا اور نہ بیعت یا دروین یا درود ضبط ہو سکنے کے بلند آواز سے
 اے یا تمیماؤں یا تلف کرنا یا حروف آمیز آواز سے رونامگر جو شخص اپنے نفس کو آہ
 کرنے سے نہیں روک سکتا اس کے لیے مسند نہیں اور سبب کربت یا درود کے
 آہ وغیرہ مسند نہیں اور اپنے امام کے سوا اور شخص کو تعلیم کے قصد یا کرمترجمی
 فتح یعنی القمہ دینا اور اپنے مستدی کے سوا اور کسی کا القمہ تعلیم کے قصد سے
 ویاموالینا لکن اپنے امام کو القمہ دینا مسند نماز نہیں مطلقاً یعنی نہ جیسے ولے کی
 نماز کا مفسد ہو نہ لینے ولے کی نماز کا ہر حال میں با آن مگر کسی نماز پڑھنے والے سے
 القمہ کو مقتدی سے سن کر اپنے امام کو بتایا اور امام نے اسے سلیمان تو سبکی نماز
 ٹوٹ جائیگا اور القمہ دینے والا مقتدی نیت ہلانے کی کرسے قرات کی نیت نہ کرے
 اور مقتدی کے حق میں فوراً القمہ دینا مکر وہ ہو بلکہ توقف کرے تاکہ امام دوبارہ چڑھے
 خود محال اسی طرح امام کے حق میں مکر وہ جو قرات میں اتنا زکنا اور ا لجمنا
 کہ مقتدی کو بتانا ہی پڑے بلکہ اسکو چاہیے کہ تشابہ کو چھوڑ کر دوسری آیہ
 پڑھنے لگے جسکے الفاظ سے معنی نہ بڑھتے ہوں یا دوسری سورہ شروع کرے
 یا اگر قرات بقدر جب پڑھ چکا ہو تو رکوع کرے اور مکتوب کو دیکھ کے قرآن کی

ایک آیت یعنی مفسد نماز ہو جائے کہ اس طرح پڑھنا تعلیم ہو گیا قرآن سکھانا جائز اور
نماز سے کھٹا ہو اور تعلیم تعلیم نماز کی مفسد ہو لیکن اگر حافظ ہو اسکا جسکو دیکھ
بدون مکتوب اٹھائے پڑھا تو نماز کا مفسد نہ ہوگا اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف
اور امام محمد کے نزدیک اس کے پڑھنا جائز ہو کر اہل بیت کے ساتھ بسبب مشابہت
اہل کتاب کے کہ وہ بھی نماز میں تورات اور انجیل دیکھ کے پڑھتے ہیں یعنی اگر نماز
تشبیہ کا کریگا تو کر اہل بیت ہوگی کیونکہ مشابہ ہونا اہل کتاب سے بخیرین مکر وہین
مثلاً کھانا اور پینا اور دوسری ضروریات بدنی مسلمان اور اہل کتاب میں یکساں ہیں
تو مشابہت سے کچھ حرج نہیں بلکہ ٹہری بات میں اور اس چیز میں مشابہت مکر وہ
جس سے قصد مشابہ ہو نیک کیا جائے اور بھوکھی کوئی چیز شہد کے باہر کی لیکے
کھانی اگرچہ بقدر تل کے ہو اور کھانی یا پی چیز کا فضلیہ ہوتی ہیں باقی ہوا ہے کھانا پینا
اگر بقدر چنے کے ہو اور اس سے کم مفسد نہیں بشرطیکہ نہ چبائے اسے نگل جائے
اور پورے میں باچرانا لیکن کسی چیز کا صرف مفسد نماز نہیں اور وہ عمل کثیر کرنا
جو اعمال نماز سے نہاد رہنا اسکی اصلاح کے لیے ہوا ورنہ کوئی غدر ہو اور عمل کثیر کی
تعلیف میں صحیح تر قول یہ ہے کہ اسکا کرنے والا دیکھنے والے کی نظر میں ظن غالب
معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھتا پس رکوع کرتے کے وقت اور اس سے سر اٹھانے کے
وقت اور وقت ہاتھ باندھنے کے تیسری رکعت کے لیے رفع یدین یعنی دونوں ہاتھوں کا
اٹھانا مفسد نماز نہیں مذہب قوی کے بموجب اور روایت فساد و حال ہیرو است
اور روایت کے بلکہ متفقین لکھتے ہیں کہ رفع یدین سنت غیر مکرہ ہے ثواب پاویگا
کرنے والا اسکا موافق اپنے کیے کے اور ملاست نہ کیا جاوے گا ترک کرنے والا اسکا

اسی لیے رفع یدین کرنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں اسکو محقق حنفیہ نے رد کیا اور
 جیسے کہ قریب اوپر گزارا اور مقتدی کی قرات سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن مکروہ ہوگی
 اور نماز صحیح ہوگی صحیح تر قول میں درمختار کے قرات کے احکام میں مذکور ہے اور ایک
 مسجد میں کئی متعدد جماعتوں میں اگر پہلی جماعت مثلاً شافعی کی ہو تو دوسری کی اقتدار
 فصل ہو ملک تاخیر مکروہ ہو کیونکہ تکرار جماعت ایک مسجد میں مکروہ ہے ہمارے نزدیک اس قول
 معنی پیر کر حجب ہو جماعت اولی غیر اہل اُس مسجد کے یا ادا کی جائے جماعت بڑھ کر ہر ایک
 تہب کر سکتا نہیں اور حالت جماعت شافعی میں مثلاً شغل کرنا نماز مستنون کے ساتھ
 انتظار میں مثلاً حنفی کے ممنوع اور اسکے لیے بیٹھا رہنا مکروہ ہے اور بے غلبہ کی
 طرف سے سینہ پھیرنا پس اگر نمازی نے اپنا بے وضو ہونا گمان کر کے قبلہ کی طرف سے
 سینہ پھیرا پھر چاٹا کہ حادث نہیں ہو پس اگر یہ علم مسجد سے نکلنے کے پیشتر ہو تو نماز
 نہ ٹوٹتی و اگر بعد نکلنے کے ہوگا تو ٹوٹ جائیگی بسبب اختلاف ہو جانے مکان نماز کے
 اور مقتدی سے اور ضحاک یعنی اُس مہلت سے کہ دوسرا صرف آپ سنے کوئی نماز ہو
 ٹوٹ جاتی ہو لیکن نابالغ کی صرف رکوع والی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اگر نمازی نے
 کسی فرض کو ترک کیا مثلاً اُسکی برہنگی بقدر ریح عضو کے کہ نہ اسکی منع کرنے والی
 کھل گئی پس اگر حقیقت میں اُس نے اس حال میں کوئی رکن ادا کر لیا تب تو ابی یوسف
 اور محمد کے نزدیک نماز ٹوٹ جائیگی و اگر ادا نہیں کیا مگر اس حالت میں یہ مقتدی و عائد گزارا
 کہ ادا کر سکتا تھا تو ابی یوسف کے نزدیک نماز ٹوٹ جائیگی یہی مختار ہے و اگر جس چیز کے
 شیخ کی تجاوت اوپر کی جانب مہلت نہ کرے اسکے اوپر نماز درست ہے اور مقتدی ہی
 نماز پڑھنی بالکل سوزن کار دوسرے کپڑے پر جسکا استرخش میں اختلاف بدلتا ہے

یا اگر دنیا ہو اور ہرے کپڑے کے اور حجاب پہنچے ہوئے کپڑے کے تجااست پر لگ کر یو
یا رنگ تجااست کا معلوم نہ ہو اور اگر نمازی قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے بقدر ایک رکن کے
چلا چھوٹا بقدر ایک رکن کے پھر چلا اور پھر اسی قدر اور اسی طرح چلا گیا تو نماز نہ ٹوٹے گی
اگر وہ بہت دفعہ چلا اور پھر وہاں تک کہ مکان مختلف ہو گا یعنی اگر مسجد سے اور
محلہ میں صفوں سے باہر نہ ہو گا و اگر باہر ہو گیا تو ٹوٹ جائیگی جیسے ایک ہی قہرین
بقدر دو صفوں کے چلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور حالت جو ادین بہت چلتا اور
جگہ مختلف ہو جانے سے بھی نماز نہیں ٹوٹی اور مرتبہ ہو جانے سے یعنی نیت یا مقنا
کھڑے سے اور مرجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے پس اگر بعد قعدہ اخیر کے کھڑے ہو گیا
تو نماز مقتدیوں کی بالکل ہو گئی سرفرو سے پڑھی جائے اور عمل مفسدین نمازی کا
انتہا پر موزاشرط نہیں مثلاً عورت نماز پڑھتی ہے اور مرد نے اسکو شہوت سے چھو
ایہ دن شہوت کے بوسہ دیا تو بسبب پاسے جلتے دوائی جماع کے عورت کے
ساتھ نماز ٹوٹ جائیگی و اگر مرد نماز پڑھتا ہے اور عورت نے بوسہ دیا تو عورت قائل
جماع کی نہیں ہے اسکی طرف سے دوائی جماع کا پایا جانا داخل جماع نہیں جب تک مرد کو
شہوت نہ ہو اور یہ حدت مفسد نماز جو اگر عہد ہو تو مفسد نماز ہو کسی رکن کو چھوڑنا
بدون اذ کے مثلاً ایک سجدہ چھوڑ دیا اور سلام پھیرے تک اسکو ادا نہ کیا اور عہد
نماز ہو چھوڑنا کسی شریک بدون عذر کے اور مفسد نماز ہو پہلے کر لینا مقتدی کا کسی
رکن کو جس میں اسکا امام شریک نہ ہو مثلاً اگر مقتدی نے امام سے پیشتر رکوع کیا
اور امام کے رکوع سے پیشتر اپنا سر اٹھا لیا اور پھر اس رکوع کو امام کے ساتھ پڑھ لیا
دوبارہ نہ کیا تو مقتدی کی نماز ہو گئی اور اگر مبعوق اپنی نماز فاسدہ اور کرتے کو کھڑے ہو گیا

تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو امام کی سجدہ منہ میں متابعیت کرنی ضروری
 وگرنہ سجدہ کر لیا تو اقتدا کرنی مفسد نماز ہو اور مفسد نماز ہو دوبارہ نہ کرنا نماز میں کا قحود
 اخیرہ کو بعد ادا کرنے سجدہ بلی یعنی بھولا ہو اسی یہ نماز یا سجدہ تراوت کے بعد کیا گیا ہو
 بعد قحود کے اور دوبارہ نہ کرنا نماز کا اس رکعت کو جسکو سوئے کی حالت میں در کیا
 اور قرآن کو عذر غلط پڑھنا مفسد نماز ہے اگر معنی بدل جائیں وگرنہ معنی نہ بد لین
 یا لبہ اخفیہ از زبان سے نکلا جائے یا تمیز حر و قوت کو نہ جانتا ہو تو مفسد نماز نہیں گو
 معنی بدل جائیں اور مفسد نماز نہیں دیکھنا نماز کی کالکھی ہوئی چیز کو اور سمجھنا گویا
 سمجھا ہو ہر چیز پر اس سجدہ نہ کر دے اور نہیں پتہ نماز کو نماز کے سامنے گذرنا
 کسی گذرنے والے کا صحیح تر قول میں اگرچہ عورت ہو یا کتا جنگل میں یا بیڑی مسجد میں
 نماز کی جاسے قیام سے اُس پر گہکے میں ہرمان تکبہ شروع کے ساتھ پڑھنے کا
 حالت میں گزرنے والا نظر پڑے اور مفسد نماز نہیں گذرنا گذرنے والے کا سامنے
 نماز کے اُسکی جاسے قیام سے چاروں طرف کی دیوار تک گھبریں اور چھوٹی مسجد میں
 کہ گھبراو چھوٹی مسجد میں ایک مکان کے ہوا اسی سبب سے اس کے اندر امام اور
 مقبذ یوں میں مقدار دو صفوں کے فاصلہ ہونا مانع اقتدا نہیں اور جنگل اور
 بیڑی میں اس قدر فاصلہ اقتدا کا مانع ہوتا ہے اور مفسد نماز نہیں گذرنا گذرنے
 والے کا وکان کے نیچے نماز کے سامنے جبکہ وہ وکان پر نماز پڑھتا ہو بشرط
 برابر آجائے بعض اعضا گذرنے والے کے بعض اعضاء نماز سے اور یہی حکم
 نہ ٹوٹنے نماز کا ہر چھپتا اور تخت اور ہوا نیچے کا جسکی بندی گذرنے والے کے
 قدم سے کم ہو اور قول ضعیف یہ ہو کہ قدر تترے یعنی ایک ہاتھ سے کم ہو جیسا

غیر الاذکار میں ہوا اور سحر الرائق میں اس قول ضعیف کو ملاحظہ کیا ہو تو جیسے کہ اگر اس
 سترہ کا اعتبار ہو تا تو سوار کا ٹکنا نمازی کے سامنے مکروہ ہو تا کہ یہ تو غالباً ہاتھ سے
 اونچا ہی ہوتا ہو اور دوسری طرف رکتہ ہوتے ہوئے گزرنے والا گناہ گار ہو تا اگر
 گزرنے پر دون سترہ کے اگرچہ وہ سترہ ایسا ہو کہ سجدہ کرنے کے وقت بہت جاتا ہو
 اور قیام کے وقت پھر سترہ ہو جاتا ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہو کہ اگر اعتبار سترہ کا
 قیام کی حالت میں ہوا اور اگر صفت میں کوئی جگہ خالی ہو تو نماز میں آنے والے کو جائز ہو کہ جس
 شخص نے اس جگہ کو بند نہیں کیا اس کا گردن کو چپا انگ کے چلا جائے کیونکہ اس نے
 اپنی عزت آپ کھودی تو خبردار ہو جائیگی اس کے سامنے گزرنے والا گناہ نہیں شامی نے کہا
 کہ اگر ایک شخص نمازی کے سامنے گزرا چاہتا ہو اور اس کے ساتھ کوئی چیز قابل
 سترہ کے ہو تو اس کو نمازی کے سامنے رکھ دے اور دوسری طرف جگہ کے اس کو
 اٹھائے اور اگر وہ شخص ہوں تو ایک نمازی کے سامنے کھڑا ہو جائے دوسرا
 اس کی آڑ سے ٹکل جائے پھر اسی طرح کرین ہر لوگ بھی اور اگر سوار اترے دابہ کو
 سترہ کر کے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہو گا پس ایک طرف سے نمازی کے سامنے کھڑا ہو جانا
 یا ہاتھ بڑھ کے اس کے سامنے سے چیز اٹھا لینا موجب گناہ نہیں اور نصب کرے
 سترہ کو امام بطلوہ پر احتجاج کے اور اسی طرح تنہا نماز پڑھنے والا جگہ اور بری مسجد میں
 نصب کرے سترہ مقدار ایک ہاتھ کے یعنی مین اور بیوٹائی کا کچھ اتنا نہیں مقابل
 ایک ابرو کے اور دلہنے ابرو کے مقابل نصب کرنا بہتر ہو اور فاصلہ درمیان نمازی
 اور سترہ کے تین ہاتھ سے زیادہ ہو اور کفایت نہیں کرتا کہ دنیا سترہ کا زمین پر اور
 نہ کافی ہو خط کھینچنا بجائے سترہ کے اور بعض فقہاء نے کہا کہ اگر سترہ پاس ہو تو خط کھینچنا

کافی ہو پس خطا کھینچے طول میں یعنی سیدھا او بیچ میں نہ کما کر مثل حجاب کے یعنی بشکل
 امکان کھینچے فتح القدر میں در صورت ہوئے مسترق کے خطا کھینچے پر یقین کیا ہو اور کہا ہو
 کہ اتباع سنت بہر حال بہتر ہو مگر اوہ اسکے خطا کچھ نہ کچھ نظر آتا ہو تو کافی ہوگا اور یہ فعل
 امام محمد سے مروی ہو اس سے یہ حکم تھا کہ اگر کتاب یا کپڑا اپنے سامنے رکھ دیکھتا تب بھی
 سترہ ہو جائیگا اور اگر نماز ہی کے آگے سترہ ہو یا ہو لیکن وہ سترہ کے اندر گذرنا ہو تو
 سبحان اللہ کہنے یا پکار کے پڑھنے سے یا ہاتھ یا انگلیاں سر کے اشارے سے ہٹانے کے لیے
 آگاہ کر دینے کی رخصت ہو اور سبحان اللہ اور اشارہ دونوں کو جمع کرنا مکروہ و آو عورت
 گذر نہ والے کے ہٹانے کے لیے دلہنہ ہاتھ کی انگلیوں کے باطن کو بائیں کی پشت پر
 مارے اور اگر مرد نے بائیں ہاتھ کی پشت پر دایا ہاتھ مارا یا عورت نے سبحان اللہ کہنا
 تو غارتہ ٹوٹتی لیکن دونوں نے طریق مسنون کو ترک کیا اور کافی ہو سترہ امام کا
 کل مقتدیوں کے لیے فصل مکرر و ہات نماز کے بدو ن عذر کے دو ٹپا یا مال
 یا اور کوئی کپڑا یا بدن معمولی پہننے کے قبایر یا دونوں شانوں پر ڈال کے لٹکانا
 پس اگر ایک شانہ پر سے لٹکانے یا عذر ہو تو مکروہ نہیں اور آستین چڑھانے کے یا دامن
 اٹھانے نماز پڑھنی اور آستین چڑھانے نماز شروع کرنے میں یہ صورت بھی داخل ہے
 کہ آستین اور کام کے لیے چڑھائی تھی اور رکعت ٹٹنے کے لیے جلد ہی میں اتار لی
 جماعت میں شریک ہو گیا تو فصل یہ ہے کہ فصل قلیل سے آستین نماز کے اندر
 اتارے اور بے فائدہ جسم یا کپڑے سے عجب کرنا اگر فصل قلیل ہو اور قمیص کے
 ہونے ہوئے صرف پیاجامہ پہن کے نماز پڑھنی اور دوسرے کپڑے ہونے ہوئے
 ان کپڑوں کو پہن کے نماز پڑھنی جسکو پہن کر دو سروں کے پاس نہ جاوے اور سبب

کافی ہو پس خطا کھینچے طول میں یعنی سیدھا او بیچ میں نہ کما کر مثل حجاب کے یعنی بشکل
 امکان کھینچے فتح القدر میں در صورت ہوئے مسترق کے خطا کھینچے پر یقین کیا ہو اور کہا ہو
 کہ اتباع سنت بہر حال بہتر ہو مگر اوہ اسکے خطا کچھ نہ کچھ نظر آتا ہو تو کافی ہوگا اور یہ فعل
 امام محمد سے مروی ہو اس سے یہ حکم تھا کہ اگر کتاب یا کپڑا اپنے سامنے رکھ دیکھتا تب بھی
 سترہ ہو جائیگا اور اگر نماز ہی کے آگے سترہ ہو یا ہو لیکن وہ سترہ کے اندر گذرنا ہو تو
 سبحان اللہ کہنے یا پکار کے پڑھنے سے یا ہاتھ یا انگلیاں سر کے اشارے سے ہٹانے کے لیے
 آگاہ کر دینے کی رخصت ہو اور سبحان اللہ اور اشارہ دونوں کو جمع کرنا مکروہ و آو عورت
 گذر نہ والے کے ہٹانے کے لیے دلہنہ ہاتھ کی انگلیوں کے باطن کو بائیں کی پشت پر
 مارے اور اگر مرد نے بائیں ہاتھ کی پشت پر دایا ہاتھ مارا یا عورت نے سبحان اللہ کہنا
 تو غارتہ ٹوٹتی لیکن دونوں نے طریق مسنون کو ترک کیا اور کافی ہو سترہ امام کا
 کل مقتدیوں کے لیے فصل مکرر و ہات نماز کے بدو ن عذر کے دو ٹپا یا مال
 یا اور کوئی کپڑا یا بدن معمولی پہننے کے قبایر یا دونوں شانوں پر ڈال کے لٹکانا
 پس اگر ایک شانہ پر سے لٹکانے یا عذر ہو تو مکروہ نہیں اور آستین چڑھانے کے یا دامن
 اٹھانے نماز پڑھنی اور آستین چڑھانے نماز شروع کرنے میں یہ صورت بھی داخل ہے
 کہ آستین اور کام کے لیے چڑھائی تھی اور رکعت ٹٹنے کے لیے جلد ہی میں اتار لی
 جماعت میں شریک ہو گیا تو فصل یہ ہے کہ فصل قلیل سے آستین نماز کے اندر
 اتارے اور بے فائدہ جسم یا کپڑے سے عجب کرنا اگر فصل قلیل ہو اور قمیص کے
 ہونے ہوئے صرف پیاجامہ پہن کے نماز پڑھنی اور دوسرے کپڑے ہونے ہوئے
 ان کپڑوں کو پہن کے نماز پڑھنی جسکو پہن کر دو سروں کے پاس نہ جاوے اور سبب

ستی یا گرمی کے سبب زمینہ نما پڑھنی اور کچھ مذاقہ نہیں کر سکتے کی انکسائی کے لیے
 اور اگر عام سیاہی تو پی کر جائے تو عادیہ اسکا فصل ہو اگر بادشہ کی یا سہل کشیر کی حاجت ہو
 مگر جس صورت میں کہ اعتیاج ہو پڑھنے یا سہل کشیر کی تو اسکا فصل نہیں اور مرکز
 اپنے بال اس طرح باندھ کے نما پڑھنی کہ سجدہ میں زمین پر نہ کریں اور بے غہر جلد کی ریت
 صرف چہرہ پیرا اور بے حاجت دوسری طرف فتلا دیکھنا خدا تعالیٰ ہو اور نیازی کا
 بیٹھنا مثل گتے کے یعنی دونوں سرین پڑھنا اور زانووں کو کھڑا کر کے دونوں کھٹکے
 چھاتی سے لگانا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا مکروہ تہری ہو اور دونوں پانوں کو
 کہہ کاٹکی اٹریوں پڑھنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا جو کہ مخالف شریعت ہے نہ تو کچھ
 مکروہ تہری ہو اور بول و براہ کے یا دونوں میں سے ایک کے یا ہوا کے ضبط کر کے
 ساتھ نماز پڑھنی اور ایک مرتبہ ہی سجدہ گاہ سے کنکریاں تالنی مکروہ تہری ہے کہ یہ جائز
 اور اسکا ترک ادلی ہو وگرنہ واجب کے پیشانی زمین پر رکھنی ممکن نہ ہو تو
 ایک بار سے زیادہ بھی جائز ہو اور عذر جمالی یعنی گونا گویا زمین ہو اور آنکھیں بند کر لی مگر
 کمال خشوع کے لیے مکروہ نہیں اور امام کو دونوں قدم بے عذر محراب میں رکھ کے
 کھڑے ہونا اور اگر قوم سچی میں اور ظاہر الروایہ یہ کہ امام مقتدر ملت ہی پر کھڑا ہو جائے
 اور قوم میں جدائی ہو جائے تو مکروہ تحریمی ہو وگرنہ مقتدری بلند ہی پر اور امام سچی میں
 کھڑا ہو تو مکروہ تہری ہی ہے یہ بھی ظاہر الروایہ ہو اور صحیح ترین لیکن دونوں صورتوں میں
 اگر قدر ہو یا چند مقتدری امام کے ساتھ کھڑے ہوں تو منسلق نہیں صحیح تر قول میں
 ہوتا مقتدری کو بلند ہی پر کھڑا ہونا مکروہ لیکن تبلیغ کے لیے منسلق نہیں اور
 جماعت کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہو وگرنہ صف میں داخل ہونے کی جگہ

بنائے تو رکوع نماز دوسرے کے کٹنے کا انتظار کرے اگر کوئی نہ کہے تو جس مقتدی
 گمان اس مسئلہ کے جلنے کا ہو اسکو کہیں لے لو کر جانے کہ سبب غلبہ جہل اس زمانہ کے
 وہابی نماز توڑ چکا تو امام کے محاذی میں بھیچے تنہا ہی کھڑا ہونا اولیٰ ہوا و مکر وہ تحریری
 انگلیان چپکائی اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں لپیٹ لیا
 یا تو اب نماز میں یعنی اگرچہ حالت انتظار نماز میں ہو یا جانے والا انسان کی طرف سے مکر وہ نہین
 نماز تو ان نماز کے باہر سبب کسی حاجت کے اور ہاتھ کو لیے پر رکھنا مکر وہ تحریری ہو
 اور نماز کے باہر مکر وہ تحریری ہوا و بدرون عذر کے چار دانہ بیٹھنا و گر نماز میں نہ تو
 مکر وہ نہین اور سجدہ میں مردوں کو کہنوں سے انگلیوں کے سر تک ہاتھ بچانے
 اور ہاتھ یا سر سے سلام کا جواب دینا اور کچھ مضائقہ نہین نمازی کے جواب نہین
 اپنے سر اور ہاتھ سے مثلاً کسی نے نمازی سے پوچھا کہ تھے کتنی رکعتیں پڑھیں اور
 اسے ہاتھ سے دور کھٹوں کا اشارہ کر دیا اگر لفظ مضائقہ نہین سے اشارہ ہوا کہ مکر وہ
 قریبی ہوا اور اگر کسی نے نمازی سے کہا کہ آگے بڑھو آگے بڑھ گیا یا کوئی شخص
 صفوں میں داخل ہوا اور نمازی نے اسے فوراً جگہ دی تو اسکا حکم اب استین
 گذر اور کوئی چیز نہین رکھنی مکر وہ ہو و اگر قرات مسنون کی مانع ہو تو مفسد ہوا
 انگلیاں پے شعلہ کے سامنے نماز پڑھنی اور مکر وہ تحریری ہونا پڑھنا نمازی کا کسی آدمی کے
 منہ کی طرف جیسے مکر وہ ہو منہ کرنا نمازی کی طرف پس اگر منہ کرنا نمازی کی طرف سے
 ہو گا تو اگر بہت افسردگی ورنہ اس شخص پر جو نمازی کی طرف منہ کر گیا کو منہ کرنے والا
 دور ہوا اور نمازی میں اور اس میں کوئی آئینہ ہو اگر ہو گا تو اگر بہت نہین مثلاً نمازی کا منہ
 دوسرے کے منہ کی طرف ہو مکر وہ و نون کے درمیان میں ایک اور شخص جو کسی پشت

نمازی کی طرف ہو اور مکر وہ نہیں نماز پڑھنی کسی کی پشت کی طرف وہ جیسے ہوا یا سر
 باتین کرتا ہو مگر جس صورت میں کہ اس کی باتوں سے خوف بہک جانے کا ہو تو البتہ مکر وہ ہو
 اور تصویر کی روح کی دونوں یا نون کے نیچے کے سوا اور پٹھانے کی جگہ کے سوا ہے
 جہاں ہو وہاں نماز پڑھنی اور اگر تصویر نمازی کے نیچے ہو تو بھی نماز پڑھ کر اہمیت ہو
 بشرطیکہ وہ تصویر اُن احضار کے ساتھ ہو کہ بے شک زندگی محال ہو اور اسی بری ہو
 کہ اگر زمین پر ہو تو حالت قیام میں تھیں سل کے ساتھ اس کے عند معلوم ہوں اگر وہ نہیں
 نماز اس نیچے کی جگہ پر یعنی اس فرش چتر میں تصویریں ہوں بشرطیکہ تصویروں پر
 سجدہ نہ کرے بسبب اسوجہ کے کہ فرش پر تصویر کا ہونا اس کی ذلت کا باعث ہے
 اور چادر کو سر سے پانوں تک اس طرح لپیٹنا مکر وہ ہے کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ بھجے
 مکر وہ ہے دو پتہ یا گری سر سے باندھنا اس طرح کہ چہرے سے سر کھلا رہے اور دونوں مکر وہ
 تحریری ہوں اور قماٹا باندھنا مکر وہ تحریری ہے اس طرح کہ ناک اور منہ ڈھک جاوے
 کیونکہ آتش پرست آگ کی عبادت کے وقت ایسا ہی کرتے ہیں اور زور کی ان کے
 ساتھ ریخت نکالنے کا حکم مثل کھنکھانے کے ہوا اور اس کی تفصیل گندہ کی اور مطلق
 نماز میں انگلیوں سے یا ہاتھ میں شجریہ کی تسبیح وغیرہ شمار کرنا مکر وہ تحریری ہے لیکن حفظ
 قایم کے ساتھ یا انگلیوں کے سر یا کے شمار کرنا مکر وہ نہیں اور پتہ کو اوپر سانپ کو
 نماز میں قتل کرنا مکر وہ نہیں لیکن جسمیں علامت جن کی ہو اسے شمارنا اولیٰ ہو اگر اس کی
 طرف سے ضرر ہو پونچھنے کا وہ مہم نہ ہو لیکن جلی نے تصبیح نماز کے فاسد ہونے کی کی بود و بھار
 عمل کثیر کے اور قصد کچھینکنا اور بے ندر فعل قلیل کرنا اس کی حد یہ ہے کہ دیکھنے والا زور کرے
 کہ کام کرنے والا نماز میں ہی یا نہیں اور ترک سنت سو کہ وہ کا عجب نہیں کہ مکر وہ تحریری ہو

اور ترک سنت انبیہ ہو کہ کاکر وہ تشریفی ہو اور ترک استحب کا خلاف اولیٰ ہو اور خلاف اولیٰ عام تر ہو پس کل مکروہ تشریفی خلاف اولیٰ ہو اور خلاف اولیٰ مکروہ تشریفی نہیں اور بدو حاجت نماز میں سجدہ کو اٹھا لینا اور حفاظت کرنے والا دوسرا شخص نہ ہو تو مکروہ نہیں اور سوئے زمین اور اس کے سولے عرصہ کعبہ کی طرف ایک پائون بھی پھیلانا بدوین عند الوہ ہو کہ مکروہ تشریفی ہو اور مکروہ و قفل لگانا مسجد کے دروازہ میں مگر اسباب کے خوف سے لگا دیا جائے کہ وہ نہ ہمیشہ پر فتویٰ ہو اور خوف متاع کی صورت میں بھی اوقات نماز میں نہ کرنا مکروہ ہو گا اور مکروہ جو صحت کرنی مسجد کی چھت پر اور بول و برا کرنا ایسی ہے کہ وہ مسجد پر تحت التری سے آسمان کے سطح تک آدرا اگر مسجد کو راستہ بنانے کے چلنے کی عادت کریگا تو فاسق ہو جائیگا اگر مکروہ مسجد پر ہے کہ اندر لیجانا نجاست کا اور اس میں تشریف عموماً مسجد پر کھانا دینا یا زمین چرنا و روشن کرنا نجس تیل سے اور زاسکی استسکار کرنی نجس گار سے سے آلودہ زمین پیشاب کرنا اور نہ قصد لینی اگرچہ کسی طرف میں پیشاب اور خون لیا جائے اور مکروہ تحریمی ہو داخل کرنا اگر کون اور مجنون کا مسجد میں جبکہ گمان ہو مسجد کے نجس کر دینے کا و اگر ایسا نہ ہو تو مکروہ تشریفی ہو اور مکروہ نہیں پیشاب مذکورہ یعنی جماع اور بول و برا زاس گھر کی چھت پر چھیننا یا پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہو بلکہ جو اس جگہ میں یہ چیزیں مکروہ نہیں ایسی ہے کہ وہ مسجد شرعی نہیں اور وہ مکان جو نماز بنا ریاعیہ کے لیے مقرر کیا جائے سو وہ مسجد ہو اور اقتدار دست ہونے کے حق میں اگرچہ صفوں میں جدائی ہو اور اقتدار جائز ہونے کے سولے دوسری چیزوں کے حق میں مسجد نہیں لیکن زمین بول اور برا ز اور جماع و دست نہ ہونا لائق ہو اگرچہ ہم مسجد مسجد کہیں کیونکہ بنا کرنے والے نے اس لیے نہیں بنوایا پس حلال ہو داخل ہونا

عید گاہ اور مکان جنازہ میں جنسب اور حائض کو جیسے حلال ہونا گوارا نہ ہو یا مسجد کے
 قوانین اور خانقاہ اور مدرسہ میں اور حضور کی اور بازاروں کی مسجدوں میں نہ سراج
 عام کی مساجد میں اور نماز مسجد و مکان پر چسکا اور مسجد کے کچھ میں بہتہ نہ ہو اور مسجد
 مدرسہ کی مسجد پر کچھ نہ نہیں منع کیے جاتے لوگ نہیں نماز سے اور اگر بند کر دیں تو ہونگی
 جماعت اُسکے اہل کی اور جس گھر کی مسجد میں نہ منع کیے جاتے ہوں لوگ نماز سے اگر وہ
 کھڑے یا ہو کر اگر اُسے بند کر دیں تو جماعت اُسکے اہل کی میں وہ مسجد جماعت پر ثابت ہو
 اُسکے لیے احکام مسجد کے حرمت میں اور دخول اور اگر وہ گھر یا سیانہ ہو کہ اگر اُسے بند کر دیں
 تو اُس گھر کے لوگ اُس میں جماعت تہذیب میں تو وہ مسجد جماعت نہیں ہو اگرچہ اور لوگ شہر
 نماز پڑھنے سے منع نہ کیے جائیں اور عرض کی مسجد سے وہ جو تہذیب مراد ہو جو عرض کے
 پاس بنا دیتے ہیں تاکہ جو کوئی نہ ہو کرے اور تہذیب اور غویا اور نماز پڑھنے اور بازار کی
 مسجد سے وہ جو تہذیب مراد ہو جو تہذیب بازار میں نماز کے لیے بنائیت میں تہذیب ہو اگر کوئی
 سرسبز میں ہو اگر کوئی میں عرض ان مکانوں کا حکم مسجد کا نہیں اور شرع عام کی
 مسجد میں جن میں جماعت معین نہیں گو وہ حکم میں مسجد کے میں مگر ان میں اعتکاف نہ کیا جائے
 اور مسجد کا ہم اور تہذیب کرنا اور اُس میں نماز اور جہاد سے منع کرنا حرام ہے اگرچہ وہ
 وہ اُسکی ملک میں یہاں تک کہ اگر کسی نے غضب کر لیا ستون اور لگایا اسکو اپنے
 مکان میں وہ قطع نہ ہو جاوے گا اُس سے حق اُسکے مالک کا چاہے تاوان میں
 قیمت ملے اور چاہے اُسے تہذیب کرے لیکن اگر مسجد میں وہ ستون لگایا تو وہ گڑھی
 جاوے گی اور پوچھے گئے ابو القاسم کہ اگر کوئی مسجد گراوے پھر اُس سے زیادہ حکم کرے
 کہ اگر دست نہیں مگر گرنے کا خوف ہو تو درست ہے اور اُس اہل محل میں کوئی اُسے گراوے

ساتھ نیت مذکور کے تو درست ہو اور اگر سچی چھوٹی ہو اور نمازی بہت اور بڑھانیں سکتے
 اسکا کوئی ایک شخص نے کہ یہ سچ مجھے دو کہ داخل کر لوں میں اسے اپنے گھر میں اور
 اسے غرض میں اور میں دو گا کہ کیا نیت کرے وہ تم سب کو دینا لائق نہیں مگر جبکہ
 انکی زمین میں مسجد بنالین اور اپنے مطلب سے فارغ ہو لیں تو وہ ماضی ائمہ نہیں
 اور فقہ میں ہے کہ جب مسجد بنے مسلمان بے پروا ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں جائے
 انہیں اور اگر دوسے خراب ہو جائے اسکی بستی تو امام ابی حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ
 تعالیٰ کے نزدیک پھر عذر دیا جاتی ہے وہ طرف ملک بانی اپنے کے اور بعد اسکی موت کے
 طرف ورثہ اس کے کے اور کہا امام ابی یوسف سے ہے کہ وہ ہمیشہ یہی کہتے تھے اسی اور
 یہ کہنا حضرت سید عالم علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مسجد بن کر واسطی تھا کہ وہ حقیقت میں
 مسجد بنی تھی مگر نہ نام کو تھی بلکہ نہ اسم نہ جویم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال نہم
 ہجرت صلح میان منع ہوئے تھے اسے مسجد کا اور اس کے جواز کا باسبب و ثمر اور
 نوافل جس کے بیان میں نماز و فرض جو عمل کے لیا سے اور واجب جو عقاد کی
 راہ سے اور سنت جو ثبوت کی راہ سے اور نماز و تراویح اور نماز عیدین اور سنن
 راتبہ کے شروع و ختم کے مانکر کافر کو یہ ضروریات دین سے جو اور خبر متواتر سے ثابت ہو
 لیکن ان کے واجب سے مانکر کافر نہیں کیونکہ یہ خبر واحد سے ثابت ہو گئی ہے جو چیز
 ضروریات دین سے نہیں اور خبر متواتر سے ثابت نہیں یا اسکی دلیل میں کسی طرح کا شبہ
 یا کوئی تاویل کر کے انکار کرنے والا کافر نہیں بخلاف ترک کے کہ اگر حق جان کے فسق
 یا کسل سے کیا تو گناہ گار ہو اور اگر خفیہ جان کے کیا تو کافر ہو اور اجماع کا منکر بھی کافر ہو
 اگر ضروریات دین سے ہو اور خبر متواتر سے ثابت ہو والا کافر نہیں اور جو ترکے و شکیں

یسات تکلی کہ خبر کفر نفس میں مسکایا وہ صاحب تریب کی نماز خبر کا توڑنے والا تو مثل سبک
 عکس کے یعنی اگر وتر میں یا اور ایسا کر کوئی نماز دہرے تو نماز توڑ جائیگی جو جب شریعت کے
 معنی جبکہ وقت تنگ نہ اور نماز قائمہ آسکے وہ نہ پڑھو گئی ہوں کہ ان سورتوں پر تنگ
 ساقط ہوجاتی ہو اور نماز وتر کی قضا کی جائے میں اور تیسرے کے اور سواریہ کے بے قدر
 درست نہ ہونے میں اتفاق ہو اور نماز تراویح رکعت و بی ہوئی پہلے دو گانہ کے ساتھ
 پس وہ تین رکعتیں پڑھنی ہیں ایک سلام سے اور چارویں رکعت کے ساتھ ایک رکعت کے
 یا ساتھ تین یا پانچ یا سات یا نو یا ستر گیارہ رکعات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو آخر ایک رکعت وتر ہوتی اور جسے تیرہ رکعت شمار کیا اس روایت میں نہایت
 سنت فجر بھی صحیحین میں وغیرہما اور سفر السعادت میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا تیسرا رکعت تیرہ رکعت سوئے سنت میں سے کہ پڑھتے فقہاء اگر اتفاق اسپر
 کہ ساتھ تین رکعات کے وتر ادا کرے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر
 وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک قعدہ آخر سے پڑھتے اور اس عورت میں جائز
 اختلاف میں مطابقت بھی ہوجاتی ہو اور کبھی اسے جواز بیان کے بعد قعدہ دن سے بھی
 پڑھتے اور پچ کے قعدہ میں اگر سلام پچھے اور گوا کے بعد کلام مقصد بھی کو
 پھر تیسری رکعت پڑھے تو بھی درست ہو جیسا کہ ابن عمر کہتے جلد ثانی میں رسول اللہ صلی
 لیکن وتر کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورہ یا تین آیتیں اختیارات سے اور تین
 سورتوں کا پڑھنا مستنون ہے بعد سورۃ فاتحہ کے رکعت اول میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری میں
 کافرون اور تیسری میں اخلاص پس بسبب ارادہ ہونے قنایہ کے بے طاہریت معین کر کے
 پڑھنا حسن و نیکو رکعت سوم میں بعد سورۃ اخلاص کے سورۃ فلق اور اس میں چھ جہاں ہونے

اور پچ کے قعدہ میں اگر سلام پچھے اور گوا کے بعد کلام مقصد بھی کو
 پھر تیسری رکعت پڑھے تو بھی درست ہو جیسا کہ ابن عمر کہتے جلد ثانی میں رسول اللہ صلی
 لیکن وتر کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورہ یا تین آیتیں اختیارات سے اور تین
 سورتوں کا پڑھنا مستنون ہے بعد سورۃ فاتحہ کے رکعت اول میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری میں
 کافرون اور تیسری میں اخلاص پس بسبب ارادہ ہونے قنایہ کے بے طاہریت معین کر کے
 پڑھنا حسن و نیکو رکعت سوم میں بعد سورۃ اخلاص کے سورۃ فلق اور اس میں چھ جہاں ہونے

انصبا انہیں کیا اور قبل غیر سے رکوع سے تکبیر کے اپنے دونوں ہاتھ کاٹیں تاکہ ٹھیک پڑے
 اور دعا کرے اور دعا سے مشہور پڑھنی سنت ہے وہ یہ **اللّٰهُمَّ اِنَّا كَسَبْنَا عَیْبَکَ**
وَلَسْتَ غَفُورٌ لَّکَ وَتَوُصُّ مِنْ بِکَ وَتَتَوَكَّلُ عَلَیْکَ وَتُلْغِیْ عَلَیْکَ السُّبُوحَ وَتُکَسِّرُ
وَلَا تُکْفِرُکَ وَتُخْلَعُ وَتُتْرَکُ مَنْ یُتْبِرُکَ لِلّٰهِ اَبَاکَ تَعْبُدُ وَلَکَ
تَصَلِّیْ وَتَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ تَسْعٰی وَتَخْشَدُ وَتَرْجُو رَحْمَتَکَ وَتَخْشٰی عَذَابَکَ
اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفْرِ اَلْفُحْشٰی اور حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں مروی ہے
اللّٰهُمَّ اَهْدِنِیْ اِلٰی مَنْ هَدٰیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ
وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَیْتَ وَ قِنِّیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَ لَا یُقْضٰی
عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یُذِلُّ مَنْ وَاٰیَاتُ تَبٰرَکَتْ سَرِّہٖ اَوْ لَعَالِیْتَ رَوٰی تَکِیْلَہٗ
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں چاہتے ہم
 روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قنوت کے کہہ کو کوئی بھی بہتر اس سے بالغ نہیں
 وغیرہ پس بہتر یہ ہے کہ پہلی دعا کے بعد اسے بھی پڑھے کہ لایا گیا کہ رسولؐ سے دعا کہ
 کوئی دعا موقت نہ کرے اور امام نووی نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو یہ
 جمع کی کہے مثلاً **اٰھدنا بحسبہ** یا بحسبہ فی کے اور رسولؐ اس کے اسی طرح اور فرمے جا
 کر کہ وہ کہے کہ اپنے نفس کو دعا میں خاص کر ناخبات ہو یہ سجدہ میں تشریف دین۔
 ظاہر جلیل آداب ہے اور میں شخص کو دعا قنوت نہ یاد ہو وہ کہے **رَبَّنَا اٰتِنَا**
فِی الدُّنْیَا حَسَنَہٗ وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَہٗ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین بار
اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَیْ اور حضورؐ نے کہا کہ یا تین بار یا کد پڑھے اور درود پڑھے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی پر فتویٰ ہے اور نسائی کی روایت میں ان الفاظ

دارد جو کہ علی اللہ علی السبیل اور تریکیوں کو کہ دے قنوت آہستہ پڑھ کر صحیح ترقول ہے
 بہر حال سلاطین علی امام ہو یا مقتدی یا کلیلہ الادب پڑھنا مشہور و مقنن ہے رمضان کے تریکیوں
 یا غیر شہر مسلمان کے کو صحیح و مقتدی اس شخص کا جو تریکیوں کے چاہنے والے کا مقتدی ہو چکے
 اس شخص کے جو تریکیوں کے مسنون ہوئے کا مقتدی ہو بشرطیکہ امام مینوں کے مقتدیوں کو ایک
 سلام سے پڑھ کر صحیح ترقول میں اور نیت دونوں کی تریکی پڑھنے کی ہو ورنہ کسی اختلاف کی
 وجہ سے نیت و ترک کرے و تریکیوں کی نیت نہ کرے اور عیدین میں بھی اسی اختلاف کی
 وجہ سے واجب کی نیت نہ کرے اور مقتدی بھی دے قنوت پڑھ کر تشریف کی قنوت اگر
 تریکیوں کے رہا قنوت پڑھنے میں اس کی متابعت کرے لیکن چونکہ نماز فجر میں قنوت کا چار
 مسنون ہو اس میں متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑے رہے اور اگر مجبولا ہو قنوت رکوع میں
 ادا کرے اور نہ رکوع میں اسے پڑھ نہ کرے قیام کی طرف صحیح تریکی روایت میں قنوت پڑھنے
 قنوت پڑھنا یا رکوع سے سر اٹھانے کے پڑھا اور رکوع پھر سے کیا یا سر اٹھانے کے پڑھا
 اور رکوع دوبارہ نہ کیا یا نہ رکوع میں پڑھا نہ کھڑے ہو کے پڑھا تو بدو واجب ہو
 اور اگر مقتدی نے قنوت سے فراغت نہیں کی کہ امام نے رکوع کیا تو مقتدی باقی
 قنوت کو ترک کرے اور امام کی پیروی کرے و اگر مقتدی نے قنوت میں کچھ پڑھا ہو
 تو باقی قنوت کو ترک کرے اگر امام کے ساتھ رکوع نہ لینے کا خوف ہو تو چنانچہ تشہد کے
 یعنی اگر تشہد کچھ باقی رہ گیا تو اس کو پورا کرنے کے امام کی متابعت کرے کیونکہ قنوت کا پڑھنا
 سنت ہے اور رکوع میں امام کی متابعت بدو قنوت تاخیر واجب پس جب اول نیت میں
 خون ترک واجب کا ہو تو سنت کو ترک کرنا چاہیے اور تشہد کو پورا کرنا واجب ہو اور
 امام کی متابعت بدو قنوت تاخیر بھی واجب تو ایک واجب کے بعد دوسرے کو چھوڑنا

ضرور نہیں اور اگر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت کو سہرے سے موضع قنوت جان کر قنوت پڑھ لیا
یا شک کیا کہ وتر کی یہ دوسری رکعت ہو یا تیسری تو قنوت پڑھ کر قنوت کرے پھر اگر اس کے
ایک رکعت اور پڑھے اور ان میں بھی قنوت پڑھے صحیح تر قول میں آئے اس وقت صرف اپنے امام کے
ساتھ قنوت پڑھے پھر دوبارہ پڑھنا شروع نہیں اور جب تیسری رکعت وتر کا رکوع یا پا
اس کو کل وہ رکعت ملگئی اور وتر کے سوا دوسری نماز میں قنوت نہ پڑھے مگر کسی مصیبت کے
وقت امام پڑھے جہری نمازوں میں مگر خفیوں کے نزدیک وقت نزول مصیبت یعنی قنوت
وبلا کے خاص نماز فجر میں قنوت پڑھنا مضائقہ نہیں نہ اور کسی نماز جہری یا سری میں بلکہ نما
سری میں تو بجز امام شافعی کے اور کوئی قائل قنوت پڑھنے کا نہیں اور محدثین کا یہی مذہب ہے
اور نماز فجر میں منفرد نہ پڑھے اور مقتدی امام کی متابعت کریں لیکن اگر امام قنوت کو پھر پڑھے
تو مقتدی صرف کہیں کہتے ہیں اور قنوت کا موقع نماز فجر میں دوسری رکعت کر رکوع کے
بعد ہو اور پانچ باتوں میں امام کی اتباع کرے وگراں امام نہ کرے تو یہ بھی نہ کرے اول قنوت
اور قنوت اول اور تکبیر عید اور سجدہ تلاوت اور سجدہ سہوا و تین چیزوں میں امام کی بیعت
نہ کرے زیادہ کرنا عید اور جنازہ کی تکبیر کا اور کسی رکعت کا اور آٹھ چیزیں مطلق کی جائیں اگرچہ
امام انکو نہ کرے اول ہاتھ اٹھانا تہنیمہ کے لیے اور نہ پڑھنا اور تکبیر انتقال کی اور تسبیح
کنی وگراں امام تسبیح نہ کرے تو مقتدی تجہید کہے تسبیح کنی اور شہد پڑھنا اور سلام و
تسبیح شریقی کی کنی فصل نماز فجر کے قبل اور نماز ظہر اور مغرب و عشاء کے بعد ورنہ
پڑھنی اور نماز ظہر کے قبل اور نماز جمعہ کے قبل اور بی چار چار کہتین ایک سلام سے پھر
سنت ہو کہ وہ نماز قافی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ پہلے نماز جمعہ کے سنت
پڑھنے میں جیشین کے بعد و معنی ہیں سب ضعیف ہیں اتنی حاصل یہ کہ قبل نماز جمعہ کے

سنت کی تین رکعتوں کے لیے حضرت معلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہوئی ابن
 مسلم اور بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبل نماز جمعہ کے مسلم کو اختیار ہو جیسے پھر
 اور جو صحیحین کی روایت میں ہے کہ حالت خطبہ جمعہ میں ایک مرد آنے والے کو نبی صلی اللہ
 وسلم نے کہا پڑھ دو رکعتیں ملکی مفسر یہ حدیث دلیل پر گزارنے پر تحریر فرماتے ہیں کہ
 خطبہ پڑھنا امام کے اور اسی طرف گئی ہو حاجت غنیوں اور محدثین کی مسک اختتام
 والینما مشیہ بلوغ اللہ مترجم اب جملہ و ابجد کتاب مولف عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن والدہ کہ
 اگر حدیث قوی موجود نہ ہو تو نویست قوی کا حکم رکعتی ہو اور بعد نماز جمعہ کے قبل اور زیادہ
 ثواب سنت کا چار رکعت ہی میں ہو اور چار رکعت پڑھنے میں اور بھی زیادہ ثواب ہوتا ہے
 لیکن حضرت علیؑ نے حکم کیا ہے کہ نماز پڑھو بعد نماز جمعہ کے دو رکعتیں پھر چار اور یوں ہی
 ابن عمرؓ میں نماز جمعہ کے بعد فرض سنت میں فاصلہ کے لیے آگے بڑھتے اور پھر پڑھتے
 دو رکعتیں بڑھتے اور پڑھتے چار رکعتیں پھر علیؑ میں اب بعد نماز جمعہ کے سنت پڑھنے کے
 بیان میں اور صحیح ہو چار رکعت قبل عصر کے اور چار چار قبل و بعد شمس کے ایک ایک
 سلام سے اور چار دو رکعتیں پڑھتے اور اسی طرح نلہ کے بعد چار چار رکعتیں ایک
 سلام سے پڑھتے اور چار دو رکعتیں اور غریب کے بعد چار رکعت پڑھتی مستحب
 اور افضل یہ ہے کہ شریفیہ یعنی دو رکعت پر سلام پھیرتا جائے اور حال سے فزع القدر میں
 خوب تحقیق کر کے پسند کیا کہ چار رکعتیں جو یہ نماز ظہر اور عشاء کے مستحب ہیں اگرچہ کم ہیں
 ایک نماز دو سلام سے پڑھیں گاتو وہ سنت مکررہ اور مستحب دونوں سے کافی ہوگی اور
 نماز غریب کے قبل دو رکعتیں نہ مستحب ہیں نہ مکروہ بلکہ اختصار کے ساتھ اگر چہ ہی جائز
 تو مباح ہیں اور اگر پڑھتے دو رکعت افضل اس محال سے کہ غیر مکررہ نہیں ہوئی اور پکا

توضیح ہوگی تو دو سنت فجر کی ہو جائیگی یہی قول خوب اور پسندیدہ تر ہے اور اگر نماز پڑھی جا کر رکت
 آئین سے دو رکعتیں بعد از قناب نکلنے کے واقع ہوئیں تو وہ سب نفل ہو جائیگی سنت
 فجر سے کافی نہ ہوگی قول صحیح تر پر بخاری میں روایت ہے حضرت بنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کہ اکتھبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں سنت فجر کی تربا لیتے اپنے دل سے پہلو
 اور اسکو بعت کہنا حضرت کے قول اور نفل کے خلاف ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہیں
 ہاں بعد نماز تہجد قبل پڑھنے سنت کے اگر کوئی لیٹے تو بھی کفایت ہے جیسا کہ مسلم میں ہے
 الخ لم یضربوا علیہ من فصل سنتوں نماز میں فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کر کے
 بیان میں آوردن میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعتوں سے زیادہ اور رات میں ایک
 سلام کے ساتھ آٹھ رکعتوں سے زیادہ کر وہ آوردن میں اور رات میں بھی ایک سلام
 چار رکعت نفل نفل ہو اور نہ دو پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھنے والی نے
 طہر کے قبل اور جبہ کے قبل اور بعد کی سنتوں میں لیکن جبہ کے بعد کی سنت کے قعدہ
 اولیٰ میں ہو آورد و پڑھنے سے سجدہ ہو گا لازم تھا مسلم نہیں کیونکہ انکا حکم اور سنتوں کا
 ساتھ میں اسلئے انکو دو سلاموں سے پڑھنا درست نہیں اور جب تیسری رکعت کے لئے
 ان سنتوں نہ کوڑے سے کھڑا ہو تو شانہ پڑھے اسلئے کہ یہ سنتیں بوجہ اپنے نمونہ ہونے کے
 فرض کے مشابہ ہو گئی ہیں اور باقی نوافل چار رکعت والی کے قعدہ اولیٰ میں بھی درج
 نہ پڑھے اور تیسری رکعت میں ج عار افتتاح اور احوذ نہ پڑھے اگرچہ وہ نماز نہ ہو اور یہی
 صحیح ہے اور دیر تک رکوع آورد دیر تک سجدہ کرنے سے قیام کو طویل کرنا افضل ہے یہی صحیح ہے
 اور گوئے کہ حکم قاری ہو تو اسکا قیام بھی بلاشبہ افضل ہے اور درمیان سنت اور فرض کے
 وہ عمل جو مخالف نماز و سنت کو ساقط نہیں کرتا اگرچہ صحیح تر یہ قول ہے کہ اسکا ثواب کم کر دیتا ہے

اگر عذر نہ ہو اور اگر مشغول ہو یا بچنے یا خریدنے یا کھانے میں تو سنتوں کو پھر سے پڑھے
 اور اگر مشغول ہو ایک تمہید یا ایک گھونٹ کھانے یا پینے میں تو سنتیں باطل نہ ہوں گی اور اگر
 کھانا ختم ہوا سنت میں مشغول ہونے سے تمہودا بھی بے قرعہ ہو جائے گا خوف ہو تو تناول
 کر کے اُسے پڑھے وگرنہ وقت کا خوف ہو تو اُسے پڑھے کھانے اور اگر سنتوں کو مؤخر کیا
 آخر وقت تک تو صحیح تر یہی ہے کہ وہ سنتیں ہوں گی اور سنت فجر میں تین یا منجھ و س میں ایک سورت
 فاتحہ کے بعد رکعت اول میں سورۃ کافرون اور رکعت آخرین میں سورۃ اخلاص پڑھنی واجب ہے
 اول وقت میں پڑھنا سوم اپنے گھر میں یا مسجد کے دروازہ پر پڑھنا اور اگر سنتوں کی نذر کر
 اوار لیا تو وہ سنت ہی رہیگی گو بسبب غفہ کے واجب ہونے کا باعث نہ ہو جائیگا لیکن
 راجح یہ سنتوں کی نذر کرے اور نفل کو نذر کر کے پڑھ لینا جائز ہے اور سنت غریب میں
 بعد سورۃ فاتحہ کے ان وہ نون رکعتوں میں اکثر سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنی
 سنت ہے اور کہیں آپ نے اس میں قرأت طویل بھی کی ہو اور شروع اور اخلاص اگر مسجد میں
 زیادہ ہوتا ہو تو وہیں در نہ گھر میں نوافل پڑھنی افضل ہے یہی قول صحیح تر ہے لیکن نماز تراویح
 اور کسوف و تحیت مسجد اور سنت احرام اور نفل طواف کعبہ اور نفل اعتکاف اور نفل
 قدمہ مسافر کو اور رکعت ثنائت جس سنت ہو کہ وہ کے خوف ہو جانے کا خوف ہو اس کو اور
 سنت جمعو کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے اور جب غیر وقت مکروہ میں مسجد میں داخل ہوتا ہے
 رکعت نماز تحیت رب مسجد پڑھنی مستحب ہے لیکن نفل یہ ہے کہ قبل شیعے کے پڑھے اور
 دو رکعت بھی جائز ہے اور کافی ہے آدمی کو ہر روز کے لیے ایک بار تحیت مسجد پڑھنی یعنی اگر
 کسی عذر سے مسجد میں چند بار جائے تو تحیت مسجد ایک بار اول مرتبہ یا اور کسی مرتبہ
 پڑھے اور ساقط نہیں ہوتی تحیت مسجد ٹیٹھنے سے ہمارے نزدیک اگر کسی وجہ سے پڑھ سکے

جسے کہ شروع
 مشکوٰۃ میں
 شیخ عبدالحق
 دہلوی کی اور
 مفتی محمد امجد
 قادری کا صاحب
 "ع" ش
 روایت کیا ہے کہ
 ابو داؤد نے

تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر چار بار کہے اور اولیٰ جو کہ
جب مسجد میں آئے تو نیت اعتکاف کی کر لیا کرے کہ اعتکاف کیا میں نے جب تک کہ مسجد
میں اور زمینہ طیبہ میں پہلے تحیت مسجد پڑھے پھر زیارت کرے اور مسجد حرام میں پہلے
طواف کرے اگر طواف کے قصد سے داخل ہوا ہو ورنہ پہلے تحیت مسجد پڑھے اور وضو کے
بعد وضو کی تری خشک ہونے کے قبل دو رکعت پڑھتی مستحب ہو اور اسی طرح غسل کے
بعد اور دونوں میں سورۃ الکافرون اور اخلاص پڑھتی مستحب ہو اور ایک نیزہ آفتاب بلند
ہونے کے بعد اور فضل یہ کہ پیر دن آنے کے بعد زوال تک مسلوۃ النعی کہ اسے اشتراق
اور چاشت بھی کہتے ہیں مندوب ہو اسکا درجہ ادا کرنے دو رکعت لیکن کامل چار رکعت ہو
اور فضل آٹھ رکعت اور اس میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ الشمس اور سورۃ النبی پڑھے
اور سفر میں جانے کے وقت اور سفر سے آنے کے وقت چھ رکعت مندوب ہو اور نماز عشا
بعد نفل صلوۃ اللیل یعنی تہجد ہو اور نماز تہجد کا وقت نماز عشا کے بعد صبح تک کیونکہ
یا ایہا المرسل قوم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقض منہ قلیلا اور نہ علیہ اسے جبرئیل مارنے
والے کہ اتر رہے رات کو مگر کسی رات آدھی رات یا اس سے کم کر تھوڑا سا یا زیادہ کر آسپہر
اور یا دتی کی حد نہ ہونے سے امام مالک نے بعد نماز مغرب سے وقت معلوم کیا اور شامی
وغیرہ حنفیہ نے قرآن کی تفسیر حدیث طبرانی میں (وما کان بعد صلوۃ العشاء من اللیل)
پائی یعنی جو نفل پڑھی جائے بعد نماز عشا کے پس وہ صلوۃ اللیل یعنی نماز تہجد سے ہو پس انکو
اس کے بعد سے وقت دریافت ہوا۔ اور اس کے قبل سونا شرعاً نہیں لیکن رات کو چھ
حصہ پر تقسیم کر کے پہلے تین حصہ سونا پھر چوتھے اور پانچویں حصہ میں باگنا پھر چھٹے
حصہ میں سونا افضل ہو اور ہمارے حق میں صلوۃ اللیل سنت ہو کیونکہ رسول اللہ

فَأَقْدَرُنِي وَكَسَّرُنِي شَقَّ بَارِكًا لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا أَكْثَرُ
 شَرِّ لِي مِنْ نِيٍّ وَمَعَاشِي وَمَعَالِي أَوْ عَاجِلُ الْفَرِي وَاجِلُكَ فَاصْبِرْ
 حَتَّى تَوَاضِعَ فِي هَذِهِ وَأَقْبَلْ لِي السَّيِّئَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِمَا أَوْفَقَ خَدَايَا
 أَوْ لَقَطَا لِي بِشَيْءٍ مِنْ بَرَكَاتِ دُنْيَايَ بَعْدَ أَنْ كَامُ كَوِيَاوُكَ لَوْ رَوَعَلَتْ خَارُكَ أَوَّلُ
 آخِرِينَ حَمْدُ صَلَوةٍ كَاطِرٍ مُسْتَجِيبٍ وَأَوْرَسَاتِ بَارِئَاتِ خَارُكَ كَرَسَ بِحُجَاتِ لَسْكَدَلِ مَن
 آتَى أَسَى بِكَارِبٍ مَوْفَعِي خَيْرٌ لِي كَيْنَ بِمَقَرِّي كُنْتُ أَوْ يَنْبَغِي غَيْرُهُ مَن أَوْرَاجِبُ
 أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 مُسْتَجِيبٍ بِمَا سَمِعْتُ سَمِعْتُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 بَعْدَ خَيْرِ كَرَسَ مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 بَعْدَ مَن سَمِعْتُ سَمِعْتُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 قَدَرُونَ مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 رَكْعَتَيْنِ مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 رَكْعَتَيْنِ سَوْرَةِ الْاِنْشَارِ مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 فَتَاوَى عَالَمِ الْكِبَرِ مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 عَمَلِي بِرُقَاتِ فَرَضِ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 رَكْعَتَيْنِ غَيْرِ مَقْتَدِي كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ
 جَمَلَاتِ مَن تَسْبِيحُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ كَرَسَ أَوْرَاجِبُ

اُسکو قصد صلیح شروع کرنا سبب ہوا اسکے تمام کرنے کا اور توڑ دینے سے قضا کرنے کا پس گناہ کیا
 و نماز اور عبادت میں نفس اور متل اسکے وہ چیزیں جو واجبہ نہیں ہوتیں مگر کرنے سے بسبب
 بات خود عبادت ہونے کے اور کل گناہیں وہ چیزیں جنکی ابتداء صلیح ہونا موقوف نہیں انکے بعد
 متل صدقہ اور قرائت ادا نہ سکنا کے اور داخل ہوا میں نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ اور عقیقہ
 اور حشر و شہر رمضان کا اعتکاف تیس تمام کمال لازم ہوتا ہوا اس نماز نفل کا جسکو شروع کیا یہ کہ
 تحریر سے ایک دن گناہ پورا کر کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے سے صحیح طور پر قصد
 اور صلیح شروع سے وہ صورت محل کئی چیزیں شروع فاسد ہو جیسے اتنی اور صورت کچھ شروع
 اور قصد اسے صورت محل گئی کہ شروع گناہ سے کیا ہو مثلاً اس گناہ سے کہ میرے
 دست پر نذر نہایت فرض کی کی پیرا دیا یا کچھ چکا ہوں تو یہ نماز نفل ہو جائیگی جو قصد شروع
 نہیں ہوئی تھا اصل یہ کہ شروع صلیح قصد کے بعد اگر نماز فاسد ہو جائیگی تو اسکی قضا لازم ہوگی
 لیکن قضا لازم نہ ہوگی اگر کسی شخص نے اس خیال سے کہ مثلاً فرض پورا چکا ہوں یا امام کی
 اقتداء نفل کی نیت سے کی پیرا دیا یا کہ نہیں نے نہیں پڑھا اور نفل کو توڑنے کے فرض نفل کی نیت
 اقتداء کر لیا تو اس نفل کی قضا لازم نہ ہوگی اسی طرح اگر بعد از فرض کے یا دوسرے نفل کو توڑ
 دوسرے نفل سے اقتداء کر لیا تب بھی قضا لازم نہ ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی اگر کسی شخص نے
 مثلاً فرض عشاء پڑھنی چاہی اس گناہ سے کہ میں نے نہیں پڑھی اور اسکے پیچھے ایک اور
 شخص نے اقتداء نفل کی نیت سے کی چھ یا م کو یا دیا یا کہ عشاء اسکے نے نہیں پڑھی اور
 نماز کو توڑ دیا تو نہ اس پر قضا ہو نہ اسکے مقتدی پر اگر مقتدی نے نماز نفل کو بغیر امام کے
 ترک کر کے فاسد کر دیا ہو اور مقتدی نے نماز کا پڑھنا یا پسند کیا یا پس کر دیر کے بعد
 اُسکو توڑ دیا تو قضا لازم نہ ہوگی اور قضا لازم نہ ہوگی عورت یا بے وضو کی اقتداء کرنے میں

اسی لیے کہ شروع نماز کا صحیح نہیں اور آخری کے پیچھے اقتدا میں قضا واجب ہونی مناسب ہو سیکے
 کہ اس میں شروع صحیح ہو یا اور قرأت کا وقت گزرنے پر نماز فاسد ہوتی ہو اور نفل شروع سے
 لازم ہو جاتی ہو اگرچہ اسے شروع کیا ہو غروب یا طلوع آفتاب کے وقت یا عینِ وجہ پہر کے
 وقت اور نماز نفل کو توڑنا حرام ہو مگر کسی غدر کی جہت سے حرام نہیں جیسے اوقات
 مکروہ میں شروع کرنا کہ اس صورت میں فاسد کرنا چاہا ہو تو واجب ہو قضا اس نفل کی
 اگرچہ فساد نماز کے اختیار سے نہ ہو اس لیے جیسے تعم والا کہ نماز میں پانی کو دیکھے اور نماز
 عورت یا روزہ رکھنے والی حیض سے ہو جائے کہ فسادِ عمل میں اس کا اختیار نہیں مگر قضا
 نماز و روزہ کی لازم ہو اسی طرح اگر غدر کے باعث خود فاسد کر گئے یا تو بھی قضا واجب ہو
 اور جاننا چاہیے کہ بندہ پر جو چیز اس کے لازم پڑنے سے واجب کیجاتی ہو وہ دو قسم ہوا کہ وہ
 کہ قول سے واجب ہو وہ تو نذر سے اور ایک وہ فعل سے واجب ہو وہ شروع کرنا ہو
 نفلوں میں پس اگر چار رکعتوں وغیرہ کہ نماز کی نیت کرے اور توڑے نماز کو اول دو گانہ کے
 درمیان میں تو دو گانہ قضا کرنی لازم و اگر قعدہ اول میں مقدار تشہد کے بیٹھ لینے کے بعد
 دوسری رکعت شروع کرے کہ قعدہ تمام ہونے کے قبل توڑے تو دو گانہ اخیرہ قضا کرنا لازم
 اور سبب ترک کرنے سلام کے کہ واجب ہو پہلے دو گانہ کا اعادہ واجب ہو تا ہی اور دوسری
 قضا کرے اگر قرأت ترک کرے نفل کے دونوں دو گانوں میں یا صرف اول کے دو گانہ میں
 یا دوسرے دو گانہ میں یا دوسرے کی ایک رکعت میں یا پہلے کی ایک رکعت میں یا پہلے دو گانہ میں
 اور دوسرے کی ایک رکعت میں فقط اور چار رکعتیں قضا کرے اگر ترک کرے قرأت کو
 ہر دو گانہ کی ایک رکعت میں یا دوسرے دو گانہ میں یا ایک رکعت اول کے اور اگر
 دو گانہ اول کی دونوں رکعتوں میں قرأت پڑھی اور پہلا تعدہ بھی نہ کیا اور دوسرے دو گانہ

تو رد یا تو چار کھتین قضا کرے ہر آغا اور اگر تھوڑا ولی کیا اور تیسری رکعت کے لیے نماز
تو مستند و کھتین قضا کرے اور اگر تیسری رکعت کے لیے آغا اور اسکو ہی دست تھیکہ
یا غیر مقید کیے تو رد یا تو دو کھتین قضا کرے اور حکم مقتدی کا بشل امام کے جو تھینی
اگر امام چار رکعت والی نفل پر متاثر ہو کسی نے اسکی اقتدا کی تو جن صورتوں میں امام کو
چار رکعت کی قضا لازم آوے گی مقتدی کو بھی چار رکعت قضا لازم ہوگی گو آئستہ شہدین
اقتدا کی ہو اور نہ میں قضا ہو اگر غیت کی چار رکعتوں کی اور بیٹھا مقدا تہ شہد کے پھر تو رد یا
نماز کو اسلئے کہ آئستہ شہدین نہیں کیا دوسرے دو گنا نہ کو اور بیٹا تمام ہو چکا اور قضا نہیں
اگر شروع کیا فرض اس مکان سے کہ فرض نہ کرے کہ آئستہ پھر پڑا آیا اسکا ادا کرنا واجب فرض
نفل ہو جائیگا بدون قضا لازم کرنے کے تو تھینی کی صورت میں تو اگر نماز پڑھی نہ ہاں کہ تھینی
اور بیٹھا اگر سب سے آخر میں تو صحیح ہوگی اور سجدہ سو کرے بسبب ترک کرنا بیچ کے قعدہ
واجب کے اور کسی دو گنا نہ کے شروع میں جلسہ منتقل اور اسونہ پڑھے کیونکہ پڑھنا
اتہائے نماز میں پڑھے جاتے ہیں اور یا جو قدرت کے قیام پر سولے سنت فجر کے پڑھے
نماز نفل بیٹھے کے شروع و ختم کرنی جائز ہے اور کھتے سے شروع اور بیٹھے کے تمام کرنی بھی
بدون کرہت کے صحیح تر قول میں جائز ہے اور اس کے بالعکس بھی ہے کہ ارہت جائز لیکن
بے عذر بیٹھے کے نفل پڑھنے میں نصف ثواب ہوتا ہے اور بعد نماز فرض کے اسی نماز پڑھے
کہ مثل ہوا سابق کے قرأت یا جماعت میں اور اگر ایک یا نماز پڑھی پھر دوسرے کے
باعث سے شہرہ ہو گیا کہ یہ نماز فاسد ہوئی تو اس نماز کا اعادہ کرنا کرہ ہے ہر آن اگر خلل
نماز کا ثابت ہو مثلاً کوئی واجب چھوٹ گیا ہو تو اعادہ واجب ہو اور ہر طرح پر بیٹھے کے
نماز نفل پڑھنی جائز ہے اور مختار یہ کہ مثل جلسہ شہد کے بیٹھے مگر آئین خلاف نہیں

کہ نماز نفل کے تشہد میں اسی طرح بیٹھے جیسے نماز فرض کے جلسہ تشہد میں بیٹھتے ہیں اور
 نفل پر مٹی درست ہو مقیم کو حالت سواری میں اشارہ سے شہر کے باہر یعنی ایسی جگہ کہ
 وہاں مسافر کو قصر کرنا پڑے پس اگر وہ کسی چیز یا زمین پر سجدہ کر گیا تو یہ سجدہ بھی اشارہ میں
 تصور کیا جائیگا اور سواری پر نماز پڑھنے میں استقبال قبلہ شرا نہیں بنیت کے وقت
 نہ وہ بیان میں اور اگر چاہے زمین پر نجاست نیا وہ ہو یعنی تب بھی نفل درست ہوگی اکثر کے
 نزدیک یہی ظاہر مذہب اور صحیح تر ہے اور اگر جانور یا رکاب پر نجاست ہو تب بھی یہی حکم ہو
 بسبب ضرورت کے اور مقیم کی قید سے معلوم ہوا کہ مسافر کو بطریق اولیٰ سواری یہ
 نماز نفل درست ہے اور سواری کے جانور کو مثل قلیل سے ہانکنا مفسد نماز نہیں اور اگر
 شروع ہو گیا نفل کو حالت سواری میں پھر اوڑھ کر تو اسی پہلی نماز کو پوری کرے یعنی باقی ہو
 وگرنہ شروع کی ہو زمین پر پھر نماز ہو گیا تو بنانہ کرے نہ نو سے پڑے اور اگر نماز نفل کو شہر کے
 باہر شروع کیا پھر شہر میں داخل ہوا تو وتر کے قبلہ رخ کھڑا ہو کے یا بیٹھ کے تمام کرے اور اگر نماز
 پڑھے اونٹ پر حمل کے ایک طرف میں حالانکہ وہ خود وتر سکتا ہو تو اسکی نماز درست نہ ہوگی جبکہ
 اونٹ یا گھوڑا ہو وگرنہ آپاے حمل کے بین پر چون اس طرح کہ حمل کے نیچے لکڑی گاڑی ہو جس
 حمل زمین پر پڑھ جائے اونٹ کی پشت پر نہ رہے تو درست ہوگی اور اگر گاڑی کا جو جانور پر
 پس گاڑی چلتی ہو یہ نہ وہ نماز سواری ہی پر ہو جائز نہ ہوگی اگر غدر ہو ورنہ جائز نہ ہوگی اور اگر
 جو جانور پر نہ ہو تو نماز اس میں جائز ہوگی اگر وہ کھڑی ہو کیونکہ وہ مثل تخت کے ہو اور یہ سب
 یعنی نہ فادہ ہونا وتر سے پر اور حمل کے نیچے پایہ کار کھنایا گاڑی کا جو اسیلون پر نہ ہو تو فرض
 واجب سنت و غیر کے لیے و بشرا اکثر اگر فی سواری کے قبلہ کی جانب اگر ممکن ہو ورنہ
 جسد رجو ہو سکے اور نماز نفل تو درست ہے حمل پر اور گاڑی پر مطلقاً خواہ کھڑی ہو یا چلتی ہو

قبلے ہو یا نہ ہو اور نہ پر قاعدہ ہو یا نہ ہو لیکن نماز نفل جماعت سے پڑھنی ہو سکتی نہیں مگر
 اتحاد مکان ہو تو درست ہے خواہ متعدد ہی صحیح بیٹھا ہو خواہ نفل میں امام کے برابر ہو یا نفل
 نفل کی نیت ایک میں جمع کرنے سے فرض ہی ادا ہو گا بسبب قوی ہونے کے بخلاف
 اس صورت کے کہ چند نوافل کی نیت کو جمع کر کے مثل اتحیہ لمسی اور تحیۃ الفی و لو اور تحیات
 اور کسوف کی نیت ایک ہی ہو جائے نفل میں کرے تو سب کا ثواب ملے گا اور شہر و مسلمان کی
 شب بعل سے آخر تک نماز تراویح سنت مؤکدہ ہو اور عورت کے حق میں اجماعاً
 اربعۃ الفدیہ وغیرہ سے بلا حلیہ میں کی فصل عدد رکعات تراویح کے بیان میں لکھا ہے کہ
 ہماریے مشایخ کے اصول پر سنوں ہو گئی اس قدر رکعت بنیں راحت بنے کہ کیا اہل
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر حصہ پڑ دیا بسبب فوت فرض ہو جانے کے ہم پر اور
 بارہ کعبین مستحب ہیں ہو یکن میں رکعتیں کہ تم لوگ اسی قدر پڑھتے زمانہ عرب میں خطاب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اور اسی پر عمل ہو لوگوں کا آج مشرق اور مغرب میں اور ہر طوافی حیدر
 لکھا ہے اور وقت اس کا نماز حشا کے بعد فجر تک وتر سے پہلے اور وتر کے بعد صبح تر قول
 پس اگر نمازی کو کچھ تراویح نہ ملی ہوں اور امام وتر کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ شخص امام کے
 ساتھ وتر پڑھے پھر وہ تراویح پڑھے جو قوت ہو گئی ہو اور جس شخص نے فرض حشا پڑھی
 دویدن فرض پڑھے جماعت تراویح میں شریک نہ ہو اور مستحب ہو دیر کر تراویح کا رکعت کی
 پہلی ایک تہائی تک یا اس کے نصف تک اور مکروہ میں تراویح بعد نصف شب کے صحیح تر
 قول میں اور تراویح جب فوت ہو جائے تو قضا نہیں ہوا یعنی نہ جماعت میں نہ جامع تر
 قول میں تیس اگر تراویح کو قضا پڑھیگا تو نہ نفل مستحب ہو جائیگی اور تراویح نہ ہو گئی جیسے
 مخریہ و شالی ستین فوت ہو جائے سے قضا نہیں کی جاتی اور اہل محلہ کو اپنے اپنے

خاموشی میں تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت کفایہ ہے صحیح تر قول میں اور جو نمازیں جماعت میں مشرور ہیں ان کا کسی میں پڑھنا افضل ہے اور تراویح میں کھینچنا دس سلاموں کے ساتھ اور اگر لوگوں کو شک واقع ہو کہ اجماع رکعتیں پڑھی ہیں یا نہیں تو دودہ رکعتیں اکیلے اکیلے پڑھنے صحیح تر قول میں واسطے احتیاط کیے کمال کرنے تراویح کے اور واسطے بچنے کے نفل کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے اور اسی طرح اگر لوگوں کو دور کھینچنا یا دلائل بعد دوسرے نزدیک ابن الفضل کے اور کہا یہی صحت میں ہے کہ باوجودیکہ کہا جاوے کہ وہ فرضی جائے جماعت کے ساتھ اور یہی ظاہر ہے کہ جو حقیقت زائد میں چار رکعتیں پڑھی جائیں اس قدر وقفہ ہر ترویج یعنی ہر چار رکعت کے بعد و سب ہر اور اسی طرح دوسرا پانچون ترویج اور دوسرے کو پانچون سلام پر توقف نزدیک اکثر مشائخ کے مستحب نہیں اور یہی صحیح ہے اور حالت توقف میں چاروں تسبیح و تہلیل ذکر کریں چاہیں قرآن پڑھیں چاہیں خاموش رہیں چاہیں نفل پڑھیں نہ قرآن اور اہل مکہ طواف کرتے ہیں اور اہل مدینہ نماز پڑھتے ہیں چار چار رکعت اور تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا یا سنت ہو علحدہ اور دوبا فضیلت اور تین بار نفل ہر اور نہ چھوڑا جائے تمام قرآن کا پڑھنا لوگوں کی کسمتی کی جنت سے لیکن اگر لوگ اس طرح کے سنت اور بدل ہوں کہ تمام قرآن کے سننے کی تاب نہ رکھتے ہوں تو اس صحت میں ہر قدر پر اقتصاد کرنا چاہیے جس قدر لوگوں پر اسان یا دم ہو ناکہ کسی میں جماعت سے خالی نہیں لیکن چھوٹی تین آیتوں سے کم یا دو یا ایک آیتیں چھوٹی آیتوں سے کم کرنا مکروہ تحریمی ہے اور محتجبی میں امام عظیم سے منقول ہے کہ اگر کسی نے فرض میں تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت بڑی پڑھی تو مضائقہ نہیں بلکہ حسن کیا پس جب فرض میں تین آیتیں پڑھنی بہترین تو تراویح میں بطریق اولیٰ حسن ہوگی اور اختیار کیا یہ بیسویں

سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں آویز بنوں رہے یہ اختیار کیا کہ سوزہ فیصل سے شروع کر کے
 آخر قرآن تک پڑھے پھر اسادہ کر جائے تو یہی بہتر ہے تاکہ نہ فکر ہو اسکو ساتھ عدد رکعات کے
 اور اسی پر قرار پایا ہو تل انکہ اکثر مساجد کا ہمارے دیار میں اور پڑھے امام اور قوم شناس
 شروع نماز میں اور قعدہ اخیر میں تشہد پڑھاوے درود اور دعا کو مگر یہ کہ قوم
 محکم جاوے تو صرف درود پڑھے اور چوترو یوسعد عاکو اور آخر اذکر سے غیر شروع
 باتوں سے یعنی قرأت کے جلد پڑھنے اور اعوذ اور سبحان اور اعلیان کے چھوڑنے
 اور رکوع اور سجدہ کی تسبیح اور ترویجوں کے بعد توقف کے ترک سے اور مکروہ شریعی کو
 تراویح کا پڑھنا یا ٹھکے کے بنے غدر جیسے مکروہ ہر مستندی کا اختیار نہنا اور امام کے
 رکوع کے وقت شریک ہونا اور اگر لوگوں نے فرض جماعت سے نہ پڑھی ہو تو تراویح
 جماعت سے نہ پڑھیں تا یہ کہ جماعت تراویح تابع ہو جماعت فرض کی پس جس شخص نے
 فرض تنہا پڑھی ہو وہ تراویح کو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر فرض کو جماعت کے ساتھ
 پڑھا اور تراویح کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھا تو تراویح کے ساتھ پڑھ سکتا ہے
 لیکن اگر فرض تنہا پڑھی ہو تو تراویح کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے اور اگر تراویح کی جماعت
 سب نے نہ کی ہو تو تراویح کی جماعت سے نہ پڑھیں تا یہ کہ و ترمین جماعت کا
 مسنون ہونا تراویح کی جماعت کے بعد سلف سے منقول ہو اور شہر و نشان کے
 سولے اور دونوں میں نماز و تراویح اور نفل کو ایک امام کے پیچھے چار شخص کا پڑھنا
 مواظبت کر کے مکروہ ہے پس اگر ایک یا دو متدی ہوں تو بکر اہت درست ہو مگر نفل
 اقتدار کرنے سے جماعت کا ثواب نہیں ملتا باب حاصل کرنے جماعت
 فرض کا اگر شروع کیا نمازی نے نماز فرض ادا کو پھر اسی فرض کی جماعت شروع ہو گئی

اسکی نماز پڑھنے کی جگہ میں تو اگر سنوڑ رکعت اول کا سجدہ نہیں کیا تو حالت قیام میں ایک سلام سے پھر صحیح تر پڑھائی نماز کو توڑنے کے اقتدار کے لئے اور نوؤن کی اقامت کی تکبیر سے نماز توڑی اور دست نہیں بلکہ امام کی تکبیر تحریمہ سے ٹوٹے اور اگر نمازی گھر پر نماز پڑھتا ہو اور جماعت وہاں کے مولوی اور حکیم مثلاً مسجد میں شروع کی جائے تو نماز نہ توڑے اور بے قدر نماز توڑی حرام ہو اور جماعت حاصل ہوئے کے لیے یا اور کسی وجہ سے نماز کا حال کرنے کے لیے توڑنا مستحب ہو اور توڑنا سبب ہو اگر ایسا باندی عورت کی یا خود کرے مال کے تلف ہونے کا اور عامہ مشائخ نے نماز کا سبب ایک دم سے بھی عجیب اور صحیح یہ فرق نہیں اپنے اور غیر کے مال میں اور ظاہر یہ کہ غیر حملہ اس میں بھی فریادخواہ کی مخلصی پر قدرت رکھنے والے کے لیے واجب ہو فریاد سی اور توڑنا نماز کو فرض ہو اور اگر خوف کرے نماز جنازہ کے نہ ملنے کا تو نفل پڑھنے والا نماز توڑے نہ فرض پڑھنے والا بسبب قوی تر ہونے کے اور اگر رکعت اول کا سجدہ کر چکا ہو اور نماز فجر یا مغرب پڑھتا ہو تب بھی نماز توڑے اقتدار کے اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہو تو ایک رکعت اُمین اور ملا کے توڑے اور اقتدار کے تا دو رکعت نفل ہو جائیں اور جماعت بھی ملے کیونکہ نماز ایک رکعت باطل ہو نہ صحیح مگر وہ اور اگر نماز فجر اور مغرب میں دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہو تو لباسی کو پورا کرے اور اقتدار نہ کرے اور اگر چار رکعت والی نماز سے تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہو تو اکیلا تمام کرے پھر نفل کی نیت کر کے اقتدار کرے اور اس اقتدار سے حاصل کرے گا تو اب جماعت کا مگر نماز عدم میں اقتدار نہ کرے مگر تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو توڑے اقتدار کرے اور جسے نماز نفل شروع کی ہو وہ قطع نہ کرے کسی حال میں یعنی اول رکعت کا سجدہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اور پورا کرے نفل کو دو رکعتیں اور اسی طرح

اگر سنت چڑھنے کی حالت میں جبکہ خطبہ شروع ہو یا جمع یا نہر کی اقامت کسی بھی نوع کی سنتوں کی قطع کر کے کمال الدین نے اسکو ترجیح دی اور بدایین میں خطا بری کو اختیار کیا اگر کسی نماز رکعت کا مسجد کو چکا ہو تو نماز کو جلد تمام کرے حتیٰ کہ بعد از قنوت وغیرہ واجب ہو آتی ہو کفایت کرے اور مکرر تہجدی و بسبب ممانعت کے ٹکٹا اس شخص کا جس نے نماز میں چکا اس مسجد سے جہاں اذان ہو گئی ہو مگر ٹکٹا اس شخص کو مکرر وہ نہیں جو دوسری مسجد کا امام یا مؤذن ہو یا یہ کہ ٹکٹا اپنے نماز کی مسجد کے لیے اور زمین لوگوں سے نماز پڑھنے یا ٹکٹا اپنے استاد کی مسجد کے لیے اپنی نماز پڑھنے کے لیے یا ٹکٹا کے علاوہ کسی کے لیے یا ٹکٹا کسی حاجت کے لیے اور اسکا ارادہ ہو کہ چکا ہو یا جس شخص سے نماز ظہر اور عشاء تھا ایک مرتبہ چلی اسکو ٹکٹا کر وہ نہیں بلکہ یہ فعل مکروہ ہوا کہ نماز کو نہ پڑھ لیا اور جماعت کا انتظار کیا مگر وقت شروع ہونے تکبیر کے ٹکٹا کر وہ بسبب اسکی مخالفت کر کے جماعت سے بدقولی عذر کے بلکہ وہ اکتا کرے نفل اور ثواب جماعت حاصل کر کے لیے مگر جو شخص فجر اور عصر و مغرب کی نماز یک بار پڑھ چکا ہو وہ ٹکٹا ہر حال میں گواہ اقامت شروع ہو جائے اور اگر تشهد کے ٹکٹا پر ظن غالب ہو تو مسجد کے باہر سنت کو ادا کرے و اگر نہ ٹکٹا پر ظن غالب ہو تو سنت کو ترک کرے و اگر مسجد کے باہر مکان ہو تو بھی سنت کو ترک کرے اسلئے کہ مکروہ کا نہ کرنا سنت کے کر کے پر مقدم ہے یعنی سنتوں کو جماعت کی طرح پڑھنا مکروہ و اور اہل سنت سنتوں میں نفل مکروہ کو نہ کرنا مقدم ہے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ اولیٰ سنتوں کو شروع کرے پھر فرضوں کے لیے تکبیر کہل یا سنت کو شروع کرے کہ توڑ دے یہ دونوں قول مردیہ گئے ہیں کہ اصل سنت کی قضا نہیں تنہا نہ فرض کے ساتھ لیکن آفتاب ٹکٹا کے بعد زوال کے قبل فرض کے ساتھ صرف تہجد کی سنت پڑھ دے

اسکے بعد پڑھے صحیح تر قول میں اور اگر تنہا سنت غیر فوت ہوئی تو تہنہ اکرے قبل اللوع
 آفتاب کے بالا جماع لیکن بعد طلوع آفتاب کے ذوال آفتاب تک تہنہ کر لینا قریب ہوا اتفاق
 اور جب نمازی سے فوت ہو فوت وقت سے تو نفل پڑھے جب قدر چاہے فرض سے پہلے
 اور اگر فوت وقت کا تو تہنہ ہو تو نفل پڑھنی حرام پڑا دیر سے سنتوں کو بہر حال میں اگرچہ
 جماعت فوت ہو جائے تب کے بعد فرض تہنہ پڑھے تو اگر فرض ٹھہرے قبل کی چار رکعت
 سنت فوت ہو جائے تو اسی وقت میں فرض کے بعد کی دو رکعت سنت کے قبل اور
 اسی کا فتویٰ ہے اور چاہے اسکے بعد پڑھے اور اگر کسی نے رکوع میں اقتدار کی لیکن
 رکوع نہ کیا یہاں تک کہ امام نے سر اپنا اٹھا لیا تو مقتدی مذکور نے اس رکعت کو نہیں پایا
 پس وہ مسبوق ہو گا یعنی اس رکعت کو امام کے فارغ ہونے کے بعد پڑھے بخلاف اس
 صورت کے کہ امام کے ساتھ قیام میں شریک ہو لیکن اسکے ساتھ رکوع نہ کیا تو مقتدی
 مذکور اس رکعت کے حق میں لاحق ہو گا پس اس رکوع کو امام کے فارغ ہونے سے پہلے
 اور اگر کے امام کی متابعت کرے اگرچہ امام سجدوں میں ہو گو سجدہ نہ کرنے سے ناز نہ ہو سکی
 پھر اگر مقتدی نے رکوع نہ پایا اور امام کی متابعت سجدوں میں نہ کی مگر جب امام نے سلام
 پیر تو اس نے اٹھ کر رکعت پڑھ لی تو نماز اس کی پوری ہو اور اگر مقتدی نے رکوع کیا لاہم
 پیشتر چہ امام نے اس کو رکوع میں جا لیا تو مقتدی کا رکوع درست ہو گا لیکن امام کے قبل
 رکوع کرنا مکروہ تحریمی ہو اور اگر رکوع سے مقتدی کے سر اٹھانے کے بعد امام نے رکوع کیا
 یا مقتدی نے اس وقت رکوع کیا کہ نہ نماز امام قرات واجب نہ ہو چکا تھا تو رکوع مذکور مقتدی کی
 کافی نہ ہو گا دوبارہ رکوع کرے ورنہ کرے گا تو نماز باطل ہو جائیگی اور اگر مقتدی نے
 دو سجدے کیا اور امام نے ابھی ایک ہی سجدہ کیا ہو تو مقتدی کا دو سجدہ معتبر نہیں پھر

سجدہ کرے اور نماز قنوت جائیگی باسباب احکام قنوت پڑھنے نماز فائزہ سے کہ
 فائزہ قنوت کی قضا فرض اور واجب کی وجہ سے سنت کی سنت ہو اور ایسا قنوت
 فرض فائزہ اور فرض و قنوت میں نماز فرض و قنوت میں ترتیب لازم ہو یعنی جو پہلا قنوت ہوگی جو
 اس سے پہلے پڑھے اور جو سیم قنوت ہوگی اس کو پہلے پڑھے مگر ترتیب قنوت یا دوسرا تو ایک
 تشریحی یعنی فکر کرے جو پہلے پڑھے اس سے پہلے تیسرے و اگر کچھ خصوصیت ہو جبکہ واجب
 پہلے پڑھے لیکن جس کو پہلے پڑھا ہو دوسری نماز کہ بعد اس کو پہلے پڑھے سلطان میں نماز میں
 دو فرض ہوگی رعایت ترتیب کے ساتھ ایک نفل لیکن فرض اور نفل فائزہ میں
 ترتیب لازم نہیں اور ترتیب میں چیز و نفل سے ماقبل ہر جاتی و آئیل اہل امت نورنگ
 ہونے سے اور وقت کی تسبیح ترتیب ماقبل ہونے کے بعد اگر وقت باقی ہو تو ترتیب
 سو کر گئی ہو اگر وقت باقی نہ ہو تو خود نہ کر گئی پس اگر ممکن ہو اور اگر نماز ظہر یا عصر کا قبل
 متغیر ہوئے آفتاب کے گئے نماز عصر بالکل یا بعض حالت تغیر میں واقع ہو تو ترتیب ماقبل
 نہ ہوگی اور اگرچہ نماز بعد از اذان و اذان نماز قبل غروب آفتاب کے لیکن ممکن نہ ہو
 خارج ہونا ظہر سے قبل خیر نہ آفتاب کے تو ترتیب ماقبل ہو جائیگی اس وقت نماز
 عصر پڑھے اور بعد غروب آفتاب کے نماز ظہر اور اگر سے دوم ترتیب ماقبل ہو جاتی ہو بھولی
 جانے سے اور بھولنے والے میں الا حق کیا گیا ہو وہ شخص جو ترتیب کے فرض ہو گیا ہے
 بجا بل ہو اور میں معتبر ہی جماعت کی قسم ہو تو یہ بھی نسیان میں داخل ہو اور اگر
 بھول کے نماز پڑھ لینے کے بعد نماز فائزہ پڑھ لی تو ترتیب خود نہ کر گئی و اگر نماز
 وقتی کے قانع ہونے سے پیشتر یاد ہو لی تو خود نہ کر گئی تو مگر سولے سے فرض وقتی
 ازلی نسیان کے قنوت ہو جانے سے صحیح تر قول کے بموجب اگرچہ متفرق قنوت ہو لی ہونا

اور قاتلہ قدیم ہو یا بالغ و بالغ نہ ہو یہ تمام پر اور بھی صحیح تراور اسی پر فتویٰ ہو جس طرحی نماز کا وقت
نکل جائے اس کے ساتھ ترتیب مساقط ہو جانی ہو پس ان چھ نماز قاتلہ کو جب تک سب
قیمت نہ کر لیا کرتا قیام لازم ہوگی اور اگر ترتیب کو ترک کیا یعنی کسی شخص نے کوئی نماز
مثلاً نماز فجر نہ پڑھی اس کے بعد پانچ نمازیں یعنی دوسرے دن کی فجر تک پڑھیں ان حکم
نماز فجر فائزہ یا دوسری نماز دن کا وصفت یعنی فرض ہو یا موقوف پر بیگا آپس اگر
دوسری نماز فجر کے وقت میں بعد نماز یا قبل نماز کے آفتاب نکلنے کے پیشتر نماز فجر
قاتلہ کو قصداً کر لیا تو ان پانچوں نمازوں کا و صحت جاتا رہے یعنی نفل ہو جائیگی و اگر آفتاب
نکلنے کے بعد قصداً کر لیا تو صحیح ہو جائیگی اور اگر کوئی شخص صحت سے مراد ہے اور اس کے ذمہ نمازین
فائزہ ہوں اور وصیت کرے کفارہ حینہ کی تو دیا جائے نہ نماز کے لیے و حاصل گیر ہوں
یا دوسری چیز یا نہ فائزہ کے اور وصیت کرنی اس شخص کو لازم ہوگی جو قادر تھا قاتلہ کے
ادارہ اور ادائیگی اور ایسا ہی حکم پر ہر ترکہ اور یہ کفارہ وصیت کے مال کی تمائی سے واجباً
اور اگر وصیت سے کچھ مال نہ چھوڑا یا اشتہار نہ ہو کہ سب کفاروں کو کافی ہو تو وصیت سے
وارثیت پیر کرین کہ نصف صلح گیر ہوں مثلاً قرض لین اور اسے فقیر کو حوالہ کرین پھر
فقیر و گیر ہوں وارث کو سپرد کرے اور وارث پھر فقیر کو دے یا کسی طرح اتنی بار داد کو مستند
کفارہ تمام ہو جائے و اگر اہل ہند تمام عمر کے کفاروں کی قیمت کے عوض میں ایک
قرآن مجید کہ بہا جو دیتے ہیں اور اگر نمازین قاتلہ کو وصیت کے وارثوں نے اس کے حکم سے
قصداً جلا تو اس پر سے مساقط ہوگی اور اسی طرح روزہ اور ایک فقیر کو نصف صلح سے کم دینا
جائز نہیں لیکن زیادتی کہ سب دینا جائز و مختلف کفارہ قسم اور زکوٰۃ اور افطار کے اور
مرض موت میں اپنی نماز کا فدیہ دینا صحیح نہ ہوگا اور اگر مرض موت میں اپنے روزہ کا فدیہ دیا ہو

تو درست ہو لیکن بعد موت کے اسکے دینے کی محبت ثابت ہوگی اور نہ از نا کس کا قصداً کہ وہی وقت واجب ہو اور بہت سی نمازین فائزہ جنب سے ترتیب سے اقامہ ہو جائی تو انکو اگر زن و فرزند کے لیے نماز کی وجہ سے یا اور کسی حاجت کے باعث تاخیر کرے تو جائز ہے صحیح تر قتل کے بموجب لیکن جب اپنے کام سے جس قدر فرصت ملا کرے اسی قدر قضا پڑھ لیا کرے یہاں تک کہ تمام نماز جو اس کے اور نماز سے خارج ہے عز و ملاقات کا اور نذر مطلق اور شہر رمضان کی قضا وسعت دی گئی ہو یعنی ان تینوں کو جیسے چاہے اور اگر نماز میں عین کو کسی وقت میں ادا کرنا واجب ہو اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شریعہ کے نہ جانتے سے بعد و رکعہ کا جائز ہو و حرجی کہ مسلمان ہو اور ایوان الحشہ میں اور نہ نماز پائیں اس بہت قیام کی قضا ہوگی جیسے کہ قضا کرے مسلمان انکو جو زمانہ دت میں فوت ہوئی ہوں اور جائز لاہم قضا ہو اسکی جو قدر غرض کے قبل فوت ہوئی ہو اور لازم ہوگا مسلمان کو دوبارہ پڑھنا اس فرض کا جسکو ادا کیا اور اسکے بعد مرتب ہو گیا پھر اسی فرض کے وقت میں مسلمان ہوا اور اگر ایک ایک کے کو احتلام ہو انما ز عشا پڑھنے کے بعد اور وہ جاگا وقت فیر میں تو اسکو نماز عشا قضا پڑھنی لازم ہو اور حالت مرض میں تیمم اور اشارت سے پڑھنا جائز ہو ان نمازین کا جو فوت ہوئی تھیں حالت صحت میں اور پھر حالت تندرستی میں انکو دوبارہ نہ پڑھنا اور ظاہر نماز قضا کا اعلان کر کے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے باب مسجد شہر و اگر

اور اگر مسلمان ہو اور نماز پڑھ لیا کرے یہاں تک کہ تمام نماز جو اس کے اور نماز سے خارج ہے عز و ملاقات کا اور نذر مطلق اور شہر رمضان کی قضا وسعت دی گئی ہو یعنی ان تینوں کو جیسے چاہے اور اگر نماز میں عین کو کسی وقت میں ادا کرنا واجب ہو اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شریعہ کے نہ جانتے سے بعد و رکعہ کا جائز ہو و حرجی کہ مسلمان ہو اور ایوان الحشہ میں اور نہ نماز پائیں اس بہت قیام کی قضا ہوگی جیسے کہ قضا کرے مسلمان انکو جو زمانہ دت میں فوت ہوئی ہوں اور جائز لاہم قضا ہو اسکی جو قدر غرض کے قبل فوت ہوئی ہو اور لازم ہوگا مسلمان کو دوبارہ پڑھنا اس فرض کا جسکو ادا کیا اور اسکے بعد مرتب ہو گیا پھر اسی فرض کے وقت میں مسلمان ہوا اور اگر ایک ایک کے کو احتلام ہو انما ز عشا پڑھنے کے بعد اور وہ جاگا وقت فیر میں تو اسکو نماز عشا قضا پڑھنی لازم ہو اور حالت مرض میں تیمم اور اشارت سے پڑھنا جائز ہو ان نمازین کا جو فوت ہوئی تھیں حالت صحت میں اور پھر حالت تندرستی میں انکو دوبارہ نہ پڑھنا اور ظاہر نماز قضا کا اعلان کر کے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے باب مسجد شہر و اگر

اور اگر مسلمان ہو اور نماز پڑھ لیا کرے یہاں تک کہ تمام نماز جو اس کے اور نماز سے خارج ہے عز و ملاقات کا اور نذر مطلق اور شہر رمضان کی قضا وسعت دی گئی ہو یعنی ان تینوں کو جیسے چاہے اور اگر نماز میں عین کو کسی وقت میں ادا کرنا واجب ہو اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شریعہ کے نہ جانتے سے بعد و رکعہ کا جائز ہو و حرجی کہ مسلمان ہو اور ایوان الحشہ میں اور نہ نماز پائیں اس بہت قیام کی قضا ہوگی جیسے کہ قضا کرے مسلمان انکو جو زمانہ دت میں فوت ہوئی ہوں اور جائز لاہم قضا ہو اسکی جو قدر غرض کے قبل فوت ہوئی ہو اور لازم ہوگا مسلمان کو دوبارہ پڑھنا اس فرض کا جسکو ادا کیا اور اسکے بعد مرتب ہو گیا پھر اسی فرض کے وقت میں مسلمان ہوا اور اگر ایک ایک کے کو احتلام ہو انما ز عشا پڑھنے کے بعد اور وہ جاگا وقت فیر میں تو اسکو نماز عشا قضا پڑھنی لازم ہو اور حالت مرض میں تیمم اور اشارت سے پڑھنا جائز ہو ان نمازین کا جو فوت ہوئی تھیں حالت صحت میں اور پھر حالت تندرستی میں انکو دوبارہ نہ پڑھنا اور ظاہر نماز قضا کا اعلان کر کے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے باب مسجد شہر و اگر

کسی شخص نے سو سے پہلے رکن نماز پر دوسرے رکن کو مقدم کیا مثلاً قرآن کی قرات واجبہ کے قبل رکوع کیا پس عود نہ کرے اور قبل سجدہ کے قیام کی طرف قرات کے لیے عود کرنا بھی جائز ہی یا کسی رکن نماز میں تاخیر کی بقدر ایک رکن کے چپ رہے یا ذکر مشغول ہو کر کوئی ذکر زیادہ کر کے متلاً ویر کیا اٹھنے میں تیسری رکعت کے لیے سبب بڑھادینے کے التحیات پر اللہ صلی علی محمد لیکن قول مرجح یہ کہ جب تک دعائی ال محمد نہ کیگا سجدہ واجب نہ ہوگا یا کسی رکن نماز کو مکرر کیا مثلاً سجدہ دوم رکوع کیے یا نماز کے واجب اصلی کو سہواً تکرار کیا مثلاً امام نہ پست آواز سے قرات کرنے کے مقام میں آواز بلند کی یا بلند آواز سے قرات کرنے کے مقام میں آواز پست کی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی لیکن منفرد پر سجدہ سہو واجب ہونا لائق ہے صرف پست آواز سے قرات کرنے کے مقام میں بلند آواز کرنے سے ایسی کی تسبیح ہوئی اور صحیح تر تعین کرنا جہر و اخفا کا ہو اس قدر کہ جائز ہو اس سے نماز دونوں مسئلوں جہر و اخفا میں کیونکہ کمتر سے تو بچنا ممکن نہیں یا واجب اصلی کو ترک کیا مثلاً قعدہ اولی کو یا واجب اصلی کی ادائیں سہواً تاخیر کی مثلاً دیر کے بعد سلام یاد آیا تو واجب ہوتے ہیں نمازی پر دو سجدہ سو کے اپنے دہنی طور و خطا ایک سلام کے بعد اور یہی صحیح تر ہے اور سجدہ سو کرنا قبل سلام کے جائز لیکن مکروہ تشریحی ہے اور اگر سجدہ صلی یعنی سجدہ نماز معمولاً ہو قعدہ اخیرہ کے بعد یاد آیا تو قعدہ اخیرہ کو بیکار کر دیتا ہو پس وہ سجدہ ادا کر کے پھر قعدہ کرے تو ایسی طرح سجدہ تلاوت کا ہی قول مختار پر جو خلاف سجدہ سو کے کہ وہ قعدہ اخیرہ کو نہیں اٹھا سکتا اور مختار یہ کہ سجدہ سو کے بعد کے قعدہ میں درود پڑھے اور دعا اور قول غیر مختار یہ کہ دونوں قعدوں میں پڑھے احتیاطاً اور سجدہ سو کرے جبکہ وقت نماز کی صلاحیت رکھتا ہو پس اگر آفتاب نکل آوے نماز فجر میں بعد

سلام کے آفتاب سرخ ہو جائے کہ بعد سلام کے نماز قضائین یا نمازی سے پانی جاسے
 و غیر کرت جو قلع کرے بنا نماز کو تو سجدہ سہو ساقط ہو جائیگا اگر کسی روز کی نماز عشر
 ادا کرنے میں کیفیت واقع ہو تو سجدہ سہو ساقط ہوگا اور ایک نماز میں چہرہ سہو
 ہونے سے بھی دو سجدے کفایت ہیں اور اگر مستندی کو سہو لاحق ہو تو بدوین سہو امام کے
 سجدہ سہو نہ کرے اگر کسی نے ایک سجدہ سہو کے بعد اقتدا کی تو ایک ہی سجدہ کرے ورنہ
 دو دنوں سجدہ دن کے بعد اقتدا کی تو ایک ہی سجدہ بھی نہ کرے اور مسبوق سجدہ کرے اپنے
 امام کے ساتھ ہر حال میں یعنی خواہ مسبوق کی اقتدا سے پہلے امام کو سہو ہوا ہو یا بعد
 اقتدا کے پھر مسبوق سجدہ سہو کے بعد اپنی باقی نماز پڑھے اور اگر اس باقی میں
 سجدہ چلے تو دوبارہ سجدہ کرے ورنہ اپنے امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور اپنی نماز کے
 آخرین کر لیا گیا تو سب کو باقی نماز میں سہو ہوا ہو یا نہیں تو کافی ہوگا اور اسی طرح لاحق پر
 سجدہ واجب ہو اسکا امام کے سہو سے گزروہ سجدہ کرے اپنی نماز کے آخرین اور اگر
 لاحق سے سجدہ کیا اپنے امام کے ساتھ تو دوبارہ سجدہ کرے اور قمر مسافر کے پیچھے مثل
 مسبوق کے ہو یعنی اس کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر معمول گیا نمازی قعدہ اولی نماز نفل کا
 اور کھڑا ہو گیا و بیٹھ جائے جب تک اس قیام کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور اگر نماز فرض اور واجب کا
 قعدہ اولی معمول گیا اور اسٹھنے لگا پھر قعدہ کو یاد کیا پس اگر قعدہ سے قریب تر ہو یعنی نیچے کا
 آدمی جسم سیدھا کھڑا نہیں ہو ایسا نہیں ہو سکتا ورنہ صحیح تر ہو تو بیٹھ جانا واجب ہو اور اگر
 سجدہ سہو نہیں ہو صحیح تر ہو اور اگر نیچے کے آدمی جسم سے سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تو اب
 نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے ورنہ قعدہ کی طرف غور کرے گا تو نماز میں فساد نہ آوے گا اگر کھڑا ہو
 اور سجدہ سہو واجب ہوگا یہی قول مشایخ حق زیادہ پر جہانچہ تحقیق کیا ہے کہ کمال الدین

اور یہی حق ہے اور یہ تفصیل امام بن مفرج کے لیے ہے لیکن اگر امام دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گیا اور ایک مقتدی بھول کے سیدھا کھڑا ہو گیا تو لازم ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اگرچہ امام کے ساتھ تنہا ہی رکعت کے نہ ملے گا خوف ہذا اور اگر بھول گیا نمازی قعدہ اخیرہ کو اور کھڑا ہو گیا زائد رکعت کے لیے تو خود کرے جب تک کہ رکعت زائد کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور سجدہ نہ ہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہو اسے سجدہ سہو کا فرض ہو گا نفل وقت اٹھانے اسکی پیشانی کے سجدے سے اسی پر فتویٰ ہے اور ایک اور رکعت ملائے اگرچہ نماز عصر اور فجر میں ہو اگر چاہے اور سجدہ سہو نہ کرے صحیح ترقول کے بموجب اور نماز مغرب میں نہ ملائے اور اگر نمازی بیٹھا آخر رکعت میں مقدار التحیات الہیہ کے پھر کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے اور سلام پھیرے گو کھڑا ہو اسلام پھر ناجی صحیح ہے اور اگر امام کھڑا ہو گیا تو صحیح یہ کہ مقتدی امام کا انتظار کریں پس اگر وہ بیٹھ جائے تو اسکی متابعت کریں اور اگر امام سجدہ کرے رکعت زائد کے لیے تو مقتدی سلام پھیر دیں کیونکہ فرض تمام ہو گیا اور امام نہ کو چھٹی رکعت ملائے اگرچہ نماز عصر اور ملاوے پانچویں رکعت مغرب میں اور چوتھی رکعت نماز فجر میں اسی کا فتویٰ ہے تاکہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور ملانا مؤکذ زیادہ ہو ورنہ ملائے بلکہ ایک ہی رکعت پر قطع کر دے تو اس پر قضا لازم نہ ہو گی اور دونوں صورت میں سجدہ سہو کرے اور یہ دونوں رکعتیں زائد قائم مقام سنت مؤکذہ فرضوں کے بعد کی نہ ہو گی صحیح ترقول میں اور اگر نمازی اقتدا کرے صحیح ہے امام کے ان دونوں نہ ملے رکعتوں میں تو وہ بھی چار رکعت پڑھے اور اگر مقتدی ان دونوں رکعتوں کو توڑ دے تو صرف انہیں دونوں کی قضا کرے اسی پر فتویٰ ہے اگر امام قعدہ اخیرہ میں بیٹھا ہو ورنہ چار رکعت قضا کرے اور اگر ترک کیا قعدہ اولیٰ کو نفل میں سہو سے تو سجدہ سہو کرے

اور یہ نماز فاسد نہ ہوگی اور ہم کہتے ہیں کہ نمازی ہو و کرسے قدم کی طرف جب تک
تیسری رکعت نفل کو سجدہ سے مقید نہ کیا ہو اور اس نمازی کا سلام پھیر دینا چہرہ
سجدہ سہو ہی اسکو نماز سے باہر کر دیتا ہے مگر ملتوی طور پر یعنی اگر اب سجدہ کر چکا تو
نماز میں پھر عود کر آئیگا و اگر سجدہ نہ کر چکا تو عود نہ کر چکا اور اگر نمازی سجدہ سہو یا سہو
یعنی نماز کا بحوالہ ہوا سجدہ یا سجدہ تلاوت کو یاد و نون کو یا تینون کو بحال کیا تو جب
یاد آئیں اور سجدہ کے اندر ہو تو اسپر اسکا ادا کرنا لازم ہوگا اگرچہ قبل سے پھر جلا اور
اگر محض یمن ہو پس اگر یاد کیا قبل اسکے کہ تجاؤز کر جلائے صفوں سے پیچھے یاد لہنے
یا یمنین تو خود کرسے طرف قضاساس چہرہ کے جاسپری اور اگر چلا آگے ملنے پس صحیح تر
موضع اسکے ہو و کا ہی راستہ اگرچہ تپس یا س بنا پر اگر کسی شخص نے قدم یا خیرہ کے
بعد سلام پھیرا اور اسپر سجدہ سہو ہو تو اب کوئی شخص اگر اسکو نماز میں سمجھا کہ ادا
کر چکا تو صحیح ہوگا بشرطیکہ بعد اقل اسکے تمام سجدہ سہو کرسے و اگر نہ کر چکا تو اقامت
نہ ہوگا اور اگر بعد سلام کے سجدہ سہو سے پیشتر نمازی نے قدم کیا یا سبب انہرے
انسوقت اقامت کی نیت کی تو صحیح ہے کہ نمازی کا وضو باطل ہوگا اور اسکی نماز
نہ بد لیگی اسکے بعد سجدہ سہو کرسے یا نہ کرسے لیکن اس مقدمہ سے نماز سے باطل
خارج ہو گیا اور سجدہ سہو اسپر سے سابقہ ہو گیا اور اگر نماز کے پڑھنے و اسکے نے مثلاً
دو رکعتوں پر نماز کے پورا ہونے کے وہم سے سلام پھیرا تو نماز باطل نہ ہوگی چار رکعت
پوری کرسے اور سجدہ سہو کرسے بخلاف اس صورت کے کہ سلام پھیرا اس مکان پر کہ
ظہر کی فرض دور کستین ہیں اس طرح کہ خیال کر لیا کہ یمن مسافر یمن یا یہ کہ نماز چہرہ
یا تو مسلم نے مکان کیا کہ ظہر کی فرض دور ہی رکعتیں ہیں یا نماز عشا میں مشغول تھا

اسکو تراویح کا گناہ کر کے سلام پیر دیا یا سلام پیر اس حال میں کہ اسکو یاد ہو کہ گھبراہٹ
ایک دن باقی قرآن سب سے پڑھ کر توں میں نماز باطل ہو جاتی ہے اور معتد کتابوں میں اسی
قول پر یقین کیا ہے اور جس نماز میں جماعت کثیر ہو ان میں سجدہ سہو کا ترک اولیٰ ہے
تاکہ لوگ تشویش میں نہ پڑ جائیں اور اسی پر یقین کیا گیا کہ اگر بھاری اور سہو سے روک لیا
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں بشرطیکہ
بہت بڑا ہو جسے تم جھوٹے ہو پس جب وقت بھولوں میں پس یاد دلاؤ تم کو کہ لا یغلب علیکم
فصل سجدہ سہو کے بیان میں فقہاء لیکن سہو نسیمان ہونا بنیاد پر اعمیٰں جو متعلق ساتھ
رسالت اور پونچھانے احکام کے ہے جائز نہیں اور اس کے سولے افعال میں جائز ہے
مکمل الایمان ذکر میں نبوت مریم و آسیہ وغیرہ کے اور اگر نماز میں شک ہو کہ رکعتیں
چھ ہیں پس اگر اول بار شک ہو اور اسی قول پر بین اکثر شایع تو نماز قطع کرے
اور تیسرے سلام سے قطع کرنا اولیٰ ہے اور سر نو سے پڑھے و اگر اکثر شک ہو جائے کہ تیسرا
تو ظن غالب پر عمل کرے و اگر غلبہ ظن کا حاصل نہ ہو تو کم کو اختیار کرے اور رکعت میں
قطع کر کے تمام کرے اور اگر شک کرنے والا سوچنے کی حالت میں بقدر اولے رکعت کے
مشغول ذکر میں نہ پایا اولے رکعت سے باز رہا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اس سے کم
کھڑکے میں سجدہ سہو نہیں اور خارج نماز میں شک کا اعتبار نہیں مگر یہ یقین میں
اور اگر خبر دی نمازی کو ایک شخص عدل یعنی سچے آدمی نے کہ اس نے چار رکعتیں نہیں
پڑھیں اور اس نے شک کیا خبر دینے والے کے سچے اور جھوٹے ہونے میں تو اس نماز کو
سر نو سے پڑھے احتیاطاً اور اگر نمازی کو اپنے پورے پڑھے کا یقین ہو تو خبر دینے والے کے
قول پر لحاظ کرے اور اگر اختلاف کیا امام اور مقتدیوں سے پس اگر امام کو یقین

اپنے صحیح پڑھنے کا ہو تو سر نو سے نہ پڑھے لیکن قوم سر نو سے پڑھے و اگر یقین نہ ہو تو مقتدیوں کے کہنے کے بموجب نماز سر نو سے پڑھے اور اگر شک کیا کہ شروع کی تکبیر کو ہی یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ حدث ہوا ہی یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ کپڑے پر نجاست لگی ہو یا نہین خواہ یہ شک کیا کہ مسح اپنے سر کا کیا ہی یا نہین خواہ اگر یہ شک اول مرتبہ ہو تو اول صورت میں نماز سر نو سے پڑھے اور دوسری میں وضو کرے اور تیسری میں نجاست کو دھو کے پاک کرے اور چوتھی میں مسح کرے اور اگر اول مرتبہ نہ ہو تو اس شک کا اعتبار نہین اور یہ حکم اشارہ وضو یا نماز میں شک ہوئے کا ہے اور بعد فرائض کے شک کا اعتبار نہین باب نماز بیمار کے احکام میں جس شخص کو کھڑا ہونا دشوار ہو بسبب اس عذر کے جس سے نماز بیٹھ کے پڑھنی درست ہو اور وہ یہ ہو کہ نماز کی کھڑے ہونے سے ضرر پہنچے اسی پر فتویٰ ہوا یا خوف کرے بیماری کے بڑھ جانے کا یا دیر کر اچھا ہونے کا یا دوران ضرر ہو یا قیاس سے بہت دور ہو یا خوف ہو کہ اگر نماز کھڑا ہو سکے پڑھ لے گا تو پیشاب جاری ہو جائیگا یا روزہ رکھنا دشوار ہو جائیگا تو وہ شخص بیٹھ کے نماز پڑھے اگرچہ تکبیر پر یا کسی آدمی پر سہارا دیکے بیٹھے کیونکہ یہ بیٹھنا اس پر لازم ہے قول مختار کے بموجب اور اگر بطور قعدہ تشدد کے بیٹھ سکے تو اسی طرح بیٹھنا بہتر ہو ورنہ جو وضع اس کو مہل معلوم ہو اسی طرح بیٹھے لیکن تشدد پڑھنے کی حالت میں بطور قعدہ تشدد کے بیٹھے اور نماز پڑھے بیٹھ کے رکوع اور سجود سے یعنی اشارہ سے نہ پڑھے ایسے کہ جن ارکان کو کامل ادا کر سکتا ہو ان کو ناقص کرنا نہ چاہیے بدون ضرورت کے اور جس شخص کو تھوڑے سے قیام پر قہر ہو وہ تحریمہ کھڑے ہونے کے کرے اور بقدر قرأت کھڑا ہو سکے پڑھ سکے اس قدر پڑھے

پھر بیٹھ جائے اگر کھڑا نہ رہ سکے یہی نہ سب صحیح ہے اور اگر سہارے کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو سہارے سے کھڑا ہو ورنہ اسکی نماز کافی نہ ہوگی اور اگر سجدہ نہ ہو سکے تو اشارہ کرے بیٹھکے اور بیٹھکے اشارے سے پڑھنا افضل ہے کھڑے ہو کے اشارہ کرنے سے اور اپنے سجدہ کو زیادہ پست کرے بہ نسبت رکوع کے کہ بدون اس کے سجدہ جائز نہ ہوگا اور سجدہ کے لیے کوئی چیز اٹھالیا لیے رہنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر وہ زمین پر رکھی ہو تو مکروہ نہیں اور اگر سجدہ کے لیے کوئی چیز اٹھانے کے سر کو لگانے بالکل نہ جھکے جھکے کر رکوع سے کم یا اس کے برابر تو سجدہ جائز نہ ہوگا اور اگر نمازی کو بیٹھنا دشوار ہو تو چیت لیٹ کے اشارہ کرنا افضل ہے قول مستند کے بموجب اور دونوں پانوں قبلہ کی جانب کرے اور نہ ان دونوں کو کھڑا کرے اور سر اپنا تھوڑا سا اٹھائے تاکہ اسکا چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے یا لیٹے بائیں یا دائیں کر دے اور سجدہ کرے قبلہ کی طرف اور جب ارکان نماز عاجزی کے باعث سے ساقط ہو جاتے ہیں تو شرائط بطریق اولی ساقط ہو جائینگے بان وقت ساقط نہیں ہوتا اور عاودہ نہ کرے ان نمازوں کا چارہ ارکان یا شرائط کے ساقط ہو جانے سے پڑھے اور اگر اشارہ سر سے بھی دشوار ہو جائے اور مرض دن رات سے زیادہ رہا پس اسکو ہوش رہا ہو یا نہ نماز حالت مرض کی قضا نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے اور اگر ایک دن رات مرض رہا عقل کے ساتھ تو اسکی قضا کرے اگر صحت پاوے پس اگر اسقدر زمانہ کی حالت مرض میں نہ قادر ہو نماز کا اشارہ سر سے بھی کرے پراوردہ جائے تو قضا لازم نہیں حتیٰ کہ وصیت بھی لازم نہیں اور اگر مرض دن رات سے کم رہا اور عقل نہ رہی تو قضا لازم نہیں اور جس مرض کو یاد نہ رہتا ہو کہ حقون اور عیون کا شوالہ سبب بالاقحی ہونے اور نگہ سے کہ تو اس پر اسے نماز لازم نہیں وگرنہ دوسرے شخص کے سکھانے سے نہ لیا کر چکا تو چاہیے

کہ کافی ہو اور اگر نمازی کو نماز میں مرض لاحق ہو تو تمام کرے ان افعال سے خیر قادر ہو
 قول متحد کے بموجب اور اشارہ نہ کرے اپنی آنکھ اور دل اور ابرو سے اور اگر ٹپختے ہو
 رکوع و سجود سے نماز پڑھنے کی حالت میں قیام پر قادر ہو جائے تو کھڑے ہو کے وہی نماز
 تمام کرے و اگر اشارہ سے لو کہ نہ کی حالت میں رکوع و سجود پر قادر ہو جائے تو سرخوشت
 پیرے بنانے کے مگر اس صورت میں کہ رکوع اور سجود کے لیے اشارہ کرنے سے پیشتر
 تندرست ہو گیا ہو اسی طرح اگر اشارہ کرتا ہو لیتا ہو پھر قادر ہو جائے بیٹھنے پر اور نہ قادر
 رکوع و سجود پر تو وہ نہ نو سے پڑھے قول مختار کے بموجب اور نفل پڑھنے والے کو جایز ہے
 سہارا دینا کسی خیر پر شل عصا یا دیوار کے بدون کراہت کے اگر تھکا گیا ہو اور
 بدون تھکنے کے سہارا دینا مکروہ تنزیہی ہو اور اگر کشتی میں پڑھ رہی ہو تو فرض و
 واجب و سنت قہر اسپر دست ہوگی کہ اسکا حکم مثل میں کے ہو صحیح تر قول میں ہرگز
 ٹھہری نہ ہو اور نمازی کنارہ پر اتر سکتا ہو تو نماز میں مذکورہ اسپر دست نہ ہوگی یعنی
 اتر کے پڑھے کیونکہ اسوقت میں اسکا حکم سواری کے بانور کا سا ہوگا اگر اترنا ممکن ہو
 تو اگرچہ اسپر بیٹھیکے بھی پڑھنا جائز ہے لیکن کھڑے ہو کے پڑھنا افضل ہو اور لازم ہے کہ
 قبلہ رخ ہونا تحریم کے وقت اور جبکہ کشتی گھوم جایا کرے اور اگر قبلہ رخ ہوا ممکن ہو
 تو نماز میں تاخیر کرے جبکہ فوت ہونے کا خوف ہو تو ظاہر ہے کہ شخص عاجز کا قبلہ وہی ہو
 جس طرف وہ قادر ہو اور اگر امام ہو ایک قوم کا دو کشتیوں بندہ می ہوئی میں تو صحیح ہو
 و اگر پاس پاس نہ بندہ می ہوں تو صحیح نہیں اور اگر کسی کو حیون یا بیہوشی ہوئی اور
 ابی یوسف کے نزدیک اسی حالت میں بقدر ایک دن رات کے زمانہ گزر گیا اور امام
 محمد کے نزدیک صحیح تر یہ کہ کشتی نماز کا وقت اسی حالت میں گزر گیا تو نماز فائتہ کی

قضا لازم نہیں وگراس مدت میں اُسکو افاقہ ہوتا ہو اور افاقہ کا وقت معین ہو مثلاً صبح کے وقت تو قضا پڑھے اور اگر زائل ہوئی عقل غازی کی ہوئی یا شراب یا کسی دوسرے تو اُسکو قضا پڑھنے کے عقلی کے وقت کی غازیوں کا لازم ہو اگرچہ مدت بیہوشی بہت ہو ایسے کہ یہ بیہوشی خود بندہ کے فعل سے ہی مثل سو رہنے کے اور اگر قادر ہوا دوتا آدمی نماز پڑھنے پر اشارت سے بدون عمل کثیر کے اس طرح کہ کوئی خیر سہارے کو لگتی ہو یا پیرنا خوب جانتا ہو تو اُسکو اوپر ہٹا لازم ہو اگرچہ بدون عمل کثیر کے نہ پڑھ سکے تو اولاً لازم نہیں قضا لازم ہو اور اگر طیب حادث مسلمانی نہ چلتا لیٹے رہنے کا غازی کو حکم کیا بسبب پانی نکال دینے کے اُسکی آنکھ سے تو وہ نماز اشارہ سے پڑھے ایسے کہ جیسے جان کا بچانا فرض ہو ویسے ہی انحصار کا بچانا فرض ہو یا سب سجدۃ تلاوت متبیب سجدۃ تلاوت کے تین بن اول تلاوت اگرچہ سماع نہ پایا جائے مثلاً اہرے آدمی کا پڑھنا دوم سننا ایسے سجدہ کا اگرچہ فارسی میں ہو اور یہ شرط پڑھنے والے اور مقتدی کے سوا دوسرے شخص کے لیے ہو وگراُسکو خبر نہ کہ یہ ایسے سجدہ ہی تو وہ بخود پڑھتا ہو مقتدی ہوتا اس شخص کے پیچھے جو ایسے سجدہ پڑھے کہ اقتدا کرنا بھی شرط ہو سجدہ کے واجب ہونے کی اگرچہ مقتدی نہ سمجھے اور اگرچہ موجود نہ ہو ایسے سجدہ کو پڑھنے کے وقت اور اگر مقتدی ایسے سجدہ کو پڑھے تو سجدہ نہ کرے وہ خود نہ اُسکے ساتھ مقتدی نہ اُسکا امام لیکن جو شخص نماز نہ پڑھتا ہو یا دوسری نماز پڑھتا ہو اکیلے لاہو خزاہ امام وہ سجدہ کرے اور نماز کے شرائط اس سجدہ کے بھی ہیں لیکن اُسکے لیے جدا تحریمہ کرتا اور یہ نیت کہ فلاں آیت کا سجدہ ہو شرط نہیں مگر یہ نیت کہ یہ سجدہ تلاوت کا ہو شرط ہو اور یوں نیت کرے سجدۃ تلاوت کی اور سجدہ شکر کی

تَوَنِّتُ أَنْ أَسْجُدَ سَجْدَةً تَلَاوُدَ أَوْ سَجْدَةً الْكَبِيرَ اللَّهُ تَعَالَى سَجْدَةً تَلَاوُدَ
 واسئل اللہ تعالیٰ کے سجدہ تلاوت کا یا سجدہ شکر کا اور سجدہ تلاوت کی مفسد ہو
 جو نماز کی مفسد ہو لیکن عورت کا یا آدمی جو مفسد نہیں اور اس سجدہ کے اندر قنبر
 وضو نہیں جانا اور رکن اس کا سر پہنچا یا بیل اس کا مثل اگر کسی کرنا نماز پڑھنے والے
 اور اشارہ چار کا اور سوار کا اگر حالت سواری میں شہر کے باہر سجدہ واجب ہو
 گویا زمین اور تر پڑا ہے اور سجدہ تلاوت ایک سجدہ ہو درمیان دو بکیر وین مسنون ہے کہ
 اگر امام ہو تو پچار کے لئے یعنی ایک بار اللہ اکبر کے سجدہ میں جانے کے وقت اور
 دوسری بار کہے سر اٹھانے کے وقت اور درمیان دو قیام مستحب ہے یعنی سر پہ
 سجدہ میں جانا اور بعد سجدہ کے کھڑا ہو جانا مستحب ہے بدو نہ ہاتھ اٹھانے سے بیکر
 کہنے کے وقت اور بدو نہ تشہد اور سلام کے اور قیام ثانی کی روایت کو اختیار کیا
 صاحب نہیر سے نسخہ ذکر کیا ہے اور سجدہ تلاوت میں تسبیح سجدہ کی کہ تسبیح تر قولین
 وگر نقل ہو یا نماز میں نہ تو چاہئے تسبیح سجدہ کی اتنی سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا تُطْلَعُ
 یا اُودِیۃ ماثورہ میں سے جسے چاہے پڑھے اور سجدہ تلاوت اس شخص پر واجب ہے جو
 جو نماز کے واجب ہونے کا اہل ہو اور اگر نہ کرنے کے اعتبار سے یعنی اسی وقت اہل ہو
 یا اہل ہو قضا کے اعتبار سے یعنی اس وقت نہ اہل ہو دوسرے وقت ہو مثلاً جنہوں نے
 متوالا اور سوئے الا پس سجدہ واجب نہیں کافر اور نابالغ پر اور اس پر اگر چہ سجدہ
 ایک دن رات سے زیادہ جنون ہے اور اسی طرح واجب نہیں جائز اور نفسا پر
 خواہ وہ سب اسے پڑھیں یا سیناں تا ورا آدمی کے پڑھنے سے سجدہ تلاوت واجب ہے
 بشرطیکہ تلاوت صحیح کرتا ہو اور اسکی صحت کی تمیز کرتا ہو پس اگر پرند سے سنے یا ایک ایک

کلمہ پڑھنے والے سے یا نبی کے ساتھ پڑھنے والے یا سونے والے سے یا بیہوش سے یا مجنون سے سُننے تو واجب نہیں ہوتا لیکن سجدۃ تلاوت واجب ہوتا ہوا اس شخص پر جو نابالغ سے بھیجہ سُننے حالانکہ نابالغ اسکا اہل نہیں اور سجدۃ تلاوت کے ادا کرنے پر تاخیر کرنی مکروہ تحریمی ہو اگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہو اور اگر عورت نے کئی سجدہ پڑھی اور سجدۃ کیا یہاں تک کہ حائض ہوئی تو اُس پر سے سجدہ ساقط ہو جائے اور اگر آئینہ سجدہ امام سے سنی اور جس رکعت میں امام نے کئی سجدہ پڑھی ہو اُمین سجدہ امام سے پیشتر اگر اُسکی اقتدار سے تو اُسکے ساتھ سجدہ کرے اور اگر سجدۃ تلاوت کے بعد اقتدار سے تو اُس پر سے سجدہ ساقط ہو جائیگا اور دوسری رکعت میں اقتدار سے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرے اور اگر پڑھے آئینہ سجدہ کو نماز کے اندر تو سجدۃ تلاوت نماز کے اندر کرے خارج نماز سے نہ کرے اور اگر نماز کے اندر نہ کرے گا تو گناہ گار ہوگا پس لازم ہوگی اُسکو توبہ اور اگر کسی حادث سے نماز ٹوٹ جائے تو بھی سجدہ کرے لیکن اگر حقیقت سے نماز ٹوٹ جائیگی تو عورت پر سے سجدۃ تلاوت ساقط ہو جائیگا اور اگر قاسم ہوئی نماز بعد سجدۃ تلاوت نہ کرنے کے تو عادۃ سجدۃ تلاوت کا نہ کرے اور اگر کسی شخص نے نماز کے اندر آئینہ سجدہ پڑھی اور اُسکے لیے رکوع کیا سو اُسے رکوع نماز کے یا سجدہ کیا سو اُسے سجدہ نماز کے تو سجدۃ تلاوت ادا ہو جائیگا اسی طرح خارج نماز میں رکوع یا سجدہ سے ادا ہوگا مگر رکوع میں یہ شرط ہے کہ فوراً ہو بلا تاخیر و اگر تاخیر کرے گا تو پھر سجدۃ تلاوت کے واسطے سجدہ خاص چاہیے خواہ نماز کے اندر ہو یا نہ ہو اور ادا ہو جائے سجدۃ تلاوت نماز کے رکوع بھی جبکہ رکوع کرے تین آیتوں کے پڑھنے سے پیشتر ظاہر قول کے بموجب اور نیت کرے کہ یہ رکوع اپنی نماز کے لیے اور سجدۃ تلاوت کے لیے کرتا ہوں راجح قول پر اور اسی طرح

۱۵
 ادھر تاہو سجدہ تلاوت نماز کے سجدہ سے بھی اگر فوراً سجدہ کر لے اگر چہ نیت نہ کی ہو کہ یہ
 سجدہ تلاوت کا ہو اور اگر امام نے ایسے تلاوت پڑھنے کے رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کی
 اور اسکے مقتدی نے نیت نہ کی تو مقتدی کو امام کی نیت کافی نہوگی پس جبکہ امام
 سلام پھیرے تب مقتدی سجدہ تلاوت کرے اور اعادہ کرے قعدہ اخیرہ کا اور مجہول
 کرنا چاہیے اس صورت کو نماز جبری پر ایسے کہ نماز ستری میں مقتدی کو کوئی نکر معلوم ہو
 کہ امام نے ایسے سجدہ پڑھی اور نماز ستری میں مقتدی حکم کیے جائیں سجدہ تلاوت کرنے کے
 بعد سلام امام کے اور خبردار کرے امام انکو بعد سلام کے قبل اسکے کہ وہ کلام کریں
 اور سجدہ سے باہر نکلیں ہاں اگر امام نے رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی بلکہ سجدہ میں کی
 یا کہیں نہ کی تو مقتدی پر کچھ نہیں خواہ مقتدی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر امام نے
 سجدہ تلاوت کیا اور مقتدی نے خیال کیا کہ امام نے رکوع کیا تو جو شخص رکوع میں
 وہ رکوع کو ترک کر کے سجدہ تلاوت کرے اور جس نے رکوع کیا اور ایک سجدہ کیا اسے
 وہ سجدہ تلاوت سے کافی ہوگا اور جس نے رکوع کیا اور دو سجدے کیے اسکی وہ پوری
 ایک رکعت ہوگئی اور زیادتی ایک رکعت کی منفسد نماز ہو اور اگر امام یا مقتدی یا سجدہ
 یعنی تہما نماز پڑھنے والے نے ایسے سجدہ اپنے غیر سے سنی اور وہ غیر امام ہو یا مقتدی
 یا منفرد یا وہ شخص جو نماز نہ پڑھتا ہو تو نماز کے بعد سجدہ تلاوت کرے تا اگر نماز کے
 اندر سجدہ کر گیا تو اسکو کافی نہوگا اور اسکا اعادہ لازم ہوگا نہ اس نماز کا لیکن
 اگر کسی شخص نے نماز پڑھنے کی حالت میں ایسے سجدہ پڑھی خواہ اپنے ساتھ مقتدی یا
 سوائے دوسرے شخص سے سُننے کے پیشتر خواہ بعد سُننے کے پھر اسے یہ بھی
 نماز کے اندر کیا تو اس سجدہ کا اعادہ نہیں آوے اگر نماز کے باہر ایسے سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرنا

پھر نماز میں اسی آیت کو پڑھا تو دوسرا سجدہ کرے وگرنہ سجدہ کی غفلت پڑی اور پھر کہ سجدہ پڑھی
تو نماز میں ایک ہی بار سجدہ تلاوت کر لینا دونوں سجدوں کے لیے کفایت ہے اگر مجلس
اور آید ایک ہو وگرنہ نماز میں نہ کیا تو دونوں سجدے ساقط ہو گئے صحیح تر قول میں ہے اور
یہ گناہ ہے اور اگر کر پڑھا آیت سجدہ کو جو مجلسوں میں تو سجدہ کر کرنا واجب ہو گا اور
ایک مجلس میں کر رواج ہے ہو گا بلکہ ایک سجدہ کافی ہے اور سجدہ تلاوت کرنا اور اگر الہامی
تین سبب سے واجب ہوتا ہے اول اختلاف تلاوت کا دوم اختلاف سننے کا سوم
اختلاف مجلس کا اور پہلے دو سببوں سے غرض بدلنا آیتوں کا ہے یعنی اگر ایک ہی
مجلس میں مختلف آیتیں سجدہ کی پڑھی گئیں یا سنی گئیں تو قرآن آیات کے برابر سجدے
واجب ہونگے اور اختلاف مجلس کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی کہ ایک مجلس سے دوسری میں
دو قیام سے زیادہ چل کر ہوئے آئیں یہ شرط ہے کہ دونوں مکانوں کا ایک حکم نہ ہو مثلاً
چھوٹی مسجد یا گھر کی مختلف جگہ کہ ان کا حکم ایک ہی مکان کا ہو پس اگر ایک ہی آیت سجدہ
مسجد یا گھر کے کئی کونوں میں پڑھی گئی تو سجدہ ایک ہی واجب ہو گا اور دوسری قسم
اختلاف مجلس کی حکمی ہو وہ یہ ہو کہ دو دفعہ پڑھنے کے درمیان میں عمل کثیر کیا ہو مثلاً
خرید و فروخت یا عقد بکاح یا کما یا تین قدم چلنا وغیرہ تو اس صورت میں بھی سجدہ
کر رہو یا ایسا کر عمل قلیل کیا ہو مثلاً آیت سجدہ پڑھ کر ایک گھونٹ پانی پیا یا ایک لقمہ
کھا یا یا دو قدم چلا پس اس آیت کو پڑھا تو سجدہ تلاوت ایک ہی کافی ہو گا اور مستحب نہیں
دوسرے سجدہ کرنا اس جگہ جہاں ایک کافی ہو اور بنا سجدہ کی تدخل پر یعنی ایک سجدہ
دوسرے کا تابع ہو جانا یہ واسطہ دور کرنے حرج کے بشرطیکہ آیت اور مجلس ایک ہو اسی طرح
اگر ایک آیت کو دو پڑھا اور اسی کو اسی مجلس میں دوسرے سے سناتا ہے بھی ایک ہی سجدہ

واجب ہوگا پس قائم مقام ہوگا ایک سجدہ سبب کے، داخل میں اپنے پیشتر کے اور بعد کے
سجدوں کے یعنی اگر کسی شخص سے ایک مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ مثلا پانچ بار پڑھی
اس طرح کہ تین بار پڑھ کر سجدہ تلاوت کر لیا پھر دوبار پڑھی تو وہ ہی ایک سجدہ جو کیا ہی
سبب کی طرف سے کافی ہو گیا اور زمانہ تکلیف کا آتے جاتے میں اور چلا جانا پڑھنے والے کا
درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر آ کر پھر پھر آنا سبب نہ رہا جو عرض میں بدلنا جو مجلس
یا آیت کا پس واجب ہوگا ایک اور سجدہ یا کئی سجدے مثلا تانائے میں ایک ہی آیت
جیسے تین پڑھی اور وہی واپس آنے کے وقت تو گویا دہ مجلسوں میں تین ہی آیتوں کا
بدلنا ہوگا سننے والے کے حق میں مثلا سننے والے نے اُسی آیت کو ایک شاخ پر بیٹھا تو
اُسی کو دوسری پر تو گویا اُس نے دو آیتوں کو سنا تھا اور کونوں سجدہ اور گھر اور کشتی
چلنے والی اور فصل قلیل کے جیسے دو قسموں کا کھانا درسیان میں دوبار کی تلاوت کا
اور گھر آجوانا اور سلام کا جواب دینا کہ اس سے مجلس نہیں بدلتی اور اسی طرح
سواری کے چلتے جانور پر اگر نماز پڑھتا ہو تو مجلس نہ ہوگی و اگر سواری پر نماز
پڑھتا ہو تو سجدہ مکرر ہو جائیگا جیسے مکرر ہوتا ہو سجدہ سننے والے پر اگر سننے والے کی
مجلس بدل جائے یہاں تک کہ اگر مکرر پڑھا آیت سجدہ کو سواری پر نماز پڑھتے ہو
اور اس کا غلام پیادہ چلتا ہو تو سواری پر سجدہ مکرر نہ ہوگا بلکہ غلام پر مکرر ہوگا اور نہیں
مکرر ہوتا سجدہ سننے والے پر اس کے برعکس میں قول مفتی بہ پر مثلاً تلاوت کرنے والا
پڑھتا جا تا ہو اور سننے والا ایک جگہ بیٹھا ہو تو سننے والے پر سجدہ مکرر نہ ہوگا بشرطیکہ آیت
ایک ہو اور مکررہ تحریری ہو چھوڑ دینا آیت سجدہ کا اور پڑھنا باقی سورہ کا اور صرف آیت سجدہ
پڑھنی اور باقی سورہ نہ پڑھنی مکررہ نہیں لیکن مستحب ہو لانا ایک یا دو آیتوں کا اس کے ساتھ

خواہ بیشتر یا اسے یا بجا اور مناسب ہو نہ نماز اگر کسی مسجد میں ہو جائے کہ وہ مسجد کے لیے
 آمادہ ہو یا سنیے کے لیے کا حال معلوم نہ ہو اور جو شخص کام میں مشغول ہو اور آئیہ مسجد کو
 نہ سکے تو اس پر مسجد کے واجب ہونے کی تصحیح میں اختلاف ہے صحیح تریہ کہ واجب نہیں کیونکہ
 سنیہ جو سبب ہو واجب ہونے کا تو ایک قول میں شرط ہو وہ پائیا نہیں گیا اور اگر سنیہ آئیہ
 مسجد کو ایک قوم سے یعنی انہیں کے ہر ایک شخص سے ایک ایک حرف آئیہ مسجد کا
 سنیہ تو سنیے والا مسجد نہ کرے اس لیے کہ اس کا پڑھنے والا ایک ہو نا شرط ہو اور اگر کوئی شخص
 نسبت پاسے یا اللہ تعالیٰ روزی کرے مال یا اولاد سے یا اس سے بڑی فتح کیا ہو
 یا نذر اس کے تو مستحب ہو کہ مسجد کرے اللہ تعالیٰ کے لیے شکر کا اسی پر فتویٰ ہے مستقبل
 قبلہ ہو سکے اور حمد کرے انہیں اللہ تعالیٰ کی اور تسبیح کرے انہیں مسجد کی ہر تکبیر کے
 پھر سر اٹھا کر جلیسا مسجد تلاوت میں اور مسجد یا وہاں مباح چیز جس کے لیے سبب نہ ہو
 وہ قرین نہیں اور جب تک جہلا اس کی طرف سلبت کا اعتقاد نہ کریں نہ کر وہ بھی نہیں
 یا سب نماز مسافر کے حکم میں فتح القدر میں ہے کہ جب کوئی نیت کرے زیارت
 قبر شریف حضرت صلح کی تو چاہیے کہ نیت کرے اس کے ساتھ زیارت مسجد نبوی کی کیونکہ
 وہ ایک مسجد ہے ان تین مسجدوں میں سے کہ حکم ہر طرف ان کے سفر کرنے کا جیسے کہ حدیث
 لا تشد الرحال الا بین مذکور ہو اور یون ہی عالم گیر اور مختار میں ہو سو اس سے
 زیارت ظاہر ہوئی کہ تحقیق مستثنیٰ منہ جو حدیث مذکور میں منخوف ہو وہ جنس بعید ہو
 نہ جنس قریب یعنی حدیث مذکورہ کا یوں مضمون ہو نہ مذکور ہو پالا ان متعلیٰ پر سفر ہے
 کسی جگہ کی طرف نہ واسطے طلب تقریب اور ثواب کے اور نہ واسطے غیر اسکے کے بجا
 ضروری کے مثل جہاد و طلب علم اور تجارت وغیرہ کے مگر طرف ان تین مسجدوں کے

کہ بے حاجت نہ درمی کے بھی جانا موجب قربت اور ثواب کا ہے اور وہ مسجد حرام اور
یہ مسجد میری اور مسجد اقصیٰ اور یہ معنی نہیں کہ نہ جائے طرف کسی مسجد کے سوئے
ان تین کے جیسا کہ بعض علماء شافعی کہتے ہیں اسلئے کہ اگر اسکے یہ معنی ہوتے تو
صاحب فتح القدیر وغیرہ حکم نہ کرتے جاسنے واسلئے فرائض پر انوار کو ساتھ نہایت کرنے زیارت
مسجد نبوی کے الحاح پہنچم جلد اول قرة العیون شافعیات سال نہم ہجرت مسلم و
سفر نکلیا جائے مگر مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کی طرف۔ اور اول و اور تین
رکعتیں نماز فرض ہوئی پس وہ بجال خود رہی چوتھے سال سفر میں اور اقامت میں
فرض ہوئی چار رکعتیں اور تین بجال خود رہی اور مسلمین روایت ہوا بن عباس رضی
کہ نماز فرض کی اللہ تعالیٰ نے نماز زبان پر نبی مسلم ہمارے کے گھر میں چار اور سفر میں
دو رکعتیں اور ٹھکی حالت میں یا یک رکعت۔ بالغ البین فی فصل سفر میں نماز نہ کر کے
بیان میں پس جن ملکوں میں دن معتدل ہوتے ہیں انہیں کے سب سے چھوٹے
دفعوں میں ابتداء سے صبح صادق میں نماز پڑھنے کے بعد سے زوال شرعی تک چار و
یا دو اُنٹ پر بوجھ لاد کے متوسط چال سے بقدر عاوت استراحت کرتے ہوئے
جس قدر راہ طے کرے وہ ایک مرحلہ پر تیس چوتھیں بقدر ایسے تین مرحلہ کی راہ کے
یا اُس سے زیادہ سفر کے قصد سے چلے آسکو واجب ہے کہ اپنی جائے اقامت کے
گھروں سے ماہر کل کے چار رکعتوں والے فرقوں کو دو رکعتیں پڑھے فرض ہونے کی
راہ سے اور اگر شہر اور فناء شہر کے درمیان دو سو گز سے کم فاصلہ ہو اور دو دفعوں کے
درمیان میں کمیت نہ ہو تو فناء شہر سے تجاوز کرنا قصر کے لیے شرط ہے و اگر کمیت ہو
تو شرط نہیں اور اعتبار نہیں فرسخوں کا مذہب کے بموجب اسلئے کہ ظاہر الروایہ ہیں

اعتبار میں دن کی مسافت کا پورا پورا ہمارے میں اسی کو معجز کہا ہو لیکن صاحب بلوغ المبین
 لکھتے ہیں کہ اس باب میں جتنی روایتیں آئی ہیں ان سب سے بہتر وہ ہے جس سے
 شعبہ نے صحیح بن کر یہ سنائی ہے روایت کی ہو کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ قصر کرنا کا
 مسئلہ پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو دو تین
 پڑھتے اور شک شعبہ کی طرف سے ہو یعنی اُسے یاد نہیں رہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے تین میل فرمایا
 یا تین فرسخ اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا اور اگر جلد چلا اور تین دن کی راہ کو قطع
 کر کے اُس سے کم مدت میں پہنچ گیا تو بھی نماز قصر کرے اور اگر کسی جگہ کے دو
 راستے ہوں ایک بقدر تین مرحلہ مذکور کے اور دوسرا کم تو نماز قصر کرے اول میں
 دوسرے میں قصر نہ کرے اور محدثین فرماتے ہیں کہ اگر تردد ہو تو نیس یا اونیس یا
 شہر یا پندرہ یا اٹھارہ دن تک قصر کرے اور زیادہ میں پوری پڑھے اور اگر تردد ہو
 تو چار دن تک قصر کرے اور اس سے زیادہ میں تمام کرے بلوغ المرام کی احادیث کا
 ملخص منیبہ پر لکھا ہے اور مسافر قصر کرتا ہے جب تک کہ داخل ہو موضع اقامت میں آئے
 جیسے اگر اسے قصر کے لیے شہر سے نکلا شہر چھو کر کسی ہی بقاعے قصر کے لیے ہوتا
 بقدر تین مرحلہ کے پوری ہو جانی ضروری ہو مثلاً ایک شخص بارادہ سفر چاہے منزل کے
 اپنے شہر سے نکلا اور دو منزل جا کے پھرنے کی نیت کی تو اس صورت میں اُسی
 وقت سے پوری نماز پڑھے وگرنہ تین منزل جا کے پھرے تو اپنے شہر میں آنے تک
 قصر کرے اور قصر کرتا ہے مسافر جب تک کہ نیت اقامت پندرہ دن کی کر جائے
 جبکہ میں جو لائق اقامت کے ہوتی شہر یا گاؤں میں یا دارالاسلام کے صحاح میں
 اور نیت اقامت پندرہ دن کی حقیقت میں ہو یا حکم اوّل میں مشہر میں مثلاً اگر حاجی

شام میں داخل ہوا اور جاننا کہ بدو دن قافلہ کی ہمراہی کے جو نیدر خون شوال کو چلیگا روانہ نہ ہوگا تو وہ پوری نماز پڑھا سلیے کہ نرم روانگی کا قافلہ کے ساتھ کیا پس غنما اور حکماً اقامت کی نیت ہو گئی اور اگر نیت میں تردد بلایا ہر روز یہی جانا کہ کل پر سون جاؤ گھا اگرچہ اس توقع پر برسوں پہلے تب بھی قنکر کرتا ہے جب تک کہ نرم بالآخر نیدر ہون کی اقامت کا کرے اور نماز پڑھے قصر کے ساتھ اگر نیت اقامت کی کرے کمتر نیدر ہون سے یا نیدر ہون کی اقامت کی نیت کرے مگر اسی جگہ میں قابل اقامت نہ ہو جیسے دریائیں یا خبریرہ خیر آباد میں یا نیت اقامت کرے وہ مستقبل تک قابل اقامت میں نیدر ہون پہنے کی جیسے مگر اور سنائی میں پس اگر داخل ہوا حاجا مکہ میں فیحجہ کے دن نون میں تو ان تاریخوں میں نیت اقامت کی درست نہ ہوگی جب محل ہونے کے اسلیے کہ وہ نون اور عرفات کو جائیگا اور بعد ہجرت کرنے کے ہی نیت اقامت درست ہوگی اور نماز قصر پڑھے وہ شخص جو اپنی ریلے میں مستقل ہو گیا غلام اور حورت اور خیموں کے باشندے جیسے بڈا اور شکرمان اگر کجکل میں نیت اقامت کریں تو انکی نیت صحیح ہوگی صحیح تر قول میں اور اسی پر فتویٰ ہو بشرطیکہ نکلے پاس پانی اور چار اتنا ہو کہ مدت اقامت کے لیے کفایت ہو اور ایک چراگاہ سے دوسرے میں جلنے کے سبب سے اقامت نہ جاتی رہیگی مگر جب جائیں ایسی جگہ کہ دونوں جگہوں کے درمیان میں فاصلہ تین مرحلہ مذکور کا ہو تو وہی رکعت پڑھیں بشرطیکہ سفر کی نیت کریں اور اگر نیت سفر نہ کریں تو قصر بھی کریں اور اگر نیت اقامت کرے غیر خیمہ والوں کا انکے ساتھ تو درست نہ ہوگی صحیح تر قول میں محال یہ ہو کہ شرطین پوری نماز پڑھنے کی مسافر کے لیے چھپن اول نیت اقامت کی

قیوم رہتا اقامت پندرہ روز کی مشغول رہے گا مستقل ہونا یعنی کسی کا تاج نہ ہونا چاہیے
 سیر یعنی چلنے کا ترک کرنا بیچ اقامت کی جگہ کا ایک ہونا ششم جگہ کا لائق اقامت ہونا
 پس اگر کسی مسافر نے عدا چار رکتیں پڑھیں پس اگر وہ قدرہ اولیٰ میں بیٹھا ہو
 تو اسکی فرض پوری ہو جائیگی مگر اسنے پڑا کیا کہ بیابان دو کے چار رکتیں پڑھیں
 اور پڑا کرنے سے کہ معنی یہ ہیں کہ وہ گنگا رہا اور حتیٰ آگ کا ہوا اس سے معلوم ہوا
 کہ مسافر کو بیابان دو کے چار رکتیں پڑھنی مکروہ تحریمی ہی اور دو رکتیں کہ نفل ہوگی
 جیسے نماز فجر کو اگر کوئی چار رکعت پڑھے تو دو فرض اور دو نفل ہوگی اور اگر قدرہ
 اولیٰ میں مسافر نے بیٹھا تو اسکی فرضیت باطل ہوگی اور کل رکتیں نفل ہوئیں مگر
 فرضیت باطل نہ ہوگی اس صورت میں کہ نیت کرے اقامت کی پہلے اس نیت کہ
 تیسری رکعت کا سجدہ کرچکا ہو لیکن وہ تیسری رکعت کے قیام اور رکوع کو اعادہ کرے
 بسبب اتع ہونے اس قیام و رکوع کے نفل اور مست ہوا قیام مقیم کا پیچھے مسافر کے
 ادا اور قضائیں پس اگر مقیم مسافر کے پیچھے نماز پڑھے اور مسافر اپنی نماز پوری کرے
 اور مقیم اپنی نماز پوری کرنے کو کھڑا ہو تو باقی کی دو رکتوں میں قرأت نہ پڑھے بلکہ
 مقدار سورہ فاتحہ کے چپ کھڑا ہو کر رکوع و سجدہ کرے اور سجدہ سہو کی مذکر سے صحیح تر
 قول میں آوردونون تعدیے فرض میں مقیم مذکور یعنی ایک امام کی بیعت سے
 اور دوسرا اخیر ہونے کی بہت سے اور صحیح ہے کہ نماز شروع کرنے کے قبل مقتدی کو
 امام خبردار کرے ورنہ کہا تو سلام کے بعد کہدے صحیح تر قول میں کہ اپنی نماز تمام کرین
 مسافر ہوں اور اگر امام مسافر نہایت اقامت کرے اس غرض سے کہ مقیم مقتدیوں کی
 نماز پوری پڑھاے تو ایسی نیت سے مقیم نہ ہو گا یعنی اس صورت میں اسکی دو فرض

اور دو نفل ہونگی تو اگر مقتدی اسکے پیچھے اپنی نماز پوری کرینگے تو بسبب نفل پڑھنے
 والے کے پیچھے فرض پڑھنے کے انکی نماز ٹوٹ جائیگی اور اقامت اگر نماز کا پیچھے مقیم کے
 درست ہو وقت اول کے اندر آوے مسافر اس صورت میں چار رکعتیں پڑھے یعنی تعینت
 امام کی جہت سے اسکی فرض بھی چار ہو جائیگی اور قضا نماز میں اقامت اسیا فرکا
 مقیم کے پیچھے درست نہیں چار رکعتوں حالی نمازوں میں اور نماز فجر اور غروب میں
 درست ہو ادا ہو یا قضا اور مسافر کو کہ سنتوں کو پڑھے اگر اس کی حالت میں ہو
 یعنی اگر کہیں اور ہو اطمینان سے اور اگر اس اور قرار نہ ہو تو سولے سنت فجر کے
 حکم سنت کا باقی نہیں رہتا یہی مختار ہو اور وطن اصلی میں آدمی مقیم کا حکم کہتا ہوں اگر یہ
 ایک ہی سبب سے مثلاً اثنائے سفر میں وطن اصلی آگیا اور وہاں منزل کی تو چار رکعت
 نماز پڑھے اور اگر دوسرے مقام کو وطن اصلی بنالیا تو پہلا وطن اصلی نہ ہوگا بشرطیکہ
 گھر والے بھی پہلے وطن سے آٹھ گئے ہوں تو اگر گھر والے ایک جگہ رہتے ہوں اور اسنے
 دوسری جگہ رہنے کا قصد کر لیا ہو تو دونوں مقام وطن اصلی مقصود ہونگے دونوں
 چار چار رکعتیں پڑھا کرے اور جس مقام میں سپردہ دن یا زیادہ سہنے کی نیت کرے
 وہ وہاں اقامت ہو اور وطن اقامت باطل ہوتا ہو وطن اقامت سے اور وطن اصلی
 اور سفر کر جانے سے پس اگر اثنائے سفر میں وطن اقامت پر گزرے اور نیت اقامت
 نہ کرے تو وہی رکعتیں پڑھے اور اگر مسافر نے کسی شہر میں نکاح کر لیا تو وہاں کا
 مقیم ہو گیا گو اس جگہ کو وطن نہ بناوے اور اگر چہ نیت اقامت نہ کرے اور عورت
 مسافر بھی صرف نکاح سے مقیم ہو جائیگی بالاتفاق اور سفر اور اقامت کرنے میں
 تنوع کی نیت معتبر تو اسلیئے کہ وہ اصل ہو یعنی اقامت اور سفر پر قادر ہو اور نہیں معتبر تو

نیت تابع کی مثال از وجہ کی نیت معتبر نہیں شوہر کے ساتھ بشرطیکہ شوہر نے اسکو متحمل
 دیدیا ہو اور غلام کی نیت معتبر نہیں اگر آقا کے ساتھ ہو بخبر کتابت کے اور لشکری کی
 نیت معتبر نہیں اگر امیر کے ساتھ ہو جبکہ لشکری کو کمانا امیر سے ملتا ہو بیت المال سے
 اور فردوس کی نیت معتبر نہیں اگر مستاجر کے ساتھ ہو جبکہ درماہ یا سالانہ ملتا ہو اور
 قیدی کی نیت معتبر نہیں اگر قید کرنے والے کے ساتھ ہو اور قرضدار کی نیت معتبر نہیں اگر
 قرضخواہ کے ساتھ ہو بشرطیکہ قرضدار مفلس ہو اور شاگرد کی نیت معتبر نہیں اگر استاد کے
 ساتھ ہو جبکہ استاد کے ذمہ کما یا ہو اور ضروری ہو جانا تابع کا متبوع کی نیت کو پس اگر
 متبوع اقامت کی نیت کرے اور تابع کو نہ معلوم ہو تو تابع مسافر ہے گاجب تک کہ
 اسکو معلوم ہو صحیح تر قول کے بموجب اور اسی پر فتویٰ ہو اور وقت نماز کے بچکانے سے
 جیسی قضا واجب ہوئی تھی یہی ہاں ملے بغیر نہ آویگا یعنی چار رکعت کی دو اور دو کی
 چار رکعت نہ ہو جائیگی ان وقت کے اندر بدل سکتی ہو نیت اقامت کرنے سے
 یا سفر کرنے سے یا اس حالت میں کہ مقیم کے پیچھے مسافر آئے اگر لیکن اگر صحت کی
 نماز حالت مرض میں نیچہ کر پڑھیں گاتو درست ہوگی وگر حالت مرض کی نماز قضا کو حالت
 تندرستی میں نیچہ کر پڑھیں گاتو درست ہوگی اور پادشاہ کا مالک محرمہ اس کے پیغمبرؐ
 ایک شہر کے نہیں یعنی نیت سفر کے ساتھ سفر شرعی کرنے سے وہ بھی مسافر ہو جاتا ہو
 اور اگر حائض پاک ہوئی سفر میں جبکہ منزل مقصود تین دن کی مسافت سے کم ہے
 تو نماز پوری پڑھے صحیح قول میں اسی طرح اگر رکاب بالغ ہو یعنی جبکہ منزل مقصود تین دن کی
 مسافت سے کم ہے تو وہ بھی پوری نماز پڑھے بخلاف کافر کے کہ اگر وہ مسلمان ہو
 جبکہ منزل مقصود تک تین دن کی مسافت سے کم ہے تو وہ نماز قصر سے پڑھے

کے
 کتاب و
 غلام و جو اپنے
 مالک کی رضا سے
 اپنی قیمت کا
 اسکا نقل ہو کر
 اسکا کر کے
 کہ پیا کرے
 مالک سے
 اور آزاد ہو جائے
 غیبت

باب نماز جمعہ کے احکام میں نماز جمعہ فرض عین اور مؤکد تر ہو نظر سے
اور فرض وقت نماز ظہر پر لیکن نماز جمعہ کے ادا کا حکم ہوا ہمارے ذمہ سے نماز
ساقا ہونے کے لیے اسی لیے اگر جمعہ فوت ہونے کے قبل نماز ظہر پڑھ لیا صحیح ہوگی
ہو داؤد اور سلم کی احادیث کا خلاصہ یہ ہو کہ جمعہ کے لیے لوگ کتے اپنے گھروں سے
اور عوالی مدینہ سے امام نمودی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ عوالی وہ مکانوں میں ہیں
جو مدینہ کے گرد ہیں کم سے کم دو درزیادہ قطر میل پر بلخ اربعین اور شامی میں لکھا ہے
کہ شہرین بلکہ چھوٹے گاؤں میں بھی جمعہ قائم کرنا جائز ہے بشرطیکہ حاکم یا قاضی نے
اذن دیا ہو واسطے بنانے جامع مسجد کے تھیں یا اذن دیا ہو جمعہ قائم کرنے کا تھیں
اور اول نماز جمعہ کے لیے شرطیں ہیں بادشاہ کا ہونا اگر تہ خطیب ہو اور گو وہ تغلب
عورت ہو یا وہ شخص ہو جسکو بادشاہ وقت نماز جمعہ کی اقامت کی اجازت دی ہو
اگرچہ وہ غلام ہو اور جب بادشاہ اول بار اقامت جمعہ کی اجازت ایک شخص کو دیدے
تو اس شخص کو اختیار ہے کہ غیر کو اجازت دے اور وہ غیر دوسرے کو اجازت دے
اسی طرح اجازت دہ اجازت چلی جائے اور اقامت جمعہ کا اذن صرف مسجد بنانے کے
وقت شرط ہو اسکے بعد شرط نہیں بلکہ ہر خطیب کو اذن بدستور سابق رہتا ہو اور اقامت
جمعہ کے لیے خلیفہ کرنے سے مراد خطیب کے لیے خلیفہ کرنا ہی نماز کے لیے نہیں اور
اگر خطیب نے خطیب پڑھایا اور دوسرے شخص نے نماز پڑھائی بدین اذن خطیب کے
تو درست نہوگی مگر جبکہ اقتدا کرے اسکے پیچھے وہ شخص جسکو اختیار جمعہ کے قائم کرنے کا ہو
کیونکہ اقتدا کر نے سے غلامانہ اجازت ہو جائیگی اور اگر دوسرے شخص نے خطیب پڑھایا
بغیر اذن خطیب کے تو ایام حاضر ہو تو درست نہیں اور اگر گریہا حاکم کسی شہر کیا

یا تعجب کی برائے تو یہ کہ خطبہ کے قائم مقام ہو گا نہ یہ قوی پر جیسے نہیں کافی ہو
 چھینکے وقت کا آخرت کہنا دیکھو یہ وقت ہے کہ آدھ سنت و خطبہ کو آدھ سنت
 اور ستر کرنا اور ستر پر خطبہ اور اس کے دو برو و دوسری آواز کی جانی اور خطبہ پر سننے کی
 حالت میں خطبہ کو کھڑا کرنا اور قوم کو خطبہ سننا اور مستندین کو خطبہ کی طرف
 متوجہ ہونے کو خطبہ سننا اور خطبہ کی ابتدا کرنی یہ سنت آواز سے قوم کو کہ ساتھ اور
 اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی اور شہادتین اور دین پر غیر علیہ الصلوٰۃ و السلام
 بھیجنا اور یہ دینی اور خدائے تعالیٰ کی یاد دلائی اور کیا آواز یا دوسرے خطبہ پر خطبہ اور
 دوسرے خطبہ شل پہلے کے پڑھنا مگر جیسے پسند ہے کسے اس کے لیے دعا کرنی اور
 موافق سنت کے نماز میں طوالت آورد و دونوں خطبے میں ختم ہاں مسنون ہو اور
 دونوں خطبوں کو تہریر طوالت مفضل سورہ کے طول دینا اور تین آیتوں کی مقدار
 کم کرنا کہ وہ ہو اور نہ یہ مستحب پر اور صحیح قول ہے کہ بموجب دونوں کے درمیان میں
 مستحب ہو بعض خطبہ جو دوسرے خطبہ میں دو دیر گھنٹے کے وقت یا مائیسو گھنٹے
 اور بائیس کو پچھتے ہیں بدعت ہو اور خطبہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا حضرت سے
 سخت کو نہیں پہونچا لیکن بے ہاتھ اٹھانے اور بے زبان ہونے کے دل میں دعا کرنے کا
 مضائقہ نہیں آورد و سر خطبہ بھی بہ بہرہ ہے لیکن پہلے سے کم اور مطلق قرأت
 قرآن کے قبل تہود مستحب ہو و اگر سورۃ تمام پڑھنی ہو تو اس کے قبل تہود کے بعد بھی
 پڑھے اور عادت ہو کہ جب خطبہ کی قرآن پڑھتا ہو تب کہتا ہوا اذنا قال اللہ تعالیٰ بعد
 اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے آمین و ہم ہوتا ہو کہ اعوذ باللہ قال اللہ تعالیٰ کا ہو
 اور جیسے کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ بعد قولی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لیکن

اس طرح سے تعویذ کہنے کے سنت ہونے میں نظر ہو تو پس بہتر یہ ہو کہ گفتہ قال اللہ تعالیٰ
 نہ کہ تو خلفائے راشدین اور حضرت کے دونوں چچا کا ذکر نہ کرے اور مکر وہ
 تحریری و کلامی کرنا خطیب کا خطبہ کے اندر مکر امر بالمعروف مکر وہ نہیں اور کیا خطبہ قائم مقام
 دور کھتوں کے ہو حج تریہ کہ نہیں کر کیا ہو اسکو زبانی ہے بلکہ ثواب میں نصف نماز جمعہ کے
 مانند ہو اور پہلی رکعت کے تمام ارکان میں امام کے ساتھ ایسے تین مردوں کا شریک ہونا
 کہ صلا ایستہ امامت کی رکھتے ہوں اگرچہ رکوع میں شریک ہو جائیں پس اگر ان میں سے
 ایک بھی چلا جائے قبل سجدہ کرنے امام کے تو نماز جمیعہ باطل ہو جائیگی اب نماز قصر پڑھے
 اور بلاغ اسپین میں لکھا ہو کہ شافعیہ کے نزدیک چالیس آدمی ہونے لیکن محدثین کہتے ہیں
 کہ ان کے دلائل ضعیف ہیں بلکہ ترمذی اور ابوداؤد میں حدیث صحیح دلیل ہو اسپر کہ اگر
 ایک امام اور ایک اسکا مقتدی ہو تو جماعت ہو جاتی ہو اور یہ حکم شامل سب نمازوں کے ہو
 کیونکہ عروہ میں خاص جمعہ کے لیے کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے
 نزدیک نماز جمعہ تنہا پڑھ لینا جائز ہو لیکن مولف رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ والدیہ کہتا ہے
 کہ مسلک ائمتہ اربعہ شرح بلوغ المرام میں لکھا ہو کہ اجماع ہو اسپر کہ جمعہ بجماعت درست نہیں
 تخصیصاً اور وقت نماز کے اول عام ہونا اور اذن عام حاصل ہونا ہو سجدہ جامع کے
 دروائے کہلے رہنے سے آنے والوں کے لیے یعنی جمیع نماز جمعہ واجب ہو انکی رو
 نہونی پس ضرر نہیں کرتا نہ کہ روادارہ قلعہ کا دشمن کے سبب سے یا عادت قدیم کی
 جہت سے ہاں جبکہ خوف دشمن نہ ہو تو نہ فکرنا بہتر ہو پس اگر داخل ہو کوئی حاکم قلعہ
 یا اپنے محل میں اور نہ کہ خوف نہ دروازہ اسکا تو نماز جمعہ منعقد نہوگی اور فرضیت خاص نماز
 جمعہ کی نو شرطیں ہیں اول استقیم ہونا شہر میں یا قلعہ شہر میں دوم تدریجاً درست ہونا

یعنی بیمار پر جمیعہ واجب نہیں اور بیمار کے حکم میں داخل ہو وہ شخص جو بیمار کی خبر گیری کرتا ہو اس طرح کہ اگر وہ چلا جائے تو بیمار کی کوئی خبر نہ لے اور بیمار کے حکم میں داخل ہو شیخ خانی یعنی بہت بوڑھا جو چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو موم آزاد ہوتا پس غلام پر جمیعہ واجب نہیں اور صحیح تر قول یہ ہو کہ نماز جمیعہ واجب ہو مکاتب پر اور اس غلام پر جس کا ایک حصہ آزاد ہو گیا ہو اور بقیہ کے لیے کما تا ہو اور واجب ہو فرد پر اور ساقط ہو جائیگی فردوری اجرت کے حساب سے اگر جامع مسجد فردوری ہو اتنی کر جائے اور کرنے میں چوتھائی روز گن رہتا ہو تو اس روز کی اجرت میں سے چارم وضع ہو جائیگا اگر جامع مسجد قریب ہوگی تو فردوری ساقط نہوگی اور اگر بڑا مکہ و آفاک نماز کی اجازت دی تو جمیعہ واجب ہو اور بعض فقہائے اہل مکہ غلام کو اختیار ہو چاہے نماز جمیعہ پڑھے چاہے نماز ٹھہرے اپنے مقام پر اور ترجیح دی ہو کہ میں اختیار دیتے ہو چہاں مرد ہو یا یقیناً پس عورتوں اور غنئی شکل پر جمیعہ واجب نہیں چہاں بالغ و ششم حائل ہو یا پس لڑکے و نابالغ اور مخبون پر واجب نہیں اور یہ دونوں شرطیں نماز جمیعہ کے لیے خاص نہیں بلکہ ہر ایک فرض کی وضعیت کے لیے شرط ہیں ہفتم بینائی کا موجود ہونا پس اندھے پر نماز جمیعہ واجب نہیں اگر چہ اسکو پہنچانے والا میسر ہو ششم چلنے پر قادر ہونا اور سلامت ہونا ایک کا دونوں یا دونوں سے نہا کسی کے کافی ہو واجب ہوتے ہیں اگر لنگراں مانع مسجد کے جائے کا نہوا اور واجب نہیں اس شخص پر جسکی ٹانگ ناچ نہ ہو اگر مسجد تک نہ جاسکتا ہو ششم قید و ٹیم خون ہونا مثلاً لاکھ یا چور وغیرہ سے یا زدم نہ ہو یا سخت بارش اور کچڑ اور برف وغیرہ کے مثل کا جیسے شدت کا جائز یا آندھی اور جس شخص میں یہ سب شرطیں ہو جب کی نہوں میں ہوں

اگر وہ غرضیت اختیار کرے اور نماز جمعہ پڑھے حالانکہ وہ تکلف یعنی بالغ اور عاقل ہو تو اسکی نماز جمعہ فرض واقع ہوگی ظہر کے عوض میں اور لیاقت امامت کی رکعت پڑھنا جمعہ میں وہ شخص کا امام ہونے کے لائق ہو غیر نماز جمعہ میں اور شہر میں نماز جمعہ کے قبل غیر معتد اور کوئٹہ روز کی نماز ظہر پڑھنی مکروہ ہے پس اگر غیر معتد روز نے نماز جمعہ پیش نماز ظہر پڑھ لی پھر نادیم ہوا اور نماز جمعہ کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے مکان کے دروازے پر پہنچا تو اب نماز جمعہ اُسے ملے یا نہ ملے دونوں صورتوں میں اسکی نماز ظہر باطل ہوگی یعنی اسکی فرضیت باطل ہو جائیگی اور اصل نماز نفل ہو جائیگی اور نہ باطل ہوگی نماز ظہر اُس شخص کی جس نے غیر معتد روز کو رکے پیچھے نماز ظہر پڑھی ہوگی اور نماز جمعہ کے لیے گیا ہوگا وگرنہ نماز جمعہ کے قصد سے مکان کے باہر ہوا تو نماز جمعہ ملے خواہ نہ ملے اسکی غلط نماز ظہر کی فرضیت باطل ہوئے کے قبل ہوگئی بعد ورنہ خواہ غیر معتد روز جمعہ صبح سے پہلے جمعہ آئے اگر کسی میں ہو تو نماز ظہر باطل نہیں ہوتی مگر نماز جمعہ شروع کرے اگر پڑھے اسی مجلس میں وگرنہ بان سے اُسکے چلا دوسرے مکان کی طرف امام کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے قصد سے تو مجبور چلنے کے نماز ظہر باطل ہو جائیگی اور نہ معتد روز اور قریبی اور مسافر کو شہر میں نماز جمعہ کے قبل اور بعد اور پڑھنا نماز ظہر کا جماعت کے ساتھ مکروہ تحریمی ہے پس نماز ظہر قضا کی جماعت اور اسی طرح گائون والوں کو نماز ظہر کی جماعت مکروہ نہیں اور اگر شہر والوں کو نماز جمعہ نہ ملی ہو تو جماعت سے نماز ظہر پڑھنی مکروہ تحریمی ہے پس وہ لوگ نماز ظہر پڑھیں بے اذان اور بے اقامت اور بے جماعت کے اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے تک معتد روز کو نماز ظہر میں تاخیر نہ کرنی مکروہ تحریمی ہے یہی صحیح ہے اور جو شخص نماز جمعہ کے گوشتہ میں ملے وہ

نماز جمعہ کی نیت کر کے اُس کا دو گانہ تمام کر سہیجے نماز عید کا دو گانہ نہ اُتے پھر اس کے
 ساتھ اور نیت کرے تشهد میں ملنے والا نماز جمعہ کی مسافر ہو یا غیر اُس کا پس اگر
 نماز ظہر کی نیت کرے گا تو اُس کا وقت اور سنت نہ ہو گا اور بلاغ المبین میں ہے کہ اگر ائمہ احادیث
 کہتے ہیں کہ اگر ایک رکعت بھی جمعہ کی نپاوسے تو ظہر اور اسے اُسی حال میں پائے
 سر سے سلاک اختتام اور وقت نکلنے امام کے حجرہ سے خطبہ پڑھنے کے لیے
 یا امام کے گھر سے ہونے کے وقت منبر پر چڑھنے کے لینا اگر امام کا حجرہ ہو تو آخر نماز تک
 سولے لازم الترتیب کے کوئی نماز ہو پڑھنی مکروہ تحریمی ہو اور سنت اور نفل کا
 حکم باب حاصل کرنے جماعت فرض میں مفصل لکھ چکے اور حکام کرنا جنس کلام
 آدمیوں سے مکروہ تحریمی ہو بلکہ سب لوگ سکوت اختیار کرین خواہ خطیب سے
 دور ہوں یا نزدیک صحیح تر قول میں لیکن قبل شروع خطبہ کے اذکار مکروہ نہیں صحیح تر قول
 اور مکروہ تحریمی ہو مشغول ہونا اس چیز کے ساتھ جو مانع ساعت خطبہ ہو لیکن وقت
 خطبہ کے تسبیح وغیرہ نفل اُس کے مکروہ نہیں اور اس وقت امر بالمعروف سے خطیب کا
 مستثنیٰ ہوتا نہ کو رہو چکا اور صحیح تر یہ کہ اگر کسی شخص کے سر کا خوف ہو اور اُسے
 ہشیا کر دینا ممکن ہو میرا ہاتھ کے اشارہ سے تو کلام جائز نہیں آوے مہول یہ ہو کہ اپنے
 نفس میں مردہ پڑے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت سنتے آپ کے ہم مبارک کے
 اور جبکہ پہلی افغان کی جگہ تب واجب ہو نماز جمعہ کی طرف چلنا اور بیع کو ترک کرنا اگر
 چلتے چلتے ہو صحیح تر قول میں کہ مکروہ تحریمی ہو اور بیع سے مراد وہ امر ہو جو نماز جمعہ سے
 باز رکھے پس اگر بیع کے سولے کسی اور کام میں مشغول رہے گا اور خطیب کا نہیں تو مکروہ ہو گا
 اور چلنے کی حالت میں بیع کرنا اگر خارج چلنے کا نہ ہو تو مکروہ نہیں اور نہ مؤذن افغان و

دوسری بار سامنے خلیب کے جبکہ و شہر پر بیٹھے خلیب پر شہنشاہ کے لیے اور کروہ و فاسلہ
 کرنا خلیبہ اور اقامت میں کسی دنیاوی امر میں مشغول ہونے سے قیاس و حل کر کے
 اقامت کو ساتھ آخر خطبہ کے اور اتنی کر کے اقامت کے ساتھ کھڑے ہونے خلیب کے
 مقام نمازین اور مینا سبب نہیں کہ سولے خطبہ پڑھنے والے کے دوسرے شخص لوگوں کو
 نماز پڑھاوے پس اگر امام جدا ہو اور خلیب جدا اس طرح کہ خطبہ پڑھے ایک رکعت مانا جائے
 سلطان کی اجازت سے نماز پڑھاوے پڑھاوے نو دست ہو ہی مختار ہو اور اگر گانوں کا
 رہنے والا شہر میں جبہ کے روز داخل ہو پس اگر نماز جمعہ کے وقت تک ٹھہرنے کی
 نیت کرے تو نماز جمعہ لازم ہوگی اور اگر قبل داخل ہونے وقت تک نکل جائے نیت کرے
 تو نماز جمعہ لازم نہ ہوگی جیسے نماز جمعہ لازم نہیں اس مسافر پر جو جمعہ کے دن شہر میں آ
 اس ارادہ سے کہ اس روز نہ روانہ ہو گا اور پندرہ دن کے ٹھہرنے کی نیت نہ کی اور
 اگر کسی شخص نے اذان پڑھی اور وہ کھانا کھا لیا تو کھانا ترک کرے اگر خوف ہو نماز جمعہ
 یا کسی قرض کے فوت کا یا سب عیدوں کے احکام میں جہاں جمہور نماز جمعہ
 واجب ہو وہاں اسپر نماز عید بھی واجب ہو صحیح تر قول میں جمعہ کا شرطوں کے
 ساتھ سولے خطبہ کے کہ وہ بعد نماز عید کے سنت ہو اور امام مالک اور شافعی کے
 نزدیک جماعت سے کہ ساتھ دونوں عیدوں کی نماز دو دو کرتین پڑھنی سنت ہو
 مہون اور عورت کو بھی اور اکیلے اکیلے بھی جائز ہو شہروں اور گانوں اور
 گھروں میں بھی بلا عین اور عیدین میں فوت کے ساتھ گانا سننا جائز ہو کہ
 بخاری اور مسلم کی حدیث کا لخص یہ ہے کہ فی مالک شہر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو لڑکیاں انصار کی ہون بچا کے گاتی تھیں جو شہر

جو دن عید کے انعقاد کے لئے مقرر ہے جب حضرت صدیق آئے تو انکو روزائیاں سننے
 کھول کے حضرت مسلم نے فرمایا چوڑے ہو انکو امی ابو بکر تحقیق بیرون عید کے ہیں
 (یعنی خوشی کے بلایع المہین اور فرائض میں روایت پر اس سے کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا بیعت نہ بین حال انکو یہاں سے لوگوں کے لئے دو دن تھے کہ جسے کہتے تھے اس میں
 فرمایا حضرت مسلم نے کہ دیا تم کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بدلے بہتر ان سے
 عید فطر اور عید اضحیٰ اور ہندو اس کے صحیح میں بلایع المہین اور مقدم کیجائے نماز عید کی
 نماز خانہ پر جبکہ وہ دونوں نمازین جمع ہو جائیں اور مقدم کیجائے نماز سنت بھی
 نماز خانہ پر اور حلی سے اسی پر فتویٰ منقول ہے اور مقدم کیجائے نماز خانہ پر جبکہ
 عید پر اور روز عید میں غسل کرنا اور اپنے اپنے لباس پہننے اور شہر کو آکر
 اور خرما طاق عدو کھانا وغیرہ تو کوئی شہرین چاہے کہانی اور مسافر و قروینا اور
 عید فطر کے دن نیست آواز سے بھیرے ہوئے اگر عید ہو تو نماز عید کے لئے
 فنا شہر میں جانا اور پیادہ چلنا سنت ہے اور ہمارے زمانہ میں مسافر کا بنا یا غایہ گاہ
 بہتر ہے اور باہر لگانا مسافر کا مکروہ ترمیمی ہے اور مسافر عید میں نماز کی کراہت کا
 سوا یہ ہے کہ اگر وہ دونوں عید میں دوسری راہ سے مراجعت بہرہ اور مستحب ہو
 ظاہر کرنا خوشی کا اور زیادہ کرنا خیرات کا اور آپس میں اس لحاظ کے ساتھ مبارکبادی
 تقبل اللہ منا و فیہ السلام اور نماز عید کے قبل نفل پڑھنی مکروہ ہے اور بعد نماز
 عید کے عید گاہ میں گروہ گھومنا مکروہ نہیں اور وقت اسکا ایک نیرہ آفتاب بلند
 ہونے کے بعد ہے دو پہر تک پڑھیں اگر وہ غلیبے آفتاب اور نماز عید میں
 تو اسکی نماز کا وقت فاسد ہو جائیگا اور نماز نفل ہو جائیگی اور اس کے لئے اذان

اور قیامت سنت نہیں اور امام کو گون کو نماز پڑھاوے دو رکعتیں اور تکبیرات عیدین کی
 مختلف آئی ہیں اسی لیے اماموں میں اختلاف تینوں اماموں کے نزدیک سات
 تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں لیکن نزدیک مالک اور احمد کے
 پہلی رکعت میں سات ہیں مع تکبیر تحریمہ کے اور دوسری رکعت میں پانچ سوے
 تکبیر قیام کے ہیں اور نزدیک شافعی کے پہلی رکعت میں سات ہیں سولے تکبیر
 تحریمہ کے اور دوسری میں پانچ ہیں سولے تکبیر قیام کے اور دونوں رکعت میں
 قبل قرات کے تکبیرات کے اور نیز روایات بہت صحیح ہیں لخصاً بالغ طبعین اور امام
 ابی حنیفہ کے نزدیک پہلے پڑھے پھر زائد تکبیریں کے پھر اچھوڑے اور زائد تکبیریں
 تین ہیں ہر رکعت میں اور اگر تین سے زائد تکبیریں امام سے سنے تو دونوں
 رکعتوں کی ملا کے سولہ تکبیروں تک اسکی متابعت کرے اور اگر تکبیر کی آواز پھر
 تکبیر کہتا ہو تو سولہ سے زائد بھی کہے اور ہر تکبیر سے تکبیر شروع کی نیت کرے اور
 دوسری رکعت میں زائد تکبیریں بعد قرات کے کہے اور اگر پہلی رکعت میں بھول
 قرات شروع کر دی پس اگر فاتحہ اور سورہ پڑھ چکا ہو تو نماز کو تمام کرے وگرنہ صرف
 فاتحہ پڑھے ہو تو زائد تکبیریں کہے اور قرات سے فوسے پڑھے اور اگر مقتدی نے
 امام کو قیام میں بعد تکبیر کہنے کے پایا تو مقتدی اسی وقت موافق اپنے مذہب کے
 تکبیر کہے شامل ہو جائے اور اگر ایک رکعت میں سبوق ہوا ہو تو جب اسکو ادا کرے
 اول قرات پڑھے پھر تکبیر کہے اور اگر مقتدی نے تکبیر نکلی یہاں تک کہ امام نے رکوع
 کیا تو مقتدی قیام میں تکبیر کہے وگرنہ رکوع کے ختم ہونے پر ظن غالب ہو تو رکوع میں کہے
 صحیح تر قول میں جیسے اگر رکوع کہے امام پہلے تکبیر کہنے سے قراۃ تکبیر کہے کہ امام

اور نہ خود کرے قیام کی طرف تباہ کرنے کو ظاہر رسدایت میں اور اگر خود کرے تو صحیح کی
 نماز فاسد نہیں ہوتی اور اپنے دونوں ہاتھ کاٹوں تک اسٹھائے زائد تکبیروں میں اگرچہ
 اسکا امام رفع یدین کا پس منہ نہ ہو مگر جبکہ رکوع کی حالت میں کہے تو ہاتھ نہ اٹھائے
 مذہب مختار پر اور ان تکبیرات کے درمیان میں کوئی ذکر شروع نہیں ہوتا یہاں تک کہ
 ہاتھ اٹھائے رکے اور سکوت کرے دو تکبیروں میں بقدر تین بار سجدہ اٹھائے کہے
 اور بعد نماز عید کے دو خطبہ پڑھنا سنت ہے اور جو چیز جمعہ میں سفلوں اور مکروہ ہو وہی
 نماز عید میں سفلوں اور مکروہ ہو مگر دو باتوں کا فرق ہو کیا یہ کہ تکبیر کسی قبل خطبہ کے
 عید میں سفلوں پر اور جمعہ میں نہیں جو یہ کہ بیٹھنا خطبہ سے پیشتر جمعہ میں سفلوں پر
 اور عید میں نہیں کیونکہ بیٹھنا انتظار ختم اذان کے لیے ہے اور چونکہ نماز عید میں اذان
 نہیں ہو اس لیے بیٹھنے کی حاجت نہیں اور تعجب ہو کہ شروع کرے پہلے خطبہ کو
 نو بار اللہ اکبر کہے کہے کے بعد اور دوسرے خطبہ کو سات بار کہے کے بعد سفلت ہو
 اور تعجب ہو کہ منبر سے اترے پچودہ بار تکبیر کہے کے بعد اور تعلیم کرے لوگوں کو
 عید کے خطبے میں صدقہ فطر کے احکام اور نہ پڑھے نماز عید تنہا اگر فوت ہو گئی
 نہ ملی ہو امام کے ساتھ گو فوت اسکا فاسد کہیں سے ہو بالاتفاق صحیح تر قول میں
 اور اگر ممکن ہو تو دوسرے امام کے پاس چلا جائے اور اس کے ساتھ نماز عید پڑھے
 اور تاخیر کی جائے نماز عید کی عذر سے دوسرے روز کے زوال تک غفلت پس
 وقت نماز عید کا دوسرے دن بھی مثل اول روز کے ہو لیکن دوسرے روز قضا
 ہوگی اور بے عذر جائز نہ ہوگی اور احکام عید فطر کے مثل عید قربان کے ہیں لیکن
 عید قربان کا تاخیر کرنا یا دھوین تدریج کے زوال آفتاب تک یا بدون عذر کے

کر اہستہ کے ساتھ درست ہو اور غزرو ہو تو مکروہ نہیں اور عیدِ اضحیٰ میں تکبیر کے بلند آواز سے بالاتفاق راستے میں اور عیدِ گدو میں نماز پڑھنے کے بعد بلند آواز سے اور اسی قول پر عمل ہو مساجد میں اور تکبیر کنسی گھر میں مسنون نہیں اور عیدِ قربان میں نماز کے قبل کچھ نہ کھانا منتخب ہو تاکہ پہلے قربانی میں سے کھانے کو خود قربانی نہ کرے صحیح ترقول میں اور جس سلم آواز مقتیم کی ملک میں حاجتِ اصلی سے زیادہ بھری رہنے کا مکان اور ضروری پہننے کے کپڑے اور خانہ داری کے ضروری اہباب کے سولے مال بقدر نصاب کے ہو اگر چہ پڑھنے والا انہو اُسکی ذات پر قربانی واجب ہو پس ایک جگہ نماز عید پڑھ لینے کے بعد اگر وہ شخص وہاں ہو جہاں نماز عید چاہیے تو وہاں طلوعِ فجر کے بعد ذبح کی بار حوثین تاریخِ غروبِ آفتاب تک ایک بکر یا اونٹ یا بھیڑ مستثنیٰ جس کے سن کا دوسرا سال شروع ہو فوج کرے اور اگر مستثنیٰ نہ ہو صرف وہ دنہ یا بھیڑ فوج کرنا درست ہو جو جندہ ہو یعنی چھ مہینے سے زیادہ ایک سال سے کم سن ہو بشرطیکہ اتنا توانا اور قریب ہو کہ یک سالہ کا گال کرین و اگر مستثنیٰ نہ ہو تو گوجر یا درست ہو لیکن سنہ فوج کرنا منتخب ہو اور اگر فوج کے قبل سات مسلمانوں تک شریک ہو سکے و اگر نہ ہو یا بھیڑ سنہ کو یعنی جس کے سن کا تیسرا سال شروع ہو فوج کرین یا اونٹ سنہ کو یعنی جس کے سن کا چھٹا سال شروع ہو دونوں زانو باندھ کے نہ کرین یعنی داہنی طرف کھڑے ہو کے سینہ میں نیزہ مار کے گرائین پھر اول و وسط و آخرہ خلق میں فوج کرین تو بھی جائز ہو بشرطیکہ ہر ایک شریک برابر حصہ سے کم وزن میں نہ لے اور ہر ایک کو قربانی سے ثواب مقصود ہو وقتِ ذبح کے کیونکہ وقتِ ذبح کے خدائی طرف تقرب کا قصد کرنے سے نیت سابقہ جو غیر خدا کے واسطے تقریباً یعنی اُسکی خوشنودی

اور چالپوسی کے لیے کی گئی ہو وہ باطل ہو جاتی ہے اور غیر ذکر کے لیے جانوروں سے
 قربانی درست نہیں اور فقر اور دولت مند کی اور ولادت اور مرگنے کے بغیر وقت کا
 اعتبار ہو پس اگر بارہویں تاریخ کے اخیر میں زین بنی فقیر ہو گیا تو اسپر قربانی
 واجب نہیں و اگر فقیر غنی ہو گیا تو اسپر واجب ہوئی اور اگر گریہ کا پیدا ہوا تو اسکی
 طرف سے واجب ہوگی بقول بعض کے و اگر کوئی مر گیا تو اس کے ذمہ واجب رہا
 اور تیرہ طین فوج کی یہ بین کہ وراج یعنی فوج کرنے والا عاقل ہونا اور مسلمان ہونا یا کتبائی ہونا
 گو خانی ہو یا محنت یعنی دستکاری سے جسکی رجولیت ساقط کی گئی ہو اور وقت فوج
 اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور ارادہ کرنا اس کے نام کا ذبیحہ پر اور جیسے اسکا نام لینا
 ذبیحہ پر واجب ہو ویسے ہی اسپر جو نفس نجس میں مددگار ہو اور اس کے نام کے ساتھ
 کسی دوسرے کا نام نہ لینا اور قصہ نہ کرنا اس کے نام سے تعظیم اسکی اور فوج چلیا یعنی
 اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے بعد فوراً فوج کرنا اور ضبط رزم میں وقت تیر مارنے اور
 شکاری جانور کو شکار پر با کرنے کے فوراً اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور فوج کا حرم نہ ہونا
 اور مستحب ہو کہ اپنے ہاتھ سے فوج کرے کیونکہ نجات میں آپ متولی ہونا اولیٰ ہے
 و اگر آپ فوج نہ کر سکے تو مسلم عاقل سے فوج کرالینا بھی جائز ہے اگر وہ آداب فوج کے
 جانتا ہو اگرچہ لڑکا ہو اور اگر اسکی قربانی کا جانور غیر فوج کرے تو اس وقت اس شخص کا
 حاضر رہنا مستحب ہے اور میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہونے پر فتویٰ ہے
 اور غیر کی قربانی بے حکم اس کے بھی اسکی طرف سے فوج کرنا جائز ہے اور اگر غللی سے
 آپس میں ایک نے دوسرے کی قربانی فوج کر ڈالی تو مضافۃً نہیں اور کسی پر
 تاوان نہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بخشوا لیں و اگر دونوں آپس میں

توازن کریں تو ہر ایک دوسرے کو قیمت اسکے گوشت کی تادان جسے آور وہ اسکو
تصدق کر دے اور جو عیب ناقص کر نہ وہ اسے منتفع کامل یا جمال کا ہودہ قربانی کا
مانہ ہونے جو جانور اسقدر راغر ہو کہ ہڈی میں معتبر نہ ہو یا ذبح ہونے کی جگہ تک بسبب
ننگ نئے نہ جاسکے یا جسکی پیاری نظامیہ یعنی کھاپی نہ سکے یا آنکھ کی روشنی
تہائی سے زیادہ ہو یا کان یا ناک یا چپکتی یا دم تہائی سے زیادہ کٹی ہو یا ایک پا
یا ایک پانوں کا ٹھوڑا یا پیدائشی کان نہون یا نجاست خوار ہو اسے قربانی کرنا
درست نہیں ہو اگر تہہ رقیس حصہ کے آنکھ کی روشنی نہ ہو یا کان یا ناک یا چپکتی
یا دم بقدر رقیس حصہ کے کٹی ہو یا چھوٹے چھوٹے کان پیدا پیدائشی ہون یا ہینگ نہون
یا ٹوٹے ہون یا اسپر کا حول اوڑ گیا ہو یا خصی ہو یا دیوانہ ہو اتنا یا زبان کٹی ہو یا
یا دانت باقی ہون اتنے کہ کھاپی سکے تو اسکی قربانی درست ہو ورنہ کھاسکے تو
درست نہیں اور اگر بکری یا دنبے کی زبان نہون تو اسے قربانی کرنا درست ہو ورنہ
گائے کی زبان نہون تو وہ نہیں اور اگر دنبے یا بکری کا ایک تھن پیدا پیدائشی نہون
یا اسکا دودھ جاتا رہا تو اسے قربانی کرنا جائز نہیں ورنہ گائے یا اونٹنی کا ایک تھن
یا اسکا دودھ جاتا رہا ہے تو جائز ہو ورنہ دونوں تھن یا اسکا دودھ جاتا رہا ہے تو جائز نہیں
اور اگر ضرر کیا جانو صحیح و سالم پھر ایسا عیب دار ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں
پس اگر وہ شخص غنی ہو تو بجائے اس کے دوسرا قائم کرے اور اگر وقت ذبح کے
ترتیب یا چھت جانے سے جانور کا پانوں ٹوٹ گیا یا زخمی ہو کے آنکھ جاتی رہی
تو اسکی بھی قربانی جائز ہو اور عید گاہ میں قربانی کرنی افضل ہو اور قربانی کا گوشت
بالکل ذخیرہ کرنا اور بالکل تصدق کرنا بھی جائز ہو لیکن اگر عیال دار ہو تو تین حصہ کر کے

ایک تصدق کرنا اور دوسرا لوگوں کو دینا گو غنی اور دمی ہوں تو تیسرا حصہ رکھ لینا
 افضل ہو اور نہ شے فردوری قصاب کو قربانی میں سے بلکہ فردوری اپنے پاس سے دین
 اور احسانا اسے اس کے اجر سے دینا جائز ہے بالاجماع اور اس کی کمال بیچکر قیمت
 شدہ دینی بھی جائز ہے مظاہر حق مرقاۃ اور ملتقی سے اور وہ جو حدیث تشریف میں
 آیا ہو کہ (مَنْ بَاعَ جِلْدَ اضْغِیْثَةٍ فَلَا اضْغِیْثَہُ لَہُ یعنی جس نے جی کمال قربانی
 اپنی کی سو نہیں ہو قربانی اس کے لیے) پس یہ معمول ہے کمال بیچکر قیمت کو اس کی
 اپنی حاجت میں صرف کرنے پر کہ ثواب ناقص ہو جاتا ہو سو نفی بحال کی ہو مثل
 (لا صلوة الا بفاختہ الکتاب) کے پس سمجھ لے امر مخاطب یہ تحقیق ہو شیخ
 محمد تقانوی محدث کی حصہ ششم جلد اول قرۃ العیون واقعات سال دوم
 بیان قربانی حضرت کا لیکن اگر چاہے تو اس چیز سے معاوضہ کرے کہ میں
 اس چیز سے نفع ہو باقی رہنے کے ساتھ مثلاً ڈول یا مشک یا چینی یا کسی چیز سے
 بتاؤ کہ کرے کہ باقی نہ رہنے کے ساتھ نفع ہو مثلاً سرکہ یا الائچی تو اسے تصدق کرنا
 واجب ہو اور ایک کو دوسرے جانور کے رو بہ بے ضرورت اور رات میں اور جانور
 کا بہن فوج کرنا اور حالت غم ظرایم کمال کھینچی اور زیادہ فوج کرنا بھی حرام ہے
 چھری پونچھی یا سرکٹ جاما مکروہ ہو اور عرصہ کہعبہ کی طرف اسکا منہ نہ کرنا مکروہ
 تزیین ہو اور اختیاری فوج میں شرط ہو کاٹنا حلقوم کو جس راہ سے نفس جاری
 رہتا ہو اور فری کو جس راہ سے کھانا پانی اترتا ہو اور ان دونوں رگون کو جو
 گردن کی دونوں طرف ایک ایک جوتی ہو و واج نام بفتح و کسر و جس راہ سے
 خون جاری ہو تاہر اور دونوں کو دو جان اور دو اجین کہتے ہیں اور جبکہ حلقوم

اور زہری اور اکثر و جان سے کاٹی جائے تو بھی حلال ہو جائے اور مکروہ نہیں فی جح کرنا اور پکا نابریض والی عورت کا اور مسلمہ اور کتابی عورت ذبیح میں مثل ہمد کے ہر اور کھایا جائے ذبیحہ گوشت کا اور اگر ذبیحہ کیا جانور کو گردن کے پیچھے سے تو حلال ہے اگر کٹ جائے اکثر چاروں مذکور کا قبل مرنے کے ورنہ حلال نہیں مگر مکروہ ہے اسلئے سے حلال کرنا اسلئے کہ خلاف سنت ہے اور زائد ایدادینا ہے جانور کو اور حلال کرنا دو قسم ہے ہر اختیار ہی اور اضطراری اختیار ہی میں کاٹنا حلقوم وغیرہ کا چاہیے ایسی تیر چیزیں سے کچھ پھاڑ ڈالے اور محل ذبیح کا جڑے کے نیچے سے چتر گردن کاٹ کر اور وہ بھی دو قسم ہے ایک ذبیحہ کو نوٹ کے سولے اور جانوروں کے اول حلق میں کرے تین دوسرے نحر کے نوٹ کے آخر حلق میں تیرہ ہانڈ کے حلال کرتے ہیں اور ذبیح اضطراری زہری کرنا ہو جس جگہ ہو سکے ناچار ہی سے جیسے جانور کنوین میں گر پڑا وہاں جاسکے ذبیح نہیں کر سکتا پس دور سے تیر یا نیزہ مارے جہاں لگے حلال ہو وہ صیب ہو یا پالو جانور کسی کا وحشی ہو جائے گوشت میں ہو لیکن اگر بکری وحشی ہو جائے تو اسے حلال کرنا اضطراری جائز نہیں اور وقت قدرت کے ذبیح اور نحر حلال کرنا اضطراری روا نہیں اور اگر نحر کیا غیر نوٹ یا ذبیح کیا نوٹ کو تو حلال ہو لیکن مکروہ ہے اسلئے کہ خلاف سنت ہے اور مضائقہ نہیں ذبیح میں میان کل حلق کے خواہ اسفل ہو خواہ اوسط خواہ اعلیٰ اور اگر تیرا کی شب میں کھانا اعلیٰ کو حلقوم سے یا اسفل کو اس سے تو اسے کھانا حرام ہے اسلئے کہ ذبیح اپنی جگہ پر نہ ہو اور اگر وقت ذبیح کے اُسکی زندگی نہ معلوم ہو تو ذبیح کا خون نکلنا اور حرکت کرنی شرط ہے اور صرف خون نکلنا بھی کفایت ہے لیکن جبکہ اُسکی حیات کا یقین ہو

تو اُسکے کھانا درست ہر حال میں اور جانور کو زمین پر بائیں کروٹ اٹانے کے بعد
 منہ قبلہ کی طرف کر کے پکڑے اور تباہ ہونا پائون اُسکے پہلو پر رکھے
 اِنِّیْ وَنَحْنُ لِلَّذِیْ فُطِّرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مَا فَعَلْنَا مِنْ اٰیٰتِہِمْ حٰفِیّٰۤا وَمَا
 اَنَامَ الشَّمْسُ لَکِنْ اِنَّ صَلٰوَتِیْ وَنُسُکِیْ وَنَحْوِیْ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّ الْمٰلِکِیْنَ
 لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اٰمِنْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
 ذٰلِکَ یَسَّحِرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے ساتھ دل سے ہاتھ میں
 فرج کا ورد دعا و تہنید کے حلق کی طرف فرج کرے پھر اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ زَمِنَہُ
 مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسکے بعد ثواب میں آپ کی اس دعا کو بھی
 شریک کرے اور اگر چند شخص اُسکے شریک ہوں تو جو بے غفلت سنی کے ایسا اور
 اُن سب کا نام لے وگرنہ تہ فرج کرے تو جو بے غفلت سنی کے اُسکا وگرنہ شخص
 ہوں تو اُن سب کا نام لے تو وقت فرج کے اللہ کا نام لینا شرعاً تو بسم اللہ
 واللہ اکبر کہنا مستحب اور لفظ واللہ اکبر یعنی واو کے ساتھ کہنا افضل ہے اور
 فرج کرنے والا اور جو نفس فرج میں عین و مددگار ہو اسے بھی بسم اللہ کہنا واجب ہے
 پس اگر دونوں میں سے کسی ایک نے عدا ترک کیا تو دوسرے فرج ہو وگرنہ ہوا تو
 حلال آج سپر قربانی واجب تھی اگر اُس نے نہ کی اور ایام اُسکے گزر گئے تو چاہیے کہ
 اُسکی قیمت صدقہ کرے آج سپر واجب نہ تھی اگر اُس نے قربانی کے لیے جانور خرید کیا
 اور اُسکی عدا گزر گئی تو واجب ہے کہ اسے خیرات کرے اور فرج کے قبل جانور ان
 قربانی کے اجازت سے او قبل وقت کے ذریعے سے نفع اٹھانا حلال نہیں ہے لیکن اگر فرج
 پیشتر ہو و مدد سے یا بال تر شریعت قبل وقت کے فرج کرے تو نہ آپ نے نہ ہرگز

نہ پیمنکے بلکہ اللہ فقیر کو جسے تو گر چاہے کھلاتا ہو تو اُسکے دودھ اور گوشت سے نفع لینا جائز ہے اور حرام ہے وہ جو چاہے کپیت سے مردہ کے نکلے خلقت اُسکی خواہ تمام ہو جی ہو یا نہ ہو پشیم اور بال خواہ نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں اور جو پیچہ سسکتا نکلے اُسکو بچ کرنا چاہیے اور اگر ناکے پیت سے نکلا ہو او حیات دراز رکھتا ہو اُسکو بچ کرنا چاہیے جمیع مذہب میں آورد و دھ جانور حلال کا حلال اور حرام کا حرام اور مکروہ کا مکروہ ہے جمیع مذہب میں آورد مرغی کے پیت سے نکلے ہوئے بے فیضہ کا پوست سخت ہو اور یا نہ حلال ہے اور سات چیزیں مکروہ ہیں ذکر اور دونوں خایہ اور مقام پیشانیاب و ہا اور غدد و آور پتا اور ٹھکنا اور حرام مغز آورد دم سفوح یعنی رگون سے جو خون جاری ہو اور حرام اور نجس ہے اور رسولے انکے سب چیزیں مباح ہیں اور خون کلیجی اور تلی اور گوشت کا نہ حرام ہے نہ نجس پس اگر گوشت کو بغیر دھوسے پکائے تو اُسے کھانا جائز ہو لیکن خلاف لطافت طبع کے ہے اور خطیب قربانی اور تجیر ایام تشریق کو خطبہ تعلیم کرے اور جن لوگوں پر نماز فرض ہو انپر تجیر ایام تشریق کی واجب ہے صحیح تر قول میں فجر عرفہ سے پانچویں روز کی نماز عصر تک ہر فرض عین کے بعد بدو ایسے فاصلہ کے جو مانع ہوں نماز کا مردوں پر بلند آواز سے اور عورت پر پست آواز سے ایک بار و اگر زیادہ کے تو ثواب ہوگا اور حد کو بھی اُسکے ساتھ شامل کرے پس نماز عصر پڑھنے کے ساتھ بھی کہے اور یہی صاحبین کے قول اعتماد اور عمل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے سب شہروں اور کل سالوں میں آورد مستحب ہے تکبیر کنی بعد نماز عید کے ایسے کہ مسلمان ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں تو حضور ہی کو انکی پیروی کرنی اور اسی پر میں تلخ کے علما اور منع نہ کیے جائیں عوام تکبیر کنے سے

بازرون میں عشرہ فوج میں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور تکبیر کی صفت یوں کہنا ہو
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اور اگر نماز فرض قضا پر ہی جائے یا تم تکبیر کی اسی سال کے ایام تکبیر میں تو بھی
 تکبیر واجب ہر سبب قائم ہونے وقت تکبیر کے مثل قربانی کے اور مقتدی کو تکبیر کی
 واجب ہو اگرچہ اسکے امام نے تکبیر نہ کی ہو اور سبق تکبیر کے جو بائٹل لاحق کے
 لیکن بعد ازاں اس نماز کے جو اس سے رنگنی ہو اور اگر سبق یا لاحق
 امام کے ساتھ تکبیر کہیں گے تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر دوبارہ تکبیر کے کیونکہ امام کے
 ساتھ کی تکبیر اپنے موقع پر نہیں ہوتی اور اگر لڑیکہ کہیں گے امام کے ساتھ تو نماز
 ٹوٹ جائیگی کیونکہ لڑیکہ کلام آدمیوں کے مشابہ ہو اور امام پہلے سجدہ ہو کر
 پچھتر تکبیر کے پھر اگر امام احرام باندھے ہو تو لڑیکہ کے وگرنہ پہلے لڑیکہ کہیں گے تو پچھتر
 اور تکبیر کہنا ساقط ہو جائیگا اور پھر لڑکا گروہ جو عرض اپنے حقیقہ کے اور گروہ کے
 معنی بعضوں نے کہا کہ جب تک لڑکے کا حقیقہ نہ ہوگا خیر و برکت شامل حال اسکے
 نہ ہوگی اور امام احمد نے فرمایا کہ وہ لڑکا والدین کی شفاعت نہ کرے گا اور بعضوں نے
 کہا کہ لڑکا حقیقہ سے پہلے لیکن اور آلائش رحمہمین چھنسا رہتا ہے حقیقہ کے ساتھ
 بال مستثنیٰ نہیں تو اس سے خلاص ہوتا ہو اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک
 اور امام احمد کی ایک روایت میں عقیقہ سنت ہو اور ایک روایت میں امام احمد سے
 واجب ہو اور حنفیہ کے نزدیک گو سنت نہیں مگر اسپر عمل بطور استحباب کے ہو
 جب لڑکا پیدا ہو تب ساتویں دن اسکا حقیقہ کیا جائے بیٹے کے لیے دو بکر یا
 نریا مادہ اور بیٹی کے لیے ایک بچ کی جائے اور اسی وقت اس لڑکے کو مندا جائے

اور بالون کو توڑ لے اُس قدر چاندی خیرات کرے اور بالون کو زمین میں دفن کرے
 اور جو شرعاً قربانی کے جانور میں ہیں وہ عقیقہ کے جانور میں بھی ہیں اور بہتر یہ کہ
 عقیقہ کی بالیوں کو توڑ سہ جوڑوں سے الگ کرے اور گوشت اُس کا پکا کر دو
 اشتہا ہمسائے کنبے کے آدمیوں کو کھلائے اور کچھ خیرات بھی کرے اور یہ جو روزہ
 کہ معمول اڑکے کے یعنی ماہِ بابِ داد ادا دینی مانا نالی عقیقہ کے گوشت میں سے
 نہ کھاوین اس کے لیے کوئی سند معتبر پائی نہیں جاتی جب عقیقہ کا حکم مثل قربانی کے ہو
 اور قربانی میں جو کسی نہ کھانے کی حوائج تھیں پس ان میں حوائج کی کیا وجہ
 اور رانِ قابلہ یعنی والی جنائی کو بے اور بعض عوام کی عادت ہو کر اُسکی کھال اور
 سری اور پیٹے اجسرا دفن کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں ہے وجہ ضائع کرنا مال کا ہو
 چاہے یہ کہ بسطِ رخ قربانی کی کھال استعمال میں آتی ہو اسی طرح اسکی بھی استعمال کرے
 اور جلت تو اُسکی سری پکا کے کھالے اور جو بعضوں کو شبہ ہوتا ہے کہ اگر سری
 پکا لینگے تو مغز نکالنے کے لیے بدی توڑ پائیر گسا سو عقیقہ کی بدی کا توڑنا گناہ نہیں
 جہاں تک بے توڑے کام نکلے نہ توڑے ورنہ دفن کر دینے اور مال ضائع کرنے سے
 توڑنا بہتر ہے اور بعض علمائے لکھا ہے کہ سری اور پائے سر موڑنے والے کو دیدہ
 اور سنت ہے کہ ساتویں دن بروز عقیقہ اڑکے کا اچھا نام رکھا جائے اور بہترین
 نام وہ ہے جو حسین عبدیت پائی جائے مثلاً عبد اللہ یا عبد الرحمن وغیرہ یا حسین
 حمیت پائی جائے مثلاً حمید احمد محمود وغیرہ اور جانور کو بچ کر نہ کے وقت یہ دعا پڑھے
 اللَّهُمَّ هَذَا عَقِيقَةُ ابْنِي فَلَانٍ دُعَاهُ بِدَمِهِ وَتَحْمِلُهَا لِحَمْلِهِ وَتَحْمِلُهَا
 بِعَظْمِهِ وَحِلْدُهَا بِحِلْدِهِ وَتَسْعُرُهَا بِشَعْرِهَا اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّي

اگر قربانی کی عقیقہ کرے تو اسکی سری پکا کرے اور گوشت اُس کا پکا کر دو اشتہا ہمسائے کنبے کے آدمیوں کو کھلائے اور کچھ خیرات بھی کرے اور یہ جو روزہ کہ معمول اڑکے کے یعنی ماہِ بابِ داد ادا دینی مانا نالی عقیقہ کے گوشت میں سے نہ کھاوین اس کے لیے کوئی سند معتبر پائی نہیں جاتی جب عقیقہ کا حکم مثل قربانی کے ہو اور قربانی میں جو کسی نہ کھانے کی حوائج تھیں پس ان میں حوائج کی کیا وجہ اور رانِ قابلہ یعنی والی جنائی کو بے اور بعض عوام کی عادت ہو کر اُسکی کھال اور سری اور پیٹے اجسرا دفن کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں ہے وجہ ضائع کرنا مال کا ہو چاہے یہ کہ بسطِ رخ قربانی کی کھال استعمال میں آتی ہو اسی طرح اسکی بھی استعمال کرے اور جلت تو اُسکی سری پکا کے کھالے اور جو بعضوں کو شبہ ہوتا ہے کہ اگر سری پکا لینگے تو مغز نکالنے کے لیے بدی توڑ پائیر گسا سو عقیقہ کی بدی کا توڑنا گناہ نہیں جہاں تک بے توڑے کام نکلے نہ توڑے ورنہ دفن کر دینے اور مال ضائع کرنے سے توڑنا بہتر ہے اور بعض علمائے لکھا ہے کہ سری اور پائے سر موڑنے والے کو دیدہ اور سنت ہے کہ ساتویں دن بروز عقیقہ اڑکے کا اچھا نام رکھا جائے اور بہترین نام وہ ہے جو حسین عبدیت پائی جائے مثلاً عبد اللہ یا عبد الرحمن وغیرہ یا حسین حمیت پائی جائے مثلاً حمید احمد محمود وغیرہ اور جانور کو بچ کر نہ کے وقت یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ هَذَا عَقِيقَةُ ابْنِي فَلَانٍ دُعَاهُ بِدَمِهِ وَتَحْمِلُهَا لِحَمْلِهِ وَتَحْمِلُهَا بِعَظْمِهِ وَحِلْدُهَا بِحِلْدِهِ وَتَسْعُرُهَا بِشَعْرِهَا اللَّهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّي

وَاجْعَلْهَا فِرْدَآءً لِّبَنِي مِّنَ السَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور بجائے
لفظ فلان کے اُس ولد کا نام لے اور رکڑکی کے واسطے بجائے لفظ نبی کے یعنی
اور بجائے الفاظ بدیدہ اور طبعہ اور عظیمہ اور مجلہ اور شجرہ کے بدعہما اور بلجہما اور
بظلمہما اور بجلدہما اور شجرہما کے اور بجائے لفظ نبی کے یعنی کہ اور یہ دعا
بزرگوں سے منقول ہے اگر نہ معلوم ہو تو بھی عقیقہ صحیح ہے اور اگر ساتویں دن عقیقہ کا
اتفاق نہ ہو تو چارویں روز کرے ورنہ کیسویں ورنہ اٹھائیسویں ضرور علیٰ ہذا قیاس
باب سوچ گھن کی نماز کے ذکر میں کسوف کے وقت دو رکعت نماز
سنت ہے جامع مسجد یا عید گاہ میں یہ جماعت بے اذان و اقامت و خطبہ کے ساتھ
ایک رکوع کے بغیر وقت مکروہ میں اور اسمین جماعت مستحب ہو تیرہ رکوعیں جسے
اُسے شرط کہا اور بہت صحیح ہے حدیث بخاری کی اس نماز میں بلند آواز سے قرائت
پڑھنے میں تورق یہ کہ سنت ہے نماز و دعا کا طویل کرنا اور مندوب ہے دعاؤں میں
سارے وقت گھن کا پورا ہونا پس اگر نماز کو مختصر پڑھے تو دعا کو طویل دے
و اگر دعا کو مختصر کرے تو قرائت طویل کرے اور امام مقتدیوں کے مقابل ٹھیکے
اور بہتر یہ کہ گھڑا ہو کے دعا لے طویل کرے اور مقتدی آمین کہتے رہیں حتیٰ کہ
اقتاب بالکل صاف اور روشن ہو جائے اور وقت مکروہ میں دعا پراکتفا
کریں اور خسوف یعنی چاند گھن میں اکیسے اکیسے دو دو رکعت گھروں میں پڑھنی
احسن ہے امام موجود ہو یا نہ اور سخت آزمہنی میں مطلقاً یعنی دن میں جو بار بار
اور وقت سخت تاریکی کے دن میں اور وقت خوف غالب کے دشمن وغیرہ سے
اور خوفناک حوادث کے وقت میں مثل زلزلوں اور کرکٹ جیسوں کے اور متواتر بارش

اور بارش کے وقت اور بیاریوں کی کثرت کے وقت میں کیلئے اکیس نماز پڑھنی مستحب ہے
یاسب طلب باران میں جب اپنے پیٹھ اور جانوروں کو پلانے کے لیے کہیں
اور زمین پانی نہو یا ہو لیکن کفایت نہ کرے اور گذشتہ برابر نہ ہو تو لوگ
گناہوں سے توبہ کرنے اور تین روزہ رکھنے اور خیرات کرنے کے لیے چوتھے روزہ
روزہ رکھے ہوئے مان سے جدا کر کے شیر خوار لڑکوں کو اور مویشی کو اور ان کے بچوں کو
ماؤں سے جدا کر کے ہوئے اور ضحیٰ اور شہر اور بزرگان دین کو ساتھ لے کر اور
بہتر یہ کہ نام بھی ان کے ساتھ ہو کے سب سحر جگائے ذلیل حال خشوع اور فروتنی سے
پڑائے یا پوند لگے کپڑے پہنے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نیک گان اور دعا قبول ہونے کا
یقین کر کے مصطفیٰ یا صحر کی طرف ان سے پانی منگولے اور انھوں کی ہر کان سے
مانگنے پیادہ جائیں اور وہاں کافر نہو اور منبر ساتھ نہ لجاوین اور مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے باشندے ان کا فضل مساجد میں جائیں اور
ہو جائے کسی کے دروازہ پر کھڑے کیے جائیں اور ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے کے
پھر جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز مندوب ہو اور طبقہ پڑھے ہمیں قرات بلا غلطی
اور شامی چھارام زمین پر مقتدیوں کی طرف متوجہ کھڑے ہو کے ایک خطبہ پڑھے
اس میں دعا و تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور استغفار مومنین و مومنات کے لیے کرے
پانچمین جلسہ کر کے دو خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ تھوڑا سا پڑھنے کے بعد قبلہ کے
مقابل ہو کے چادر پٹے اس طرح کہ داہنی طرف بایان دامن آجائے اور
نیچے کاغذ اوپر بوجائے اور بلاغ امین میں ہو کہ سب لوگ چادر کو اٹٹ کے اور میں
پھر کھڑے کھڑے دعا لے استغفار میں مشغول ہو اور مقتدی خطبہ اور دعا میں

قبلہ رو بیٹھے آئیں کہتے ہیں کہ میں اپنے سانس سے قبلہ کی طرف اٹھانچا کرتے
 اتنا کہ سفیدی بھلون کی نظر آئے لیکن سر سے اٹھانچا اور اشارہ کرے ساتھ شہیت
 دونوں ہاتھوں اپنے کے آسمان کی طرف اور حدیث بخاری کا اخص یہ ہے کہ حضرت
 عمرؓ دعا کرتے اور اُٹھیں وسیلہ کہ تھوڑا تھوڑا اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبی اپنے سلسلہ کے
 بعد آپ کے وسیلہ کرتے ساتھ چاہی سلسلہ اپنے کے پس منہ پر سائے جاتے یہ
 حدیث دلیل ہے اس پر کہ اپنی دعائیں صلی علیہ وسلم جو دین میں وسیلہ ہے اور یہ
 پس اگر نصف النہار تک پانی نہ پیرے تو دوسرے روز تشریف تین روز جاہل
 اور اُس درمیان میں جب دعا مستجاب ہو موقوف کریں اور اگر بارش کی
 جھڑی لگے یہاں تک کہ نقصان کرے تو مضائقہ نہیں دعا کرنے کا اس طرح کہ
 الہی اب جہاں منہ کا برسناسفید ہو وہاں برسنا اور یہاں سے اٹھائے اور
 اگر لوگوں کے باہر جانے اور سوال کرنے کے قبل بارش عنایت ہو تو مستحب ہے
 اس انعام کا شکریہ یہ ہے کہ باہر نکل کے دعا کریں تاکہ منہ خاطر خواہ برسرِ باب
 نماز خوف کے ذکر میں اگر دشمن کا زیادہ خوف ہو تو قہر یہ کہ ایک ایک
 گروہ ایک ایک امام کے پیچھے پوری نماز ادا کرے یعنی ایک گروہ دشمن کے
 مقابل ہے اور ایک امام کے ساتھ نماز پڑھے جب امام فارغ ہوئے تو یہ گروہ
 دشمن کے مقابل جائیں اور دوسرے گروہ کے لیے امام کسی کو نماز پڑھانے کی
 اجازت دے کہ وہ انکو نماز پڑھائے اور اگر وقت ہر قدر ہو تو وہی صورت ہو
 جو ذکر کی گئی دیگر سارے اہل شکر اس قہر سے پڑھنے میں ناراض اور مجروح
 ایک امام کی اقتدا کرنے میں راضی ہوں تو وہی امام قوم کو دو گروہ کر کے ایک کو

مقابلہ میں پہنچے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت دو رکعت کی نماز سے آورد و رکعت
 تین یا چار رکعت کی نماز سے پڑھے پھر یہ جائیں یعنی دوسرے سجدے کے بعد
 ایک رکعت پڑھنے کی صورت میں اور بعد تشہد کے دو رکعتوں کے پڑھنے کی صورت میں
 دوسرا گروہ کے امام کی باقی نماز میں شریک ہو پھر یہ جائیں اور پہلا گروہ کے
 اکیلے اکیلے باقی نماز بے قرارت ختم کرے پھر دوسرا گروہ اکیلے اکیلے قرأت کے
 ساتھ نماز تمام کرے آورد و رکعتوں کی نماز میں سفر بھی داخل ہو آورد نماز خوف صرف
 نماز فرض میں منحصر نہیں واجب میں بھی ہوتی ہو اگر دشمن بالفرض قبلہ کی طرف ہو
 تب بھی اس نماز میں کچھ فرق نہوگا اسی طرح دشمن کا مقابل گروہ اگر قبلہ کی طرف
 پشت کیے ہو تو کچھ صحیح نہوگا آورد دشمن کے مقابل جانا پیادہ معتبر ہو اگر سوار ہو
 جائیگے تو نماز باطل ہو جائیگی آورد اگر لوگوں کو خوف زیادہ ہو اور عاجز ہوں
 اور نہ سے تو نماز پڑھیں حالت سواری میں تنہا رکوع و سجود کے لیے اشارہ کر کے
 جس طرف کو آئے ہو اسے سبب ضرورت کے مگر وہ شخص کہ امام کے ساتھ سوار ہو
 ایک سواری پر تو اسکا اقتداء امام کے پیچھے صحیح ہوگا بسبب ایک ہونے مکان کے
 اور نہ نماز فاسد ہو جائیگی پیادہ چلنے سے جو دشمن کے سامنے صف باندھنے کے نیوے
 اور نہ بے وضو ہو جانے کے سبب سے ہو آورد فاسد ہوگی نماز سوار ہونے سے قطع
 یعنی خواہ صف باندھنے کے لیے ہو یا دوسرے مطلب کے لیے آورد فاسد ہوگی نماز
 بہت کشت و خون کرنے سے آورد نہ ٹوٹائیگی نماز تھوڑا اڑنے سے اور گھوڑے پر
 چڑھنا اور بہت اڑنا بسبب فعل کثیر ہونے کے مفسد نماز ہو آورد یا میں میرے نوالا
 نماز پڑھے اشارہ سے اگر ممکن ہو اپنے اعضا ڈھیلے کر دینے ساعت بھر ورنہ نماز

صحیح نہ ہوگی جیسے پیادہ چلنے والے کی اور تیار والے کی نماز صحیح نہیں جبکہ تیار سے
 مارتا ہو اور سوار اگر مطلوب ہو یعنی اس کے پیچھے کوئی اس سے پکڑے نہ کو تیار ہو تو اس کی نماز
 درست و سواری پر یا اگر سوار طالب ہو یعنی دوسرے کو پکڑنے کو جاتا ہو تو سواری پر
 اس کی نماز درست نہ ہوگی بسبب کچھ خوف نہ ہونے کے اور اگر لوگوں نے نماز خوف
 شروع کی پھر دشمن چلا گیا تو وہاں سے ٹلنا درست نہیں ہرگز وہ جہاں تھا وہاں
 نماز پڑھے اور اس کا عکس ہو تو درست و یعنی شروع کے وقت خوف نہ تھا پھر گیا
 تو اس صورت میں اگر کچھ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں گے تو یہ جانا غل نہ ہوگا
 بسبب ضرورت کے اور جس شخص کا قتال معصیت ہو جیسے ہرنی اور بناوٹ میں
 نہ ہوتا تو اس کی نماز خوف جائز نہیں باب نماز جنازہ کے ذکر میں جس کا
 ایک ہی فرزند مرے اور وہ صبیہ کرے اور ثواب چاہے پس پکڑے گا باب مان کا
 گونا گویا پھر کیا پس نہ جنازہ ہو گا بیان تک کہ داخل کرے گا اس کو بہشت میں الخ بخاری
 و مسلم و تفسیر المبین اور فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ قسم ہو
 اس ذات پاک کی کہ جہان میری اس کے ہاتھ میں ہو تحقیق کہ کچا حل کہ گرتا ہو البتہ
 کیجئے گا باب مان پائے کو ساتھ آفول مان اپنی کے طرف بہشت کے جبکہ صبر کرے
 اور گئے اس کے مرنے کو ثواب احمد و ابن ماجہ و تفسیر المبین فصل دینا من
 اولاد کے مرنے سے آخرت میں اس کا باب لا الخ میں من ظاہر الحق میں مذکور ہے کہ
 مومن کی روح آسانی کے ساتھ نکلتی ہے یا مومن پر بھی سختی ہوتی ہے ایمین جہنم
 مختلف ہیں پس ایمین یوں مطابقت دی گئی کہ روح مومن پر نکلنے سے پہلے
 سختی جاتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کے کہ اس کی روح

متھ اور انھیں بند کر دیں اور انھوں کو بند کرنے والا دعائے مستغفر پڑھے
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقُلُوبِنَا وَأَرْفَعْ رَحْمَتَكَ فِي الْمَكْهُلَاتِ بَيْنَ وَاحِدٍ فِي
 عَقَبِ فِي الْعَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِلَّهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَأَسْأَلُكَ فِي
 قَبْرِكَ وَتَوَلَّيْكَ نَبُو مُرْمَنَ كَ مَرْدِ نَمَكَا كَا جَا لَے اُن کَ پَر و ن سَے جَہَن م ر ا و
 تاکہ اُن کَ پَر و ن کی گرمی سے جسم میں تغیر نہ آئے اور جس چادر پانی پر رکھا ہوئے
 جس طرح رکھنی میسر ہو اسی طرح رکھیں صحیح تر قول میں اور اعضا نہ مفاصل سے
 دہرے کی سیدھے پھیلا دیئے جائیں تاکہ ملائم رہیں اور کفن پہنانا سہل ہو اور
 پیٹ پر لوہا یا سیسہ رکھیں کہ اُس سے بالخاصیت پھولتا نہیں اور طولانی ہو کر
 اُسکے مرنے کی اُسکے اقربا اور ہمسایوں کو اور جلد ہی کی جائے اُسکے سامان
 کفن و دفن میں اور مردہ کی قرآن کا پڑھنا بلند آواز سے میت کے قریب یا سکا
 نہلانے کے قبل اگر مردہ پاک چادر سے نہ چھیا ہو کیونکہ ہر ذی روح اسباب اتنی
 موت کے نجس ہو جاتا ہے اور مسلمان میت کی بھی نجاست متقی ہے لیکن اسکی تطہیر
 جہت سے نہلانے سے پاک ہو جاتا ہے حاصل یہ کہ جو موضع شمار کیا گیا ہو واسطے
 نجاست کے وہاں مکرر وہی قرائت مطلقاً اور نہ پس اگر وہاں نجاست نہ ہو اور
 نہ کوئی بے ستر ہو تو مکرر نہیں مطلقاً اگر ہو تو مکرر وہی ملندہ آواز سے فقط اگر
 نجاست قریب ہو اور نبی آدم مکلف غیر غسل میت فرض کفایہ جو پس اگر کوئی مردہ
 آب کشیر میں پایا گیا تو اُسکو پانی میں حرکت دین واسطے ساق یا ہونے فرقیست
 غسل کے مکلفین کے ذمہ سے اور حرکت دینی ایک یا شراط اور تین یا تینوں اور
 اور اگر غیر نبی آدم یا غیر مکلفین نہایت اُسے نہلا لیں تو کفایت ہے اور غسل کی فرقیست

مکلفین کے ذمہ سے ساقط ہونے کے لیے نہلانے کے لیے نیت کرنی شرط ہے ورنہ ساقط
تحصیل ثواب کے اور نیت کو یوں تلفظ کرے غسل کی فرضیت مکلفین کے ذمہ سے
ساقط ہونے کے یہاں میت کو نہلانے کی نیت کی میں نے پس اگر میت کو بدو
نیت کے نہلاوین تو فرض اُنکے ذمہ سے ساقط ہوگا مگر نیت کرنے کے ثواب سے
محروم رہینگے اور مستحب یہ ہو کہ نہلانے والے پہلے خود وضو کر لیں تب منہ لائے اور
اگر سے یا جو اُٹھیں سے ملے اُس سے بعد دطاق سات و فتہ تک گردن جو یہ کہے ہو
تحت پر مردہ کا پائون اور منہ قبلہ کی طرف کر کے لینا چٹ لٹا کے سب کپڑے
اوتار کے برہنہ کرین لیکن عورت غلیظہ اور خفیہ کو پوشیدہ کر کے نہلاوین بکلی
وغیر نے اسکو صحیح کہا ہے اور عورت خفیہ ناف کے نیچے سے آخر زانو تک پر اور
اُٹھیں مقام نکلنے بول و براز کا اور اُسکے گرد عورت غلیظہ پر اور وقت نہلانے کے
غستال یا تمپر کپڑا لپیٹ کے پہلے استنجا کر کے اسیلے کہ بدو ن کوئی خیر حال کہے ہوئے
موضع ستر کو مس کرنا تمام پر مشتمل دیکھنے کے اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کے لیے
تھار اور کسیہ ضرور زمین پر وضو کر لیا جائے یہ مضمضہ و استنشاق کے لیکن بعض
کتب میں کہ طہارت تمام ہونے کے لیے بچائے مضمضہ و استنشاق کے کپڑے سے
منہ میں و اُتوں اور سوڑون پر اور ناک کے تھنوں میں پوچھ کے پال کر دین
اور اب اسی پر عمل جو اس زمانہ میں اگر چہ جنب یا حائض یا نسایا لڑکا بے عقل یا
جنون ہو تو وضو سے پہلے ہونچون تک ہاتھ میت کے نہ دھوئے کہ سنت
زندگی کے لیے ہو بلکہ اول کپڑے سے منہ اور تھنوں کو پوچھ کے پھر دھونے سے
شروع کر کے وضو پورا کر اوین اور وضو میں سر پر مسح بھی کر دین پھر اگر خطیعی ملے تو

تو صابون سے دائری اور سر کے بال دھو کے بائیں کروٹ لٹا کے دھننے پہلو
 سارا جسم نرمی کے ساتھ مل سکے پھر پانی یا سچی کے ساتھ پانی خوش دیا ہو گا تو
 نسلے تو پانی خالص خوش دیا ہو شیر گرم سر سے پاؤں تک جاری کریں اس قدر
 کہ جسم کے اُس حصہ پر پہنچے جو سخت سے ملا ہو پھر دائری کروٹ لٹا کے بائیں
 پہلو پر اسی طرح مل سکے پانی جاری کریں پھر شل کے اوپر سے نیچے کی طرف پیٹ
 سوتے نرمی کے ساتھ دگر خباثت نکلے تو وضو اور غسل کا اعادہ نہ کیا جائے
 بلکہ پاکیزگی کے لیے دھو کے دوسری بار بائیں کروٹ لٹا کے دھننے پہلو پر کا فور
 ملا ہو شیر گرم پانی سر سے پاؤں تک جاری کریں اور تیسری بار کا غسل دے
 تاکہ عدد ستون حاصل ہو جائے یعنی تین بار نہلا نہ اس وقت ہو اور پہلو پر تین بار نہلا
 پانی جاری کریں اور غفر آگائے یا سر چھین چڑھتے ہیں پھر جسم خشک نہ کیا جائے
 کسی پاک کپڑے سے اور خوب یعنی بے زعفران و ورنس ملا ہو اعلیٰ لگا کر صندل میں
 ملا کے سر اور دائری پر ملنا مستحب ہو اور جو مقام سجدہ میں رہیں پر رکے جائے تین
 یعنی پیشانی اور ناک اور کف دست اور زانو اور قدم پر کا فور ملا جائے اور سیت کی
 زینت کرنی جائز نہیں و اگر آسکے تانن ٹوٹے ہوں تو تراش کے آسکے ساتھ
 کفن میں رکھ دیے جائیں اور آسکے چہرے پر اور سوراخوں میں مثلاً کان اور
 منہ میں روئی رکھنے کا منع تھا نہ میں اور پول و بار نکھنے کے منع میں نہ رکنا
 بہتر ہو اور درختہ کے فواقد و شمعین ہر قوم کو کہ سوتے آدمی کی رال ناقص
 و شمعین آسواطیک کہ وہ پاک ہو ہر طرح یعنی خواہ سر سے اوپر سے یا پیٹ سے
 معبود کرے خواہ زبردور نگہ بدو دار ہو یا نہوا سہی کے ساتھ شتوی ہو یا نہوا

زیادہ بین تو مسلمان قرار دیئے جائیں گے نماز کے حق میں تو جو آپر نماز پڑھی جائے
 اور دعائیں مسلمانوں کی نیت کی جاوے اور اگر کافر زیادہ ہوں تو نماز کسی پر
 نہ پڑھی جائے نہ لاکھ کے اور کفن جیسے کفار کے قبرستان میں دفن کئے جاویں
 پھر اگر شمار میں برابر ہوں تو سب کو غسل دیا جائیگا اور آپر نماز پڑھنے میں اختلاف ہو
 بعض فقہانے کہا کہ نماز پڑھی جائے اور باقی تین اماموں کا بھی یہی مذہب ہو
 اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہو اور پھر دفن میں بھی اختلاف ہو بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کے
 قبرستان میں دفن ہوں اور سب دانی نے کہا کہ انکے لیے قبرستان علیہ بنا دیا جائے
 کہ زیادہ امتیاز اسی میں ہو جیسے اختلاف ہو دفن میں اس ذمی کتابیہ کے جو
 کسی مسلمان سے حاصل ہو فقہانے فرمایا کہ اسے علحدہ دفن کرنے میں زیادہ
 احتیاط ہو اور اسکی پشت قبلہ کی طرف کی جاوے اور جو سے کہی اپنے باپ کی
 تبعیت کے سبب سے مسلمان ہو پس اسکا منہ قبلہ کی طرف رہے اور اختلاف
 اس صورت میں ہو کہ بچہ میں جان پڑ گئی ہو اگر جان نہ پڑھی ہو یعنی چاہیے سے
 کم کا ہو تو کفار کے مقابر میں دفن کی جائے اور اگر مردوں کے درمیان میں ہو
 مر گئی یا عورات میں مرد مر گیا تو جسے کو محرم تیمم کرے و اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے
 ہاتھوں پر کپڑا الپیت کے تیمم کرے اور تیمم کر لیا جائے خلفی مشکل اگر قریب بالغ
 ہونے کے ہو ورنہ مثل اور بچوں کے ہو اسکو مرد خواہ عورتیں غسل دیں اور اگر
 مرد کے نہ لانے کے لیے پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھیں و اگر تیمم اور نماز کے
 بعد پانی ملے تو نہ غسل چاہیے نہ نماز اور سب وہ ہے کہ نہ لاکھ میت کو وہ
 جو نہ لایا کرتا ہو اور مرد وہ ہے کہ نہ لاکھ اسکو جنب اور حائض اور بہرہ جو غسل کا

قریب تر لوگوں میں طرف میت کے اور اگر وہ اچھی طرح نہ نہلا تا ہو تو دوسرے پر بیٹھا
لوگ نہلا دیں اور کفنانا فرض کفایہ ہو اور کفن مسنون مرد کے لیے لفافہ یعنی چادر ہو
اُس کے قد سے کچھ زیادہ اور ازار ہو یعنی دوسری چادر سر سے قدم تک لانی اور
قیمص ہو یعنی کفنی گردن کی جڑ سے قدم تک یعنی بنے سی ہوئی اور صحیح تر یہی ہو کہ
مکروہ ہو عیسائے ہر حال میں یعنی خواہ عالم ہو یا سید اور تین کپڑوں سے زیادہ کرنا
مکروہ ہو اور کفن مثل یعنی جیسے کپڑے جمعہ اور عید میں پہنتا تھا ویسے کا کفن سفید
اور اچھا موافق سنت کے دینا چاہیے اور عورت کے لیے لفافہ اور ازار اور درع اور
خرقہ یعنی سینہ بند بقدر تین ہاتھ کے طویل اور بغل سے آخر زانو تک یعنی جس
عورت کی چھاتیان اوپر پٹ باندھا جائے اور شمار یعنی اوٹھنی بقدر تین ہاتھ کے
طویل اور دو بالشت عرض اور درع اور قمیص میں یہ فرق ہو کہ درع یعنی عورت کی
کفنی کا گریبان سینہ کی طرف ہوتا ہو اور مرد کی کفنی کا گریبان ہونڈھون کی
طرف اور حالت اختیار میں واجب کفایت ہو مرد کے لیے ازار و لفافہ یا قمیص
و لفافہ اور عورت کے لیے قمیص و ازار یا دونوں نزار اور یہی اولیٰ ہو اور اوٹھنی اور
جس قدر کپڑا بست کے جسم کو ڈھانکے فرض ہو اور حالت عجز میں جس قدر طیسر ہو
پس لفافہ کو بخور خوشبو سے بعد دطاق سات دھو تک ہلکے اور خوشبو
چمڑک کے پاک بوری یا تخت پر بچھائیں اس پر ازار اور قمیص اوٹھی بچھائیں اور پھر
مرد کے کولٹا کے جیب سے اس کا سر نکال کے باقی آدھا قمیص اوپر قدم تک پہنچا دیں
پھر بایں پھر دایں طرف سے اندر اور اسی طرح لفافہ پسٹیں اور عورت کو کفنی
پہنا کے بال کے دو حصے کر کے دونوں جانب سینہ پر کفنی کے اوپر رکھیں پھر

نہاں سر پر رکھے باوجود پڑا الدین اور کسی کے ہاتھ سینہ پر نہ رکھے جائیں مطلقاً بلکہ وہ دونوں
 جانب سے پیر سے پیر لادیں جائیں پھر پہلے بائیں پھر دہشتی طرف سے لڑ لیں پھر بائیں
 اس پر سینہ پر اسی طرح پیر میں اس پر اسی طرح لٹاؤ یعنی پورے کی چار پیر لٹائی جائے اور
 یہی نہ ہو اور اگر کھلی ہے کاخ و ہوتو نہ مرنے اور پائنتی کا فاضل کپڑے اور کمر
 کپڑے کی پٹیا سے باندھ دیں اور کفن کے باپ میں ختنی شکل مردہ مثل عورت
 مردہ کے پیر احتیاطاً اگر تحریر کیا اور کمر اور زعفران کا رنگا ہو کفن اُسکو نہ دیا جائے
 اور اگر مردہ مردہ مثل بے احرام کے چھ اور اس کے دو کپڑوں میں کفنایا جائے
 اور خوشبو نہ لگائی جائے نہ ٹھنڈا لٹا جائے تحقیق وہ اُٹھایا جاوے گا ورنہ قیامت میں
 بیسک کہتا ہوا فاضل سیرت کہ کفن میں سے کے بیان میں بلوغ المسینین قریب ہونے کو
 مثل بالغ کے کفن دیا جائے اور اگر قریب بلوغ نہ ہو تو اُسکو مثل بالغ کے کفن
 دینا احسن اور دو کپڑوں کا کفن مستحسن اور ایک کپڑے کا کفن دینا بھی درست ہے
 اور میرے گریے بچے کو کفن سنون دینا ضروری نہیں بلکہ ایک کپڑے میں
 لپیٹا جائے جیسے میت کا ایک یا آدمی حلقہ چڑھے تو اُسکو ایک کپڑے میں لپیٹنا
 چاہیے مگر جبکہ ہوا سکے ساتھ مرنے کو کفن دیا جائے اور اسی طرح میت کا فرکا اگر
 کوئی دوسرا محرم مسلم ہو تو وہ اُسے دھو کے ایک کپڑے میں لپیٹے اور گڑھے میں
 ڈالے اور مٹی سے تھوپے اگر دوسرے اسکے رشتہ دار نہ ہوں اور مردہ کو غسل
 و کفن کچھ نہ کرے گڑھے میں ڈال کے تھوپے اور زمین جائز ہو کافر کو نہ لپٹنا
 رشتہ دار مسلمان کو اور مسلمان کی قبر میں کافر کا اتنا اُسکے دفن کرنے کے لیے کہ وہ
 کسی دھال اس بچہ کا جو مردہ پیدا ہوا جس آدمی مردہ کا کفن اتنا لیا گیا ہو

اور وہ تازہ مر بوئی چھتا ہو اسکو کفن دیا جائے مسنون اور اگر چہ بار بار تازہ آجائے
تو کفن مسنون دیا جائے چہن بار جب تک وہ مردہ چھتے نہیں اور کفن دیا جائے اسکے
خاص مال سے اور اگر اسکا مال وارثوں میں تقسیم ہو گیا ہو تو اسے مقدار کفن واپس
لیا جائے اور اگر مردہ چھٹا گیا تو اسکو ایک کپڑے کا کفن دیا جائے اور جس شخص پر
مردہ کے لئے کفن کی حالت حیات میں جبر کیا جاتا تھا اسی پر وفات کے بعد
کفن کیے جبر کیا جائے اور اگر وہ ان ایسا شخص نہ ہو تو مردہ کا کفن بیت المال میں
ہوگا وگرنہ بیت المال میں نہ ہو تو واقع کاروں پر صرف کفن ضرورت کا مانگا وچھٹا
اور جنکو مرے کا حال معلوم ہوگا انپر کفن پانچ کا واجب ہوگا وگرنہ دین گئے تو سب
گنہگار ہوں گے اور اگر اسے سبب مفلسی کے ہو سکے تو وہ والد اور بیویوں
اسکے یک کپڑا مانگین پھر اگر اس کپڑے سے کچھ بچے تو صدقہ دینے والے کو واپس
کردین اگر معلوم ہو اور اگر نہ معلوم ہو یا وہ واپس نہ لے تو اس باقی کپڑے سے
اس مرثیے کی طرح کسی مفلس کو کفن دین وگرنہ کوئی اور مفلس مردہ لے تو اس کپڑے
ذیلت کردین اور اگر مردہ ایسی جگہ ہو کہ وہاں صرف ایک شخص ہو اور اسکے پاس
سولے ایک کپڑے کے دو سہرے ہو تو اسپر کفن دینا لازم نہیں اور مسلمان مرثیے پر
تازہ جنازہ پڑھنی فرض کفایہ پر سبب اجماع کے سولے چار شخصوں کے اول قوم
یاغی جو امام کی اطاعت سے خارج ہو جائیں دو سہرے یا تین کپڑے دونوں نہ نہ لے
جائیں اور نہ انپر نماز پڑھی جائے جبکہ لڑائی میں مارے جائیں اور اگر بعد وقت
جنگ کے مارے جائیں تو انپر نماز پڑھی جائے وگرنہ لوگ اپنی موت سے مرین
گرفتار ہونے سے پیشتر یا بعد تب بھی انپر نماز پڑھی جائیگی اور مثل یاغی کے ہی

اہل عیسوی جو اپنی قوم کی حریت اور ایمانت ظلم پر کسے تیسرا شخص مگر جو کسے ہوگی
 کفر ہو جائے اور جو اس طرف کو ٹھکے اسکا مال چین کے چارم پھانسی لٹے ہوئے
 جسے چنیدہ پاری پھانسی ماری ہو پس اگر اہل حبشہ عانت کرنے میں اور مکار اور مینا
 مارنے والا استالہ میں مارا جائے تو انکا حکم مثل باغیوں کے ہے جو اور پستے لیتے
 والدین میں سے ایک کو مار ڈالا اسپر نماز نہ پڑھی جائے اسکی امانت کے یہ اور
 جو شخص اپنے آپ کو قتل کرے گو عمر ہو تو نہ مارا جائے اور اسپر نماز پڑھی جائے
 تو سبب نماز جنازہ کے واجب ہونے کا مدعے کا مسلمان ہونا ہوتا اور وقت اس
 نماز کا نماز ہونا جنازہ دکھا ہوا اور جو چیز اور نماز کی مفسد ہو وہی اس نماز کی بجا
 مفسد ہو مگر اس نماز میں عورت برابر کھڑی ہو تو مفسد نماز نہیں آوے اگر اس نماز میں
 امام بے وضو ہو جائے تو اسکو خیفہ کرنا درست ہے اور قبل تکفین سے مطلق
 نہاست سے اور بعد تکفین کے اس نہاست سے جو میت کے جسم سے نہ نکلی ہو
 میت کا کپڑا اور جسم پاک ہونا شرط ہے اور طہارت اسوقت تک شرط ہے کہ قبر میں رکھنے
 شئی نہ دی ہو تیس اگر مٹی نہ دی ہو تو نکال کے نہ ملاوے اور نماز پڑھے تو اگر دی تو
 اسکا ذکر مختل ہے پاؤں کے اور امام کا کپڑا اور جسم پاک ہونا اور مکان کا پاک ہونا
 واسطے جائز ہے نماز کے اسپر اور مسلم ہونا اور ستر عورت کرنا میت اور امام کے
 حق میں شرط ہے اور امام شافعی اور احمد کا مذہب یہ ہے کہ غائب جنازہ پر نماز پڑھی
 جائز ہے بخاری و مسلم فصل غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں بلع ایسین
 اور امام ابو خیفہ اور امام مالک کے نزدیک میت کا موجود ہونا اور عرصہ کعبہ کی طرف
 رکھا جانا شرط ہے زمین پر خواہ باتھون پر زمین سے قریب اور ایک میت کے اجزاء

نماز جنازہ کا کپڑا اور جسم پاک ہونا شرط ہے اور طہارت اسوقت تک شرط ہے کہ قبر میں رکھنے شئی نہ دی ہو تیس اگر مٹی نہ دی ہو تو نکال کے نہ ملاوے اور نماز پڑھے تو اگر دی تو اسکا ذکر مختل ہے پاؤں کے اور امام کا کپڑا اور جسم پاک ہونا اور مکان کا پاک ہونا واسطے جائز ہے نماز کے اسپر اور مسلم ہونا اور ستر عورت کرنا میت اور امام کے حق میں شرط ہے اور امام شافعی اور احمد کا مذہب یہ ہے کہ غائب جنازہ پر نماز پڑھی جائز ہے بخاری و مسلم فصل غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں بلع ایسین اور امام ابو خیفہ اور امام مالک کے نزدیک میت کا موجود ہونا اور عرصہ کعبہ کی طرف رکھا جانا شرط ہے زمین پر خواہ باتھون پر زمین سے قریب اور ایک میت کے اجزاء

کوئی خبر امام کے سامنے ہو نا شرط اور کافی ہو اگرچہ میت نہ زیادہ ہوں اور امام کا
بالغ ہو نا شرط ہو پس اگر نابالغ بالغوں کا امام ہو سکے نماز جنازہ پڑھائے تو جائز نہیں
لیکن اگر سپر کیا نابالغ نماز پڑھے تو بالغوں سے آپا یہ فرض ساقط ہو جائے پھر ناجی ہے
میان اور بابا مامت میں بہنٹ کے ساتھ تحقیق کی اس امر کی کہ ساقط ہو جائے یا ہو
میت کا سر تا امام کے واسطی طرف رکھنا سنت ہے اور تکبیر اولیٰ ایک وجہ سے شرط اور
ایک وجہ سے رکن ہے اور قیام اور تین تکبیریں اور دعا کے رکن اور تہ اور درود سنت ہے
اور تین صفیں کرنی مستحب ہے حتیٰ کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو امام کے پیچھے تین
آدمی اور ان کے پیچھے دو آدمی اور ان کے پیچھے ایک آدمی کھڑے ہو پس نیت کرنے کے ساتھ
پہلی تکبیر کے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے فقط پہلی بار اللہ اکبر کہنے میں اور بعد
پہلی تکبیر کے وہ تہا پڑھے جو نماز میں پڑھتے ہیں پھر تکبیر کہے کے درود پڑھے جیسے
نماز میں تشهد کے بعد پڑھتے ہیں پھر تکبیر کہے اپنے نفس کے لیے اور میت اور
مسلمین کے لیے دعا کرے لیکن دعا کے ماثورہ اولیٰ ہو اللھم اغفر لھمنا
وہمیتنا و شہیدنا و غائبینا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انشانا اللھم
من احیائنا و متنا فاحیہ علیٰ السلام و من توفینا ملاقا قوفہ علی
الایمان اللھم لا تخیر مننا اجرنا و لا تقنینا بعدنا پھر جو تہی تکبیر کہے
دوسرا امام پیر کے یعنی واسطیہ اور بائیں طرف اور دونوں طرف نیت کرے جیسے
کہ صفت کی صفہ صفت نماز میں ہوز نیت کرے میت کی جیسے نیت کرے امام کی
اور ان سب باتوں کو آہستہ پڑھے لیکن ہمارے زمانہ میں اسپر عمل ہو کیلئے تہا پڑھے
کہ ایک سلام کو اور دوسرے کو پسند آواز سے کہے اور نماز جنازہ میں نہ قرات

قرآن پڑھنے کی نیت سے اور پھر پڑھنے کے بعد تکبیر اولیٰ کے اور اس صورت میں سورۃ فاتحہ قائم مقام شہادے کے ہو جائیگی اور مکروہ تحریمی ہر قرأت کی نیت سے سورۃ مذکور کا پڑھنا اور نماز جنازہ میں اگر کوئی تکبیریں امام سے سنے تو اسکی متابعت نہ کرے اسلئے کہ پانچویں بار اللہ اکبر کہنا منسوخ ہو چکا ہے مقدمہ کی توقع کرے یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پیرے اسی پر فتویٰ ہے اور مغفرت کی درخواست نہ کی جائے نماز جنازہ میں لڑکے کے ہونے کے لئے اور اس دیوانہ اور بے عقل مردہ کے لئے جو اہلی جون یعنی موت تک اسکا ہوش اور اسکی عقل درست نہ ہوئی ہو تیس بجائے دعا کے بالغون کے روایت ہے بخاری شریف سے (بطریق تعلیق کے) کہ حسن (بصری) پڑھتے اور جنازہ کے سورۃ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولیٰ کے بجائے سبھی ہم اللہ الخ کے اور کہتے بعد تیسری تکبیر کے اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْہٖ لَنَا سَلَفًا وَ قَدْ ظَاوْاْ جِبْرًا مَّطَاهِرًا وَ بِلَاغِ الْمَبِیْنِ اور اگر لڑکی ہو تو بجائے اَجْعَلْہٖ کے اَجْعَلْہَا کے اور جو شخص کہ بعد بالغ ہونے کے دیوانہ یا بے عقل ہو ہو تو اس کے گناہ دیوانگی یا بے عقلی سے سزا نہیں ہونگے انکے لئے مغفرت مانگی جائے اور مستحب ہے امام کو سیدۃ النساء کے مقابل میں کھڑا ہونا ہر حال میں اور اگر کوئی شخص آیا تحریمہ امام کے بعد تو وہ دوسری تکبیر کا انتظار نہ کرے بلکہ اسی وقت تکبیر تحریمہ کہے شریک ہو جائے اور اسکا کچھ قوت نہ ہوگا جیسے کوئی شخص تحریمہ امام کے وقت موجود ہو مگر اسکے ساتھ تکبیر نہ کی تو وہ دوسری تکبیر کا انتظار نہ کرے اسی وقت تحریمہ کہے شریک ہو جائے بالاتفاق اور اگر چاروں تکبیر کے بعد کوئی شخص آیا تو وہ تکبیر تحریمہ کہے شریک ہو جائے

اور اسی قول امام ابو یوسف پر فتویٰ ہے کہ سلام امام کے بعد تینون تکبیریں ہیہم کہلے
 یرون دعا کے اگر خوف ہو میت کے اٹھنے کے لئے جانتے کا اسی طرح موجود شخص اگر
 چوتھی تکبیر تک امام کا شریک نہ ہو اور بعد چوتھی تکبیر کے شریک ہو جائے تو وہ بھی
 سلام کے بعد تین تکبیریں کہے بالاتفاق اور اگر بھول کے تکبیریں چار کی تین
 گویا دین تو بعد سلام کے ایک تکبیر پھر کے غرض صانع المبین جنازہ کی تکبیروں کے
 بیان میں اور جب جنازہ سے جمع ہو جائیں تہاولی یہ کہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک پر نماز
 ادا کریں اور سب کے پہلے افضل میت پر نماز پڑھے پھر اس سے کم فضیلت کے پہلے
 اور علیٰ ہذا القیاس اور اگر سب پر ایک ہی نماز پڑھے تو بھی درست ہے اور اس صورت میں
 سب جنازہوں کو ایک صف کرے اس طرح کہ ایک کا سر دوسرے کے پاؤں کی
 طرف ہو اور اگر چاہے تو انکو قبلہ کی جانب ایک دوسرے کے بعد رکھ کر صف بنایا
 اسی طرح کہ ہر صف کا سینہ امام کے مقابل ہے اور یہی اولیٰ ہو اور اگر چاہے تو
 اس صورت میں زمین کی طرح صف کرے یعنی ہر ایک کا سر دوسرے سے بائیں طرف
 کچھ نیچے ہے اور افضل میت کے سینہ کے مقابل امام کھڑا ہو اور اولیٰ ہو مقدم ہونا
 ولی کا بعد اسکے حاکم کا بعد اسکے امام جامع مسجد کا بعد اسکے امام میت کے
 محلے کا اور اگر ولی اور سلطان کے سوا کسی اور لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی ہو
 تو ولی کو نماز مکرر پڑھنے کا انصاف نہیں اگرچہ قبر پر سبب اپنے حق کے لئے اسے
 ساقط ہونے فرض کے یعنی فرض تو غیر کے ادا کرنے سے بھی ساقط ہو گیا اور
 اگر ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو بعد اسکے کسی کو نماز پڑھنی اسپر درست نہیں اور
 جو شخص نماز جنازہ پڑھتا ہو یا نہ اسکو مکرر ادا کرنا غیر مشروع ہو گو میت کے

ولی کے ساتھ ہو تو رختوں کی اوپر باطل ہونے وصیت سکے ہو واسطے اپنے شہداء اور نماز پڑھنے کے اور اگر نماز پڑھی گئی یا بدو غسل نماز پڑھی گئی اور دفن کیا گیا تو انہیں مٹی دی گئی تو اسکی قبر پر نماز پڑھی جائے یہی قول صحیح ترین ہے و اگر اسکے پھٹنے پر غل غالب ہو تو شک ہو تو انہیں نماز جائز نہیں یہی قول صحیح ہے اور جائز نہیں نماز جنازہ سوا یہ کہ اگر وہ بیٹھے ہوئے بدو غل کے و اگر غدر ہو تو درست ہے اور مسجدین نماز جنازہ پڑھنی درست ہے بشرطیکہ غدر ہو ورنہ مکروہ تفریحی ہے اگرچہ مسجد کے باہر اور قوم سب یا بعض مسجدین ہوں اور جب مسجدین ابی وقاص کی وفات ہوئی تب کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ داخل کرو انکو مسجدین کہ نماز پڑھوں میں انہیں پس بکا کر گیا انہیں پس فرمایا ابی عائشہ نے کہ نماز پڑھی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونوں بیٹوں بیضا کے مسجدین میں نماز پڑھا یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نماز جنازہ پڑھنی عورات کو بھی جائز ہے اور دلیل پکڑی ہو چھوڑے اٹھانے اور جائز ہونے نماز کے جنازہ پر مسجدین زرقانی شرح موطا امام مالک اور بعد حضرت کے صحابہ کا نماز پڑھنا مسجدین جنازہ حضرت عمرؓ پر ثابت ہے موطا امام مالک پس معلوم ہوا کہ مسجدین نماز جنازہ پڑھنی سنت ہے مسجدین نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں بلوغ الیسیان میں اور جس بھیجے کے اکثر احتیاطاً باہر نکلیں یعنی بانوں کی طرف سے ناف تک یا سر کی طرف تک سیدہ بکیمہ مر جائے پس اگر زندگیاں کئی کئی علامت پائی جائے مثلاً حرکت کرنا اعضا کا یا آواز کرنا تو نامہ کہا جائے اور غسل و کفن دیا جائے اور انہیں نماز پڑھی جائے اور وہ وارث اور مورث ہو گا اور اگر اکثر نمیدائش کے بعد کوئی علامت زندگیاں پائی جائے

تو نام رکھا جائے اور بے رعایت ترقیب منڈ غنسل و کفن کے دوسرے کچھ چیزیں
 پلیٹ کے بے نماز پڑھے و فن کیا جائے یہی قول صحیح ترین ہے تو اسے فرما دیا
 اور جب ظاہر ہو جائے بعض خلقت بچہ کی تو نام رکھا جائے اور وہیں جہانگیر
 اور اسکا حشر ہوگا اور اگر کسی نے مثلاً عورت کے کچھ عیبتیں ہمارے یہاں پڑھیں
 تو وہ وارث اور مورث ہوگا اور اگر بچہ مرد و نیاں یا باپ کے گھر فرما دیا یا لودہ
 مسلمان ہو ورنہ اسلام کی تبعیت سے اگر گرفتار کرنے والا دھمی ہو یا قتل
 کرنے والے کی تبعیت سے اگر وہ مسلمان ہو تو وہ دو بچہ پکڑے گا ان باپ کے کستا
 پھر ان یا باپ مسلمان ہو یا خود وہ لڑکا مسلمان ہو گیا دار الخ الیک وہ عاقل ہو
 اگر اس کے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور
 قیامت اور تقدیر کی تفصیل کی جائے اور اس سے ان پر ایمان کا سوال کیا جائے
 تو وہ کہے کہ میں ایمان لایا اور پہلے جنازہ کے سرمائے کی دہائی پٹی دہانتے ہوئے
 پھر پانہنی کی دہائی پٹی دہانتے ہوئے پھر سمر علفے کی بائیں پٹی بائیں پٹی دہانتے ہوئے
 پھر پانہنی کی بائیں پٹی دہانتے ہوئے پھر رکھ رکھ کے دس دس قدم لیچلنا مستحب اور
 ہر جانب سے چالیس چالیس قدم لیچلنا مستحب و کامل ترین اور مکروہ ہے اسے فرمایا
 اٹھانا مرنے کا چار پائی کی دونوں پٹی یا دونوں میروں کے پچھلے میں سے پٹی چاہ
 دو شخص اٹھاویں یا چار اور جنازہ کے اٹھانے کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ چار شخص
 کھڑے ہو کے ایک ایک پایہ ہاتھوں سے اٹھائے پٹیوں کو نہ ڈھولیں ہر گھٹن
 اور پہلے بے ہاتھ سے اٹھائے شانے پندرہ رکھ لیں جیسے اسباب کے اٹھانے کا
 طریقہ ہے اور اسی وجہ سے مکروہ ہے لادنا مرنے کا پشت پر اور چوڑی کے جانو پر

اور شیعہ نواریا دو دھچھوٹے ہوئے یا اس سے کچھ زیادہ عمر کے بچہ کو نوبت سے
ایک یا ایک شخص اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھائے اگرچہ اٹھاتے والا سوار ہو کر
لڑکا بڑا ہو تو کھڑے یا چارپائی پر اٹھالیا جائے اور جنازہ کو جلد لیچلنا مسنون ہے
استفادہ کہ میت چارپائی پر ادھر ادھر حرکت نہ کرے اور مکر وہ ہو جس سے نماز
اور دفن میں اس لیے دیر کرنی کہ نماز جمعہ کے بعد بہت سے آدمی اسپر نماز پر حسین
ہاں جب خوف ہو کہ اس کے دفن کی ہمت سے نماز جمعہ فوت ہو جائیگی تو تاخیر کرنی
مکروہ نہ ہوگی اور جنازہ کے ساتھ پیادہ پیچھے چلنا مندوب ہے اور اس کے آگے چلنا بھی
درست ہے لیکن اگر اس کے آگے استسارہ رد و رنجائے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ اکیلا جاتا ہو
یا سب لوگ آگے بڑھ جائیں یا جنازہ کے آگے سوار ہوئے تو مکروہ ہے جیسے مکروہ ہے
جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے ذکر یا قرآن پڑھنا اور منظور ہو تو اپنے نفس میں
پڑھے اور جائز سے روایت ہے کہ مت دفن کر دینے مردہ کو رات میں مگر یہ
کہ ناچار ہوا کسی طرف ابن ماجہ و مسلم بنوع المرام مترجم آور کنندہ ہوں پر سے جنازہ
اقتدار کے لاش رکھنے کے قبل ساتھ والوں کو بے حاجت اور بے ضرورت بیٹھنا
اور حد میں لاش رکھنے کے بعد کھڑے رہنا مکروہ ہے اور جو پہلے سے جنازہ کے
ساتھ ہوں وہ بے نماز واپس نہ آئیں اور نماز کے بعد دفن کے قبل اہل میت کی
اجازت سے واپس آنا روا ہے لیکن دفن کے بعد پھر آنا مختار ہے اور دفن کرنا میت کا
فرض کفایہ ہے نصف قد سے ایک قد تک گہری یا اور اس کے قد کے برابر یعنی اور
اس کی نصف چوری قبر کھود کے نیچے جانب قبلہ بغل میں مردہ رکھنے کے لیے فراخ
حد کھودنی اولیٰ ہے اور نہیں چاہئے کہ قبر کے اندر گتہ یا ایک تہ یا چٹائی رکھی جائے

اور اگر کوئی شخص کشتی میں مر جائے تو غسل و کفن چاہیے اور نماز پڑھنے کے بعد
 دریا میں ڈال دیا جائے اگر زمین قریب ہو اور توقف میں خود قبر بنو اور جس
 مکان میں مرے اسی میں دفن ہو یا یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے
 اور وہ کے لیے لائق نہیں اگرچہ جو پورا اور وقت و دفن کے پہلے قبر پر قبیلہ کی
 طرف جنازہ رکھا جائے اور اسی طرف سے قبر میں میت داخل کی جائے اور
 میت کو کہنے والا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَحَلٰی وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور جن حسین میں
 منقول ہے کہ جب قبر میں میت کو رکھتے ہیں کہنے والا کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَحَلٰی
 سَلٰتِہٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلٰتِہٖ قَبْلَہٗ کرنا مردہ کا سنت ہے اور
 مناسب ہے ہونا مردہ کا دینی کروٹ پر اور بعد مٹی مینے کے اگر معلوم ہو کہ مردہ
 قبیلہ میں ہو تو قبر نہ کھودی جائے اور اگر زمین مردہ کے کفن کی گروہ کھول دینی چاہیے
 اور گدے منہ پر اول کچی اینٹیں کھڑی کی جائیں اور انکی درندہ دن پرنگل اڑھیلے
 رکھ دیے جائیں اور نہ رکھی جائیں کچی اینٹیں اور تختہ گریہ سے لیکر انٹائی نہ
 تختہ رکھنا مکروہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حد شریف کی
 اینٹوں کا شمار نوید ہو اور کچی اینٹوں کا ساتھ رکھنے کے لئے تختہ اور چائیز چوکی
 اینٹ اور تختہ گریہ میت کے تر مڑ میں مین چھوڑا جائے تاکہ قبر کی کچی ہوئی
 مٹی مہرمانے سے تین تین لب ڈالیں اور قبر چورس نہ بنائے بلکہ بیضی کی حالت کے
 اور چورس کہنے سے مراد یہ ہے کہ مٹی کو پھیلا کے چوتروہ کی شکل نہ بنائے بلکہ
 بیضی میں ایک یا بیشتر فقر یا فقری زیادہ بلند بنانی مندوب ہے اور قبر پر
 بانی چھڑکنا کچھ منکرانہ نہیں واسطے حفاظت کے کہ اسکی مٹی اور شے شامی سے

واستی و دفن کرنے دو سرے مردہ کے دو گریہ مردہ کی ہڈیاں باقی نہوں تو جائز ہو
 اور اگر ہڈیاں باقی ہوں اور اس مقبرہ میں تنگی محل ہو اور دوسری جگہ نہ ملے تو
 پہلے درجہ کی ہڈیاں ایک طرف جمع کر کے اور مٹی کو حائل کر کے دوسرے کو بھی
 دفن کر دینا جائز ہو اور قبر پر کھل کر فی مختاریہ کہ مکروہ نہیں اور بعد دفن کے
 قبر پر عمارت بنانی زینت کے لیے جائز نہیں اور مضبوطی کے لیے دفن کے بعد
 جائز ہو کہ اسہت کے ساتھ لیکن مکروہ نہیں بنی ہوئی عمارت میں دفن کرنا لیکن
 مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری نے نہ انہ ہار اور تو رشتہ سے اور
 بعض شراح سے نقل کیا کہ منع نہیں قبور پر خیمہ کھڑا کرنا فائدہ کے لیے مثلاً
 بیٹھنے کے لیے اور سلف نے مباح کیا ہو بنا مشائخ اور علماء مشورین کی قبور پر
 تاکہ لوگ زیارت کریں اور اسی میں بیٹھنے سے آرام پائیں اور درختار میں اسی کو
 مختار لکھا اور شامی نے احکام سے اسے جامع الفتاویٰ سے نقل کیا ہو کہ
 بعضوں نے کہا کہ مکروہ نہیں بنا اگر ہو مسیح و مشائخ اور علماء اور سادات سے
 اور طحاوی نے لکھا کہ عقیدہ کیا جائے جواز اس قول پر کہ مال حلال سے بنے
 اور اس سے زینت اور تفاخر کی نیت نہ ہو اور مجمع جارا لاوار کے باب شین
 مع الراہین میں تحقیق مضی تحت شرف کے بھی یہی لکھا ہو اور عل بھی اسی پر ہو
 اور پیشوے شریعت مقتدا کے طریقیت رہنما حقیقت ہند کے معارف
 سیدنا و استادنا و مولانا و امیننا مولوی خادم حسین خان ابن مولوی
 عبدالقادر خان طاب اللہ ثرا ہوا و جعل بختہ مشواہم نے بھی ایک رسالہ تحقیق
 جوازیں اسکے لکھا اللہ درہ اور کچھ مضائقہ نہیں لکھنے کا قبر پر اس غرض سے

کہ اُس قبر کا نشان نہ جاتا ہے اور پائمال نہ ہو اور ممانعت اُس وقت ہی کہ حاجت ہو
 اور مضائقہ نہیں اپنے لیے قبر کھود رکھنے کا اس لیے کہ اُس سے فائدہ ہی ہوتا ہے
 اگر خود وہاں نہ مر گیا تو دوسرے کے کام آویگی اور کفن اور مثل اُس کے اور چیز
 تیار کر لینا اور دفن کرنا رات میں مکروہ نہیں اور دن میں مستحب ہے اور اگر قبر میں کسی
 کافر دمی کی تدفین پائی جائے تو نہ توڑی جائے نہ تو قسم کا تہک کیا جائے اور اگر
 عورت مردہ کے پیٹ میں بچہ زندہ حرکت کرتا ہو تو بائیں طرف سے پیٹ چیر کے
 اُسے نکال لیں اور اگر برعکس ہو یعنی بچہ مر گیا اور عورت زندہ ہو اور خوف ہو مان
 مچانے کا تو وہ کات کے نکالا جائے اور اگر بچہ زندہ ہو تو کات کے نہ نکالا جائے
 کیونکہ مان کا مچا لو بھی بات ہو تو زندہ بچہ کو قتل کرنا وہی امر کے لیے جائز نہیں
 اور اگر کوئی شخص مال غیر نکل کے مر گیا تو اُس کا پیٹ چیرا جائے یا نہیں اس میں
 دو قول ہیں اور بہتر یہ کہ ہاں چیرا جائے کیونکہ اُسکی حرمت اُسکے ظلم و ستم کے
 سبب سے جاتی رہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر بے ظلم و ستم کے اُسکے پیٹ میں چلا گیا
 تو میت نہ چیرا جائیگا اور کسی کے رشتہ کا دل سے غم کرنا اور بے اختیار رونا و گرتا ہو
 گو شعری سے ہو مگر مکروہ ہے وبالغہ کرنا اُسکی تعریف میں اور فوجہ کرنا اور پٹنا اور
 کپڑا پھاڑنا وغیرہ جیسے کہ اہل جاہلیت کی عادت ہو اور اگر کسی عورت کا شوہر
 مر جائے تو چار مہینے اور دس روز یا م عادت کے واجب ہیں اُمین نیت نہ کرے
 اور اگر اسی ایام میں نابالغ بالغ ہوئے یا مجنونہ ہوش میں آئے تو وہ بھی
 زینت ترک کرے شانہ تنگ دندانہ بالون میں نہ کرے زیور اور حریر پہنے
 کپڑے لٹھی یا سرخ یا زعفرانی رنگے ہوئے نہ پہنے اور خوشبو نہ استعمال کرے اور

روغن اور سرمہ نہ لگائے مگر عذر کے موجب سے اور شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلا
مگر دن میں ضرورت کے لیے اور رات میں وہیں ہے لیکن اس صورت میں کہ
جبرائیل دی جائے یا گھر گر جائے یا خوف کرے اپنے نفس یا مال پر اور اگر اس کے
اقربا سے کوئی دوسرا مل جائے تو تین روزہ ماتم کرنا جائز ہو اور دفن کے بعد
تین دن تک مستحب ہو کہ لوگ آئے مصیبت زدہ پر سلام اور مسافحہ کر کے
تعزیت کریں یعنی مسلم اہل مصیبت کے لیے دعا حصول عید اور خیر کی اور مسلم
میت کے لیے دعائے غفرت کریں اَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَ
غَفَرَ لِمَقِيَّتِكَ اَوْ يَحْيِيَنَّ مِنْ يَوْمٍ كَجِبِ تَعْزِيَتِ كَرَسِي كِي تَبِ سَلَامُ كَرَسِي كَرَسِي
اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَبِلَهِّ مَا اَعْطٰی وَكُلُّ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيُصَدِّقُوْهُ
لِتُخْتَسِبَ وَاگر تعزیت کیا گیا مردہ ہو تو قُلْ صَدِّقُوْهُ لِيُخْتَسِبَ كَرَسِي كَرَسِي
بعد اور دوسری بار تعزیت کرنی مکروہ ہو لیکن اگر غائب شخص تین دن کے بعد آئے
تعزیت کرے تو مکروہ نہیں اور مردہ ہو تعزیت کرنی قبر کے پاس اور گھر کے دروازے
پاس اور میت کے ہمسایوں اور دور کے رشتہ داروں کو مستحب ہو کہ میت کے
گھر والوں کے لیے ہفتہ رکھنا یا کو ایمن جو انکو اُس دن اور رات میں تمکیر کرے
اور غائب الحق میں منقول ہو کہ بعضوں نے کہا کہ حلال ہو تین دن تک کہ یا تم تعزیت کریں
اور قبر کی زیارت مستحب ہو اور فضل یہ ہو کہ روز جمعہ میں زیارت کرے یا اس
ایک روز پہلے یا ایک روز بعد اور اگر ممکن ہو تو میت کے روبرو گھر ہو کہ سلام کرے
اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّ اَشْءَ
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمْ الْعَافِیَةَ پھر دعا کرے گھر سے

اور بیعتا تھا تو بیعت کے دو یا قریب حسب مرتبہ موت کے حالت حیات میں بیعت ہو
 ہو سکے قرآن پڑھ سکے کہ اللہم اَوْحِیلْ لَنَا اَوْابَ مَا قَرِیْنَا اِلَیْ وَاِنَّ اَوَّلَ الْیَوْمِ
 یعنی یا اللہ جو چیز میں نے پڑھی ہے اس کا ثواب پہنچا فلان شخص کو جو چند اشخاص کو
 بخشے تو کہے اُن سب کو اور نماز اور روزہ اور حج اور اعتکاف وغیرہ عبادت فی
 اور مالی کا ثواب جس قدر اور جب چاہے جس مردہ یا زندہ کو بخشے اُسے پہنچتا ہے
 بلکہ افضل یہ کہ بخشے میں نیت کرے جمیع مومنین اور مومنات کی کیونکہ اُن سب کو
 پہنچتا ہے اور اس کے اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور اگر مردہ یا زندہ کی طرف سے یا اپنے
 عبادت مالی مثلاً زکوٰۃ وغیرہ دے یا جانور ذبح کرے یا کھانا تقسیم کرے یا کھلا
 تو روایہ اور اُسے پہنچتا ہے اور قرأت قرآن کے لیے قبر کے پاس بیٹھنا قول
 مختار میں مکروہ نہیں اور ترجمہ حدیث کا ہے کہ میت غداں کیا جائے سبب سے
 اہل اُس کے آئین کی مذہب میں حاصل یہ کہ اگر میت اُس گناہ کا سبب ہو گا
 یعنی اگر مردہ حالت حیات میں خود مثل اہل جاہلیت کے فحش کرنے کا عادی تھا یا
 اسکی وصیت کی تھی یا اُس سے راضی تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل اُس کے مرتکب ہوں
 اور انھیں اُس سے منع نہ کیا تو عذاب محمول ہو گا حقیقت پر یعنی مردہ غداں
 کیا جائیگا اور نہ محمول ہو گا رنج اٹھانے پر یعنی مردہ کو رنج ہوتا ہے وہاں سبب کا کہ میرے
 اہل ممنوع رونے کے مرتکب ہوئے اور قبر سے ہر سبزہ و درخت سبز ہوتا ہے اور وہ
 کہ خشک سے کامل تر ہر تر و تازہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور اُس سے میت کو
 انس ہوتا ہے اور اس ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے لیکن خشک کا کٹنا مکروہ نہیں اور
 ہمارے زمانہ میں منہ و میت کی راہ سے مادت کی گئی ہے چنانچہ اہل و عیال

یہ بیعت
 بیعت میں
 بیعت میں

ترمذی و ابو حنیفہ پر رکھنے کی حدیث جریدہ پر قیاس کر کے اور قبول بعض مالکیہ کے
 الخ و وصیت آپ کے ہاتھ سے جریدہ رکھنے کی یاد دہانی ہوتی تو جریدہ بنی بصرہ
 رضی اللہ عنہ اپنی قبر میں جریدہ رکھنے کی وصیت نہ کرتے اور حدیث
 وصیت جریدہ کو ذکر کیا بخاری نے اپنی صحیح میں اس سے شامی نے نقل کیا
 اور باریعت کی چند قسم سے دو مشہور ہیں ایک بدعت ضلالت اسکی صفت باب
 اہل بیت میں ہو چکی دوم بدعت حسنہ جسکی ذات کا وجود ازمنہ ثلاثہ میں یعنی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین کے زمانہ میں پائی جائے
 لیکن اسکی اصل یا تدبیر پائی جائے مثلاً اعراب قرآن مجید یا جمع کرنا احادیث کا
 وغیرہم کہ شامل ہوں ان چیزوں کو جسکی اصل اور مادہ پایا گیا اور یہی معنی ہیں اصل کے
 پاسے جانے کے اور چند اشیا کو جمع کر کے وہ عمل کرنا جو اس بہت مجموعی کے ساتھ
 شرع سے نہ ثابت ہو لیکن اس کے اجزاء علیحدہ علیحدہ افراد ثابت کیے گئے ہوں
 بدعت حسنہ میں داخل ہیں بشرطیکہ یہ بہت مجموعی اس قبیل سے ہو جسکے حرام
 یا اگر اہل بیت پر کوئی حکم دین صادر نہ ہوا ہو اور اس کے کرنے والے نے اسے امور تجہ
 یا واجبہ سے نہ سمجھا ہو مثلاً جس شے میں ذکر خیر ہو یا پڑھنا قرآن کا یا وہ شے جو
 جہنم نہ کھلانا یا پلانا ہو اور اس میں کچھ آمیزش امور مکروہ و ممنوعہ کے نہ ہو اور
 اس بہت مجموعی کا دلیل عام سے بھی ثابت ہوتا شرع سے ثابت ہونے کو شامل ہے
 اسوئے کہ وہ عمل صالح ہو اور اسکی اجازت میں شک نہ ہو (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
 فَلْيَنْفِقْ مِنْ آسَارِ فَحْلَيْهَا) اور بہت آیات اور احادیث سے مالا مال ہو اور
 اہل بیت اور حرمت کے مسئلہ کا یہ حال ہے کہ شامی نے جسے حلال کیا وہ حلال

اور شہداء زندہ رہتے ہیں اور وہ جو قرآن مجید سے موت کی نفی سماعت یعنی نہ سمجھنا
 ثابت ہوتا ہو مراد اُس سے وہ سماعت و علم ہو جو زندوں کے ساتھ مخصوص ہو اور
 وہ جو حدیث میں موت کے لیے اثبات اُسکا ہو مراد اُس سے اثبات اُس سماعت
 اور علم کا ہو جو اُس پر موقوف نہیں اس تقدیر پر درمیان نصوص نفی اور اثبات
 کرنے والیوں کے توفیق حاصل ہوتی ہو واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال نواب صاحب کی
 حصہ دوم جلد اول قرۃ العیون سے نقل کیا اور موت سے مدد طلب کرنے کے
 باب میں شیخ عبدالحق میثاقی نے تفصیل تمام تقریر کی ہو اور جائز ہونا اسکیا
 کیا ہو جذبہ القلوب میں فرماتے ہیں کہ حافظ ابو عبد اللہ نے فی مباح انظلام میں
 فرمایا کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے روایت ہو کہ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو دفن کرنے کے بعد تین روز کے اعزابی آیا اور اپنے تئیں قبر مبارک پر
 ڈال دیا اور کہا کہ جو آپ نے خداے تعالیٰ سے سنا وہ مجھے آپ سے سنا اور جو
 آپ نے ہم پر قرأت کی یہ ہر دو کہ اَنْهَرُ اُظْلَمُوْا اَنْفُسُکُمْ الْاٰتِیَہِ اور میں نے
 اپنے نفس پر ظلم کیا ہو اور آپ کے حضور میں حاضر ہوا ہوں میرے لیے استغفار کیجیے
 قبر شریف سے نزائی قد غفر لک الہ اور حضرت امام حجۃ الاسلام غزالی رحم
 فرماتے ہیں جائز ہو مدد چاہنا پس ہر کوئی مدد چاہی گئی اُس سے زندگی میں
 مدد طلب کی جاتی ہو اُس سے بعد مرنے کے بھی چنانچہ تفصیل اسکی کتاب شفاء العیون
 اور ترجمہ مشکوٰۃ شیخ عبدالحق محدث دین پاؤ گے اور ترجمہ عبارت شرح مشکوٰۃ
 عربی شیخ محدث کی یہ ہو لیکن مدد طلب کرنی اہل قبور سے ثابت کیا ہو اُسکو
 مشائخ صوفیہ قدس سرہم اور بعض فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ علیم نے حصہ دوم رقم ۱۱۵

بیان حالات سند سوم بھرت معلوم اختلاف مردون سے ہوا چاہئے میں اور
مصنف ماملہ الاذی سے فرمایا کہ اور بہت ولے ہیں سیف مسلول کا۔ علامہ کرہ
کہتا ہوں عنہ اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن والد یہ کہ حصہ دوم جلد اول قرۃ العیون
بیان حالات سند دوم بھرتی بیچ سماعت اور عدم سماعت سے آئیں خبر تول
مولوی حیدر علی صاحب ہم کا غرض یہ ہے کہ جب ان حضرات کی زندگی ثابت ہوئی
اور زندون کا آپس میں مدد چاہنا قرآن سے ثابت ہو (و اتحاد نواست) المبرو
التقویٰ والاتحاد نوا علی الاثم والعدوان تو اس قیاس پر چکوں سے ہوا چاہنا
جائز ہوگا لیکن غیر خدا کو ان مفتون سے مومنوں نہ جانے جو اسکے لئے جان
مثلاً مد کرے پر قدرت رکھنے والا استقل جائنا بلکہ ان سے یوں عرض کرے کہ
آپ ہماری فلاں حاجت کے لیے بارگاہ محیب الدعوات جل و علا میں مایہ
یا خود حضرت قاضی الحاجات جل جلالہ کی جناب میں عرض کرے کہ ایسا
کرنے والے مشکوک کیا ہوگا کرنے والے حاجتوں کے بھرت ان بزرگ کے
میری فلاں مشکل آسان کر یا فلاں حاجت میری روا کر اور شہی کرنی حاجت سے
زیادہ برا ہو مگر صاحب ماملہ الاذی فرماتے ہیں کہ شیخ مدوح قید قصار تعلیم کی لگاتے
اور جس محفل میلاد شریف میں بطور سنت سنیدہ کے جو سلف صالحین سے ثابت ہو
اعمال خیر ہوں اور اذکار جمیل و مستحسن ہو اور بموجب اجر خیریل اور جس محفل مذکور
خیر میں اعمال غیر مشروع ہوں وہ حسن لذاتہ ہو اور قبح غیرہ۔ حصہ اول جلد اول
قرۃ العیون بیان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو خیرین اللہ
جل و علا نے اپنی تعلیم کے لیے حاضر کر لی ہیں انہیں سے سب ہی ہوا و جانور خیر کرنا

اور خدا اور روبرو نہ رکھنا وغیرہ پس غیر خدا کے لیے سب سے بڑا گناہ شریعت میں حرام
 اور شرک اور اُسی پر التزام کرنے والا کافر و بالاجماع بکفر و عبادت و طاعت کی
 نیت سے ہو اور تعظیم اور تحییت کے ارادہ سے یعنی بجاے سلام کے غیر خدا کے لیے
 حتیٰ کہ پیغمبر اور بزرگوں کے لیے بھی ہماری شریعت میں منسوخ ہو اجماع تھا سہم
 مستطوع و علیکن یہ سب اگر غیر ذوی الشفوع کرے تو جائز ہے حصہ اول جلد اول
 قرۃ العیون حال کفالت آنحضرت تحقیق سجدہ تعظیم وغیرہ عبادت کی لیکن ذبح
 پس اگر غیر خدا کی طرف فرج کے ساتھ تقرب یعنی خوشنودی اور چاہو سی کا
 قصد کرے پھر مالک یا غیر اُس کے حکم سے اسی نیت پر فرج کرے تو ذبیحہ مردار ہے
 اگرچہ وقت فرج کے خدا کا نام لے فتح العزیز وغیرہ اور رسالہ احکام العیوب میں
 حضرت مولانا قطب الدین خاں صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ مختار
 اور مختلای وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس فرج کرنے والے کی طرف ہم نسبت کفر کی
 نہیں کر سکتے کیونکہ ہم ظن باہین کر کے مسلمان کے حال پر کہ وہ تقرب چاہیگا
 غیر خدا کی طرف اس فرج کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے مگر سخت مکر و چال ہے نیز
 لیکن اگر وقت فرج کے کہہ کہ غیر خدا کی طرف فرج کے ساتھ تقرب کی نیت سے
 میں پیغمبر ہو اور یا زکیا اور جان آفرین کی تقرب کے لیے میں نے اسکی جان
 فرج کر مقرر کیا تو اب نیت سابقہ پر حکم عدم اور بطلان کا کیا جائیگا اور اس نیت
 بسم اللہ کے ساتھ فرج کرنے سے ذبیحہ حلال ہوگا چنانچہ اپنی تفسیر میں اس مسئلہ
 آخرین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث فرماتے ہیں کہ اُسے ذکر نام خدا بران
 چنانچہ وقتی تفسیر ہر قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ و خلاف آن شہرہ

واکوڑ و دیگر دہندہ کاربازین کا برگشتیم انتہی اور یہاں احکام العیدین میں حضرت مسیح
 نواب صاحب فرماتے ہیں کہ اسی سبب سے اکثر مفسرین نے آیہ
 (وَمَا أَرْسَلْ بِهِ نَذِيرًا) کے ساتھ قید عند الذبح کے لکھا ہے لیکن نذر کی صفت
 آگے پاؤ گے مگر اس موقع پر کچھ مسائل ذکر کرنا مناسب ہو و یہ کہ اگر زبان
 کے کہ میری فلان حاجت اگر خدا سے تنہا ہی ہر لائے تو فلان بزرگ کے نام
 اس قدر نقد یا بخش دینا یا انکی درگاہ میں اشیاء مذکورہ یا روشنی کے لیے تیل بھیجنا
 اپنے اوپر لازم کرتا ہوں تو یہ نذر صحیح نہیں غیر عبادت کی جگہ بھیجنے کے سبب اور
 اگر یہ کہ فلان درگاہ کے خدام فقرا کو دو رو یا کھلاؤں تو نذر صحیح اور اسکا
 وفا لازم ہوگا لیکن اس درگاہ کے خدام فقرا کو وفا سے نذر میں خاص کرنا لازم نہیں
 جس فقیر کو دیگانہ راداجوگی اور اگر یوں کہے کہ مساجد میں فرش کے لیے
 بوری یا روشنی کے لیے تیل بھیجوں تو نذر صحیح اور اسکا وفا لازم ہوگا اور غیر
 خدمت کے لیے نذر کرنے اور روزہ رکھنا یا اور عبادت کرنی حرام ہی اور نذر
 اور سبب صدقہ واجبہ صاحب نصاب نہ کھائے لیکن صدقہ نافلہ ہر شخص کما
 اگر چہ غنی ہو مائۃ المسائل کے پچاسویں سوال کے جواب میں بحوالہ الحق سے
 نقل کیا اور مطالبہ الحق میں نیاز کے معنی تحفہ و رویشان اور ثواب سالی ہو
 پس اگر خدا سے تعالیٰ کی تقرب کے لیے عبادت بدنی مثلاً نماز یا روزہ و نفل
 اس سے بڑھ سکے یا اس سے رکھ کے یا عبادت مالی کر کے یعنی اللہ دے کے یا کھلاؤں
 یا ذبح کر کے کہے کہ یا اللہ تعالیٰ اسکا ثواب فلان کو یا ان سب کو پہنچا دے
 تو پہنچتا ہو اور اگر پیشتر کہے کہ یہ کام اللہ کرونگا یا اللہ تعالیٰ اسکا ثواب فلان کو

پہنچاؤ بجھو تو عمل کے بعد پہنچتا ہو اور اگر کسی کی طرف سے نہایت شہدے
 یا کھلائے یا قہر کرے تو بھی اُسے پہنچتا ہو اور روای موابب الرحمن اور جہد و فدا
 باب شہید کے احکام میں شہید ہونے میں عاقل اور بالغ اور مسلم
 پاک ہونا شرط ہے یعنی دیوانہ اور لڑکا اور کافر اور مجنب اور حائض نہ ہو اور اگر
 خون ظاہر ہونے کے وقت سے تین دن کامل نہ گزرے ہوں تو وہ بھی جائز
 تیس اگر خون جاری رہنے کے بعد تین دن کامل گزرنے کے قبل عورت ماری
 تو شہید ہوگی اور نفسا نہ ہو اور اُس حالت میں ہو کہ خون یا نفاس اپنی مدت
 معتاد یا اکثر مدت پر منقطع ہو ہو لیکن غسل نہ کیا ہو اور وہ مسلمان مکلف پاک
 شہید ہوتا ہو جو ظلم سے ناحق قتل کیا جائے زخم کرنے والی چیز سے یعنی ایسی چیز
 جسکے سبب سے مال دینا واجب ہو بلکہ واجب ہو قصاص اور مراد اُس سے
 وہ چیز جو متفرق کر دے اجزاء کو مثلاً تلوار اور چھری اور تیر وغیرہ اور دخل ہو
 اُس میں آگ نہ لائی اور غلہ اور اُس کے مانند کہ ان دونوں سے مارنے کی صورت
 قصاص لازم نہیں آتا اور نہ خنی ہونے کے بعد ارتکاب بخیر نہ ہوگی سے متفرق
 نہ کیا گیا ہو یا قتل کیا ہو اُس کو باغی یا کافر حربی یا راہزن نے اگرچہ قتل سبب ہو
 یا بدولت اور از زخم کرنے والے کے اور قتل سبب مثلاً کسی کافر سوار کے نیچے
 دب کے مسلمان مر گیا یا آسنے مسلمان سوار کے گھوڑے کو بھڑکایا یا ہانپا
 کہ وہ گرے مر گیا یا مسلمان کے رہنے کی جگہ میں آگ لگا دی اُس سے وہ مر گیا
 اور شہید ہو گا وہ شخص جو اُن لوگوں کے میدان جنگ میں پایا جائے مردہ اثر
 زخم کے ساتھ خواہ زخم ظاہر میں ہو یا نہیں اور ماری جائے شہید پر سے وہ چیز

جو کفن کی لیاقت نہیں رکھتی جیسے پوتین اور ٹوپی اور موزر اور زردہ اور تیریا اور
 روئی دار کپڑے وگر پوتین اور روئی دار کپڑے کے سوا اور کپڑے نہ ہوں تو نہ اٹھا جائے
 اور اس کے سب کپڑے اور تار لینے اور بنا کفن دینا مکروہ ہو اور اگر اس کے بدن پر کپڑے
 کفن مسنون سے کم ہوں تو زیادہ کیا جائے اور اگر زیادہ ہوں تو کم کیا جائے
 اور نماز پڑھی جائے شہید پر بدو غسل کے اور دفن کیا جائے مع اپنے خون
 اور کپڑوں کے اور غسل دیا جائے وہ شخص کہ پایا جائے مقتول شہر یا گاؤں میں
 کس جگہ میں کہ خون بہا واجب ہو اور اس کا قاتل معلوم نہ ہو یا معلوم ہو گیا قصاص
 واجب نہ ہو پس اگر قصاص واجب ہو گا تو وہ مقتول شہید ہو گا مثلاً وہ شخص
 جس کو چوروں نے رات کو شہر کے اندر مار ڈالا ہو کہ زمین نہ تو حملہ والوں پر
 قسم ہو نہ خون بہا بسبب معلوم ہوئے اس امر کے کہ اس کے قاتل چورین یا تار
 یہ کہ قاتل معین معلوم نہیں اور غسل دیا جائے وہ شخص جو حد یا قصاص میں
 قتل کیا جائے اور اسی طرح جو شخص تعزیر میں مقتول ہو یا پھانسی مارا گیا ہو نہ
 یا زخمی ہو کے مرتد ہوئے اور از شتاف شرعی یہ ہو کہ کما وے یا پیوے یا سووے
 یا دو اگرے یا نیمہ اسپرتان دیا گیا یا ایک نماز کا وقت اسپر گذر گیا اس حال میں
 کہ وہ ہوش رکھتا تھا اور نماز کے ادا کرنے پر قادر تھا یا میدان جنگ سے
 حالت ہوش میں اٹھایا گیا خواہ زندہ ہو یا ہوا یا ہاتھوں پر مر گیا ہو اور اسی طرح
 اگر آپ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا گیا وگر بیہوشی میں اٹھایا جائے گا
 تو گو دن رات گذر جائے غسل نہ دیا جائے گا اور زخمی ہونے کی جگہ سے اٹھائے
 حکم ایسا ہو جیسا میدان جنگ سے اٹھائے گا اور اگر کھڑوں کے نیچے پس جائے

خوف سے اٹھایا جائیگا تو شہید ہی رہیگا غسل نہ دیا جائیگا یا وصیت کی دنیا کے امور کی کہ اس سے غسل دیا جائیگا اور اگر اس وقت آخرت کی وصیت کریگا تو فرشتہ آگیا یہی صحیح تر ہے یا بچا یا مول لیا یا بہت سادہ کلام کیا جو وصیت نہ ہو کہ اس سے مرثیہ یعنی زندگی سے منتفع ہوگا اور یہ سبب باتین جسے شہادت ناقص ہوتی ہو اس صورت میں ہو کہ لڑائی ہو چکی ہو وگرنہ لڑائی کی حالت میں یہ امور ہوں تو ان مذکور چیزوں میں کسی سے مرثیہ نہ ہوگا ہر صورت میں شہید کامل ہوگا اور یہ سبب طرین شہید کامل کے باب میں ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں میں شہید ہو ورنہ مرثیہ شہید آخرت تو ہوتا ہی ہو اور اسی طرح شہید آخرت کی جنابت والا اور مخنون اور لڑکا اور وہ مقتول جو ظلم سے مارا جائے اور اسکے مارے جانے سے مال واجب ہو اور شہید آخرت ہو وہ شخص جسے دشمن کے مارنے کا کسی حربہ سے قصد کیا ہو پھر اتفاقاً اسی پر پڑ گیا اور مر گیا اور پانی میں ڈوبا ہو اور جل کر اور سفر میں ہو مکان کے نیچے دیکے بجلاؤ اسکے کہ جان بہت مصیبت پڑے تو وہ شہید نہیں ہوتا مثلاً کسی طرح ہو اپنے تین اپنے اختیار سے اپنے فعل کے ساتھ مارنا اور اپنے نفس کا قاتل اہل ہار سے ہو اگر اسے حلال جان کے کرے یا اللہ تعالیٰ اسے بخشے۔ حصہ سوم جلد اول دور خمی فرمانا حضرت کا اسکو حصہ جہاد میں بہت جوانمردی کی اور پیٹ کی بیماری سے یعنی دستوں اور ستھقلے سے اور وہ اسے مرنے والا اور نفاس والی عورت خواہ جننے کے وقت مرے یا مدت نفاس میں اور جو شخص شب جمعہ میں اور عارضہ ذات البتہ میں مرے اور جو شخص اس حال میں مرے کہ علم کا طالب ہو یعنی علم میں مشغول ہو خواہ تالیف کرتا ہو یا پڑھتا یا پڑھاتا یا سنتا ہو

باب کعبہ میں نماز پڑھنے کی کیفیت صحیح ہو نماز فرض و نفل پڑھنی
 کعبہ اللہ کے اندر اور کراست کے ساتھ اسکی چست پر تھا اور جماعت سے اگرچہ
 کعبہ کی طرف منہ کرنے میں جماعت والوں کے منہ امام سے جدا طرف کو ہوں
 مگر جبکہ مقتدی اپنی پشت امام کے چہرہ کی طرف کر گیا تو اقتدا درست نہ ہوگا ایسے
 کہ مقتدی امام کے آگے بڑھ گیا اور اپنے چہرہ کو امام کے چہرے کے مقابل کرنا بدو
 حائل ہونے کسی خیر کے معروف ہو اور امام کے پاموں کی طرف منہ کرنا مکروہ نہیں اور
 درست ہو نماز اگر یاہر کعبہ اللہ کے گرد حلقہ کر کے ایک امام کی لوگ اقتدا کریں
 گو بعض مقتدی کعبہ سے زیادہ قریب ہوں بہ نسبت اپنے امام کے لیکن امام کی طرف
 والے مقتدیوں میں سے جو یہ نسبت اپنے امام کے کعبہ سے زیادہ قریب ہوگا
 اسکی نماز صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی مقتدی اس گوشہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو جو امام کی
 جانب میں ہو اور کعبہ سے بہ نسبت اپنے امام کے زیادہ قریب ہو تو قضا علی روسے
 فاسد ہونا نماز مقتدی کی شایان و بسبب غالب ہونے امام کی سمت کے اور
 اسی طرح درست ہو اگر مقتدی کعبہ کے یاہر سے اقتدا کریں اس امام کی جو کعبہ کے
 اندر ہو اور یاہر کا دروازہ کھلا ہو ایسے کہ امام کا کعبہ کے اندر ہونا ایسا ہو جیسا
 محراب میں کھڑا ہونا اور یہ اقتدا گو درست ہو مگر کراست کے ساتھ ایسے کہ امام کا
 قدم اونچا تھا کھڑا ہونا مکروہ ہو پس اگر چند مقتدی امام کے ساتھ ہوں تو
 مضائقہ نہیں اور دروازہ کھلا رہے ایسے کہ امام کے رکوع اور سجدہ کا حال
 مقتدی دیکھ سکے معلوم کر لیں پس اگر دروازہ بند ہو اور کوئی مکتبہ امام کی منجھیر
 وغیرہ کی آواز ہو اونچا تا جاسے تو اقتدا جائز ہونا چاہیے کتاب الزکوٰۃ زکوٰۃ

بشرع میں مالک کرنا ہو فقیر کو اس قدر حصہ مال کا جسکو شارع نے موعین کیا ہو
 بجا آوری اور خدا سے تعالیٰ کی نیت و ارادہ کو فرض ہونے کی شرط عاقل اور
 بالغ اور مسلمان اور آزاد ہونا اور زکوٰۃ کی فرضیت کو جاننا ہو اگرچہ فرض ہونے کا
 علم حکم کے رو سے ہو جیسے مالدار کا دارالاسلام میں ہونا کہ یہاں پہلی غدر نہیں
 ہو سکتی ہاں اگر کوئی کافر مالدار دارالغریب میں مسلمان ہوا اور چند سال ہاں رہا
 تو اسکو جیسے کہ زکوٰۃ کا حال معلوم نہوا سپر زکوٰۃ واجب نہو گی اور سبب
 اولے زکوٰۃ کے فرض ہونے کا مالک ہونا اس نصاب کا جو حبسہ چاند کے
 بارہ مہینے گزر گئے ہوں اسطرح کہ مال مالک کے ہاں مین رہے اور وہ نصیب
 فارغ ہو اس فرض سے جسکا مطلب کرنے والا کوئی بندہ دن کی طرف سے ہو خواہ
 قرض بندہ کو زندہ تعالیٰ کا ہو جیسے زکوٰۃ یا قرض بندہ کا ہو گو بطور کفالت کے ہو یا
 قرض میعاد ہی ہو اگرچہ ہر اسکی زوجہ کا ہو لیکن ہر موجد بل بالغ زکوٰۃ نہیں کہ عاۃ
 اسکو کوئی مانگتا نہیں یہی صحیح ہے یا قرض بندہ کا بطور نفقہ کے ہو کہ قاضی کے حکم سے
 یا آپس کی رہنمائی سے اسپر لازم ہو ہو تجاویز قرض بندہ کو کفارہ اور حج کے
 کہ ان مضمون کا مطلب کرنے والا کوئی بندہ نہیں اور نصاب مذکور فارغ ہو اس
 شخص کی حاجت اصلی سے اور نصاب مذکور بڑھنے والی ہو خواہ بڑھنا اس میں
 فی الحال پایا جاتا ہو یا مالک اس کے بڑھانے پر قادر ہو گو اپنے نائب کے وسیلے سے
 بڑھا سکتا ہو اور جانوروں کی زکوٰۃ کے احادیث جیسے برس کا گدازنا شرط ہوتی ہے
 جنگل میں چرنا بھی شرط ہو اور صحت اور اسے زکوٰۃ کی شرط و نیت ہو جو اول کے ساتھ
 متصل ہو اگرچہ متصل ہونا حکماً ہو مثلاً زکوٰۃ فقیر کو بلا نیت دیدی پھر نیت کی

ان سوقت کہ مال فقیر کے پاس سلاست ہو اور سال گزرنے کے بعد فوراً زکوٰۃ فرض ہوگی
فصل اگر جانور جو مینے سے زیادہ محرمین چرین اور مقصود اُسے دودھ یا نسل یا
فرہی ہو تو انکی زکوٰۃ سے ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری جب کہ ہیں ہون تب بچہ نثر
دے یعنی جس اونٹنی کے سن کا دوسرا سال شروع ہو اور جب چھتیس ہوں تب
نبت لبون سے یعنی جسکی عمر کا تیسرا برس شروع ہو اور جب چھیالیس ہوں تب ہفتہ
یعنی جسکی ہڈی پختہ ہوں شروع ہو اور جب اکسٹھ ہوں تب جذبہ جسے یعنی جسکی بڑکا
پانچواں برس شروع ہوتی ظاہر الروایۃ اور صحیح ہو اور جب چھتر ہوں تب دہنت لبون
جسے اور جب اگانو سے ہوں تب دوحہ جسے ایک سو طیس تک اور اگر زیادہ ہوں
تو اسی حساب سے دیتا جائے اور اونٹ کی زکوٰۃ میں شترادہ کی قیمت کا حساب
کر کے نہ بھی دینا درست ہو فصل ہر بیس گائے یا بیس میں بیس یا بیس جسے آئینہ
جس بیس یا گائے یا زکادوسرا برس شروع ہو اور ہر چالیس عدد میں سن یا شتر
جسے یعنی تیسرا برس شروع ہو فصل تھیر یا بکریاں جب چالیس ہوں تب ایک سو
بیس تک اکسالہ ایک بکری جسے اور جب زیادہ ہوں تب دو بکری جسے دو بکری
کو جب اس سے بھی زیادہ ہوں تب چار بکری جسے پھر ہر سو میں ایک بکری یا زکادوسرا
دیتا جائے اور اُسی یا زیادہ قیمت کا کم سن جانور بھی زکوٰۃ دینا مفصل نہ نہیں اور
اگر عاقل جانور کے مالک سے بزرے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ زکوٰۃ دینے والے کو
بدون اختیار ادا ہوئی مگر قید کے ساتھ اُسپر جبر ہو نہ چھتا ہو تا مالک آپ سے ادا کرے
اور حاف ہر زکوٰۃ اُس عدد میں جو درمیان ولون نصابوں کے ہو تمام قسم کے
اسوال میں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد نصاب ضائع اور ہلاک ہو جانے سے

زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے صحیح تر مذہب پر اور اگر بعض ہلاک ہو تو اسکی زکوۃ ساقط
 اور بعض باقی کی ادا کرے لیکن اگر صاحب مال کے فضل و اختیار سے نصاب ہلاک ہو
 مثلاً قید کر لیا یا بی گھاس سے حتیٰ کہ رہ جائے تو اس سے زکوۃ ساقط نہیں ہوتی
 اور اگر چون کے ساتھ ایک بھی بڑا ہو تو زکوۃ نہ دے اور اگر سال کے درمیان میں
 کچھ اور اسی جنس کا ہاتھ لگے تو یہ پچھلا اصل مال کا تابع ہو گا تیس پہلے مال پر سال پورا
 ہونے کے بعد اس کے ساتھ پچھلے مال کی بھی زکوۃ دیا جائے گی اور زکوۃ اور عشر اور
 خراج اور فطرہ اور نذرین اور اس کفارہ میں جو سولے ادا کرنے کے ہو جائز ہو
 قیمت مذہبی اگرچہ شہ واجب بھی اس کے پاس موجود ہو مثلاً تین بکریاں قرعہ قیمت میں
 چار بکریوں اور وسط کے برابر ہوں ان چار کے عوض میں دیدیو سے تو جائز ہو اور
 اگر غیر جنس کے ساتھ قیمت کر کے دے تو بھی جائز ہو اور قیمت وہ معتبر ہے جو
 روزہ واجب زکوۃ کے ہو اور سوائم میں بالا اتفاق روزہ کی قیمت معتبر ہو بالاتفاق
 اور یہی صحیح تر ہے اور مال کی قیمت وہاں کی چاہیے جس شہر میں وہ مال ہو مگر جو شہر میں ہو
 تو جو شہر وہاں سے قریب ہو اور ایک نصاب کے مالک کو اسی سال میں حاصل
 ہونے والے مال کی چند نصاب کی طرف سے بھی زکوۃ ادا کرنی جائز ہے اگرچہ
 ایک سال کا مالک نہ ہو اور اگر سال کے بعد مالک ہو ہو تو کفایت نہ کرے گی بلکہ
 اب سال گزرنے کے بعد اس مال پر زکوۃ واجب ہوگی فصل سونے کی
 نصاب میں مثقال اور چاندی کی دو سو درہم ہے جس کا حساب سے سارے سا
 تو سو تا اور ساڑھے باون تولہ چاندی ہوئی تو زکوۃ کی نصاب میں معتبر وزن
 سونے چاندی کا ہی باعتبار لول کے اور واجب ہونے کے اور ان دونوں کی قیمت کا

اعتبار نہیں مثلاً اگر برتن چاندی کا سودرم کے وزن کا ہو اور خوبی ساخت کے اعتبار سے اسکی قیمت دو سودرم کی ہو تو اسپر زکوۃ فرض نہیں جب تک وزن پورا دو سودرم کا نہ ہو اور سونے چاندی میں چالیسواں حصہ کو ان میں آدھا انتقال یعنی دو ماشہ اور دو رتی سونا اور ان میں پانچ درہم یعنی ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی چاندی زکوۃ دیا کرے اور اگر اسپر بڑے تو ہر پورے پانچویں حصہ نصاب میں یعنی ہر چھ چالیس درم چاندی پر ایک درم چاندی اور ہر چار مثقال سونے پر دو ڈیڑھ مثقال زکوۃ دیا کرے اور اگر اسپر بڑے تو اسکی زکوۃ سنہین جب تک نصاب کا پانچواں حصہ پورا ہو اور اگر سونا یا چاندی کسی ملونی کے ساتھ مخلوط ہو اور اسپر سونا غالب ہو تو سب پر سونے کا حکم ہو وگرنہ چاندی غالب ہو تو سب پر چاندی کا حکم اور جس مال میں ملونی اور چاندی یا ملونی اور سونا برابر ہو ان میں زکوۃ لازم ہو احتیاطاً اور اگر سونا چاندی مخلوط ہو پس اگر قیمت میں سونا غالب اور نصاب کو پہنچے اور چاندی مغلوب ہو تو کل کی زکوۃ سونے کی دی جائیگی اگر قیمت میں چاندی غالب اور نصاب کو پہنچے اور سونا مغلوب ہو تو کل کی زکوۃ چاندی کی دی جائیگی اور پورا ہونا نصاب کا سال کے اول و آخر میں شرط کیا گیا ہے پس نقصان نصاب کا اشارہ سال میں زکوۃ واجب ہونے کا مانع نہیں اور اگر کل نصاب ہلاک ہو گئی تو برس کا حساب باطل ہو گیا اور دین عارض ہو جانا مثل ہلاک کے ہو بیان تک کہ اگر دوسرا مال اسی سال میں اسکا پورا ہوا تو اسکی پوری نیا سال شروع ہوا اور زکوۃ کے ادا میں سبب تجارت کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملائی جائے اور ملا یا جاوے سونا چاندی کے ساتھ یا چاندی سونے کے ساتھ

باعتبار قیمت کے اور دفع زکوۃ کے لیے جیلہ کرنا مکروہ ہے باب اگر مسلم یا ذمی نے
 غیر کی زمین میں سونے یا چاندی یا لوہے یا تانبے کی کان پائی تو خمس لے کے
 باقی زمین سے مالک کو دلوایا جائے و اگر زمین مملوک نہ ہو مثلاً جنگل یا پہاڑ وغیرہ
 وہ مواضع جس سے شہر شخص کو نفع لینا مباح ہو تو باقی پانے والے کا ہو اور اگر اپنے
 گھر میں پائے تو خمس بھی نہ لیا جائے و اگر اپنی زمین میں پائے تو صرف خمس لیا جائے
 اور اگر خزانہ پایا تو خمس لیا جائے ہر حال میں یعنی اپنی یا دوسرے کی زمین میں پائے
 لیکن اگر دیار کے اندر سے نکالا تو خمس نہ لیا جائے اور اگر خزانہ پایا اور زمین علات
 اسلام کی ہو مثلاً سکے اسلام کا تو مالک کو تلاش کر دے کہ حوالہ کرے اگر زمین
 مملوک میں پائے و اگر علامت کفر کی ہو تو خمس لیا جائے اور باقی پانے والے کا ہو
 اگر زمین غیر مملوک میں پائے مگر کافر حرابی کو نہ دیا جائے اگر چہ امان دیا گیا ہو
 لیکن اگر امام نے اسکو حینے کی شرط کی ہو تو دیا جائے باب زکوۃ کا مال
 فقیر کو دے اور فقیر وہ ہے جس پاس نصاب سے کم مال ہو یا استقدر ہو مگر بسبب
 اسکی حاجت میں مشغول ہونے کے نامی نہ ہو مثلاً مکان رہنے کا اور کپڑے پہننے کے
 اور سسکین کو دے یعنی جس پاس کچھ نہ ہو نہ سبب صحیح ہو اور عامل کو یعنی اُسے جسے
 جو زکوۃ تحصیل کرے اور مکاتیب کی گلو خلاصی کے لیے جسے گو مولیٰ اسکا غنی ہو
 لیکن ہاشمی کے مکاتیب کو نہ دے اور غلام کو دے بلکہ فقیر سے بہتر غلام یعنی
 وہ مدیون ہے جو دین سے ضائل نصاب کا مالک نہ ہو یا مال اسکا ان لوگوں کے
 ذمہ میں ہو جسے اسکا وصول ممکن نہ ہو اور فی سبیل اللہ یعنی اُسے جسے جو اچیرین
 اور اللہ کی طاعت میں سعی کرے اور محتاج ہو اور ابن سبیل یعنی اس مسافر کو دے

جو اپنے وطن میں مال رکھتا ہو پاس موجود نہ ہو اور اسی میں لاحق ہر وہ مال درج
 اپنے مال سے جدا ہو گیا ہو گو سفر میں نہ ہو اور اپنے اقارب محتاج کے ہوتے ہو
 دوسرے کو زکوٰۃ اور فطر اور نذر دینا بہتر نہیں اور اپنے اسوال اخنی باپ دادا
 دادی مان نانانی اور فروع یعنی بیٹا پوتا پوتی بیٹی نواسہ نواسی کو نہ دے اور
 اپنے غلام اور باندی غنی کو نہ دے اور جائز نہیں زکوٰۃ دینا غنی کو کہ مالک اس
 نصاب کا ہو جو حاجت اصلی سے زیادہ ہو اگرچہ کسی مال کی ہو اور جب کسی شخص کے
 پاس پانچ اونٹ ہوں کہ انکی قیمت دو سو درم سے کم ہو تو اسکو زکوٰۃ دینا حلال ہے
 اور اس پر زکوٰۃ واجب بھی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ معتبر نصاب نقت کی ہو کسی مال سے
 وہ مال اپنی جنس کے اعتبار سے نصاب کو پہنچے یا نہ پہنچے اور جائز نہیں کہ کوئی
 غنی کے مملوک کو اگرچہ مملوک پانچ اپنے ولی کے سیال میں نہ ہو یا مولیٰ کا غائب
 بنا برزید صبیح کے اور اگرچہ مملوک سہ بڑے ہو اور ماہر وہ مملوک ہو جو بعد مرے اپنے
 صاحب کے آزاد ہو اس سے معاموم ہوا کہ فقہ کے مملوک کو دینا جائز ہے اور بدتر
 حکم میں ام ولد ہو اور ام ولد وہ کینزک ہو جو اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنمی ہو
 اپنے جن حیات میں اور اس کے مالک کو وہ انہیں کہ نہ سے بچے اور بعد مرے اپنے
 مالک کے آزاد ہو کسی کو میراث میں نہ پہنچے گی اور غنی کے مملوک کو زکوٰۃ جائز نہیں
 سوائے کتاب اور ماذون لہ کے جسیر اتنا دین ہو کہ اسکی ذات اور سبب کو
 محیط ہو سوا نکلونہ کو وہ دینی جائز ہے اور ماذون لہ وہ غلام ہے جسکو آقا نے اجازت
 تجارت کی دی ہو اور زکوٰۃ دینی جائز نہیں غنی کے ارے کے نابالغ کو جو بالغ بالغ کے
 یعنی بالغ کو اگر چہ پانچ ہو نفقہ مقرر ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینی بالاجزاء جائز ہے

اور بعد تقرر کے امام محمد کے نزدیک خلافت امام ابو یوسف مفت کے اور اسی قیاس کے
 باقی اقارب میں اور غنی کی لڑکی یا بہن شوہر والی کا شوہر اگر تو انگریز ہو کہ عورت کے
 طلب کرنے سے انکار نہ کرے تو اسکو زکوٰۃ دینی جائز نہیں و اگر ایسا نہ ہو تو صحیح
 جائز ہونا ہو اور غنی کے باپ فقیر اور اسکی زوجہ فقیر اور مالدار عورت کے لئے کہ
 اگر چہ اسکا باپ نہ زکوٰۃ دینا جائز ہو اور اپنی زوجہ کو بالاتفاق نہ دے اور اگر زوجہ
 طلاق دی گئی ہو تو جب تک استعین ہو نہ دے اور زوج کو دینا روا نہیں اور ظاہر
 مذہب یہ ہے کہ اولاد ابوالہب کے سوائے بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا ممنوع ہو مطلقاً کسی
 خواہ بنی ہاشم بنی ہاشم کو فے یا کوئی غیر فے اور ابو عاصم نے امام سے روایت کی ہے
 کہ زکوٰۃ کا عوض یعنی پانچویں حصہ کا پانچواں جو بنی ہاشم کا حق تھا وہ انگوٹھیں
 پہننا تھا جب عوض انکو نہ پہنچا تو اصل کی طرف رجوع کیا اور نہیں جائز زکوٰۃ دینا
 بنی ہاشم کے غلام آزاد کیسے ہوئے کہ تو غلام کو بطریق اولیٰ جائز نہیں اور
 بنی ہاشم کو وقف بھی ممنوع ہو مثل صدقہ نفلہ کے اور کافر دمی کو صدقہ واجبہ
 جائز نہیں اور اسی قول امام ابو یوسف پر فتویٰ ہو اور حربی کو صدقہ واجبہ دینا
 جائز نہیں بالاتفاق لیکن کافر کو صدقہ نافلہ دینے یا اسکا ہایہ قبول کرنے میں کچھ
 مضائقہ نہیں اور صاحب نصاب غیر نامی کو صدقہ واجبہ دینا روا نہیں اور میت کا
 کفن خریدنے اور مرنے کا قرض لیا اگر نہ میں اور سب کی بنائیں زکوٰۃ صرف نہ کرے
 اور اگر صرف جان کے زکوٰۃ دیتے کے بعد ظاہر ہو کہ لینے والا اسکا غلام یا کافر ہو
 تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی دوبارہ دے و اگر ظاہر ہو کہ لینے والا غنی ہو یا اسکا مال بائیتا
 یا اسکی زوجہ یا ہاشمی ہو یا اداسی دوبارہ دے اور فقیر نصاب کے ایک فقیر کو دینا

مکروہ ہو لیکن اگر وہ فقیر استدرمدیوں ہو کہ بعد ازلے دین کے اسکا پاس فقیر نہ رہے
باقی نہ ہے یا ایسا عیال دار ہو کہ اگر اس کے عیال پر تمام نہ کوہ تشہیم کی جائے تو
ہر ایک کے حصہ میں بقدر نصیب کے نہ آوے تو مکروہ نہیں اور عیال مال و دولت
وہاں صرف نہ کرنا دوسری جگہ جتنا مکروہ ہو لیکن اگر دوسرے شہر میں عیال ہو
قرابت دار ہوں یا زیادہ محتاج ہوں لیکن تریا مستفی تر ہوں یا نفع زیادہ ہو
مسلمین کے لیے یا واطرب سے دارالاسلام کی طرف بھیجا یا رالسبیل ہوں کی
طرف بھیجا تو مکروہ نہیں اور جائز نہیں صرف کرنا اسکا اُس بدعت کرنے والے پر
جسکی بدعت صرف کفر تک پہنچ جائے جیسے کہ اسید کہ فرقہ تشہیم کا قائل ہو
اللہ تعالیٰ کی ذات میں اور یہی حکم ہو اُس فرقہ کا جو صفات میں تشہیم کا قائل ہو
مذہب مختارین اور حلال نہیں کہ سوال کرے کچھ قوت کے لیے وختن کہ اسکا پاس
اُس روز کا قوت موجود ہو بفضل یا بالقوہ موجود ہو نہ کمال میں سے کہ کمالی پر بلکہ
اور سوال اسلئے کیا کہ سوال لینا حرام نہیں اور قوت نہیں کہ اگر واجب تھا
چیز جیسے کپڑے وغیرہ کا سوال گریزا جائز ہو اور گنہگار ہوگا دینے والا اگر اسکا حال مانتا
کیونکہ حرام چیز پر امانت کرتا ہو اگر سوال کیا کپڑے کا یا قوت وغیرہ روئے چیز کا
اس جہت سے کہ بہادین یا طلب علم میں مشغول ہونے سے کمالی یا غیر کمالی ہو سکتا
تو جائز ہو اگر محتاج ہو یعنی گو قوی او کسب پر قادر ہو اور مستحب ہو کہ ایک فقیر کو تشہیم
کہ وہ اس روز اپنے نفس و عیال کے لیے جن چیزوں کی اُسکو حاجتیں ضروری ہو
انکے لیے سوال کا محتاج نہ رہے اور مستحسن یہ کہ فقیر کا حال معلوم کیا جائے یا طلب
عیال اور حاجات ضروریہ کے مثلاً دین اور تیل اور کپڑا اور گریہ وغیرہ اور دوسرے

نکرتہ ہو وہاں سے فقیر بن جہاں مال موجود ہو اور وصیت میں معتبر ہو مکان میں
 کہہ سکتا ہو ایک اور صدقہ فطر میں مکان اور اگر نہ ہو اسے کا اپنی نہ مکان یا بیعت
 طرہ سے اور اگر تا ہی صحیح تر اور ظاہر الروایۃ اور یوں مذہب ہوا اور صدقہ و مستحب
 ہو فاضل ہو انبی اور عیال کی قدر کفایت سے اگر اگر اس طرح صدقہ و مستحب کہ
 حق دار دن کے حق میں کوتاہی ہو تو گندگار ہو گا اور جو شخص روزی صبر کر سکے
 اسکا اپنا اقدار کفایت سے کم کرنا کر وہ پورا جو شخص صدقہ فاضل دے تو
 فضل ہو کہ حج مومنین و مومنات کی نیت کرے ان سے بکرا و بکریاں
 اور اس کے اجرت میں سے کچھ کم نہ کرے یا اس صدقہ فطر کے احکام میں
 روز فطر کی صحیح صادق طلوع ہونے کے ساتھ ہر شخص پر صدقہ فطر ادا کرنا
 واجب ہو تا ہر طریقہ کہ وہ مسلمان اور آزاد ہو اور حاجت صلی سے زیادہ بھاری کا
 یا کم سے آتی ہو نہ نصاب بڑھتا ہو یا نہ بچس اسکو اپنے نفس کی طرف سے اس
 انرا بلا اختیار کی طرف سے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو اور ارادہ کبیر
 ریوانہ کی طرف سے ہو اور غیر مشترک ہو جو و فلام اور باندہی اخذ تہی طریقہ سے
 اگر وہ نہ ہو گویا ہوا کہ خاص صاع امام غلام کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک
 ایک صاع دینا واجب ہے پس واسطہ اعتدال اور رفع اختلاف کے لئے یہ صاع دینا
 مستحب ہو اور اگر خرمایک صاع دینا واجب ہو یا نصف صاع گویا کا اثنا
 یا تیرہ صاع کا اثنا دیوسے کہ برابر جو نصف صاع گویا یا ایک صاع جو کہ
 اور اس طرح نہ دیوسے کہ نصف صاع سے کم گویا کا اثنا جو قیمت میں برابر ہو
 نصف صاع گویا نہ دیوسے کہ ایک صاع سے کم گویا کا اثنا جو قیمت میں برابر ہو

ایک صاع جو کے آورئے اس طرح کہ نصف صاع گہیوں کا آتا کہ قیمت میں نصف صاع گہیوں کے برابر نہ دیا گیا صاع جو کا آتا کہ قیمت میں ایک صاع جو کے برابر نہ ہو تو صاحبین نے کشمش کو مثلی کجور کے حکم میں کہا یعنی ایک صاع دینی چاہیے اور اسی کی تصحیح ہوئی اور تصحیح دی گئی اور اسی پر فتویٰ دیا گیا ایک صاع کجور یا جو اگرچہ ناقص ہو اور اگر اد کیا ہو دار یا عیوب دار تو اس کا نقصان بھی بحر ہے اور اگر ردی کی قیمت دی تو جو زیادتی باقی رہ گئی وہ بھی ادا کرے اور اگر گہیوں جو میں مخلوط ہوں پس اگر جو غالب ہوں تو ایک صاع اور اگر گہیوں غالب ہوں تو نصف صاع ہے اور جو غلہ وغیرہ کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تصریح وارد نہیں ہوئی اُس میں معتبر قیمت ہے جیسے جید اور ردی اور حسین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تصریح وارد ہوئی اُس میں بعض کو بعض کی جگہ قیمت کے اعتبار سے دینا جائز نہیں بلکہ ہر کہ جس چیز کے بدلے میں دیا ہو وہ اس کی جنس سے ہو یا خلافت جنس ہو مثلاً گہیوں کے بدلے قیمت کے اعتبار سے یہی اس طرح کہ نصف صاع اچھے گہیوں کے بدلے ایک صاع متوسط گہیوں ہے تو جائز نہیں یا دوسرا غلہ گہیوں کے بدلے قیمت کے اعتبار سے ہے وہ بھی جائز نہیں جیسے نصف صاع کجور جو قیمت میں نصف صاع گہیوں کے برابر ہو یا بے نصف صاع گہیوں کے لو اگر بے بلکہ بجائے نصف صاع کجور کے شمار کیا جائیگا اور اس کے ذمہ باقی کا پورا کرنا لازم ہوگا کیونکہ قیمت معتبر نہیں اُس میں حسین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تصریح وارد ہوئی اور صدقہ فطر کی قیمت دینی افضل و لازمی کے دونوں میں لیکن گرانی میں غلہ وغیرہ جو چیز صدقہ فطر کے لیے معین ہو دینا افضل ہے

اور ایک شخص کا صدقہ فدا کر کے شخص کو دینا مستحب ہے اور چنانچہ زنون کو دینا
 مکروہ تشریحی ہے اور چند شخص کا صدقہ فدا کر کے دینا جائز ہے جدا جدا کے خلاف
 لیکن چنانچہ سیون کا یا ہم ملا کے ایک کو دینا جائز نہیں اور اگر کسی عورت سے
 اپنے شوہر کا صدقہ فدا کر کے دینا مستحب نہیں ملا کے دیا تو شوہر کی طرف سے بھی جائز اگر اسے
 اجازت دے دی ہو ورنہ عورت کی طرف سے جائز اور اس کی طرف سے جائز نہیں عورت
 زمان لازم آویگا اور اگر شوہر سے عورت کا غلہ اپنے غلہ میں ملا کے دیا تو دونوں کی
 طرف سے جائز ہو اگرچہ عورت سے اجازت نہ دی ہو اور صباغ و بظرف بھی جہیز میں
 ایک ہزار چالیس درہم یعنی دو سو تتر تو لے کر برابر زن میں مالش یا سہوہ کا
 اور صبح کی نماز کے بعد ہوسال کی طرف سے بکھنے کے قبل صدقہ فدا کر کے مستحب ہے
 اور شہر رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روز عید کے قبل بھی صدقہ فدا کر کے
 جائز ہے اور تاخیر بھی درست ہے اگر بہت تاخیر بھی کے ساتھ سو دہشت الغر میں جیب
 ادا کر لیا تو ادا ہی ہے گا خدا نہ ہو گا اور صدقہ فدا کر کے ادا کرے نہیں شرط پر غنیت
 اور اس نہ کہ کسی کو مال نہ دینا اور صرف صباغ کرنا کافی نہیں ہے اگر صدقہ فدا کر
 کا کرے اور چھوڑ دے ہو دینا جائز نہیں اور مال کے ہلاک ہونے سے صدقہ فدا کرنا غلط
 نہیں ہے جو کتاب الصبر شہر رمضان میں روز سے دیکھنے و قس ہیں اور
 اصل زمانہ طلوع صبح صادق سے یعنی گذارہ آسمان میں عریض سفیدی و بیک
 زیادہ پھیلنے والی کے اول زمانہ طلوع سے جرم آفتاب کے غروب جانے تک
 روزہ کی توڑنے والی چیزوں سے باز رہنا کن ہے اور روزوں کا صحیح ہونا
 ان تین چیزوں پر موقوف ہے مسلمان ہو نا اور حیض و نفاس سے پاک ہونا

اور ہر روز کے لیے نیت کرنی مقیم ہو یا مسافر اگر روزہ شہر رمضان میں جب شہر کی
 شہر و روزوں کے فرض ہونے کو جانے لگا کہ دار الحرب میں ہو یا دار الاسلام میں ہو یا
 اور بالغ ہو یا اور حست ہو اور ونسے کا حکم ملنا ثواب کا ہو اگرچہ عافیت کے دن
 روزہ رکھا ہو جیسے چھینی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے میں ثواب ملتا ہو اور نہ کیے ہوئے
 روزے کا سبب نذر ہو اور کفارہ دن کے روزے کا سبب نیک اسباب میں
 قسم توڑنا اور قتل اور شہر رمضان میں روزہ توڑنا اور سر موٹا انا حرام میں غیر
 اور شہر رمضان میں ہر ایک صبح صادق کی ابتداء سے دوپہر شرعی تک کسی چیز کا
 حاضر ہونا سبب ہو اس روز کے روزہ کا اور روزوں کی کئی قسمیں ہیں ایک
 فرض کہ وہ شہر رمضان کے روزے ہیں دوئم واجب وہ شہر رمضان کے
 کفارے کے اور اسکی قضا کے اور نذر کے روزے ہیں اور نذر یا معین ہو مثلاً
 تاریخ یا دن معین کر کے روزے رکھنے کی نذر کر لی یا نذر غیر معین ہو مثلاً تاریخ
 یا دن معین کیے ہوئے روزے رکھنے کی نذر کر لی سوئم نفل اور نفل یا
 مسنون ہو یا تحب یا مکروہ تنزیہی ہو یا تحریمی اور سات قسم کے روزے پورے
 رکھے جاتے ہیں شہر رمضان کے روزے اور کفارہ نذر اور کفارہ قتل اور
 کفارہ قسم اور کفارہ افطار شہر رمضان اور نذر معین اور اعتکاف واجب اور
 باقی روزوں میں پورے رکھے اور نہ رکھنے کا اختیار ہو اور صحیح ہوتا ہوا اول روزہ
 شہر رمضان اور روزہ نذر معین نفل غروب جرم آفتاب کے بعد سے نصف روزہ
 شرعی تک نیت کرنے سے اور نصف روزہ شرعی اول زمانہ طلوع صبح صادق سے
 غروب آفتاب تک کا نفع ہو اور قضا کے روزہ شہر رمضان و نذر معین و نفل

۱۰
 روزہ معین
 دن یا تاریخ
 معین یا غیر معین
 یا نفل یا مسنون

اور باقی روزوں کے لیے رات سے نیت کرنی شرط ہے اور روزہ شہر رمضان میں
 وقت کی نیت سے آویس نبی اور نفل بھی مطلق نیت سے اور اس میں کے روئے کی
 اور نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہے اور نذر معین فرض حقت کی نیت کے سوا ہے اس
 نیتوں سے جو ذکر کی گئیں اور نذر کی نیت سے ادا ہوتا ہے اور صرف شہر رمضان
 جس روز کی نیت کر گیا روزہ شہر رمضان ہی کا واقع ہوگا لیکن اگر مسافر نے
 شہر رمضان میں نفل کی یا مطلق نیت کی تو روزہ شہر رمضان سے واقع ہوگا
 اگر دوسرے واجب کی نیت کی تو اسی واجب سے واقع ہوگا اور جس مریض کے
 روزہ رکھنے سے مرض زیادہ ہوتا ہو یا وجود قہر کے روزہ رکھنے پر مثلاً
 آنکھوں کا مرض وہ مثل مسافر کے ہو اور جس مریض کا مرض روزہ رکھنے سے
 ضرر کرے مثلاً اس سے منہ میں خون جس روزہ کی نیت کر گیا بسبب عاجز ہونے
 روزہ شہر رمضان ہی سے واقع ہوگا اور نذر معین کے دن میں اگر کسی دوسرے
 واجب کی نیت کر گیا تو اسی دوسرے واجب سے روزہ واقع ہوگا مطلقاً
 صحیح ہو یا مریض ہو یا مسافر پس نذر معین کی قضا لازم ہوگی صحیح تر قول پر
 اور شہر رمضان کے روزوں میں ہر روز نیت کی احتیاج ہے اگرچہ روزہ دار
 تندرست ہو یا مریض ہو اور شہر رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزوں میں نیت کا
 معین کرنا افضل اور نیک صواب ہے اور روزوں میں نیت کا معین کرنا شرط ہے
 یعنی یہ جانتا کہ کونسا روزہ رکھتا ہے اور نیت کے الفاظ کو زبان سے تلفظ کرنا
 سنت مشایخ ہے اور روزہ رکھنے کے لیے سحر کہانی بھی نیت ہے اور اگر دن میں
 نیت کے وقت سے پہلے نیت کیے اپنے شیئین صائم قرآن ہے تو نیت نہوگی

در کمال است
نعمت روزہ
مستطاب
نیت کی
اللہ تعالیٰ

اور روزہ شہادۃ کی بہ نسبت کرنی بالاجماع صحیح ہے تو یسے کہ اُس مَکَافَہِ اللہ
عزوجل میں تفریق شہر و مضافان و گردن میں نیت کرے تو بچاے لفظ
علیٰ کے لفظ الہی علیہ السلام کے اور دن میں صوم نیت افطار وغیرہ روزہ نہیں جاتا اگر
افطار نہ کرے اور نیت روزہ کی نماز میں درست ہو تو بدین تلفظ کے مفرد
نماز میں ہوا نہ کہ اجاسے روزہ روزہ و شرک کا قیاس آمدن نہ پھر متہمل ہو تو نیت
شیعان سے اگرچہ متابع یہ حالت میں چاند نہ بکھایا ہو اور
اُس دن میں نیت نفل روزہ نہ کئے کا منشاء نہ ہیں اور اگر کسی واجب کا روزہ
بکھاتا تو مارہ و تشریبی ہو تو کریم روزہ شہر مضافان کا نیت کرے کہ تاہم روزہ کو
اور اگر روزہ مضافان کے سولے کسی دو تہ روزہ کی نیت کرے کہ تاہم
نظارہ ہو کہ وہ دن شہران کا ہو تو جسکی نیت کی ہو اُسکے لیے کافی ہو مگر غلط ہو
کہ شہر مضافان کا وہ دن ہو تو شہر مضافان میں مجرب ہو گا اگرچہ شخص مستی ہو لیکن
جب کا معمولی مختصر نفل روزہ نہ کئے کا وہ دن واقع ہوا ہو اُسکو وہی معمولی روزہ کہنا
افضل و اگر وہ دن معمولی روزہ نہ کئے کا نہ تو خواص اُس دن میں اس طرح روزہ
کیوں نہ کہ کہ غیر نفل اور عوام نفل تک چاند کی تلاوت کریں اگر چاہا ہو نہ کی
خبر صحیح نہیں تو روزہ رکھیں درجہ ذوال کے افطار کرے کہ ساتھ فتوایہ
اور خواص وہ ہیں جو مختص نفل کی نیت سے روزہ رکھیں اور چنانچہ یہ نیت ہو کہ
کہ شہر مضافان ہو تو یہ روزہ ایمان محسوب ہو ورنہ نفل یا روزہ واجب علیہ محسوب ہو
وہ عوام ہیں اور اُس شخص کا روزہ نہیں ہو جس نے نفل نیت میں تردد کیا ہے
سطح نیت کی کہ کل زمینان ہو گا تو روزہ جو نہیں تو نہیں کیونکہ نیت کا نتیجہ

نہیں ہو جیسا اس شخص کا بھی روزہ نہیں ہو جسے نیت کی کہ اگر صبح کو ناشتہ نہ ملا
تو روزہ ہو اور ملا تو افطار اور جسے نیت کے وصف میں تردید کی یعنی اس طرح نیت کی
کہ اگر دن رمضان کا ہو تو روزہ رمضان کا ہو نہیں تو کسی دوسرے واجب کا یا روزہ
نفل ہو پس اگر واضح ہو کہ وہ دن رمضان کا ہو تو روزہ رمضان ہی کا ہو گا نہیں تو
کرامت تشریحی کے ساتھ نقل صحیح ہو گا دونوں صورتوں میں یعنی واجب اور
نفل میں اور اس کے توڑنے سے قصداً لازم نہ آویگی اور اگر شک کے دن میں
کسی شخص نے نصف روزہ تک انتظار کیا اور اس عرصہ میں بھولے سے کچھ کھالیا
پھر معلوم ہوا کہ رمضان کا یہ دن ہو تو بھی اس روزہ کی نیت کرنی جائز ہوگی اور اگر
کسی عاقل بالغ نے ہلال شہر رمضان کا دیکھا یا عید کا اور اس کا قول حجت شرعیہ کے
رو سے نہ مانا گیا یعنی فاسق ہونے کی جہت سے یا غلطی کی وجہ سے تو روزہ
رکھے ہر صورت میں عید کا چاند ہو یا رمضان کا پس اگر عاقل بالغ چاند دیکھنے
والے نے رد شہادت سے پہلے افطار کیا تو صرف قصداً لازم ہو دونوں میں
لیکن بعد قبول شہادت کے عید کے چاند میں افطار کرنے سے صرف قضا ہو
اور شہر رمضان کے چاند میں افطار کرنے سے قضا اور کفارہ بھی واجب ہو اگرچہ
فاسق ہو صحیح تر روایت پر اور روزہ رکھنے کے لیے اگر مطلع پر حجت ہو تو تسلیم
بالغ عاقل ایک مرد یا ایک عورت کی خبر قبول کی جاوے بغیر دعویٰ اور بغیر کہنے
لفظ چشم خود چاند دیکھا میں نے اور بدون حکم اور مجلس قضا کے گو وہ غیر عدل
یعنی مستور الحال ہو اور اسی کی تصحیح ہوئی ہو اور یہ بھی ظاہر الروایۃ ہو بشرطیکہ متفق
بالاتفاق اور فاسق حجاز ہو اسکا کہ شہادت دیوے یا وجود دیکھنا فاسق جانتا ہو

اس واسطے کہ قاضی کبھی فاسق کی شہادت قبول کرتا ہو اور شخص عدل کو لازم ہو کہ اس میں شہادت ادا کرے کہ کہیں لوگ وقت صبح کے افطار تک کہیں اور یہ شہادت فرض نہیں ہو اگرچہ عدل مذکور غلام ہو یا عورت یا زانیہ تہمت حد ماری گئی ہو بچہ تو بہ کر لی ہو اور گو کیفیت اپنی رویت کی نہ بیان کرے بلکہ خبر کے بنا پر مذہب درست کے اور فاسق اگر جانے کہ حاکم میرا قول مان لیا تو اسی پر اولے شہادت واجب ہوگی اور مستور الحال میں دور درمیان ہیں اور واجب ہو لوندی پردہ نشین پر کہ کھلے اس رات میں بدو ن اجازت اپنے ہونے اور شہادت ادا کرے اور یہی حکم آزاد عورت کا ہے کہ بے اجازت نماز کے جا کے اولے شہادت کرے اور غیر پردہ نشین اور بے نکاح بطریق اولیٰ دہا کے اولے شہادت کرے اور ظاہر ہے کہ اسکا محل وہ ہے کہ ثابت ہو نماز و ریت نماز پر توثیق و رند اولے شہادت کے لیے نکلنا لازم نہیں اور روزہ اور افطار و خون کی لیے اگر مطلع پر علت ہو تو وہ عورت اور ایک مرد یا دو مرد مسلم مطلق بالغ آزاد عدل یعنی گناہ کبیرہ کو ترک کرنے والے اور صغائر پر اصرار نہ کرنے والے کی شہادت اس مسئلے کے ساتھ کہ چشم خود چاند دیکھا میں نے کفایت ہے اور نہ چشم کے قول کہ فلا نی تاریخ میں چاند ہو گا روزہ لازم نہیں اگرچہ منجم عدل ہو بنا پر مذہب صحیح اور روایت صحیح کے اور خود منجم کو اپنے حساب پر عمل کرنا جائز نہیں اگر مطلع صحت تو چاند ہونے کی اتنے مسلمان آزاد عدل کی شہادت کا اعتبار ہو کہ غلبہ ظن کو مفید ہو اور جماعت عظیم ہونی شرط نہیں بلکہ مجرد عدد کا ہونا ظاہر الروایہ اور عدد دو پر بھی صادق آتا ہے اور کفایت ہے اور ایک شخص کے چاند دیکھنے کی بھی

شہادت کفایت اور ہمارے نزدیک مقبول اویح اور معتبر ہو اگر شہر کے باہر سے
چاند دیکھ سکے آیا ہو یا مکان میں تفتیح پر سے دیکھا ہو اور ایک شخص کی شہادت ماقب
رد کرے کہ مطلع صاف ہو اور وہ شخص نہ شہر کے باہر سے چاند دیکھ سکے آیا ہو نہ مکان
میں تفتیح پر سے دیکھا ہو بلکہ شہر میں سے چاند دیکھا ہو اور یہ بھی ظاہر الروایۃ ہو اور
اگر وہ شخص عدل کی شہادت شہر رمضان کا چاند رات کو بچشم خود دیکھنے میں
قبول کی گئی ہو تو اکتیسویں شب میں شوال کا چاند دیکھا جائے یا نہ بمرہویا نہ ہو
افطار حلال ہو اور اگر شہر رمضان کا چاند ایک شخص عدل کی شہادت سے ثابت
ہو اتھا اور اب اکتیسویں شب میں مطلع میر علت رہنے کی حالت میں شوال کا
چاند نہ دیکھا جائے تو افطار حلال ہو اگر مطلع صاف رہنے کی حالت میں دیکھا جائے
تو اکتیسویں روز افطار نہ کرے اور مشابہ حق یہی ہو اور ذی الحجہ شوال کے مانند ہو
اور جو چاند کہ دن کو اگر چہ دہرے کے قبل نظر آئے وہ شب آئندہ کا بھی صحیح مذہب پر
اور مطالع کا اختلاف معتبر نہیں نظام مذہب پر اور اسی پر اکثر مشائخ ہیں اور اسی پر
فقہی پوچھیں اگر اہل مغرب شب جمعہ میں چاند دیکھیں اور اہل مشرق شب شنبہ میں
اور جماعات متعددہ اگر بیان کریں کہ اہل مغرب نے شب جمعہ میں چاند دیکھ لے
روزہ رکھا تو انہیں بھی روز جمعہ کے روزے کی قضاء واجب ہوگی لیکن ذی الحجہ کا چاند
دیکھنے میں مطالع کا اختلاف معتبر ہو فصل غیر حاجی کے حق میں عرفہ کے دن
روزہ رکھنا سنت ہو اگر عرفہ کے دن قضا یا نہ کیا کفار کے روزے کی نیت کی تو
وہ روزہ دونوں میں محسوب ہوگا اور عشرہ اول ذی الحجہ کے باقی ایام میں ہر روز ایک
سال کے روزے کے برابر ہو اور روزہ عاشوراء کے ساتھ نوین تاریخ ملا کے روزہ رکھنا

مستحب ہو اور دو پختہ شنبہ و جمعہ و دو شنبہ میں روزہ رکھنا مندوب ہو اور اس کے ساتھ ایک روز قبل یا بعد کا ملا کے روزہ رکھنے میں احتیاط ہو اور اسی طرح رنو یکشنبہ میں روزہ رکھنا مندوب ہو اور ہر چھ مہینے میں مطلق یعنی کسی دن دن میں روزہ رکھنا مندوب ہو متصل ہو یا متفرق لیکن بیض کی راتوں کے دنوں میں یعنی تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں تاریخ میں روزہ رکھنا مندوب و افضل ہو اور شعبان کی پندرہویں تاریخ میں اور ماہِ حجب میں خصوصاً اسکی ستالیسویں تاریخ میں۔ روزہ رکھنا مندوب ہو اور شوال میں عید الفطر کے ہی چھ دنوں میں متصل اور افضل یہ کہ متفرق رکھے وہ صائم الہ ہر ہر فصلِ صوم دہر یعنی ایامِ منیہ کو بھی شامل کر کے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہو اور اس ایام کے سوائے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ تشریعی ہو اگر تعصّف کا خوف ہو یا طاقت نہ ہو کہ صوم داؤد یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنا افضل ہو اگر مذہبیت ہو اور اگر پُر و پر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو بعد گزرنے نصف شعبان کے قضا اور واجب کے سوائے روزہ رکھنا مکروہ تشریعی ہو اور صوم وصال یعنی چند روز سے پہلے رکھنے اور حج میں افطار نہ کرنا مکروہ تحریمی ہو اور ذر عاشور میں تہار روزہ رکھنا یعنی نوین یا گیارہویں تاریخ کا روزہ اس کے ساتھ نہ ملانا اور قصد انور و زمین روزہ رکھنا مکروہ تشریعی ہو ورنہ روزیاہر جان سنتِ موکدہ یا معمولی روزہ کے موافق آپڑے تو مکروہ نہیں اور اگر فرض یا نذر یا قضا یا کفارہ یا سنتِ موکدہ یا معمولی روزہ شنبہ کے دن آپڑے تو مکروہ نہیں ورنہ روزِ شنبہ میں تہار روزہ رکھنا مکروہ تشریعی ہو اور شہادت کے قصد سے

مکروہ تحریمی اور روزہ عیدین میں دو روز سے اور ایام تشریق میں تین روز سے
 پہنچ روز سے ہر سال میں مکروہ تحریمی ہیں لیکن جسے ہدی نہ ملے اسے ایام
 تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہوفت ہدی نام ان چار یا یوں کا ہر کرم میں
 فوج کیے جاتے ہیں واسطے طلب ثواب کے بکری ہو خواہ ونبہ یا بھیر اور گائے
 خواہ بھینس یا اونٹ بلوغ المبین فصل نفل روزے کے بیان میں ہاورد مکروہ
 عورت کو روزہ نفل رکھنا بدون اجازت اپنے خاوند کے اور غلام کا روزہ نفل
 بدون اجازت مولیٰ کے اور اجیر کا روزہ نفل بدون اجازت مستاجر کے اور
 صوم لھمت یعنی روزہ رکھنا اور حالت صوم میں کلام نکرنا مکروہ تحریمی ہو

باب ان چیزوں کے بیان میں جو روزہ کی مفسدین

مفسد کی دو قسم ہو ایک جس سے صرف قضا لازم ہو دوم جس سے قضا اور کفارہ
 دونوں لازم ہوں اور غیر مفسد کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کا کرنا مباح ہو
 دوم جس کا کرنا مکروہ ہو پس اگر کسی نے ماہ رمضان ثابت ہونے کے انتظار میں
 افطار کی چیزوں سے احتیاط کی اور بھول کر قصد افطار کیا یا نیت کرنے کے بعد
 بھول کر افطار کیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا بخلاف روزہ نفل رکھنے والے کے کیونکہ
 اگر وہ پہلے نیت کے کھالے تو اس کو بھولنے والا نہیں کہتے اور ایسا ہی حکم ہو
 صوم قضا و کفارہ میں ہاں البتہ نسیان بتصور ہو سکتا ہو اولے شہر رمضان اور
 دیگر عین میں لیکن اگر کوئی شخص اُسے روزہ یاد دلائے اور وہ التفات نہ کرے
 تو روزہ ٹوٹ جاتا ہو اور اسپر کفارہ لازم نہیں ہوتا یا جو چیز کھانے کی نہ قرار دی گئی ہو
 اول اس سے احتراز مکن نہ ہو مثلاً غبار یا دھواں یا کچی اڑکے یا اختیار حلق میں چما

توروزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ روزہ یاد ہو پس اگر روزہ یاد ہونے کی حالت میں قصد
دھواں حلق میں پہنچائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہو اگرچہ عود وغیرہ کا دھواں ہو اور
جس دھوین میں نفع کا ظن ہو قصد اسکے پہنچانے سے کفارہ لازم ہوتا ہو اور
اسکو گل ورد اور عرق گل اور مشک وغیرہ خوشبو سونگھنے کے مانند سمجھنا چاہیے
یا اگر قیل یا سرگایا یا پھنے لگائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اپنے حلق میں سرسہ
یا تیل کا نہ یا تموک میں اسکا رنگ پائے اور امام مالک اور احمد کہتے ہیں کہ سرسہ لگانا
جائز نہیں اور روزہ میں سینگ لگانا رخصت ہو اور نہ لگانا غریمت میزان شرعی
حاشیہ بلوغ المرام مترجم حاکم میں آیا ہے دیا اور انزال منویا احتلام ہوا
یاد دیکھنے سے انزال ہو گیا یا منہ میں لگی کی تری باقی رہ گئی اور اسکو تموک کے ساتھ
مخل کیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن منہ سے پانی گرنے کے بعد تموک کا شرط ہوتا ہے
کیونکہ پانی تموک میں ملا رہتا ہے البتہ تموک کے منہ سے بغیر شرط ہونا چاہیے یا
دھواں یون کے کونے سے اُگنا نہ اپنے حلق میں پائے یا نہ کچھ باہر کچھ باہر اور اسکا
نہ حلق میں جائے لیکن اسکے اجزاء میں سے کچھ حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا
بجلاں شکریا اسی طرح کی دوسری چیز کے کہ اسکے چوسنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو
اور کان میں پانی داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن داخل کرنے سے
اور تیل داخل ہونے اور کرفے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو اور اگر دانتوں سے
خون نکلا اور حلق میں چلا گیا اتنی پیٹ میں نہ پہنچا تو روزہ نہیں جاتا لیکن
جبکہ پہنچے پیٹ میں پس اگر خون اور تموک دونوں برابر ہوں تو روزہ
ٹوٹ جاتا ہو اگر خون کم اور تموک زیادہ ہو تو نہیں ٹوٹتا اگرچہ کپائے اُگنا نہ

اور اگر کسی دوسرے کا مارا ہوا نیزہ یا پیکان روزہ دار کے پیش تک پہنچ جائے
 تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اسکا پھل اندر نہ جاے اور پواسیر کے متعلق وہ
 خشک ہوے اندر چرہ جلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا و اگر خشک ہونے کے قبل
 اندر چرہ گئے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی یا اگر جماع کرتا تھا بھول کر پھر یاد آئے ہی ذکر کو
 نکال لیا یا قبل فجر کے جماع کیا پھر خبر ہوئے ہی ذکر کو نکال لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا
 اگرچہ نکالنے کے بعد منی نکلے لیکن اگر نہ نکالا اور اسی حالت پر باقی رہا تو منی
 نکلی ہو یا نہ یاد آئے کی صورت میں اس پر قضا یا کفارہ نہیں اور طلع فجر میں قضا اور
 کفارہ بھی ہے جیسے کہ کفارہ واجب نہیں یاد آئے کی صورت میں اگر نکال لیا پھر
 داخل کیا اور واجب ہو طلع فجر میں یا پھینک دیا لقمہ اپنے منہ میں سے روزہ بیا
 آئے ہی یا فجر ہوئے ہی تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر نچھ سے باہر نہیں نکالا اور نکل گیا
 تو کفارہ لازم ہے اور اگر منہ سے نکال کے اگلے ہوئے کو کھا گیا تو کفارہ لازم نہیں
 اور اگر اپنے ذکر کے سوراخ میں تیل پڑ گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ نشانہ تک
 پہنچ جائے صحیح مذہب پر اختلاف عورت کے بالاجماع اور حالت جنابت میں
 صبح ہو جائے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ تمام روزہ جنب رہا ہو اور اگر وضو نہ کرے
 مغرب سے ریٹا تو ترے ناک کی پھسنگ تک پہنچا اور اسے غدا آئے کھینچ لیا اور
 وہ حلق میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح اگر وضو نہ کرے اور منہ میں ٹھوڑی تک
 شل چائے کے لٹکایا اور تار نہ ٹوٹا تھا کہ اسے غدا کھینچ لیا یا تو روزہ نہیں ٹوٹتا
 لیکن دونوں مسئلوں میں بسبب رعایت اختلاف شافعی کے قضا واجب ہے
 اور اگر تاگاہنے کو نہ تھیں سے نہ نہ کے لئے چند بار تھوڑے سے بھگیا پس اگر

اس تائید میں لگے ہوئے خشوک کو نکال دیا تو روزہ نہیں جاتا اور روزہ یاد ہونے پر
اُسے خشوک سے نکال دیا تو روزہ جاتا ہے تاہم جیسے رنگین تانگے کا رنگ خشوک میں ظاہر ہو
اور وہ اُسے خشوک سے نکل جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے فصل جو خیر غذا یا دوا کی مجلس سے
دفعہ ہو گئی ہو یا دیکھی ہو لیکن غذا شرعی ہو یا جسے انسان نہیں کھاتا یا مکروہ
جائنا یا لذت کرتا ہو اگر اُسے پیٹ یا دماغ میں پہنچا دے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے
اُسے سے قضا کو کفارہ لازم نہیں ہے اگر کنکر یا پتھر کھایا یا گل رازی کے سوا
جسکے کھانے کی عادت ہو وہ بھی کھائی یا خضہ کرایا یا ناک یا منہ میں وار کمی
اور ان میں سے دماغ پر چڑھ گئی یا حلق میں اور گئی تو صرف قضا کرے اور اگر دماغ
یا پیٹ میں زخم کی راہ سے دوا پہنچی معلوم ہوئی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے دوا تر ہو
یا خشک ہو کر پہنچنا معلوم نہ ہو اور دوا تر ہو تو ٹوٹ جاتا ہے اگر خشک ہو تو نہیں
اور اگر خطا سے روزہ ٹوٹا یعنی روزہ یاد ہونے ہوئے مثلاً مضمضہ کرنے میں
بے قصد حلق میں پانی اور گھسیا سوتے آدمی نے پانی پی لیا یا دوسرے کی
زبردستی سے صائم نے افطار کیا یا سوتے آدمی کے حلق میں کوئی چیز ڈالی گئی
تو عتقا کرے اور مردہ عورت یا بے شہوت والی لڑکی یا ہیر کے ساتھ یا غیر قبل
یا غیر دبر میں وطی کرنے سے یا مباشرت قاضیہ سے اگرچہ دونوں مجنون میں ہو
اگر انزال نہ ہو اور روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر انزال ہو تو ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا کرے
یا تمام شہر رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کی نیت نہ کی صرف مساک کیا
تو صرف قضا کرے یا اگر جمع کی اس حال میں کہ نیت صوم کی نہیں کی تھی چھوٹا
افطار کیا یا دن میں نہ حال کے قبل نیت کرنے کے بعد افطار کیا ہو تو قضا لازم ہو

کفارہ نہیں تو رجوع کر کے اسے اور جماع کرنے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا عالم اگر قبول کر
 کھائے یا جماع کرے بعد اس کے اس وقت اس مسئلہ کے سہو کرنے کی حالت میں روزہ
 توٹ جانے کے گمان سے قصداً افطار کرے تو صرف قصداً کفارہ لازم نہیں ہے
 صحیح ہے اور اگر سہواً کھائے یا جماع کرنے کے بعد عالم مذکور نے اس مسئلہ کے یاد
 رکھنے کی حالت میں قصداً افطار کیا تو کفارہ بھی لازم ہے و اگر اس مسئلہ کا عالم نہ ہو تو
 قصداً کرنا اور کفارہ لازم نہ ہونا مستفق علیہ ہے اور اگر عہدہ رتدے رات میں دیکھا
 نیست کی تھی پھر راست ہی میں جنون ہو گیا اور جماع کی گئی دن میں یا دن میں قبل
 نصرت روزہ شرعی کے نیت کی پھر جنون ہو گیا پھر مدعی کی گئی تو قصداً لازم ہے اور اگر
 تو روزہ نکالی کوئی روزہ سولہ روزہ اولے شہر رمضان کے تو صرف قصداً لازم ہے
 اور اگر سہواً رات کے گمان سے پس اگر معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو گیا تو اس پھر
 قصداً ہو کر کچھ معلوم نہ ہوا تو قصداً بھی نہیں اور اگر غروب آفتاب کا گمان کہ کفارہ کیا
 بعد اس کے مذہب نہ ہونا معلوم ہو تو روزہ نہ قصداً ہو کر کچھ معلوم نہ ہوا تو قصداً بھی نہیں
 اور ان صورتوں میں باقی روزہ میں مساک واجب ہے اور قاعدہ ہے کہ شخص غیر روزہ
 آخر روزہ میں ایسی حالت پر ہو جائے کہ اگر اول روزہ میں اس حالت پر ہوتا تو روزہ
 لازم ہوتا پس ایسے کے ذمہ مساک لازم ہے جو تحقیق ہو دوپہر شرعی کے یا کھانا کھانے کے
 بعد قبل دوپہر شرعی کے مسافر کہ مقیم ہو گیا اور حائض اور نفسا کی پاک ہوئیں اور
 جنون مکہ ہوش میں آیا اور نفیس کا چھانہ ہو گیا اور اجماع ہے اس پر کہ حائض اور نفسا
 اور نفیس اور مسافر پر مساک واجب نہیں اور اسی طرح حال ہے اس شخص کا کہ
 اس پر روزہ واجب ہوا ہو سبب کے موجود ہونے اور اہلیت کے متحقق ہونے سے

نفس مذکور شرعی
 اہل زمانہ طلوع
 صبح صادق سے
 غروب جبرائیل
 سبب لغت ہوا

مگر اگر کسی کو پورا کرنا مستعذر ہو گیا جیسا جان سکے فطار کر دے یا تو صوم شک میں نہ تھا
 کہ نہ والا ہو پھر ظاہر ہو کر یہ روزہ شہر رمضان کا ہو یا جو کھالی اس خیال سے کہ
 ابھی صبح نہیں ہوئی پھر معلوم ہو اگر صبح ہو گئی آن صورتوں میں بھی اس کا عیب ہو
 اور یہ سب جو مذکور ہوئے اس روز کا روزہ قضا کریں مگر اگر کو کا جو بالغ ہو یا کافر
 جو مسلمان ہو اوقات نیت کے وہ اس روز کے روزہ کی قضا نہ کریں کہ تو روزہ کو
 افطار کر لیں لیکن اگر یہ دونوں روزہ کی نیت کریں قبل دوپہر شرعی کے تو روزہ
 نفل ہوگا کہ توڑنے سے اس کی قضا لازم آوے گی تو اگر نیت کر لی مسافر یا مجنون
 یا بربط نے قبل دوپہر شرعی کے تو درست ہو فرض سے آوے اگر کائنات نیت کر
 نیت کر لی تو صحیح نہیں ہے بالکل یعنی نہ فرض نہ نفل فصل اگر شہر رمضان کی شب
 نیت کر کے دن کو حالت عوم میں روزہ یاد ہوتے ہوئے بے عذر قضا ایسی شر
 کھائی یا دماغ میں پہونچائی جو جسم کی اصلاح کے لیے عادتاً کھائی جاتی ہو یا بقضا
 غلایا دوا یا تلذذ کے کھائی جاتی ہو یا دبر میں یا قبل محقق میں مردے لپٹے ذکر کا
 اگر چہ صرف تمام حشفہ داخل کر دیا پس اگر دونوں کو تو ہوں اور زندہ ہوں اور
 شہوت کامل رکھتے ہوں اور مکلف یعنی عاقل بالغ ہوں تو قضا اور کفار لازم ہو
 مثل تریب کفارہ ظہار کے یعنی ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام آزاد کرنے کے لیے
 پناوے تو وہ مہینے پیا پور روزے رکھے و اگر درمیان میں بے عذر یا عذر سے کوئی
 روزہ فوت ہو جائے تو سرفوت سے رہے رکھے لیکن سن یا اس کے قبل حشفہ
 فطر معتبر ہو اور اگر روزہ رکھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو ساتھ مسکین کو ایک منہ روزہ
 قدر صدقہ فطر کے گھوٹ یا جو دنیہ جو فطر میں عین ہو کوئی ایک خیر یا ایک

دو پہر شرعی
 اول زمانہ شرعی
 جمع صلاوتی کے
 غلایا دوا یا تلذذ
 فطر معتبر ہو

ساتھ روزہ تک ہر روز قدر صدقہ فطر کے اُسے دیا کرے اور جسے روکو تو نہ جائز نہیں
وہ کفار و پانے کا بھی حجاز نہیں لیکن ذمی فقیر کو دینا جائز ہو اور کفار اُس صورت میں
کہ روزہ دار نے رات سے نیت کی ہو اور نہ حادث ہو بعد عدا اُفتار کرنے کے
وہ عذر جو کفارہ کو ساقط کرے مثلاً حیض اور اگر روزہ عدا توڑنے کے بعد
بیمار ڈلے اپنے تین زخم لگے یا زبردستی کوئی لمبے سفر میں لیجائے تو قول
معتد بہ کہ کفارہ لازم ہو و اگر اپنی خوشی سے سفر کریگا تو بالاتفاق کفارہ ساقط
نہوگا لیکن اگر اُفتار کرے بعد اُسکے کہ سفر کیا تو کفارہ واجب نہیں اگرچہ روزہ توڑنا
اُس پر حرام ہو اگر فجر کے بعد سفر کیا ہو اور جسکو حادث مقررہ ہو تب کی یا حیض کی
پس اگر اُفتار کیا اور عذر مقررہ پایا گیا تو کفارہ واجب نہیں و گرنہ پایا گیا تو
واجب ہو اور دشمن کے مقابلہ کا یقین کر کے اُفتار کرنے میں بالاتفاق کفارہ
واجب نہیں اور اگر حیدر روزے توڑے ہوں تو ہر ایک روزہ کی قصا کرین اور
آخر میں سب کا صرف ایک کفارہ دینا کفایت دے اور اگر دو رمضان کو روزے
توڑے ہوں تو دو کفارے لازم ہیں یہ ظاہر الروایہ ہو اور بعضوں نے فتویٰ کیلئے
یہ اختیار کیا کہ اگر کھانسنے سے یا دماغ میں کوئی چیز ہو نچانے سے اُفتار کیا
تو ایک ہی کفارہ ہوگا و اگر جماع سے مکرر اُفتار کیا تو جدا جدا کفارہ ہوگا اور اگر
کسی شخص نے اُفتار کیا بے عذر و سبب کے سوائے تو اُسکو قتل کیے جاتے
حکم میں اتفاق ہو اور حدیث الفیئۃ لفظ الصیام کی تاویل کی گئی ہو بالا جماع
ساتھ جاتے رہنے ثواب کے ہیں اگر غیبت کے بعد روزہ توڑ جائے نہ کے
مکان سے قہر اُفتار کرے تو کفارہ لازم ہو نہ حال میں یعنی ممکن تاویل معلوم ہو

یا نہ معلوم ہو اور حدیث افطار الحاجم واجم کی بھی یہی تاویل کی گئی ہو کہ کین نہ ہونے
 اس کے ظاہر معنی پر بھی عمل کیا ہو پس اگر چہ منہ لگا نہ ہو الا یہ لینے والا اجامہ کے
 بعد روزہ ٹوٹ جائے گا نہ کھان سے قصد افطار کرے گا تو کفارہ لازم آوے گا
 لیکن جبکہ فتویٰ دیگا اس کو مفتی معتقد افطار ہو جائے گا اگرچہ خطا کرے گا یا
 بھٹکتے لگائے واپس اور لینے والے نے سنتی حدیث مذکور نہ جانی تاویل کی
 بموجب نہ سب کے تو کفارہ لازم ہو گا و اگر تاویل معلوم ہوگی تو کفارہ
 لازم ہو گا اور اگر از خود فی احوالے اور دفع ہو جائے تو روزہ نہیں جاتا بصورت
 معنی منہ بھرتے یا کم اور روزہ یاد ہونے سے قصداً کرے سے روزہ جاری رہتا ہے
 اگر منہ بھرتے یا بالاجماع ہر صورت میں یعنی وہ خود پھر جائے یا پھر ہی جائے یا
 نہ پھر سے نہ پھر ہی جائے اور اگر فی کم ہو تو نہ پھر لڑوایہ مثل قول امام
 محمد بن کے یہ کہ ٹوٹ جاتا ہے اور پھر اجتماع ہو اور آتی ہوئی تو از خود پھر جائے سے
 روزہ نہیں جاتا اور روزہ یاد ہوتے ہوئے اس سے قصد اُپھیرے جائے سے
 روزہ جاتا ہے بالاجماع اگر یہ قلیل یعنی بقدر چنے کے ہو اور ان سبب صورتوں میں
 قصداً جو کفارہ نہیں اور تو خواہ طعام کی ہو خواہ پانی کی خواہ مسد یا خون کی ہر
 خواہ بلغم کی اور دانتوں میں اس کے ہونے کو شستہ کو قصد اکھا جائے سے روزہ
 قصداً کرے اگر اس قدر جو کھانا ممکن ہو بدون استعانت احباب میں کے اور
 بعضوں نے فساد روزہ میں چنے کے مقدار کو اختیار کیا اور مقدار مذکور سے
 کم میں روزہ نہیں جاتا مگر جبکہ مسد سے کمال کے پھر کھا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا
 اور کفارہ لازم نہ آوے گا اور کھالینا کسی چیز کا مقدار ایک تل کے بھی منہ کے پھر

اُس وقت تک کہ غروب آفتاب کا ظن غالب ہو اور تحصیل مستحب یہی کہ کثرت سے ستارے ٹپکنے کے قبل افطار واقع ہو اور افطار کو مقدم کرنا سنت ہے جو گرنماز کو مقدم کرے تو افطار کر کے سنت پڑھے اور اگر گھوڑیاں تھیں تو پانی سے افطار کرنے کی حدیث کو صحیح کہا ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت افطار کرنے کے بیان میں بلوغ البینین میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک افطار کرتے روزہ تو فرماتے اَلْكُفْرُ لَكَ صُحْبٌ وَعَلَى رِزْقِكَ اَفْطَلْتُ ابو داؤد و بلوغ البینین اور جو شخص ملنے مکان پر ہو مثلاً منارہ افطار کرے جب تک آفتاب غروب ہو جائے اور شہر ملے اُس سے پہلے افطار کر سکتے ہیں اگر آٹھ روزہ تک آفتاب نہروب ہو جائے اُس سے پہلے اور یہی حال ہو طلوع کا فجر میں یا بحرین اور اگر حرفہ والے کے پاس اُسکی اور اُسکے عیال کی کفایت موجود ہو تو اُسکو افطار حلال نہیں کیونکہ اُسکو سوال حرام ہے پس افطار بالاولیٰ حرام ہوگا اور جو کفایت موجود ہو تو اُسکو عمل کرنا جائز ہو اُس مقدار کہ کفایت کرے اور اگر بغیر افطار کیے عمل نہ ہو سکتا ہو تو افطار جائز اور ہر روزے کے بعد نصف صاع کھانا اسے اس صورت میں کہ اور دنوں میں گنجائش روزہ رکھنے کی نہ ملے و گرنے تو قضا واجب ہوگی بشرطیکہ دوسرا کام نہیں کر سکتا جیسے روزہ بھی رکھ سکے ایسا ہی اگر خوف ہو کھیتی کے ہلاک ہونے کا یا چوری جانے کا اور کوئی آدمی نہ ملے جو اجرت رائج پر کام کرے اور یہ خود اُس کام کو کر سکتا ہو تو افطار جائز ہو پس اگر ایسا اختیار عمل کی جہت سے کسی شخص آزاد نے مشقت اٹھائی یہاں تک کہ مرض ہو گیا ہے افطار کیا تو قول مرجح یہ کہ اس پر کفارہ لازم ہو اور لوثی علی غلام پس اگر اُنھوں نے

مولیٰ کے حکم سے مجبور ہو سکے ایسی شقت اٹھائی ہو تو اپنے کفارہ نہیں دے گا اپنے
 اختیار سے کیا تو کفارہ لازم ہو فصل اُن عوارض کے بیان میں
 جن میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے اگر روزہ رکھنے میں مرض پیدا ہو یا زیادہ
 یا دیر میں شفا ہونے کا خوف ہو یا غاومہ خوف کرتی ہو ضعف کا اور ان سبب
 چیزوں کا خوف اپنے تجربے سے ہو یا غلبہ ظن سے بسبب کسی علامت کے یا خبر
 دینے سے طیب ماہر سلمان غیر فاسق کے یا اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی کو
 بنا بر ظاہر روایت کے ظن غالب میں اپنی مضرت کا خوف ہو یا بچہ کو ضرر پہنچنے سے
 ڈرے یا کسی کا ایسا دباؤ ہو جو مضطر کرتا ہو مثلاً قتل کرنا اور عضو کا ٹٹا اور سخت
 مار دینی یا غرض اس ضعف کا خوف ہو تو افطار مباح ہو وگرنہ یاس یا بھوکہ سے ہلاک کا
 یا عقل کے نقصان کا یا بعض حواس جاتے رہنے کا خوف ہو تو بھی افطار مباح ہو
 اور باندی کو پوچھتا ہو کہ مولیٰ کے فرمان کو نہ مانے جبکہ امر نہ کو را سکوا غایر کرے
 قرآنفس کے ادا سے کیونکہ قرآنفس کے باب میں اسکو اصل حریت پر باقی رکھا ہو
 اور جس روز قیامت آئے کہنے کے بعد سفر کرے اُس دن کے روزہ کا تمام کرنا واجب ہے
 بعد اُس کے سفر میں افطار مباح اور روزہ رکھنا مستحب ہو اگر ضرر نہ کرے وگرنہ نہیں
 یا اُس کے رفیق بے روزہ دار پر شاق ہو تو افطار ہی افضل ہو لیکن یہ سب
 جب قادر ہوں تب صرف قضا کر لین اور پیاد قضا کرنا شرط نہیں لیکن پڑی دینی
 قضا کرنا مستحب ہو ان مواضع میں جن میں پڑی دینی قضا کرنا شرط نہیں اور اگر
 دوسرا رمضان آجائے تو ادا کو قضا پر مقدم کرے اور قیام لازم نہیں پس اگر مریض
 مذکور اسی زمین میں جائے تو اپنے قضا کو واجب نہ دے پس وصیت بھی واجب نہیں ہو

اگر کسی کو غیر از اس مقررہ میں سے کسی چیز کا استعمال معلوم ہو جائے
تو اس کے اوپر اس کا علیٰ طلب ہر شے کا استعمال اور اس کی قدر تمام اور نہ صرف شے کا بلکہ غیر
جو فیہ ہو اگر چہ اس پر جب قدرت ہو تب تک اس کے اوپر وہ قدر استعمال اور اس کا تقاضا
میں شروع کرنے سے اگر وہ ضرورت ہو تب تک تمام کرنا لازم ہو تا جب تک کہ اگر شروع کیا
روزہ واجب کے گمان سے اور بوجہ شروع کرنے کے معلوم ہو کہ اگر وہ بوجہ نہیں ہے
اور اس وقت تک کہ اگر اس کی تقاضا نہیں ہو تو اگر شروع کرنے کے بعد اس کا استعمال
کر لے گی تب اس کا کیا تو تقاضا واجب ہوگی پھر اگر فاسد ہو جائے اگرچہ فساد تیس
کے لئے واجب ہے تو شروع تیس میں تقاضا واجب ہو کر ضرورت میں اور یا
تشریق میں تمام کرنا اس کا لازم نہیں پس اس کی تقاضا بھی واجب نہ ہوگی اور اگر وہ روزہ
تو روزہ نفل میں افطار کی رحمت ہو اور ضیافت بجا و زہد و حقان اور مسندان
و دون کے لیے بشرطیکہ میزبان صرف حاضر ہونے سے یہاں سے کہ راضی نہ ہو
تو افطار سے اس کو روکنا اور اپنے نفس پر تقاضا کرنے کا اعتقاد رکھنا ہو لیکن
وہ ہر کے بعد افطار کرے اگرچہ نہ افطار کرے میں والدین کا نافرمانی کرنا متعذر
تب تقاضا نہیں اور بدون اجازت زوج کے نہ وجہ کو روزہ نفل کھنا کر وہ
لیکن اگر زوج ضرور یا بعض یا اس کے شوہر کو روزہ نفل اگر زوج نے روزہ کا روزہ نفل
افطار کر دیا تو تقاضا واجب ہوگی زوج کی اجازت سے یا بعد از اس کے اور
غلام کو بغیر اجازت ہوئی کے روزہ نہ کھنا کر وہ اگرچہ آقا کو کچھ نقصان پہنچا
و اگر اسے افطار کر دیا تو اس کی اجازت سے یا بعد از اس کے تقاضا کرے اور
اگر روزہ کرے روزہ رکھنے سے متاثر ہوگا نقصان پہنچتا ہو تو روزہ نہ رکھنا

فصل فی تہذیب
اول زمانہ طہارت
فی صلاۃ و سجدہ
خروج بر سر
آفتاب نکلا
نصف ۱۲
منہ غفل

اور مسافر نے افطار کی نیت کی ہو یا نہ اگر مقیم ہو جائے اور روزہ کی نیت کرے
نصف النہار شرعی اور کھانے سے پہلے تہجد ہو بہر صورت میں یعنی قبل ہو یا بعد میں
یا اداسے شہر رمضان اور اگر اُس روزے کی نیت کی جس میں رات سے نیت کرنی
غرض ہو مثلاً نذر معین وغیرہ تو وہ روزہ نفل ہوگا اور اگر وہ واقعہ شہر رمضان میں ہو تو
وہ روزہ شہر رمضان ہی کا واقع ہوگا اور اسی طرح واجب ہو تو ہم پر تمام کرنا اُس روزہ
شہر رمضان کا جس روزین سفر واقع ہو لیکن اگر افطار کرے تو کفارہ لازم نہیں
دونوں سُنلوں میں یعنی مسافر کہ مقیم ہو اور مقیم جسے سفر کیا مگر اُس صورت میں
کہ اپنے شہر میں داخل ہو کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اور افطار کرے تو کفارہ ہے
اور اگر روزہ دار نے صرف نیت افطار کی تو افطار کرنے والا انوکھا بیگا جب تک
افطار نہ کرے اور قضا کرے روزے ایام بیہوشی کے اگرچہ تمام شہر رمضان میں
بیہوش رہا ہو لیکن جس روز یا جس روز کی شب میں بیہوشی طاری ہوئی ہو
وہ روز صحیح ہوا بشرطیکہ نیت کا یقین ہو ورنہ اُسے بھی قضا کرے اور حالت
جنون میں جس قدر ایام گزرے ہوں انہیں قضا کرے اور اگر تمام شہر رمضان میں
جنون سے آفاقہ ہو تو مطلقاً قضا لازم نہیں بلّا خلاف اور اگر جنون سے
جملہ اوقات کو احاطہ کیا تو نہ قضا کرے پس اگر ایک ساعت کا بھی فائدہ ہو تو شب تک
یا بعد و پہر کے تو قضا کرے اور صحیح اور معتد ہو کیونکہ مکرر ایام الروایہ ہو اور جنون
اسی پر معتدین اور اگر نذر کیے روزے ایام منہیہ کے یا اُس برس کے تو نذر
صحیح ہو مطلقاً سب مختار پر لیکن ایام منہیہ میں افطار کرنا واجب ہو پھر انکی قضا کرنا
اور یہ اسوقت کہ نذر ایام منہیہ سے پہلے واقع ہوئی ہو پس اگر بعد ایام منہیہ کے

مثلاً چوبیس روز میں نذر کی تو کچھ قصائد اسے اور اچھڑت باقی سال کے یعنی شہر پہرے کے
بقیہ دنوں کے روزے لازم ہونگے اور یہی صواب ہے اور مطلقاً کے معنی کیا یا منہ پر
ذکر صریح کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جو زبان سے تلفظ کیا ہو وہ اسکا مقصد ہو یا نہ ہو یعنی
اگر چوک کے کچھ کا کچھ کہہ دیا گیا تب بھی نذر منعقد ہو جاوے گی چنانچہ کسی شخص سے کہنا یا
کہ نہ کہنا تعالیٰ کے واسطے صحیح ہے روزہ ایک دن کا ہے اور بچہ ایک دن کے ایک مہینہ نہ کیا یا
تو اس پر ایک مہینہ کے روزے لازم ہونگے اور اسی طرح اگر کوئی اور کلام بولنا چاہتا تھا
اور بچہ اسے سکر زبان سے نذر کا کلمہ کہہ دیا تو نذر لازم ہوگی کیونکہ نذر میں بہل یعنی
بیہودہ بات بہتزلہ جہ یعنی کوشش کے ہوا مثل طلاق کے اور واجب کی جنس کو اپنے
نفس پر واجب کرنا نذر ہے اور نذر عمل زبان کا ہے اور صحت نذر کی یہ شرطیں ہیں کہ
معتد بہت نہ ہو جیسے شراب پینی اور شرط ہے کہ نہ انسیر فی الحال واجب ہو جیسے وہ نماز روزہ
جو واجب ہے مگر میں نہ آئیدہ واجب ہو جیسے وہ نماز روزہ جو آگے واجب ہوئے گا اور
شرط ہے کہ اسکی جنس کا وہ واجب اعتدہ موجود ہو جو مقصود بالذات ہو یعنی کسی عبادت کا
وسیلہ نہ ہو فصل اعتکاف سے معنی ہر کا ٹھہرنا کسی مسجد یا جگہ میں گو عاقل ارکا ہو
یا خیر کا ٹھہرنا اپنے گھر کی مسجد میں وگرتو تو گھر میں کسی موضع کو اعتکاف سے کیے
تھکر لینا جائز ہے اور کیا اعتکاف منتہی مشکل کا صحیح ہے اس کے گھر میں ہیں نے اس
مسئلہ کو نہیں دیکھا اور ظاہر ہے کہ صحیح نہیں کیونکہ عین احتمال مذکور ہونے کا ہے اور
نفی جنتی کی باعتبار موقوف ہونے کے متقنی ہے کہ اسکا اعتکاف گھر میں کرنا بہت کم ہے
جائز ہے اور باعتبار مذکور ہونے کے اس بات کو چاہتا ہے کہ کسی وجہ سے درست نہ ہو
کہ اسکو صلیبی نے اور اعتکاف میں ٹھہرنا کرنا اور یہی عین اعتکاف کرنا اور غیر

۱۷
 شیخ جو فضائی طوفان سے
 جا جب کہ کیا گیا ہو ۱۷
 اس وقت کی مہلت
 اس وقت کے
 کرشماتی جو فضلان
 حاجت سے کہیں
 یا حضرت اللہ تعالیٰ
 کہ جسے میں سے
 نور مافی تھی ۱۲

تشریح اور مقل ہو یا بد و نون شرعاً نیست این آیت باریست و غیر از نفاس
 طاهر ہو یا بشرط حاجت اعتکاف ہو اور فقط حالت اعتکاف مندین جنس اور نفاس
 طاهر ہو یا بشرط حاجت اعتکاف مذکور ہو اور اعتکاف کی تین چیزیں ہیں ایک واجب ہو
 اور اعتکاف واجب ہو تا پوز بان سے ملنے کر کے مذکور کرنے سے خواہ مذکور ہو
 شرعاً کہ پھر یا شرعاً کہ ساتھ ہو اور دوم سنت ہو کہ کفایہ ہو شہر رمضان کے اخیر
 شہر میں اور تیسری قسم اعتکاف کی استحباب ہو جو اس کے سولے اور زمانوں میں ہو
 اور اسے صحت اعتکاف واجب کے روزہ شریعتی یا بالاتفاق بنا برز مسیح کے
 اور واسطے صحت اعتکاف مستنون ہو کہ بھی روزہ شرط ہو پس اگر ان کے اعتکاف کی
 مذکور کی تصحیح نہیں کیونکہ رات محل صوم نہیں لیکن اگر نذرین رات اولان و نون کی
 نیت کرے تو درست ہو کیونکہ گور رات محل صوم نہیں لیکن بیست پنج ہونے کے پیش
 داخل ہو اور محدثین فرماتے ہیں کہ بی عاکثہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ نہیں
 اعتکاف مگر ساتھ روئے کے ابو داؤد اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نذر کی تمی ہیں نے جاہلیت میں کہ تم کہ ان
 کہ رنگامین ایک مدت مسجد حرام میں فرمایا پور ہی کر نذر اپنی بخاری و مسلم طحا
 ایمان دلیل ہو اس پر کہ اسے صحت اعتکاف کے روزہ شرط نہیں اور قول حضرت
 بی عاکثہ حکایت مرفوعہ ہیں دو صحابہ رضی اللہ عنہما یہ حدیث صحیحین کی کہ ایمان
 روزہ شرط نہیں اور اس کا جو اور دلالت کرتی ہو اس پر کہ نذر جاہلیت کی اگر نذر افعی ہو
 حکم اسلام کے تو واجب ہو پور اگر نذر اسلام کے اور نہ پور ہو اور امام احمد
 اور ابو حنیفہ حکایہ ہو کہ ہر مسیحدین اعتکاف درست ہو طحا بلایع للبعین اور اقل مدت

نفل اعتکاف کی ایک ساعت ہو رات کی یا دن کی اور ساعت اصطلاح فقہاء میں
ایک ادنیٰ بزم ہو زمانہ کا نہ وہ چوبیسواں حصہ شب ہو رات کا جو جنہوں کی اصطلاح ہو پس
اگر شرع کیا نفل اعتکاف میں بجز اسکو تو رو یا تو اسکی قضا لازم نہیں پتا رہے
ظاہر ہے سبب کے اسباب مدت معین نہ ہونے کے اور نفل اعتکاف میں نکلنا جائز
اسلیئے کہ نکلنا اعتکاف کو ختم کرنے والا ہے نفل و ملے کے حق میں باطل کر دے ہا
جیسا مذکور ہو کہ نفل اعتکاف کی کمزرت ایک ساعت ہو اور اعتکاف واجب میں
مسح سے نکلنا حرام ہے کیونکہ باطل کرتا ہے عمل کو لیکن واسطے حاجت انسانی کے
مضائقہ نہیں تا اور وہ حاجت خواہ طبی ہو مثلاً بول و براز و طہارت مسیح کے
باہر جا کے کرنا یا اگر کوئی شخص شادی متی ہو تو گھر جا کے کھانا لانا اور خواہ وہ حاجت
شرعیہ ہو مثلاً حاج مسیح میں اذان کہنی گو یہ مضائقہ ہو ذن ہو یا مثلاً واسطے نماز
جمعہ کے وقت زوال کے جانا اگر جامع مسجد و رو ہو تو اپنی ریلے سے اذکر کے
ایسے وقت نکلنا کہ نماز جمعہ کو مع اسکی سنتوں اور خطبہ کے پائے اور اس سے زیادہ
غیر مذکورہ تفریحی ہو و گراہ میں ذرا بھی دیر کی تو اعتکاف ٹوٹ جاتا ہو اگر دیر نہ کی
عبادت یا نماز جنازہ یا مجلس علم میں جانے کی نذر کے وقت نیت نہ کی اور گیا تو
اعتکاف ٹوٹ جاتا ہو و گرجانے کی نیت کی اور گیا یا اعتکاف غیر واجب میں گونہ نہ کی
اور گیا تو نہیں ٹوٹتا اور مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہو متحرک ہو خواہ غیر معتکف
مسافر ہو خواہ مقیم بشرطیکہ مسجد کو غلوٹ کرے نہ کہ تہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے
کیونکہ سوتے نہیں یا سولے سوتے کی حالت کے بلغ یا لڑکے کا ایک پاؤں بھی
قبلہ کی طرف پھیلا نا یا دن غدر اور سو کے مکروہ تحریمی ہو پس اگر غدر مسجد یا محل کی پھیلا

مضائقہ کو عبادت
نفل اعتکاف میں
مضائقہ مستعمل ہے
و غیر مستعمل

تو مکروہ نہ ہوگا اور مکروہ ہر پانچوں پچیسوں اور قرآن مجید یا کسی کتاب شرعی کی طرف مگر یہ کہ کتاب نہ کو کسی اونچی چیز پر ہو یا دور ہو تو مکروہ نہیں اور مکروہ تحریمی چار اعتکاف ہیں چپ ہنا اگر اسکو جہالت جانتا ہو ورنہ مکروہ نہیں اور کلام حرام مثلاً غیبت سے سکوت کرنا فرض ہے اور کلام مکروہ مثلاً شتم قبیح پر خنہ سے سکوت کرنا واجب ہے اور مکروہ ہوا اعتکاف میں بولنا مکروہ بات سمین گناہ نہوا اور جس کلام میں گناہ نہیں سمین کلام مباح داخل ہے جب اسکی طرف حاجت ہو اور مسجد میں کلام مکروہ ہو اسوقت کہ کلام کے لیے اُٹھیں بیٹھے اور مکروہ مسجد میں ہر ماہ مثلاً شریح و تفسیر کے گھر تک کہ دیرت ہو بشرطیکہ اُس چیز کی حاجت اسکو یا اسکی عیال کو ہو اور وہی کرنی قابل اور دیرین اعتکاف کا مفسد ہو منزل ہو یا نہوا اور قصلہ ہو یا بھول کے اور مہمان اور ہوسہ سے بھی ٹوٹ جا تا ہو اگر منزل ہو ورنہ منزل ہو یا نظریہ کر کرنے سے منزل ہو تو نہیں ٹوٹتا اور اگر دیوار زیادہ دونوں یا راتوں کے اعتکاف کی نیت کی تو اتنے روز کا مع آتی راتوں کے اور اتنی راتوں کا مع اتنے دنوں کے یا پھر اعتکاف لازم ہوگا اور اگر خود ایک دن کے اعتکاف کی نذر کی تو صرف اُس ایک دن کا اعتکاف لازم ہوگا اور اگر اس کے ساتھ رات کی بھی نیت کی ہو تو دونوں لازم ہوں گے اگرچہ ایک اس کے اعتکاف کی نذر کی ہو تو نیت نہ صحیح نہ دن لازم ہوگا جب تک اس کے ساتھ دن کی نیت نہ کرے اور عرفہ کی رات اور قربانی کی راتیں روز گذشتہ کی تابع ہیں اور ان کے سولے ہر شب اور شہر و بیچ کی بارہ عین تارخ کے بعد کی رات اور قبل کی تابع ہیں اسی واسطے تیرہ عین شب میں امام کے نزدیک قربانی جائز نہیں ہیں اس تقدیر پر جب شبہ یا روزہ کے اعتکاف کی نذر کرے تب داخل ہو مسجد میں اعتکاف کے لیے

قبل غروب آفتاب کے وگراستفنا کرے رات کا تو داخل ہو ہی میں قبل طلوع
 فجر کے اور نیکے غروب آفتاب کے بعد اکثر عوام شہر رمضان کی ستائیسویں
 شب کو شب قدر کے کہتے ہیں احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں لیکن امام صاحب نے
 یہ جواب دیا ہے کہ جس سال میں حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
 اُمّیں انیلہ القدر ستائیسویں کو ہوئی تھی اور مشہور قول امام صاحب کا یہ ہے کہ
 تمام سال میں وہ دائرہ ہو اور اسی کا تائید کرنے والا یہ وہ قول جو حضرت شیخ محمد الدین
 ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے لیلۃ القدر کی تاریخ میں
 اختلاف کیا ہے سو بعض کہتے ہیں کہ تمام سال میں دائرہ ہو اور میں بھی یہی کہتا ہوں
 کیونکہ میں نے اُسکو کبھی شہر شعبان میں دیکھا اور کبھی شہر ربیع میں اور اکثر
 شہر رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اور ایک بار اُسکے عشرہ اوسط میں اور کبھی حفت
 اور کبھی طاق راتوں میں سو مجھ کو یقین ہے کہ وہ سال بھر میں دائرہ ہو اور واضح ہو کہ
 لیلۃ القدر بڑے مرتبہ کی رات ہے اُسکی طلب مستحب ہے اور وہ سال میں افضل شہر
 قرآن مجید میں اُسکو ہزار مہینے سے افضل فرمایا ہے مگر عمل خیر اُمّیں ہزار سال کے
 برابر ہے نسبت دوسرے اوقات میں کرنے کے مستملانون میں سے جسکو خدا
 تعالیٰ چاہتا ہے بدولت نصیب کرتا ہے اور بعض مالکیہ سے جو مروی ہے کہ اُسکو دیکھنا
 ممکن نہیں وہ غلط ہے جس جو شخص شب قدر کو دیکھنے چاہتے ہے کچھ یاوسے اور
 اخلاص سے یہ دعا کرے اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْاِخْلَاقَ وَالْقُوَّةَ وَالْعَمَلَ
 وَتُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اَنْفُسَنَا كُلَّ لَيْلٍ اَوْ خَلَّاصَ حَدِيثِ كَامِلِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
 حضرت مسلم نے شب قدر دیکھنے کی یہ دعا کرنی سکھائی اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

ما کہتے ہیں۔ روایت کیا اسکو پانچون نے سولے ابی داؤد کے موصیج کہا اسکو
 ترمذی اور حاکم نے اور نظام الحق میں مذکور ہے کہ لکھا ہے علمائے کہ جو کوئی ایک
 سال تمام کی شب بیداری کرے وہ پانچون کے اسکو انشاء اللہ تعالیٰ اور عتبت ملانے
 لکھا ہے کہ اس رات کی علامتیں ہیں کہ استبنا ط کیا ہوا نکوا حدیث اور آثار سے
 اور پانچویں بعضی علامتوں کو اس کے اہل نے بطری سے ایک قوم سے نقل کیا ہے
 کہ اس رات میں درخت مجیدہ کہتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پیر بجائے خود
 آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہوا زمین پر چیر اور صواب یہ ہے کہ اس رات کے پانچون
 ان امور کا دیکھنا شرط نہیں بہت لوگ اس رات کو پاتے ہیں اور زمین دیکھتے
 انہیں سے کوئی چیز آدرہ واپس کر دے آدمی ایک جگہ ہوں اور دونوں اس شب کو پاتے
 اور ایک کو معلوم ہوا ان چیزوں میں سے آدرہ واپس کر دے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور جی
 علامت یہ ہے کہ توفیق ہوا زمین ذکر اور عبادت اور مہاجات اور خضوع اور خشوع اور
 حنیف اور اخلاص کی اور محتار یہ ہے کہ مستبشر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور
 تمام رات بیدار رہنا افضل و کامل تر ہو اگر باعث مرض اور طلال اور غل کا اولے
 فرائض اور سنتوں کو کہ دین نہ ہو اگر ہو تو جو مستقد ر توفیق قیام کی پانچویں مقصود ہے
 کتاب الحج مستطیع پر فورا ایک حج فرض ہوتا ہے اور شرائط حج کی تین قسم ہیں
 ایک شرائط وجوب حج کے اور دوسرے شرائط وجوب اولے حج کے اور تیسرے
 شرائط صحت حج کے سو شرائط وجوب کے آٹھ ہیں بنا بر قول صحیحہ کے اسلام اور
 عقل اور بلوغ اور حریت اور وقت یعنی ہمیشہ حج کا ہونا اور قدرت زاد اور قدرت
 راحلہ اور فریضیت حج کا علم دار اللہ ہیں اور شرائط وجوب اولے پانچ میں بنا بر قول

صحیح تر ہے صحت جسم اور عیض و قید نہ ہو اور اس میں راہ شیعہ ہونا قافہ جانے کے وقت
 اور اس راہ سے مراد یہ ہو کہ لوگ اکثر باسلامت جاتے آتے ہیں اور عورت
 اگرچہ پڑھیا ہو اسکے حق میں دو شرطیں زیادہ ہیں ایک عفت سے خالی ہونا اور شہر
 یا محرم جو ان متقی کا ہے جبر ساتھ ہونا اور شرائط صحت حج کے پانچوں احرام حج اور
 زمانہ خاص اور مکان خاص اور اسلام قہصل فرائض حج کے احرام شرط ہو
 یا عقیدہ اہل ہند اسکے اور مرن کا حکم ہو یا عقیدہ اہل ہند اسکے دو دم و قوت یعنی شہر و عرفات
 سو دم اکثر طواف زیارت کرنا اور وہ چار طواف ہیں اور یہ دعویٰ نہ کہ مرن
 و احیاء میں حج کے فرد لغیرین ٹھہرنا اور صفا اور وضو میں سعی کرنی یعنی ٹھہرنا
 اور ساروں پر کنکریاں مارنی اور مسافر کو نہ صحت کا طواف کرنا اور سر نہ ڈالنا یا
 بال کرتے اور بیعت سے احرام باندھنا اور عرفات پر غروب آفتاب تک ٹھہرنا
 اگر دن میں ٹھہر ہو یعنی کچھ دن اور کچھ رات کے ٹھہرنے کو جمع کرنا اور شروع کرنا
 طواف کا حجر اسود سے اور بائیں طرف سے طواف شروع کرنا اور زیادہ طواف کرنا
 اگر عذر نہ ہو اگر عذر ہو تو وضو کر کے دو گھنٹہ ہو تو غسل کر کے طواف کرنا اور ہر گز
 طواف کرنا اور بقیہ حج تھائی کمتر وضو کے عورت کے کھل جانے سے طواف
 واجب میں فوج کرنا واجب ہوتا ہو اور صفا پر سعی شروع کرنی اور حج نامہ کو پیرا ہونا
 کرنی اگر عذر نہ ہو اور قارن اور متمتع کو پھیر بکری فوج کرنی اور بیت اللہ کے گرد
 ہر سات بار گھومنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی اور پہلے کنکریاں مارنی پھر حج کرنا
 پھر سر نہ ڈالنا پھر طواف زیارت کرنا اور ایام نحر میں زیارت کا طواف کرنا اور
 طواف اسطرح کرنا کہ حطیم اس کے اندر آجائے اور چار یا زیادہ طواف کے بعد سعی کرنی

کونہ کان میں یعنی حرم میں اور زمان میں یعنی ایام محرم میں سر ٹھنڈا اور مکرہ ہوتا
 تحریم سے اجتناب کرنا مثلاً بعد وقت کے جماع کو اور سر قلمنے کو اور چہرہ
 دھونے کو ترک کرنا اور قاعدہ کلیہ واجبات حج کے دریافت کرنے کا یہ جو کہ جس فعل کا
 ترک کرنے سے فحش کرنا واجب ہو سو وہ فعل واجب اور فرائض اور واجبات کے
 سوا کے باقی افعال منسلک ہیں اور ترجیح فصل میقات سنی جگہ احرام باندھنے کی
 مسافر اور شام اور غروب اور مدینہ والوں کی ذوالحلیفہ اور جوگ کی راہ سے حج اور
 نجد والوں کی قرن ہو اور اہل یمن اور تہامہ اور ہند والوں کی یلمہ و آو راہل
 عراق کی ذات عرق ہو اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں ان کے لیے زمین
 جل کی میقات ہو اور کئی کے لیے مکان اجرام باندھنے کا تمام حرم اور مکان
 عمر کا زمین جل کی ہو فصل قرآن افضل ہو تمتع اور افراد اور عمر سے اس کے بعد
 تمتع افضل ہو پھر صرف حج صرف عمر سے افضل ہو

پھر واسطے فرمایا قیام کے چنانچہ افادت مآب آفتاب اوج تحقیق نور خورشید
 بتایق امام وقت وحید زمانہ ستاؤنا و مولانا قادیان صاحب مولوی محمد شکر صاحب
 چمکی شہری ادا م الشار شادہ و القادہ اور حضرت مولانا داؤد الانا و ابنیا مولوی
 خادم حسین خان ابن مولوی عبد القادر خان طالب افتد تراہما و جعل الجنة
 مشواہا کی نظر سے بھی گزری اور اصلاح سے فرین ہوئی امید خلیفہ وقت سے
 یہ کہ کسچی اس سبب بجا سخت کی مشکور کر کے اور حسن صورت و سیرت
 اس شاہد رعنا کی بیچ نظر قبول نظر گیان حقیقت شناس کے جلوہ گروما
 آمین یا رب العالمین اس کتاب میں جو سو خطا ہوئی ہو اسکو بخش دے
 اور اس کتاب کے پڑھنے پڑ جانے والے کو خصوص محمد عبد القادر
 اور محمد عبدالمقتدر میرے پوسے اور محمد رفیع اشرف میرے نواسے کو
 اپنا قبول کر اور انکے گناہوں کو بخش اور واسطے یاد کرنے مسائل
 فقہ شریفہ کے اُنکے ذہن کھول اور عالم با عمل کر اور دنیا و آخرت میں
 انکا بھلا کر اور انہما اور سب مومنین اور مومنات پر رحمت کر
 آمین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
 وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ
 دَبَارِكَ وَسَلِّمْ

خُطْبَةٌ جَدَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ
 لَهُ عِوَجًا وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ خَيْرُ الْوَسَائِلِ
 إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا أَمَّا بَعْدُ
 فَأَوْحِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِمَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّ أَرْكَسَكُمْ
 عِنْدَ اللَّهِ أَتَقُكُمْ وَدَوَّاهُمْ ذِكْرُ اللَّهِ وَالشُّكْرُ عَلَى
 نِعْمَاءِ اللَّهِ وَالصَّبْرُ عَلَى بَلَاءِ اللَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ
 الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَادْكُرُوا نِيَّ أَذْكُرْكُمْ وَشُكْرُوا إِلَى
 وَلَا تَفْرُقُوا بَيْنَ هَوَايَاكُمْ أَلْ دَاوُدَ شُكْرًا قَلِيلٌ
 مِنْ عِبَادِي الشُّكْرُ هُوَ إِنْ اللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ هـ
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

جلوہ گری تاریخ تورافشان تصنیف اشرف المسائل از فیاضی طبع بلند
 ماہ منیر منازل تحقیق ہر تابان ہرمانی تدقیق فقیہ حدیم المبتیسل
 عالم بی عدل وغیل مولانا مولوی نجم الدین صاحب ریس چاکوٹ ہونہار
 کتاب وفقہ ہدی للتحقیقین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ وسلام علی عبادہ معظمی من بعد ادیر طالبان مسائل دینیہ
 وخواستگاران شیوہ تقلید حنفیہ کے مانند آفتاب نصف النہار کے
 مبرہن درویشان ہو کاندنوں میں کتاب ستطاب جبین مسائل ضروریہ
 فقہ حنفیہ کے کمال توضیح اور بساطت کے ساتھ روزبان سلیس
 عام فہم میں مرقوم ہیں اور یہ کتاب مبنی ہے اور چہ کتاب کے اول کتاب میں
 ایمان اور جو اس سے متعلق ہے اسکا ذکر ہے۔ دوم کتاب میں طہارت
 مطلق ارکان وضو اور اسکی سنتیں۔ مستحبات کتاب مکروہات
 منہیات۔ بدعات۔ نواقض وضو اور مسائل غسل مفروض اور سنت
 وسجیات غسل اور پانی وطہارت کنوین اور تیمم اور مسح موزہ اور
 احکام حیض ولہاس۔ وتجاست مطلق اور استنجہ کے احکام مشج و سبط
 مذکور ہیں۔ سوئم کتاب میں مسائل نماز۔ اذان شکر لفظ نماز
 ارکان نماز۔ واجبات نماز۔ سنت نماز۔ مستحبات نماز۔ صفت
 نماز۔ اور قرارت کے احکام۔ امامت خلیفہ کرنے کے احکام
 نواقض نماز۔ مکروہات نماز۔ نماز وتر و نوافل اور قیل و بعد نماز

پنجگانہ کی سنتین اور مستحبات۔ جماعت کی نماز۔ نماز
 تقصا کی ادا۔ سجدہ سہو۔ نماز مریض۔ مسافر۔ سجدہ تلاوت۔
 احکام نماز جمعہ۔ عیدین۔ نماز کسوف و خسوف۔ نماز
 طلب باران۔ نماز خوف۔ نماز جنازہ۔ احکام شہید۔
 کعبہ میں نماز پڑھنے کی صورت کا ذکر پر چہارم کتاب میں
 زکوٰۃ مطلق ہر قسم کا بیان پر ^۴پنجم کتاب میں روزہ
 اور مفسدات روزہ۔ اور احکام اعتکاف کا مذکور ہے
 ششم کتاب میں فرائض و واجبات حج کا بیان ہے
 ایسی فقہ کی جامع کتاب سودمند عام جسکو بارہ سال کی
 غور و محنت میں عالم دین پرورد فاضل افاضت گستر
 سرآمد علمای ذیشان برگزیدہ و مقبول جہان
 مولوی علی اشرف خان صاحب خلیفہ الصدق
 مولانا مولوی خادم حسین خان مرحوم نے بڑی بڑی
 کتابوں فقہ سے مشتمل طحاوی وقتاوت و تہذیب و تہذیب
 و مشامی وغیرہ سے ترجمہ کر کے تالیف فرمایا اور
 کرۃ العابدین کی نظر فرما کر نام اسکا اشرف المسائل
 معروف بجواہر اشرفی رکھا اب یہ کتاب نہایت خطاب بہم وجوہ
 مکمل ہو کر حسب فرمائش مصنف مرحوم بمقتام لکھنؤ
 ماہ جون ۱۲۸۵ مطابق ماہ شعبان ۱۲۸۵ ہجری نبوی

مطبع نامی و شہور نزدیک و دور منشی قول کشور زمین
مطبع ہونی قدسے برتر اسکے جز بازار وی جان اہل ایمان غمناک
بہنہ و کرمہ

اطلاع

تعداد کے صفحہ اول میں یہ عبارت ہو کہ۔ اصل ایمان نہ زیادہ نہ کم ہو گا۔ پھر
مطبع کے بعد ملاحظہ سے استدر عبارت زیادہ کی ہے جس پاس یہ کتاب ہر وہاں
لکھے۔ یعنی اجمالی اس لیے کہ ایمان اجمالی عبارت ہو اس تقدیر میں سے
جو حد یقین کو پہنچا ہوا اور ظاہر ہو کہ یقین نہ زیادہ نہ کم ہو گا اسی کیونکہ اور یقین کے
کوئی مرتبہ نہیں جو اس پر زیادہ ہو اور نیچے اس کے۔ سو ہی اور ایمان اور شک
پھر یقین نہ رہا لیکن ایمان تفصیلی زیادہ اور کم ہوا۔ شرح عقائد منشی۔

5657